بسم اللہ الرحمن الرحیم

ھٰذا کتٰبنا ینطق علیکم بالحق

مقیاس الخلافة

جنید زمان پیر طریقت مناظر اعظم

ابو عبدالوہاب مولانا محمد عمر صدیقی علیہ الرحمہ

المقیاس پبلشرز

۴- دربار مارکیٹ لاہور

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ وَالَّذِيْنَ مَعَهٗۤ اَشِدَّآءُ عَلَى الْكُفَّارِ رُحَمَآءُ بَيْنَهُمْ تَرٰىهُمْ
رُكَّعًا سُجَّدًا يَّبْتَغُوْنَ فَضْلًا مِّنَ اللّٰهِ وَرِضْوَانًا سِيْمَاهُمْ فِيْ وُجُوْهِهِمْ
مِّنْ اَثَرِ السُّجُوْدِ ذٰلِكَ مَثَلُهُمْ فِي التَّوْرٰىةِ وَمَثَلُهُمْ فِي الْاِنْجِيْلِ
كَزَرْعٍ اَخْرَجَ شَطْـَٔهٗ فَاٰزَرَهٗ فَاسْتَغْلَظَ فَاسْتَوٰى عَلٰى سُوْقِهٖ
يُعْجِبُ الزُّرَّاعَ لِيَغِيْظَ بِهِمُ الْكُفَّارَ وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا
الصّٰلِحٰتِ مِنْهُمْ مَّغْفِرَةً وَّاَجْرًا عَظِيْمًا ۝

مِقیاسُ الخِلافہ

فی بیان

الرِّسالہ والخِلافہ

حصہ اوّل

خادم محمد عمر اسٹنٹ دارالمقیاس اچھرہ لاہور

نام کتاب	مقیاس خلافت حصہ اول
کتابت	کریمیہ دارالکتابت
طباعت	
تصنیف	مناظر اعظم رحمۃ اللہ علیہ
اشاعت	دوم
قیمت	

علاوہ خرچ ڈاک

ناشرین

محمد عبدالوہاب ، محمد عبدالتواب ، محمد ظفر صدیقی ، دارالمقیاس اچھرہ لاہور

فہرست مضامین مقیاس خلافت حصہ اوّل

صفحہ

صفحہ

صفحہ

صفحہ

مقاصدِ مقیاس خلافت

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

حَامِدًا وَّمُصَلِّیًا

امابعد، فقیر نے اپنے پیارے محبوب مصطفےٰ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کی ولادت باسعادت سے تا وصال با کمال حالاتِ زندگی قرآن و حدیث سے مختصراً اکٹھا کئے اور خلفاء اصحاب نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا شان جو ربِ کریم نے بیان فرمایا مختصراً ذکر کیا اور اس مجموعے کا نام مقیاس خلافت رکھا لہٰذا تمام اہلِ اسلام سے استدعا ہے کہ باانصاف کتاب ھذا کا مطالعہ فرما کر فقیر کے لئے دُعا مغفرت فرمائیں اور متعصبین کی خدمت میں مؤدبانہ التماس ہے کہ وہ اس کتاب سے اجتناب فرمائیں۔

وَمَا تَوۡفِیۡقِیۤ اِلَّا بِاللّٰہِ عَلَیۡہِ تَوَکَّلۡتُ وَ اِلَیۡہِ اُنِیۡبُ ۔ والسلام

ابوظفر خادم محمد عمر استاذ المقیاس اچھرہ۔ لاہور

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ الذی خلقکم فمنکم کافر ومنکم مؤمن وجعل الظلمٰت والنور ثم الذین کفروا بربھم یعدلون لٰکن الرسول والذین اٰمنوا معہ جٰھدوا باموالھم وانفسھم واولٰئک لھم الخیرٰت واولٰئک ھم المفلحون اعد اللہ لھم جنٰت تجری من تحتھا الانھٰر خٰلدین فیھا ذٰلک ھو الفوز العظیم وللہ العزۃ ولرسولہ وللمؤمنین ولٰکن المنٰفقین لا یعلمون ○ واذا قیل لھم اٰمنوا کما اٰمن الناس قالوا انؤمن کما اٰمن السفھاء الا انھم ھم السفھاء ولٰکن لا یعلمون واذا لقوا الذین اٰمنوا قالوا اٰمنا واذا خلوا الٰی شیٰطینھم قالوا انا معکم انما نحن مستھزءون اللہ یستھزئ بھم ویمدھم فی طغیانھم یعمھون اولٰئک الذین اشتروا الضلٰلۃ بالھدٰی فما ربحت تجارتھم وما کانوا مھتدین ان المنٰفقین یخٰدعون اللہ وھو خادعھم واذا قاموا الی الصلٰوۃ قاموا کسالٰی یراءون الناس ولا یذکرون اللہ الا قلیلا ھم للکفر یومئذ اقرب منھم للایمان یقولون بافواھھم ما لیس فی قلوبھم واللہ اعلم بما یکتمون وقاتلوھم حتی لا تکون فتنۃ ویکون الدین کلہ للہ ولا تصل علی احد منھم مات ابدا ولا تقم علی قبرہ ○

إِنَّهُمْ كَفَرُوا بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ وَمَاتُوا وَهُمْ فَاسِقُونَ أَفَمَنْ كَانَ
مُؤْمِنًا كَمَنْ كَانَ فَاسِقًا لَا يَسْتَوُونَ وَسَلَامٌ عَلَى عِبَادِهِ الَّذِينَ اصْطَفَى
آللَّهُ خَيْرٌ عَمَّا يُشْرِكُونَ وَصَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَى خَيْرِ خَلْقِهِ
مُحَمَّدٍ وَآلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَأَهْلِ بَيْتِهِ وَذُرِّيَّاتِهِ أَجْمَعِينَ
بِرَحْمَتِكَ يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ

اَمَّا بَعْد رَبّ کریم وہ ذات ہے جس کا شان یہ ہے۔

خُداوندی طاقت

(۱) الملک ۲۹/۱ } تَبٰرَکَ الَّذِیْ بِیَدِہِ الْمُلْکُ وَ ھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ
بابرکت ہے وہ ذات خداوندی جس کے قبضے میں تمام ملک ہے اور وہ خدا جو ہر شئی پر قدرت والا ہے۔

(۲) یٰسین ۲۳/۲۵ } فَسُبْحٰنَ الَّذِیْ بِیَدِہٖ مَلَکُوْتُ کُلِّ شَیْءٍ وَّ اِلَیْہِ تُرْجَعُوْنَ
تو پاک ہے وہ ذات جس کے قبضے میں ہے ہر شئی کی ملکیت اور اسی کی طرف تم لوٹائے جاؤ گے۔

(۳) الانعام ۷/۸ } وَھُوَ الْقَاھِرُ فَوْقَ عِبَادِہٖ ۝ اور وہ رب کریم اپنے بندوں پر زبردست ہے۔

(۴) الحج ۱۷/۱۰ } اِنَّ اللّٰہَ لَقَوِیٌّ عَزِیْزٌ بے شک اللہ تعالےٰ ضرور زبردست غالب ہے۔

(۵) المومن ۲۴/۳ } اِنَّہٗ قَوِیٌّ شَدِیْدُ الْعِقَابِ بے شک وہ ربّ کریم زبردست ہے سخت عذاب والا ہے۔

العنکبوت ۲۰/۱ } اِنَّ اللّٰہَ لَغَنِیٌّ عَنِ الْعٰلَمِیْنَ بے شک اللہ تعالےٰ تمام جہانوں سے بے پرواہ ہے۔

(۶) اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ سب تعریف اللہ تعالےٰ کے لئے ہے جو تمام جہانوں کے پالنے والا ہے۔

ربّ العالمین نے اپنے کرم سے محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو لِلْعٰلَمِیْنَ نَذِیْرًا ہے

تمام جہانوں کی حکومت عطا فرمائی اور اِنِّی رَسُوْلُ اللّٰہِ اِلَیْکُمْ جَمِیْعًا کے دعوے کا مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی زبانی اعلان فرمایا تاکہ ربّ کریم کی طرف سے عالمین کی رسالت کا اعزاز صرف مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کو مخصوص ثابت ہو جائے اور رسول کو ایک درجہ مطاع کا بھی حاصل ہوتا ہے جیسا کہ قانون الٰہی ہے وَمَا اَرْسَلْنَا مِنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا لِیُطَاعَ بِاِذْنِ اللّٰہِ اللہ تعالےٰ ربّ العزۃ کی طرف سے جو بھی رسول بھیجا جاتا ہے، وہ صرف معمولی رسول نہیں ہوتا بلکہ وہ درجہ مطاع پر فائز ہوتا ہے! اور اس کی امت سب مطیعین پر اپنے رسول یعنی مطاع کی اطاعت ہر امر میں فریضہ خداوندی ہے کہ مطیع اپنے مطاع کے کسی امر کی کسی عمل میں زندگی کے کسی حصے میں اپنے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کے خلاف نہیں کر سکتا اگر کر بیٹھے تو یا سزا کا مستوجب ہے یا معافی کا اگر گناہ کبیرہ کا مرتکب ہو جائے تو دنیا میں ہی سزا کا مستوجب ہوگا اگر گناہ صغیرہ ہو تو خداوند کریم سے معافی کا خواہاں ہو تو خداوند کریم معاف فرما دیتے ہیں گناہ کبیرہ بھی ربّ کریم کے ارادے سے معاف ہو سکتا ہے تو ہمارے رسول عالمین صلے اللہ علیہ وسلم بحکم خداوندی عالمین آپ کے مطیعین ہیں تمام عالمین سے کوئی شخص بھی بعد از اعلان نبوۃ و بعد از اجراء حکم تا قیامت زندگی کا کوئی عمل بھی دینی ہو یا دنیوی آپ کی اطاعت کے بغیر نہیں کر سکتا اور کتاب خداوندی قرآن کریم کو فَاِنَّمَا یَسَّرْنٰہُ بِلِسَانِکَ کے رو سے جو مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے سمجھا ہے۔ اور ربّ کریم نے سمجھایا ہے اور کوئی نہیں سمجھ سکتا اور نہ ہی ممکن ہے جس کی دلیل عَلَّمَکَ مَا لَمْ تَکُنْ تَعْلَمُ وَکَانَ فَضْلُ اللّٰہِ عَلَیْکَ عَظِیْمًا ہے اور بعد ازاں مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنے اصحاب کو جو سمجھایا اور پڑھایا ان سے بڑھ کر اعلم نہیں ہو سکتا جو

عَلَّمَکُمْ مَا لَمْ تَکُوْنُوْا تَعْلَمُوْنَ سے ظاہر ہے۔ علی ھذا القیاس خیر القرون شر القرون کے مساوی نہیں ہو سکتے اور اس کے خلاف دعویٰ رکھنے والا کاذب ہوگا۔ چنانچہ فقیر پہلے عالمین کے مطاع یعنی محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا ذکر خیر بیاں کرتا ہے پھر اصحاب رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا انشاء اللہ العزیز ذکر ہوگا۔

○

ذکرِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم

ہمارے پیارے محبوب سید العالمین محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا نسب نامہ

سیرۃ النبی لابن ہشام ۱/۱ } قال ابو محمد عبد الملک بن ہشام (النحوی) ھذا کتاب سیرۃ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم محمد بن عبد اللہ بن عبد المطلب (واسم عبد المطلب شیبۃ) بن ہاشم (واسم ہاشم عمرو) بن عبد مناف (واسم عبد مناف المغیرۃ) بن قصی (زید) بن کلاب بن مرۃ بن کعب بن غالب بن فہر بن مالک بن النضر بن خزیمۃ بن مدرکۃ (واسم مدرکہ عامر) بن الیاس بن مضر بن نزار بن معد بن عدنان بن اُدَ (ویقال اُدَدَ) بن مقوم بن ناحور بن تیرح بن یعرب بن یشجب بن نابت بن اسمٰعیل بن ابراہیم خلیل الرحمٰن بن تارخ (وھو آزر) بن ناحور بن ساروغ بن راعو بن فالخ بن عیبر بن شالخ بن ارفخشد بن سام بن نوح بن لمک بن متوشلخ بن اخنوخ (وھو ادریس فیما یزعمون واللہ اعلم وکان اول من بنی آدم اُعطِیَ النبوۃ وخط بالقلم) بن یرد بن مھلیل بن قینن بن یانش بن شیث بن آدم صلے اللہ علیہ وسلم

مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے والد ماجد کا ذکر

البلد ۳۰/۱ } لَآ اُقْسِمُ بِھٰذَا الْبَلَدِ وَاَنْتَ حِلٌّۢ بِھٰذَا الْبَلَدِ وَوَالِدٍ وَّمَا وَلَدَ ۝ اور میں قسم کھاتا ہوں اس شہر مکہ کی اس وقت کہ آپ اس شہر میں جنگ حلال کرنے والے ہیں اور قسم ہے آپ کے والد کی اور قسم ہے اس کی جس نے آپ کو جنا۔

(۱) اس آیۃ کریمہ میں رب کریم نے مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے مکہ میں ظہور نبوت کے

وقت آپ کی برکت مکے میں ثابت کرنے کے لئے آپ کے مقام کی قسم کھا کر آپ کی تشریف آوری کی مبارکباد دی اور اس آیۂ کریمہ سے آپ کا استقبال فرمایا کیونکہ بیت اللہ رب کریم کا ہے تو رب کریم آپ کے بیت اللہ میں آمد کا استقبال فرماتا ہوا ارشاد فرماتا ہے لَآ اُقْسِمُ بِهٰذَا الْبَلَدِ وَ اَنْتَ حِلٌّ بِهٰذَا الْبَلَدِ اے محبوب صلے اللہ علیہ وسلم اس شہر میں آپ کی تشریف آوری پر میں اس شہر کی قسم کھاتا ہوں کہ یہ شہر بھی مجھے بہت ہی محبوب نظر آرہا ہے ثابت ہوا کہ محبوب کے مقام کو محبوب سمجھنا شرک نہیں بلکہ سنت اللہ ہے۔

(۲) پھر آپ کا استقبال فرماتے ہوئے آپکے خاندانی شرافت کا ذکر خیر فرمایا۔ کہ وَ وَالِدٍ وَّ مَا وَلَدَ حضور آپ بھی شریف و محبوب آپکے والدین بھی شریف آپ کی وجہ سے آپکے والدین کا شان بھی نرالا ثابت فرمایا کہ وَ وَالِدٍ وَّ مَا وَلَدَ قسم ہے والد کی اور قسم ہے والدہ کی ماقبل چونکہ خطاب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کو ہے۔ اس لئے والد سے مراد آپ کے والد ماجد ہی ہو سکتے اور آپ کی والدہ ماجدہ ہی ہو سکتی ہیں۔

آپ کے والد ماجد کا وصال

تاریخ کامل ج ۲ } قَالَ الزُّهْرِيُّ اَرْسَلَ عَبْدُ الْمُطَّلِبِ اِبْنَهٗ عَبْدَ اللّٰهِ اِلَى الْمَدِيْنَةِ بِمِنَارٍ لِهُمْ تَمْرًا فَمَاتَ بِالْمَدِيْنَةِ وَقِيْلَ بَلْ كَانَ فِي الشَّامِ فَاَقْبَلَ فِيْ عِيْرِ قُرَيْشٍ فَنَزَلَ بِالْمَدِيْنَةِ وَهُوَ مَرِيْضٌ فَتُوُفِّيَ بِهَا وَدُفِنَ فِي

وَكَانَ ابْنُهُ الجَعْدِيِّ وَلَهُ خَمْسٌ وَّعِشْرُوْنَ سَنَةً وَتُوُفِّيَ قَبْلَ اَنْ يُّوْلَدَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

دہری نے کہا کہ جناب عبد المطلب نے اپنے صاحبزادے حضرت عبد اللہ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے والد ماجد کو مدینے میں کھجوریں لانے کے لئے بھیجا تو مدینے میں ہی ان کا وصال ہو گیا بعض نے کہا ہے کہ شام کی طرف بھیجا تھا قریش کے اونٹوں کے ساتھ تشریف لائے تو راستے میں بیمار ہو گئے مدینے میں ڈیرہ ڈال دیا تو وہیں وصال ہو گیا نابغہ جعدی کے گھر ہی دفن کئے گئے حضرت عبد اللہ کی عمر اس وقت پچیس برس تھی اور محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی ولادت سے پہلے ہی کچھ دن فوت ہو گئے۔

الاستیعاب ۱/۱۵ مَاتَ اَبُوْهُ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ وَاُمُّهُ حَامِلٌ بِهٖ

آپ کے والد ماجد حضرت عبد اللہ بن عبد المطلب کا وصال ہوا آپ کی والدہ ماجدہ آپ کی حاملہ تھیں۔

طبقات ابن سعد ۱/۹۹ وَلِعَبْدِ اللّٰهِ يَوْمَ تُوُفِّيَ خَمْسٌ وَّعِشْرُوْنَ سَنَةً۔ آپ کے والد ماجد کا وصال ہوا اس وقت حضرت عبد اللہ کی عمر پچیس برس کی تھی۔

مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی ولادۃ سے چند دن قبل آپ کے والد ماجد کا وصال ہو گیا آپ کے دادا عبد المطلب کفیل رہے چھ برس کے ہو گئے تو والدہ ماجدہ حضرت آمنہ رضی اللہ عنہا کا وصال ہو گیا اور آٹھ برس کی عمر شریف ہوئی تو دادا عبد المطلب فوت ہو گئے۔

مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی والدہ ماجدہ کا نسب نامہ

الاستیعاب ۱/۱۲ } امنة بنت وھب بن عبد مناف بن زھرة بن مرة قرشیه زھریة تزوجھا عبد اللّٰہ بن عبد المطلب ۔

مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کا سنہ ولادۃ

الاستیعاب ۱/۴ } وُلِدَ رَسُوْلُ اللّٰہ صلی اللّٰہ علیه وسلم یَوْمَ الْفِیْلِ اے عَامَ الْفِیْلِ۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اصحاب فیل کے واقعہ کے سنہ میں پیدا ہوئے ۔

طبقات ابن سعد ۱/۱۰۱ } وُلِدَ رَسُوْلُ اللّٰہ صلی اللّٰہ علیه وسلم عَامَ الْفِیْلِ۔

مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی ولادۃ کا دن

استیعاب ۱/۱۴ } عن ابن عباس قَالَ وُلِدَ نَبِیُّکُمْ صلی اللّٰہ علیه وسلم یَوْمَ الْاِثْنَیْنِ وَخَرَجَ مِنْ مَکَّةَ یَوْمَ الْاِثْنَیْنِ وَدَخَلَ الْمَدِیْنَةَ یَوْمَ الْاِثْنَیْنِ وَکَانَتْ بَدْرٌ یَوْمَ الْاِثْنَیْنِ وَتُوُفِّیَ یَوْمَ الْاِثْنَیْنِ صلی اللّٰہ علیه وسلم وَشَرَّفَ وَکَرَّمَ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا تمہارے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی ولادۃ پیر کے دن ہوئی مکے سے نکلے تو پیر کا دن تھا مدینہ طیبہ داخل ہوئے تو

آپ کا دن تھا غزوہ بدر بھی پیر کے دن ہوا اور آپ کا وصال بھی پیر کے دن ہوا۔

مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی ولادت سے تمام دنیا کے بتوں کا منہ کے بل گرنا

دلائل النبوۃ لابی نعیم ۴۷ } اخبرنا محمد بن احمد بن الحسن قال ثنا الحسن بن الجھم قال ثنا الحسین بن الفرج قال ثنا محمد بن عمر الواقدی حدثنی محمد بن صالح عن ابن ابی حکیم یعنی اسحاق عن عطاء بن یسار عن ابی ھریرۃ لَمَّا بُعِثَ رَسُوْلُ اللہِ صلی اللہ علیہ وسلم اَصْبَحَ کُلُّ صَنَمٍ مُنَکَّسًا فَاَتَتِ الشَّیَاطِیْنُ اِبْلِیْسَ فَقَالَتْ لَہٗ مَا عَلَی الْاَرْضِ مِنْ صَنَمٍ اِلَّا وَقَدْ اَصْبَحَ مُنَکَّسًا قَالَ ھٰذَا نَبِیٌّ قَدْ بُعِثَ فَالْتَمِسُوْہُ فِیْ قُرَی الْاَرْیَافِ فَالْتَمَسُوْہُ فَقَالُوْا لَمْ نَجِدْہُ قَالَ اَنَا صَاحِبُہٗ فَخَرَجَ یَلْتَمِسُہٗ فَنُوْدِیَ عَلَیْکَ بِجَنَبَۃِ الْقَلْبِ یَعْنِیْ مَکَّۃَ فَالْتَمَسَہٗ بِھَا فَوَجَدَہٗ عِنْدَ قَرْنِ الثَّعَالِبِ فَخَرَجَ اِلَی الشَّیَاطِیْنِ فَقَالَ قَدْ وَجَدْتُّہٗ مَعَہٗ جِبْرِیْلُ عَلَیْہِ السَّلَامُ۔

ابوہریرہ رضی اللہ تعالٰے عنہ سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی ولادت ہوئی تو تمام بت اوندھے گر پڑے پھر تمام شیاطین ابلیس کے پاس پہنچے تو انہوں نے ابلیس کو کہا کہ زمین پر کیا بات ہے کوئی ایسا بت نہیں جو اوندھا نہ گرا ہو شیطان نے کہا یہ نبی اللہ کی بعثت کی علامت ہے تم مکے کی قریب بستیوں میں تلاش کرو تو تمام شیاطین نے جواب دیا ہمیں نہیں ملا ابلیس نے کہا اس کو میں ہی مل سکتا ہوں تو ابلیس مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی تلاش میں نکلا تو ندا آئی کہ عین دل میں یعنی مکے میں تلاش

کرو تو ابلیس نے مکے میں تلاش کرنا شروع کر دیا مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم کا پتہ قریب کے مکانوں میں اُسے مل گیا تو ابلیس شیاطین کی طرف نکلا تو اس نے کہا مجھے وہ نبی مل تو گیا اس کے ساتھ جبرئیل علیہ السلام ہیں۔ (یعنی میرا وہاں کوئی چارہ نہیں چل سکتا)

اس حدیث شریف سے ثابت ہوا کہ میرے پیارے محبوب مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم کی ولادۃ باسعادت سے ہی تمام بت سرنگوں ہو گئے جس کے ظہور سے بُت گر گئے اس کے جوان ہونے پر تبلیغ کرنے سے کوشش فرمانے سے دنیا میں کفر پر جو کاری ضرب لگی وہ سب پر واضح ہے۔ کہ مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم کے ظہور نبوت کے ابتدا میں ہی حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالےٰ عنہ جو مکے کے رؤسا اور تمام علاقے کے سرپنچ اور فیصل تھے سب سے پہلے مسلمان ہو گئے سو نہ صرف خود ہی مسلمان ہوئے بلکہ آگے بھی مکے کے بڑے بڑے لوگوں کو مسلمان کرنا شروع کر دیا جیسا کہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالےٰ عنہ اور حضرت عبد الرحمٰن بن عوف اور حضرت زبیر اور حضرت طلحہ رضوان اللہ علیہم اجمعین اور مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کو بچپن میں ابھی دس برس کی عمر تھی مسلمان بنا لیا اور اسلام کو دنیا میں ایسا پھیلایا کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہ جیسے زبردست جابروں کو دربار خداوندی میں جھکا دیا اس کی تفصیل انشاء اللہ العزیز آگے آئیگی یہ کام صرف میرے پیارے محبوب مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم کے ظہور سے ہی ہوا اور جو کوئی نبی نہ کر سکا آپ کے اس اسلامی کارنامے سے دنیا کے کفر میں دھاک بیٹھ گئی اور کفر تھرا اٹھا بلکہ بفرمان خداوندی وَ قُلۡ جَآءَ الۡحَقُّ وَ زَهَقَ الۡبَاطِلُ سے حق کا ظہور ہوا تو باطل مٹا۔

مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم کی رضاعت

الاستیعاب ۱/۱۳ } اِسْتُرْضِعَ لَهُ صلى الله عليه وسلم فِي بَنِي سَعْدِ بْنِ بَكْرٍ حَلِيْمَةُ بِنْتُ أَبِي ذُؤَيْبٍ السَّعْدِيَّةِ ۔

بنی سعد بن بکر سے حلیمہ بنت ابی ذؤیب سعدیہ نے مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم کو دودھ پلایا۔

مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم مہد میں تھے کہ چاند آپ کا غلام تھا

الزرقانی ۵/۲۴۴ } وَكَانَ الْقَمَرُ يُحَدِّثُهُ وَهُوَ فِي مَهْدِهِ وَيَمِيْلُ إِلَيْهِ حَيْثُ ، إِلَى فِي أَيِّ وَقْتٍ أَشَارَ إِلَيْهِ بِإِصْبَعِهِ

مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم سے چاند مہد میں ہی گفتگو کرتا اور آپ کے دربار میں جھکتا جب بھی آپ اپنی انگلی کا اشارہ فرماتے۔

الزرقانی ۴/۲۴۴-۲۴۵ } عن العباس بن عبد المطلب قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللهِ دَعَانِي إِلَى الدُّخُوْلِ فِي دِيْنِكَ أَمَارَةٌ لِنُبُوَّتِكَ رَأَيْتُكَ فِي الْمَهْدِ تُنَاجِي الْقَمَرَ وَتُشِيْرُ إِلَيْهِ بِإِصْبَعِكَ فَحَيْثُ أَشَرْتَ إِلَيْهِ مَالَ قَالَ إِنِّي كُنْتُ أُحَدِّثُهُ وَيُحَدِّثُنِي وَيُلْهِيْنِي عَنِ الْبُكَاءِ وَأَسْمَعُ ۔

حضرت عباس رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم مجھے اپنے دین میں داخل کرنے کے لئے اپنی نبوۃ کی علامت دکھائیے میں نے آپ کو دیکھا کہ جھولے میں چاند آپ کے قریب ہوتا اور آپ اپنی انگلی کے ساتھ

اس کی طرف اشارہ فرماتے تو آپ نے جس طرف اشارہ فرمایا چاند اسی طرف جھکا مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بے شک میں اس سے گفتگو کرتا تھا اور وہ مجھ سے باتیں کرتا اور وہ مجھے رونے سے بہلاتا اور میں سنتا تھا۔

الاستیعاب ۱/۱۵ } وَتُوُفِّيَتْ آمِنَةُ بِالْأَبْوَاءِ بَيْنَ مَكَّةَ وَالْمَدِيْنَةِ وَهُوَ ابْنُ سِتِّ سِنِيْنَ۔

مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم چھ برس کے ہوئے تو جناب کی والدہ ماجدہ کا انتقال مکے اور مدینے کے درمیان ابوا مقام پر ہو گیا۔

آپ کے دادا صاحب جناب عبدالمطلب کا ذکر

تاریخ کامل ۲/۳ } عَبْدُ الْمُطَّلِبِ اِسْمُهٗ شَيْبَةُ سُمِّيَ بِذٰلِكَ لِاَنَّهٗ كَانَ فِيْ رَأْسِهٖ لَمَّا وُلِدَ شَيْبَةٌ وَاُمُّهٗ سَلْمٰى بِنْتُ عَمْرِو بْنِ زَيْدِ الْخَزْرَجِيَّةِ النَّجَّارِيَّةِ وَيُكْنٰى اَبَا الْحَارِثِ۔

عبدالمطلب کا نام شیبہ تھا اس کا یہ نام اس لئے رکھا گیا جب پیدا ہوئے تو ان کے سر پر سفید داغ تھا اور عبدالمطلب کی والدہ کا نام سلمیٰ بنت عمرو بن زید خزرجیہ تھا اور عبدالمطلب کی کنیت ابوالحارث تھی۔

تاریخ کامل ۳/۴ } فَكَانَ اِذَا دَخَلَ شَهْرُ رَمَضَانَ صَعِدَ حِرَاءَ وَاَطْعَمَ الْمَسَاكِيْنَ جَمِيْعَ الشَّهْرِ وَتُوُفِّيَ وَلَهٗ مِائَةٌ وَّعِشْرُوْنَ سَنَةً۔

پھر جب رمضان شریف کا مہینہ شروع ہوتا تو عبد المطلب حرا پر چڑھ جاتے اور تمام مہینہ مسکینوں کو کھانا کھلاتے اور عبد المطلب کی وفات ہوئی تو ان کی عمر ایک سو بیس ۱۲۰ برس کی تھی۔

آپ کے دادا صاحب جناب عبد المطلب کی عمر اور وفات

طبقات ابن سعد $\frac{1}{119}$ } قَالَ وَمَاتَ عَبْدُ الْمُطَّلِبِ فَدُفِنَ بِالْحَجُوْنِ وَهُوَ يَوْمَئِذٍ اِبْنُ اثْنَتَيْنِ وَثَمَانِيْنَ سَنَةً

محمد بن سعد نے کہا عبد المطلب فوت ہوئے تو حجون میں دفن کئے گئے اس وقت جناب عبد المطلب صاحب کی عمر بیاسی برس کی تھی۔

آپ کے دادا صاحب کی وفات کے وقت حضور صلے اللہ علیہ وسلم کی عمر شریف

ابن خلدون $\frac{2}{5}$ } وَهَلَكَ عَبْدُ الْمُطَّلِبِ ثَمَانَ سِنِيْنَ مِنْ وِلَادَتِهٖ وقت وفات حضرت عبد المطلب مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم کی عمر شریف آٹھ برس کی تھی۔

الاستیعاب $\frac{1}{15}$ } وَتُوُفِّيَ عَبْدُ الْمُطَّلِبِ وَهُوَ اِبْنُ ثَمَانِ سِنِيْنَ مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم کی عمر شریف آٹھ برس کو پہنچی تو آپ کے دادا کا انتقال ہو گیا۔

آپ کے دادا عبدالمطلب صاحب کی اولاد

ابن خلدون ۱/۳۲۹ } بنو هاشم عبد المطلب وكان بنوه عشرة عبد الله ابو النبي صلى الله عليه وسلم وهو اصغرهم وحمزة والعباس وابوطالب والزبير والمقوم ويقال اسمه الغيداق وضرار وحجل وابو لهب وقثم۔

مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم کے چچوں کا ذکر مختصراً ختم کردیا ہے تاکہ مضمون طویل نہ ہو جائے حضور کے والد ماجد حضرت عبداللہ سب بھائیوں سے چھوٹے تھے۔

جناب ابوطالب کو حضرت عبدالمطلب نے مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم کے متعلق وصیت کی

طبقات ابن سعد ۱/۱۱۸ } فَقَالَ عَبْدُ الْمُطَّلِبِ لِاَبِیْ طَالِبٍ اِسْمَعْ مَا يَقُوْلُ هٰؤُلَاءِ فَكَانَ اَبُوْطَالِبٍ يَحْتَفِظُ بِهٖ وَقَالَ عَبْدُ الْمُطَّلِبِ لِاُمِّ اَيْمَنَ وَكَانَتْ تَحْضُنُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا بَرَكَةُ لَا تَغْفُلِیْ عَنْ اِبْنِیْ فَاِنِّیْ وَجَدْتُهٗ مَعَ غِلْمَانٍ قَرِيْبًا مِنَ السِّدْرَةِ وَاِنَّ اَهْلَ الْكِتَابِ يَزْعُمُوْنَ اِنَّ اِبْنِیْ هٰذَا نَبِیُّ هٰذِهِ الْاُمَّةِ وَكَانَ عَبْدُ الْمُطَّلِبِ لَا يَاْكُلُ طَعَامًا اِلَّا قَالَ عَلَیَّ بِابْنِیْ فَيُؤْتٰی بِهٖ اِلَيْهِ فَلَمَّا حَضَرَتْ عَبْدُ الْمُطَّلِبِ الْوَفَاةُ اَوْصٰی اَبَا طَالِبٍ بِحِفْظِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَحِيَاطَتِهٖ۔

ترجمہ: عبدالمطلب نے ابوطالب کو کہا سن جو یہ کہتا ہے پھر ابوطالب آپ کی نگہبانی

کرتا تھا اور عبدالمطلب نے ام ایمن کو کہا اس وقت ام ایمن رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو اپنی گود میں اٹھائے ہوئی تھی کہ اے برکتہ میرے بیٹے محمد صلے اللہ علیہ وسلم سے غفلت نہ کرنا اس لئے کہ میں نے اس کو لڑکوں کے ساتھ سدرۃ کے قریب پایا ہے اور بے شک اہل کتاب گمان کرتے ہیں کہ میرا یہ بیٹا اس امت کا نبی ہے اور عبدالمطلب کھانا نہیں کھاتا تھا مگر کہتا کہ میرے سامنے میرے بیٹے کو لاؤ تو محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو عبدالمطلب کے پاس لایا جاتا پھر جب عبدالمطلب کو موت کا وقت آیا تو اس نے اپنے بیٹے ابوطالب کو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی نگہبانی کی وصیت کی۔

ابوطالب کے گھر آپ کے قیام کی میعاد

الاستیعاب $\frac{1}{15}$ } فَصَارَ فِی حِجْرِ عَمِّہٖ اَبِی طَالِبٍ حَتّٰی بَلَغَ خَمْسَ عَشَرَۃَ سَنَۃً وَکَانَ اَبُوطَالِبٍ یُحِبُّہٗ ثُمَّ انْفَرَدَ بِنَفْسِہٖ۔

(بعد وصال عبدالمطلب) پھر مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم اپنے چچا ابوطالب کے گھر میں پندرہ برس کی عمر تک رہے اور ابوطالب آپ سے بڑی محبت کرتا تھا پھر مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم بذات خود اپنے کفیل ہو گئے۔

مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم کا عقد نکاح حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالٰی عنہا سے حضرت ابوطالب نے پڑھا

ابن خلدون $\frac{2}{5}$ } ثُمَّ خَرَجَ ثَانِیَۃً اِلَی الشَّامِ تَاجِرًا بِمَالِ خَدِیْجَۃَ

بِنْتِ خُوَیْلِدِ بْنِ اَسَدِ بْنِ عَبْدِ الْعُزّٰی مَعَ غُلَامِهَا مَیْسَرَةَ وَهُمَا
اِبْنَسْطُوْرِ الرَّاهِبِ فَرَاٰی مَلَکَیْنِ یُظِلَّانِهٖ مِنَ الشَّمْسِ فَاَخْبَرَ
مَیْسَرَةُ بِشَانِهٖ فَاَخْبَرَ بِذٰلِكَ خَدِیْجَةَ فَعَرَضَتْ نَفْسَهَا
عَلَیْهِ وَجَاءَ اَبُوْطَالِبٍ فَخَطَبَهَا اِلٰی اَبِیْهَا فَزَوَّجَهٗ وَحَضَرَ
الْمَلَاُ مِنْ قُرَیْشٍ وَقَامَ اَبُوْطَالِبٍ خَطِیْبًا فَقَالَ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ
جَعَلَنَا مِنْ ذُرِّیَّةِ اِبْرَاهِیْمَ وَزَرْعِ اِسْمَاعِیْلَ وَضِئْضِئِ مَعَدٍّ
وَعُنْصُرِ مُضَرَ وَجَعَلَ لَنَا بَیْتًا مَحْجُوْبًا وَحَرَمًا اٰمِنًا وَجَعَلَنَا
اُمَنَاءَ بَیْتِهٖ وَسُوَّاسَ حَرَمِهٖ وَجَعَلَنَا الْحُکَّامَ عَلَی النَّاسِ وَاِنَّ ابْنَ
اَخِیْ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ مَنْ قَدْ عَلِمْتُمْ قَرَابَتَهٗ وَهُوَ لَا یُوْزَنُ
بِاَحَدٍ اِلَّا رَجَحَ بِهٖ فَاِنْ کَانَ فِی الْمَالِ قُلٌّ فَاِنَّ الْمَالَ ظِلٌّ زَائِلٌ
وَقَدْ خَطَبَ خَدِیْجَةَ بِنْتَ خُوَیْلِدٍ وَبَذَلَ لَهَا مِنَ الصَّدَاقِ
مَا عَاجِلُهٗ وَاٰجِلُهٗ مِنْ مَالِیْ کَذَا وَکَذَا وَهُوَ وَاللّٰهِ بَعْدَ هٰذَا
لَهٗ نَبَأٌ عَظِیْمٌ وَخَطَرٌ جَلِیْلٌ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم
یَوْمَئِذٍ ابْنُ خَمْسٍ وَعِشْرِیْنَ سَنَةً وَشَهِدَ بُنْیَانَ الْکَعْبَةِ
لِخَمْسٍ وَثَلَاثِیْنَ مِنْ مَوْلِدِهٖ حِیْنَ اَجْمَعَ کُلُّ قُرَیْشٍ۔

پھر دوبارہ مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم اپنے غلام میسرہ کے ساتھ بنت خویلد حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا کے مال سے تجارت کے لئے شام کی طرف تشریف لے گئے۔ نسطور راھب کے پاس سے گزرے تو نسطور نے دیکھا کہ مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم پر سورج سے دو فرشتے سایہ کرتے ہیں۔ تو آپ کے غلام میسرہ نے مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم

کا شان بیان کیا پھر یہ بات اس نے خدیجہ کو بیان کی تو حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالٰے عنہا نے اپنی ذات کو مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم سے نکاح کے لئے پیش کر دیا ابوطالب آئے۔ تو اس نے حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالٰے عنہا کے والد کی طرف نکاح کا پیغام بھیجا تو حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے اس نے نکاح کیا آپ کے نکاح پر تمام رؤسائے قریش اکٹھے ہوئے ابوطالب نے کھڑے ہو کر آپ کے نکاح کا خطبہ پڑھا پھر کہا —

(خطبہ کا ترجمہ) سب تعریف اس اللہ کے لئے ہے جس نے ہمیں ابراہیم علیہ السلام کی اولاد سے اور اسمٰعیل علیہ السلام کی ذریت سے پیدا فرمایا معد کی نسل سے اور مضر کے زمانہ میں اور ہمارے لئے ایسا بیت اللہ تیار فرمایا جو ہمارے گناہوں کی پردہ پوشی کرنے والا ہے اور امن والا حرم ہے اور ہمارے لئے اس نے بیت اللہ امن والا حرم تیار فرمایا اور ہمیں اپنے حرم کا مختار بنایا اور اسی سے ہمیں لوگوں پر حکومت عطا فرمائی اور بے شک میرا بھتیجا محمد بن عبد اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) تم اس کی قرابت کو جانتے ہو اور کوئی ایسا شخص نہیں جس کا رجوع اس کی طرف نہ ہوا گرچہ مال میں کم ہے اس لئے کہ مال سایہ ہے زائل ہونے والا ہے اور خدیجہ بنت خویلد کے ساتھ اس کا نکاح ہوا ہے اور اس نے اس کا حق مہر کچھ نقدی اور کچھ میعادی خرچ کیا ہے میرے مال سے اتنا اور وہ خدا کی قسم بعد اس کے اس کے لئے خبر عظیم ہے اور بڑا خطرہ ہے۔) اس وقت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی عمر پچیس ۲۵ برس کی تھی اور جب آپ اور قریش جمع ہوئے اور کعبے کی تعمیر ہوئی تو اس وقت آپ کی عمر شریف پینتیس برس کی تھی۔

بعثت مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم

الاستیعاب ۱/۱۴ } عن ابن عباس قال اَقَامَ بِمَکَّۃَ ثَلَاثَ عَشَرَ سَنَۃً یعنی بَعْدَ الْمَبْعَثِ وَ بِالْمَدِیْنَۃِ عَشَرَ سِنِیْنَ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے اظہار نبوت کے بعد مکے میں پہلے تیرہ برس قیام فرمایا اور مدینے میں دس برس۔

آپ کے چچا ابوطالب کی عمر اور وفات

طبقات ابن سعد ۱/۱۲۵ } قَالَ اخبرنا محمد بن عمر الاسلمی قَالَ تُوُفِّیَ ابوطالب لِلنِّصْفِ مِنْ شَوَّالٍ فِی السَّنَۃِ الْعَاشِرَۃِ مِنْ حِیْنَ نُبِّیَ رَسُوْلُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وَھُوَ یَوْمَئِذٍ ابْنُ بِضْعٍ وَّ ثَمَانِیْنَ سَنَۃً وَ تُوُفِّیَتْ خَدِیْجَۃُ بَعْدَہٗ بِشَہْرٍ وَ خَمْسَۃِ اَیَّامٍ وَھِیَ یَوْمَئِذٍ بِنْتُ خَمْسٍ وَّ سِتِّیْنَ سَنَۃً فَاجْتَمَعَتْ عَلٰی رَسُوْلِ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مُصِیْبَتَانِ مَوْتُ خَدِیْجَۃَ بِنْتِ خُوَیْلِدٍ وَ مَوْتُ اَبِیْ طَالِبٍ عَمِّہٖ۔

پندرہ ۱۵ شوال نبوت کے ۱۰ میں ابوطالب کی وفات ہوئی اس وقت ان کی

عمر پیاسی برس کی تھی اور اس کے بعد ایک ماہ پانچ دن بعد حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا کا وصال ہوا اور حضرت خدیجہؓ کی عمر پینسٹھ برس کی تھی تو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پر دو مصیبتیں جمع ہو گئیں حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ کی موت آپ کے چچا ابوطالب کی موت۔

میرے پیارے مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کا نوری آئینہ

ذکر زلف رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم

طبقات ابن سعد ۱/۴۲۷ } اخبرنا وکیع بن الجراح عن سفیان عن ابی اسحاق عن البراء قال کان لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم شعر یضرب منکبیہ۔

براء بن عازب رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے سر مبارک کے بال مبارک آپ کے دونوں کندھوں تک تھے۔

طبقات ابن سعد ۱/۴۲۷ } قال اخبرنا یحیی بن عباد وھشام ابوالولید الطیاسی قالا اخبرنا شعبة عن ابی اسحق قال سمعت البراء یصف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال کان شعرہ الی شحمة اذنیہ۔

براء بن عازب رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی صفت

بیان فرماتے ہوئے میں نے سنا کہ آپ نے فرمایا مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے بال مبارک آپ کے دونو کانوں کی پیپلیوں تک تھے۔

طبقات ابن سعد ۱/۴۲۷ } اخبرنا محمد بن مقاتل الخراسانی قال اخبرنا عبد اللہ بن المبارک قال اخبرنا معمر عن ثابت عن انس ان شعر النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان الی انصاف اذنیہ۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے بال مبارک آپ کے دونو کانوں کے نصف تک تھے۔

مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کا اپنا سر مبارک منڈوانا

طبقات ابن سعد ۱/۴۳۱، ۲/۱۸۱ } اخبرنا سلیمان بن حرب اخبرنا سلیمان بن المغیرہ عن ثابت

عن انس قال رأیت النبی صلی اللہ علیہ وسلم والحلاق یحلقہ وقد اطاف بہ اصحابہ ما یریدون ان یقع شعرۃ الا فی یدی رجل۔

حضرت انس رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے آپ نے فرمایا کہ میں نے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو دیکھا اور حجام آپ کے سر مبارک کو مونڈتا تھا اور آپ کے اصحاب رضوان اللہ علیہم اجمعین حضور کے چاروں طرف گھومتے تھے آپ کا بال مبارک گرتا تو جلدی اس کو ایک آدمی اپنے ہاتھوں میں لے لیتا۔

طبقات ابن سعد ۲/۱۸۱ } اخبرنا محمد بن بکر البرسانی اخبرنا ابن جریج اخبرنی موسیٰ بن عقبہ عن نافع اَنَّ ابن عُمَرَ اَخْبَرَہٗ اَنَّ النَّبِیَّ صلی اللہ علیہ وسلم حَلَقَ رَاسَہٗ فِی حَجَّۃِ الْوَدَاعِ۔

عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے خبر دی کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنا سر مبارک حجۃ الوداع میں منڈوایا۔

طبقات ابن سعد ۲/۱۸۱ } اخبرنا احمد بن عبد اللہ بن یونس اخبرنا موسیٰ بن عقبہ عن نافع عن ابن عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حَلَقَ رَاْسَہٗ فِی حَجَّۃِ الْوَدَاعِ۔

ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع میں اپنا سر مبارک منڈایا۔

بخاری شریف ۲/۲۳۳ } حدثنی ابراھیم ابن المنذر قال حدثنا ابو ضمرۃ قال حدثنا موسیٰ بن عقبہ عن نافع عن ابن عمر اَخْبَرَھُمْ اَنَّ رَسُوْلَ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حَلَقَ رَاْسَہٗ فِی حَجَّۃِ الْوَدَاعِ۔

ابن عمر رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ بے شک رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنا سر مبارک حجۃ الوداع میں منڈایا۔

بخاری شریف ۲/۲۳۳ } حدثنا عبد اللہ بن سعید قال حدثنا محمد بن بکر قال حدثنا ابن جریج

اخبرنی موسیٰ بن عقبی عن نافع اخبرہ ابن عمر اَنَّ النبیَّ صلی اللہ علیہ وسلم حَلَقَ فِی حَجَّۃِ الوَدَاعِ وَاُنَاسٌ مِنْ اَصْحَابِہٖ وَقَصَّرَ بَعْضُھُمْ۔

عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع میں سر مبارک منڈایا اور آپ کے اصحاب سے بعض اور بعض لوگوں نے کٹائے۔

چوٹی پر بال یعنی انگلش بال کٹانے سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا

بخاری شریف ۲/۸۷۷ } حدثنی محمد قال اخبرنی مخلد قال اخبرنی ابن جریج قال اخبرنی عبید اللہ بن حفص ان عمر بن نافع اخبرہ عن نافع مولی عبد اللہ اَنَّہٗ سَمِعَ ابْنَ عُمَرَ یَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یَنْھٰی عَنِ الْقَزَعِ قَالَ عُبَیْدُ اللہِ قُلْتُ وَمَا الْقَزَعُ فَاَشَارَ اِلَیْنَا عُبَیْدُ اللہِ قَالَ اِذَا حُلِقَ الصَّبِیُّ تُرِکَ ھٰھُنَا شَعْرٌ وَّھٰھُنَا فَاَشَارَ لَنَا عُبَیْدُ اللہِ اِلٰی نَاصِیَتِہٖ وَجَانِبَیْ رَاسِہٖ۔

عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے فرماتے تھے کہ میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ قزع سے منع فرماتے تھے عبید اللہ نے کہا میں نے کہا قزع کے کیا معنی ہیں عبید اللہ نے کہا کہ جب لڑکا مونڈا جائے اس جگہ سے چھوڑا جائے اس جگہ سے اور اس جگہ سے پھر ہمیں اشارہ کیا اپنے ماتھے کے بالوں کی طرف اور اپنے سر کے دونو پہلوؤں کی طرف۔

ابن ماجہ ۲۶۷ { حدثنا ابو بکر بن شیبۃ وعلی بن محمد قالا ثنا ابواسامۃ عن عبید اللّٰہ بن عمر عن عمر و بن نافع عن نافع عن ابن عمر قَالَ نَھٰی رَسُوْلُ اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم عَنِ الْقَزَعِ قَالَ وَمَا الْقَزَعُ قَالَ اَنْ یُّحْلَقَ مِنْ رَأسِ الصَّبِیِّ مَکَانٌ وَّیُتْرَکُ مَکَانٌ۔

ابن عمر رضی اللّٰہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا رسول اللّٰہ صلے اللّٰہ علیہ وسلم نے قزع سے منع فرمایا نافع نے کہا کہ قزع کیا ہے فرمایا لڑکے کا ایک جگہ سر مونڈا جائے اور دوسری جگہ سے چھوڑا جائے۔

ان مذکورہ بالا احادیث مصطفےٰ صلے اللّٰہ علیہ وسلم سے ثابت ہوا کہ مصطفےٰ صلے اللّٰہ علیہ وسلم نے تین طرح کے سر کے بال رکھے ہیں۔ کانوں کے درمیان تک کانوں کی چلیوں تک کندھوں تک اور تمام سر مبارک کا منڈوانا بھی ثابت ہوا لیکن سر کے بالوں سے بعض کو منڈانا کترانا اور بعض کو لمبا رکھنا یہ منع ہے اور اسلامی شکل کے خلاف ہے

چوٹی کے بال رکھنا اور تین طرفوں سے کترانا منڈانا

چوٹی کے بال رکھنے ابوجہل کی سنت ہے ابوجہل جب مصطفےٰ صلے اللّٰہ علیہ وسلم کے قتل کے ارادے سے آیا تو آپ نماز پڑھ رہے تھے راستے میں ہی چلا تا ہوا واپس چلا گیا اگر ایک قدم آگے بڑھاتا تو دوزخی فرشتے اس کو اس کے چوٹی کے بالوں سے پکڑ کر جہنم میں وہیں ڈال دیتے ارشاد خداوندی ہے۔

العلق ۳۰ { کَلَّا لَئِنْ لَّمْ یَنْتَہِ لَنَسْفَعًا بِالنَّاصِیَۃِ نَاصِیَۃٍ

کَاذِبَۃٍ خَاطِئَۃٍ۔

خبردار اگر باز نہ آیا تو گھسیٹینگے ہم پیشانی کے بالوں سے جو پیشانی جھوٹی خطا کار ہے اس آیۃ کریمہ سے ثابت ہوا کہ ابوجہل نے صرف چوٹی پہ بال رکھے ہوئے تھے۔ تو اللہ تعالیٰ نے اس کے سر کی چوٹی بالوں کے متعلق ہی فرمایا کہ ابوجہل اگر مصطفیٰ علیہ اللہ علیہ وسلم پر حملہ آوری سے باز نہ آتا تو اس کی چوٹی کے بالوں سے پکڑ کر گھسیٹ گھسیٹ کر جہنم میں ڈال دیا جاتا معلوم ہوا کہ صرف چوٹی پہ بال رکھنے اور باقی منڈانا یہ سُنّت ابوجہل ہے تو دوزخیوں کو چوٹی کے بالوں سے کھینچ کر جہنم میں ڈالا جائیگا۔

قیامت کے دن چوٹی کے بال رکھنے والوں کو انہی بالوں سے دوزخی فرشتے پکڑ کر گھسیٹینگے

الرحمٰن ۲۷/۲ } یُعْرَفُ الْمُجْرِمُوْنَ بِسِیْمٰھُمْ فَیُؤْخَذُ بِالنَّوَاصِیْ وَالْاَقْدَامِ۔

مجرم لوگ اپنے چہرے کی نشانیوں سے پہچانے جائینگے پھر پکڑے جائیں گے چوٹی کے بالوں سے اور قدموں سے۔

اس آیۃ کریمہ سے ثابت ہوا کہ مجرموں کو چوٹی کے بالوں سے پکڑ کر دوزخی ملائکہ کھینچینگے تو جنہوں نے سر کے بال پیچھے رکھے ہوں گے ان کو یہ سزا ملے گی اور جن مجرموں کے بال چوٹی پر نہ ہوں گے ان کو قدموں سے پکڑ کر کھینچا جائے گا۔

طبقات ابن سعد ۴۴۴/۱ } اخبرنا سعید بن منصور اخبرنا سفیان

عن عبد المجید بن سہیل عن عبید اللہ بن عبد اللہ قال جاءَ مَجُوسِیٌّ اِلٰی رَسُوْلِ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قَدْ اَعْفٰی شَارِبَہٗ وَ اَحْفٰی لِحْیَتَہٗ فَقَالَ مَنْ اَمَرَکَ بِھٰذَا قَالَ رَبِّیْ قَالَ لٰکِنْ رَبِّیْ اَمَرَنِیْ اَنْ اُحْفِیَ شَارِبِیْ وَ اُعْفِیَ لِحْیَتِیْ۔

ایک مجوسی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنی مونچھیں کاٹی ہوئی تھیں اور ریش مبارک لمبی تھی یہودی نے کہا آپ کو حضور یہ کس نے حکم دیا ہے مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے رب نے مجھے حکم دیا ہے کہ میں اپنی مونچھیں کاٹوں اور داڑھی لمبی کروں۔

شکل اسلامی مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی زبانی

بخاری شریف ۲/۸۷۴ } عَنِ النَّبِیِّ صلی اللہ علیہ وسلم مِنَ الْفِطْرَةِ قَصُّ الشَّارِبِ۔ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت ہے کہ انسانی فطرۃ سے ہے مونچھوں کا کٹانا۔

بخاری شریف ۲/۲۷۵ } حدثنا محمد قال اخبرنا عبدة قال اخبرنا عبید اللہ بن عمر عن نافع عن ابن عمر قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اَنْھِکُوا الشَّوَارِبَ وَاَعْفُوا اللُّحٰی۔ عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مونچھیں کٹاؤ اور داڑھی لمبی کرو۔

شیعہ احادیث سے آئینہ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم بزبان مرتضےٰ علیہ السلام

(۱) کتاب الامالی للطوسی ۲۱۷ } دبالاسناد اخبرنا ابن الصلت قال اخبرنا ابن عقدۃ قال اخبرنا احمد بن محمد بن عبد الرحمٰن بن قتی قال قرأۃ حدثنا محمد بن عیسٰی العبدی قال حدثنا مولیٰ علی بن موسٰی عن بن موسٰی عن ابیہ موسٰی بن جعفر عن ابیہ عن جدہ عن علی علیہ السلام انھم قَالُوْا یَا عَلِیُّ صِفْ لَنَا نَبِیَّنَا کَاَنَّنَا نَرَاہُ فَاِنَّا مُشْتَاقُوْنَ اِلَیْہِ قَالَ کَانَ نَبِیُّ اللّٰہِ (ص) اَبْیَضُ اللَّوْنِ مُشْرِبًا حُمْرَۃٌ اَدْعَجُ الْعَیْنِ سَبْطُ الشَّعْرِ کَثُّ اللِّحْیَۃِ۔

حضرت علی علیہ السلام سے لوگوں نے عرض کیا حضور آپ ہمارے نبی مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی شکل مبارک بیان فرمائیے گویا کہ ہم آپ کو دیکھ رہے ہیں کیونکہ ہم آپ کی شکل مبارک کے مشتاق ہیں حضرت علی علیہ السلام نے فرمایا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سفید و سرخ رنگ کے تھے موٹی آنکھیں بال مبارک آپ کے لمبے تھے داڑھی مبارک بھاری تھی۔

حضرت امام باقر رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک مونچھیں کٹانا قرآن کریم سے ثابت ہے

(۲) کتاب العلل والشرائع ۲/۹۶ } حدثنا محمد بن الحسن بن احمد بن الولید قال حدثنا الحسین بن حسن بن ابان

عن الحسین بن سعید عن حماد بن عیسٰی عن ربعی عن محمد بن مسلم عن ابی جعفر علیہ السلام فی قول اللہ عز وجل ثُمَّ لْيَقْضُوا تَفَثَهُمْ قال قص الشارب والاظفار۔

حضرت امام محمد باقر رحمۃ اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے اللہ تعالٰی کے فرمان ثُمَّ لْيَقْضُوا تَفَثَهُمْ کے متعلق آپ نے فرمایا مونچھوں اور ناخنوں کا کٹانا۔ اللہ تعالٰی کا فرمان ثُمَّ لْيَقْضُوا تَفَثَهُمْ پھر تم اپنے تفث کو پورا کرو حضرت امام باقر رحمۃ اللہ علیہ سے سوال کیا گیا کہ خداوند کریم نے تفث کو پورا کرنے کا ارشاد فرمایا اور تفث کے کیا معنی ہیں حضرت امام محمد باقر رحمۃ اللہ نے فرمایا کہ تفث کے معنی ہیں کہ اپنی مونچھیں اور ناخن کٹواؤ۔

تو مونچھوں کا کٹانا حضرت امام محمد باقر رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک قرآن کریم سے ثابت ہوا اب جو مونچھیں نہ کٹائے وہ قرآن کریم کا بھی منکر اور حضرت امام محمد باقر رحمۃ اللہ علیہ کا بھی منکر۔

اب آگے آپ کے صاحبزادے حضرت امام جعفر صادق رحمۃ اللہ علیہ کا مذہب بھی قرآن کریم سے عرض کرتا ہوں غور سے سنیئے۔

مونچھیں کٹانے کا قرآنی فیصلہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کی زبانی

(۳) کتاب العلل و الشرائع ج ۲ ص { قال عبد اللہ بن سنان فاتیت ابا عبد اللہ علیہ السلام و قلت جعلنی اللہ فداک قول اللہ عز وجل ثُمَّ لْيَقْضُوا تَفَثَهُمْ وَلْيُوفُوا نُذُورَهُمْ

قَالَ اَخْذُ الشَّارِبِ وَ قَصُّ الْاَظْفَارِ ۔

عبد اللہ بن سنان سے روایت ہے کہ میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کے خدمت میں حاضر ہوا اور میں نے عرض کیا اللہ تعالٰے مجھے آپ پر قربان کرے اللہ تعالٰے کے فرمان ثُمَّ لْيَقْضُوْا تَفَثَهُمْ وَ لْيُوْفُوْا نُذُوْرَهُمْ سے تفث کے کیا معنی ہیں حضرت امام جعفر صادقؑ نے فرمایا مونچھوں کا کاٹنا اور ناخنوں کا کاٹنا ۔

مونچھیں کٹانے کی دوسری دلیل قرآنی حضرت امام باقر رحمۃ اللہ علیہ کی زبانی

(۴) من لا یحضرہ الفقیہ ۲۰۲ } روی ربعی عن محمد بن مسلم عن ابی جعفر

علیہ السلام فی قَوْلِ اللّٰہِ تعالٰی ثُمَّ لْيَقْضُوْا تَفَثَهُمْ قَالَ قَصُّ الشَّارِبِ وَالْاَظْفَارِ ۔

محمد بن مسلم نے حضرت امام باقر رضی اللہ تعالٰے عنہ سے روایت کی ہے اللہ عز وجل کے فرمان ثُمَّ لْيَقْضُوْا تَفَثَهُمْ کا کیا مطلب ہے حضرت نے فرمایا مونچھوں اور ناخنوں کا کترانا ۔

(۵) فروعِ کافی ۲/۵۳ } علی بن ابراھیم عن ابیہ عن النوفلی عن السکونی عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قَالَ

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ و آلہٖ مِنَ السُّنَّۃِ اَنْ یَّاْخُذَ مِنَ الشَّارِبِ

حَتّٰی یَبْلُغَ الْاَطَارَ -

حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ و الہ نے مونچھوں کا کاٹنا تہ تک سنت ہے -

لمبی مونچھوں والے پر مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا فتویٰ

(۶) فروعِ کافی ۲/۵۳ } علی بن ابراھیم عن ابیہ عن النوفلی عن السکونی عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لَا یَطُوْلَنَّ اَحَدُکُمْ شَارِبَہٗ فَاِنَّ الشَّیْطَانَ یَتَّخِذُہٗ مُخْبَأً یَسْتَتِرُ بِہٖ -

حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ و الہ نے تم سے کوئی ایک بھی اپنی مونچھوں کو لمبا نہ کرے کیونکہ شیطان چھپنے کی جگہ بنا لیتا ہے مونچھوں میں چھپتا ہے -

(۷) من لا یحضر الفقیہ ۲۴ } وَ قَالَ رَسُوْلُ اللہ صلی اللہ علیہ وَ الہٖ حُفُّوا الشَّوَارِبَ وَاَعْفُوا اللُّحٰی اور فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ و الہ مونچھوں کو کٹاؤ اور داڑھی کو لمبا کرو -

۸ من لا یحضرہ الفقیہ ۱/۲۳ } قَالَ رَسُوْلُ اللہ صلی اللہ علیہ و الہ لَا یَطُوْلَنَّ اَحَدُکُمْ شَارِبَہٗ فَاِنَّ الشَّیْطَانَ یَتَّخِذُہٗ مُخْبَأً یَسْتَتِرُ بِہٖ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و الہ نے فرمایا تم سے کوئی ایک اپنی مونچھوں کو لمبی نہ کرے اس لئے شیطان

اس کو اپنی چھپنے کی جگہ بنا لیتا ہے جس میں چھپتا ہے۔

(۹) مجمع المعارف ص ۱۰۴ } و بروایتے دیگر فرمود حق و لازم است بر ہر بالغ کہ در روز جمعہ شارب و ناخن بگیرد۔

اور دوسری روایت میں حضرت نے فرمایا ضروری اور لازمی ہے ہر بالغ پر کہ جمعہ کے دن مونچھیں اور ناخن کاٹے۔

(۱۰) کتاب العلل و الشرائع ص ۱/۱۷۶ } حدثنی محمد بن علی ما جیلویہ رحمہ اللہ قال حدثنا علی بن ابراھیم عن ابیہ علی الحسین بن زید عن اسماعیل بن مسلم عن جعفر بن محمد عن ابیہ عن اباءہ علیہم السلام قال قَالَ رَسُوْلُ اللہ صلی اللہ علیہ والہٖ لَا یَطُوْلَنَّ اَحَدُکُمْ شَارِبَہٗ وَلَا عَانَتَہٗ وَلَا شَعْرَ اِبْطَیْہِ فَاِنَّ الشَّیْطٰنَ یَتَّخِذُھَا مَخَابِیًا یَسْتَتِرُ بِھَا۔

حضرت امیر المؤمنین علیہ السلام سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تمہارا کوئی بھی اپنی مونچھوں کو لمبا نہ کرے اور نہ اپنے زیر ناف بالوں کو اور نہ ہی اپنی بغلوں کے بالوں کو اس لئے کہ شیطان ان کو اپنی چھپنے کی جگہ بناتا ہے اس میں چھپتا ہے۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کے نزدیک مونچھیں کٹانے کا فائدہ

(۱۱) کتاب الامالی للصدوق ص ۱۸۳ } عن ابی عبد اللہ الصادق قال تَقْلِیْمُ الْاَظَافِیْرِ وَ اَخْذُ الشَّارِبِ

مِنَ الْجُمُعَةِ اِلَی الْجُمُعَةِ اَمَانٌ مِّنَ الْجُذَامِ ۔

حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے فرمایا کہ ناخنوں کا کاٹنا اور مونچھوں کا کٹانا کوڑھ پن سے بچاتا ہے ۔

(۱۲) خصال لابن بابویہ ۲/۳۰ } عن ابی کھمش قال قلت لابی عبد اللہ علیہ السلام عَلِّمْنِیْ دُعَاءً اَسْتَنْزِلُ بِہِ الرِّزْقَ قَالَ لِیْ خُذْ مِنْ شَارِبِکَ وَ اَظْفَارِکَ وَلْیَکُنْ ذٰلِکَ فِیْ یَوْمِ الْجُمُعَةِ ۔

حضرت امام جعفر صادق رحمۃ اللہ علیہ کو ابی کھمش نے عرض کیا کہ حضور مجھے ایسی دعا سکھائیے کہ جس کے ساتھ رزق کی فراخی ہو مجھے آپ نے فرمایا اپنی مونچھیں اور ناخن کٹاؤ لیکن یہ جمعہ کے دن ہو ۔

(۱۳) جامع الاخبار ۱۲۲ } وَ بِھٰذَا الاسناد قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ (ص) مَنْ قَلَّمَ اَظْفَارَہٗ یَوْمَ الْخَمِیْسِ وَ اَخَذَ شَارِبَہٗ عُوْفِیَ مِنْ وَجْعِ الْاَضْرَاسِ وَ وَجْعِ الْعَیْنِ ۔

فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جمعرات کو ناخنوں کا کاٹنا اور مونچھوں کا کاٹنا دانت درد اور آنکھ درد سے بچاتا ہے ۔

(۱۴) حلیۃ المتقین ۱۰۲ } وحضرت امیر المومنین فرمود کہ در ہر جمعہ شارب گرفتن امان میدہد از خوره حضرت امیر المومنین رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے فرمایا کہ ہر جمعہ کو مونچھیں کٹانا دانت خورہ سے بچاتا ہے ۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کے نزدیک مونچھیں کاٹنے کا اندازہ

(۱۵) حلیۃ المتقین ۵۹ } در فضیلت شارب گرفتن یعنی موئے لب بالا را تا تہ گرفتن سنت مؤکدہ است و ہر چند بیشتر از تہ بگیرند بہتر است و از حضرت رسولؐ منقول است کہ شارب خود را دراز میکند کہ شیطان در آن جا میکند و پنہاں میشود و حضرت صادق علیہ السلام شارب را آنقدر میگرفتند کہ بتہ موے رسید مونچھیں کٹانے کی فضیلت میں یعنی لبوں کے اوپر کے بالوں کو تہ تک کترنا سنت مؤکدہ ہے اور جتنی تہ تک کٹائے بہتر ہے۔

اور حضرت رسولؐ سے منقول ہے کہ جو شخص اپنی مونچھوں کو لمبی کرتا ہے کہ شیطان اس جگہ بناتا ہے اور چھپتا ہے۔

اور حضرت جعفر صادق علیہ السلام مونچھوں کو اس قدر کٹاتے کہ بالوں کی تہ تک پہنچتے۔

مونچھیں اور ناخن کٹانے کی میعاد اور ثواب

(۱۶) جامع الاخبار ۱۲۲ } عن ابی عبد اللہ علیہ السلام مَنْ قَلَّمَ اَظْفَارَہٗ وَقَصَّ شَارِبَہٗ فِیْ کُلِّ جُمُعَۃٍ قَالَ بِسْمِ اللّٰہِ وَعَلٰی سُنَّۃِ رَسُوْلِ اللّٰہِ اُعْطِیَ بِکُلِّ قُلَامَۃٍ عِتْقَ رَقَبَۃٍ مِنْ وُلْدِ اِسْمٰعِیْلَ۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ جس شخص نے اپنے ناخن

کٹائے اور مونچھیں کٹائیں ہر جمعہ کے دن میں پھر اس نے کہا بِسْمِ اللّٰہِ وَعَلٰی سُنَّۃِ رَسُوْلِ اللّٰہِ اللہ کے نام سے کٹاتا ہوں اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سنت پر عمل کرتا ہوں تو ہر کٹائی سے حضرت اسماعیل علیہ السلام کی اولاد کے غلام آزاد کرنے کا ثواب دیا جائے گا۔

(۱۷) خصال لابن بابویہ ج۲ ص۳۰ } وَقَالَ اَبُوْعبداللہ علیہ السلام مِنْ تَقْلِیْمِ اَظْفَارِہٖ وَقَصِّ شَارِبِہٖ فِیْ کُلِّ جُمُعَۃٍ۔

حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ تعالٰے عنہ سے روایت ہے کہ ناخن کٹانا اور مونچھیں کتروانا ہر جمعہ کے دن لازمی ہے۔

(۱۸) خصال لابن بابویہ ج۲ ص۳۰ } عن السکن الخزاز قال سَمِعْتُ اَبَاعبداللہ علیہ السلام یَقُوْلُ لِلّٰہِ حَقٌّ عَلٰی کُلِّ مُحْتَلِمٍ فِیْ کُلِّ جُمُعَۃٍ اَخْذُ شَارِبِہٖ وَاَظْفَارِہٖ وَمِنْ شَیْئٍ مِّنَ الطِّیْبِ۔

خزاز سے روایت ہے اس نے کہا کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے سنا ہے فرماتے تھے کہ ہر بالغ پر ہر جمعہ کے دن حق ہے اپنی مونچھیں اور ناخنوں کو کٹانا اور خوشبو لگانا۔

حدیث مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کہ مونچھیں لمبی رکھنے والا مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی اُمت سے نہیں ہے

(۱۹) حلیۃ المتقین ۶۰ } و در حدیث دیگر فرمود کہ شارب ہا از تہ بگیرید و ریش را بلند بگذارید و بہ یہودان و گبران خود را شبیہ مگردانید و فرمود کہ از ما نیست ہر کہ شارب خود را نگیرد۔

اور دوسری حدیث میں مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مونچھوں کو تہ تک کٹاؤ اور داڑھی کو لمبا چھوڑو اور یہودیوں اور آتش پرستوں کی شکل نہ بناؤ اور فرمایا کہ میری اُمت سے نہیں جس شخص نے اپنی مونچھیں نہیں کٹوائیں۔ اس حدیث سے چار باتیں ثابت ہوئیں مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

۱۔ مونچھوں کو تہ تک کٹواؤ۔

۲۔ داڑھی کو لمبا چھوڑو۔

۳۔ مونچھیں نہ کٹوانا اور داڑھی لمبی نہ چھوڑنا یہودیوں اور آتش پرستوں کی سنت ہے۔

۴۔ جو شخص مونچھیں نہیں کٹواتا وہ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی اُمت سے نہیں ہے

مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان مونچھیں کاٹنا داڑھی بڑھانا فطرت انسانی ہے

(۲۰) مَن لایحضرہ الفقیہ ۲۴ } وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ

وَاٰلِہٖ اَنَّ الْمَجُوْسَ جَزُّوْا لِحَاهُمْ وَوَفَّرُوْا شَوَارِبَهُمْ وَاِنَّا نَحْنُ نَجُزُّ الشَّوَارِبَ وَنُعْفِي اللِّحَاءَ وَهِيَ الْفِطْرَةُ۔

رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ نے فرمایا کہ مجوسیوں نے اپنی داڑھیوں کو ضرور کٹایا اور مونچھوں کو لمبا کیا اور ہم مونچھوں کو ضرور کٹاتے ہیں اور داڑھیاں لمبی کرتے ہیں اور یہ فطرت انسانی کے عین موافق ہے۔

کیوں بھئی جعفری صاحب اب تو تمہاری سنن اربعہ کی معتبر کتاب حدیث نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث بیان فرمائی کہ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ آتش پرست اپنی داڑھیاں کٹاتے ہیں اور مونچھیں بڑھاتے ہیں اور فطرت انسانی یہ ہے کہ داڑھی لمبی چھوڑی جائے اور مونچھوں کو کٹایا جائے۔

اب تمہاری حدیث کی کتاب سے حدیث مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم فقیر نے سُنا دی ہے اب تمہارے انصاف پہ ہے بقول مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم چاہیے آتش پرستوں کی سنت پر عمل کرلو چاہے فطرت انسانی پر عمل کرکے انسانیت کو درست کرلو۔

فقیر تمہارے سامنے کئی حدیثیں تمہاری کتب احادیث سے مونچھیں کٹانے اور داڑھی لمبی کرنے کی اثنا عشری ائمہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین سے بیان کی ہیں۔

جعفری صاحب سے ایک گزارش کرتا ہوں کہ تم اپنے مذہب کی کتب حدیث سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم یا بارہ اماموں سے ایک حدیث صحیح دکھا دو کہ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہو کہ مونچھیں بڑھاؤ اور داڑھی منڈاؤ تو انشاء اللہ العزیز فقیر ایسے شخص کو فی حدیث

دس روپے انعام نقد

ادا کرے گا جتنی حدیثیں دکھاؤ اتنے دہا کے وصول کرو۔

دوسرا انعام:۔ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی یا بارہ اماموں سے ایک حدیث صحیح ایسی دکھا دو کہ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم یا بارہ اماموں کی مونچھیں لبوں سے آگے بڑھی ہوں جو تم نے مومنین کو دھوکہ دے رکھا ہے کہ شاہ پرے ہیں۔ تاکہ تمہاری تحریر کو ہر مومن دیکھ لے کہ یہ کس شاہ کے پیرے ہیں یا یہ بھنگیوں اور چرسیوں کی خود ساختہ بات ہے اور مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی ایک حدیث ایسی دکھا دو یا بارہ اماموں کی کہ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم یا بارہ اماموں سے کسی ایک کی داڑھی منڈی ہوئی ہو یا فرنچ کٹ ہو تو انشاء اللہ العزیز ایسے شخص کو فی حدیث

دس روپے انعام نقد

پیش کرے گا۔ تیسرا انعام مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم سے یا بارہ اماموں سے ایک ایسی حدیث دکھاؤ کہ ایک لاکھ چوبیس ہزار پیغمبروں نے مونچھیں لبوں سے لمبی بڑھائی ہوں اور داڑھی منڈائی ہو یا مشت سے کم رکھی ہو تو ایسے شخص کو فقیر انشاء اللہ العزیز فی حدیث

دس روپے انعام نقد

پیش کرے گا ورنہ ایک لاکھ چوبیس ہزار پیغمبروں کی سنت مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی سنت بارہ اماموں کی شبیہ کو کیوں بدلتے ہو اور ان کے حکم کا کیوں انکار کرتے ہو۔ میرے رب کریم نے مسلمانوں کو ایک لاکھ چوبیس ہزار پیغمبروں اور مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم اور بارہ اماموں کا شبیہ لمبی داڑھی اور کٹی ہوئی مونچھوں سے تیار فرمایا۔

مسلمانو! تم خداوند کریم کے تیار کردہ شبیہ کو توڑتے ہو اور اپنی خود ساختہ شبیہ کو

حسن و مال کی خاطر نوازتے ہو کچھ خدا کا خوف کرو۔

لمبی مونچھوں والے کو سزا مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی زبانی

(۲۱) مجمع المعارف ۴۴ مطبع ایران | بحدیث نبوی عمدہ عذاب قبر ازیں سہ امر است نگرفتن شارب و بروایتے فرمود کہ یا علی ہر کہ موئے لب را نگیرد از ما نیست و شفاعت ما را در نیابد و ہر کہ شارب گذارد

ہمیشہ در لعنت خدا و ملائکہ باشد و حاجتش مستجاب نمیشود و قبض روحش دشوار باشد و عذاب قبرش شدید باشد و بہر موئے مارے و عقرب بر او مسلط باشد تا قیامت وچون از قبر برخیزد بر پیشانی او نوشتہ اہل آتش مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی صحیح حدیث میں عذاب قبر تین کاموں سے ہے مونچھیں نہ کٹانے سے اور ایک حدیث میں ہے کہ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اے علیؓ کہ

(۱) جو شخص لبوں کے بال نہیں کٹاتا وہ میری اُمت سے نہیں۔

(۲) جو لبوں کو نہیں کٹاتا وہ میری شفاعت سے محروم ہے۔

(۳) جو شخص مونچھیں لمبی چھوڑتا ہے ہمیشہ اللہ تعالےٰ اور اس کے فرشتوں کی لعنت میں رہتا ہے۔

(۴) لمبی مونچھوں والے کی دعا کبھی قبول نہیں ہوتی۔

(۵) لمبی مونچھوں والے کی روح تنگی سے نکلے گی۔

(۶) لمبی مونچھوں والے کو عذاب قبر سخت ہوگا۔

(۷) لمبی مونچھ کے ہر بال کے ساتھ ایک سانپ اور ایک بچھو قبر میں اس پر قیامت

تک مسلط ہو گا۔

(۸) جب قبر سے قیامت کو لمبی مونچھوں والا اٹھے گا تو اس کی پیشانی پر دوزخی لکھا ہو گا۔

داڑھی کا بیان

مُصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی داڑھی

(۲۲) **حلیۃ المتقین ۱۶** } و در بعضے روایات مذکور است کہ حضرت رسولؐ نظر میکردند در آئینہ و موئے سر مبارک و ریش را شانہ میکردند۔ و ریش خود را بدست راست بگیرد و در آئینہ نظر کن۔

بعض روایتوں میں مذکور ہے کہ حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم آئینے کو ملاحظہ فرماتے سر مبارک اور داڑھی مبارک کو کنگھی کرتے اور آئینے کو دیکھتے ہوئے اپنی داڑھی مبارک کو دائیں دست سے پکڑتے۔

(۲۳) **حلیۃ المتقین ۶۳** } و در حدیث دیگر فرمود کہ ہر گاہ سر ریش را شانہ کنی بر سینۂ خود بکش کہ اندوہ و بیمار را میبرد۔

اور دوسری حدیث میں فرمایا کہ جب تو داڑھی کو کنگھی کرے اپنے سینے کی طرف کھینچ اس لئے کہ غم اور بیماری کو دفع کرتی ہے۔

(۲۴) **خصال لابن بابویہ ۱۲۹** } عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال کَانَ رَسُوْلُ اللہِ صلی اللہ علیہ وسلم یَسْرَحُ تَحْتَ لِحْیَتِہٖ اَرْبَعِیْنَ مَرَّۃً وَمِنْ فَوْقِہَا سَبْعَ مَرَّاتٍ

حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اپنی داڑھی مبارک کو نچلی طرف سے چالیس مرتبہ کنگھی کرتے اور سات مرتبہ اوپر کی طرف سے۔

داڑھی کے فوائد حضرت جعفر صادق رضی اللہ تعالےٰ عنہ کی زبانی

(۲۵) حلیۃ المتقین ۶۳ } و از حضرت صادق منقولیت کہ ہر کہ ریش خود را ہفتاد نوبت شانہ کند و بشمارد یکے یکے شیطان تا چہل روز نزدیک او نیاید۔

حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے منقول ہے کہ جو شخص اپنی داڑھی کو ستر دفعہ کنگھی کرتا ہے اور گنتا ہے اور ایک ایک کرکے شمار کرتا ہے چالیس روز تک شیطان اس کے قریب نہیں آتا۔

(۲۶) حلیۃ المتقین ۶۰ } فصل پنجم در آداب ریش بلند کردن بدانکہ سنت است ریش را میانہ گذاشتن نہ بسیار بلند و نہ بسیار کوتہ و زیادہ از قبضہ گذاشتن مکروہ است۔

پانچویں فصل داڑھی لمبی کرنے کے آداب میں سمجھ لے کہ سنت ہے داڑھی درمیانی رکھنی نہ بہت لمبی ہو اور نہ ہی بہت چھوٹی اور قبضے سے زیادہ رکھنی مکروہ ہے۔

بوقت شہادت حضرت حسین رضی اللہ تعالےٰ عنہ کی داڑھی

(۲۷) کتاب الامالی شیخ صدوق ۹۶ } فَاخَذَ الْحُسَیْنُ بِطَرْفِ لِحْیَتِہٖ وَھُوَ

يَوْمَئِذٍ ابْنُ سَبْعٍ وَخَمْسِيْنَ سَنَةً ۔

حضرت امام حسین علیہ السلام نے اپنی ریش مبارک کے ایک طرف کو پکڑا اس وقت آپ کی عمر ستاون برس تھی ۔

عقلمند و بے عقل کی پہچان حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کے نزدیک

(۲۸) خصال لابن بابویہ ۵۱ } عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قَالَ يُعْتَبَرُ عَقْلُ الرَّجُلِ فِي ثَلٰثٍ فِي طُوْلِ لِحْيَتِهٖ وَفِي نَقْشِ خَاتِمِهٖ وَفِي كُنْيَتِهٖ ۔

حضرت امام جعفر صادق رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے آپ نے فرمایا آدمی کی عقل کا اعتبار تین چیزوں سے کیا جاتا ہے لمبی داڑھی میں اور انگوٹھی کے نقش میں اور اس کی کنیت میں ۔

سنت سمجھ کر داڑھی رکھنے والے کے قریب شیطان بھٹک نہیں سکتا

(۲۹) من لایحضرہ الفقیہ ۲۴ } وَقَالَ الصَّادِقُ علیہ السلام مَنْ سَرَّحَ لِحْيَتَهٗ سَبْعِيْنَ مَرَّةً وَعَدَّهَا مَرَّةً مَرَّةً لَمْ يَقْرَبْهُ الشَّيْطَانُ اَرْبَعِيْنَ يَوْمًا ۔

حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے فرمایا جس شخص نے اپنی داڑھی کو ستر دفعہ کنگھی کی اور لوٹائے اس کو بار بار چالیس دن شیطان اس کے قریب نہیں بھٹکتا ۔

داڑھی منڈانے والے اور مونچھیں بڑھانے والے مسخ کئے گئے

(۳۰) اصول کافی ۲۱۷ } فَقَالَ (فرات بن اخنف) یَا اَمِیْرَ الْمُؤْمِنِیْنَ وَمَا جند بنی مروان قَالَ فَقَالَ لَہٗ اَقْوَامٌ حَلَقُوْا اللِّحٰی وَفَتَلُوْا الشَّوَارِبَ فَمُسِخُوْا۔

فرات بن اخنف نے کہا اے امیر المؤمنین بنی مروان کا لشکر کیا ہے حضرت امیر المؤمنین رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ اس کی قومیں تھیں جنہوں نے داڑھی منڈائی اور مونچھیں بڑھائی تو وہ مسخ کئے گئے۔

(۳۱) حلیۃ المتقین ۶۰ } و در حدیث دیگر منقول است کہ حضرت امیر المؤمنین فرمود کہ در زمان پیشین گروہے بودند کہ ریش را میتراشیدند و شارب را میتابیدند حق ایشان را مسخ کرد۔

دوسری حدیث میں منقول ہے کہ حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ الکریم نے فرمایا کہ پہلے زمانے میں کچھ گروہ تھے جو داڑھی کو منڈاتے تھے اور مونچھوں کو لمبا کرتے تھے اللہ تعالیٰ نے ان کو مسخ کر دیا۔

مرد و عورت کے درمیان امتیاز داڑھی ہے

(۳۲) خصال لابن بابویہ ۱/۹۸ } فَقَالَ الصادق علیہ السلام وَجُعِلَتِ اللِّحْیَۃُ لِلرِّجَالِ لِیَسْتَغْنِیْ بِھَا عَنِ الْکَشْفِ فِی الْمَنْظَرِ وَلِیُعْلَمَ بِھَا الذَّکَرُ مِنَ الْاُنْثٰی۔

حضرت امام جعفر صادق علیہما السلام نے فرمایا اور داڑھی مردوں کے لئے بنائی گئی ہے داڑھی کے ساتھ ہی منظر عام میں ظاہراً تفریق کی جاتی ہے اور داڑھی کے ساتھ ہی آدمی عورت سے معلوم کیا جاتا ہے۔

مونچھیں اور داڑھی منڈانے والے پر حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ کا فتویٰ

(۴۳) خصال لابن بابویہ $\frac{۲}{۱۴۲}$ } اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم لَعَنَ الْمُتَشَبِّهِیْنَ مِنَ الرِّجَالِ بِالنِّسَاءِ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ایسے آدمیوں پر لعنت کی جو عورتوں کی مشابہت کرتے ہیں۔

(۴۴) کتاب العلل و الشرائع $\frac{۱}{۲۰۰}$ } قَالَ عَلِیٌّ علیہ السلام سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وَآلِہٖ یَقُوْلُ لَعَنَ اللّٰہُ الْمُتَشَبِّهِیْنَ مِنَ الرِّجَالِ بِالنِّسَاءِ وَ الْمُتَشَبِّهَاتِ بِالرِّجَالِ۔

حضرت علی علیہ السلام نے فرمایا میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے سُنا ہے کہ فرماتے تھے اللہ تعالےٰ نے ایسے مردوں پر لعنت فرمائی ہے جو عورتوں کے شبیہ بنتے ہیں اور ایسی عورتوں پر لعنت فرمائی ہے جو مردوں کی شبیہ بنتی ہیں۔

ذکر لباس

المصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم

مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے نُورانی لباس مُبارک کا ذکر

مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے نورانی رخ انور کی جھلک مختصر عرض کرنے کے بعد اب نورانی لباس کا مختصر ذکر کرتا ہوں جو جو لباس حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے اور جس جس رنگ کا اور جس جس طریق سے استعمال فرمایا احادیث صحیحہ اور تاریخ اسلامی سے عرض کرتا ہوں۔

قبل اس کے کہ فقیر مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے لباس کا ذکر کرے پہلے یہ عرض کر دینا مناسب سمجھتا ہے کہ عند اللہ لباس بہتر ہے یا عُریانی۔

يَا بَنِيٓ آدَمَ قَدْ أَنْزَلْنَا عَلَيْكُمْ لِبَاسًا يُّوَارِي سَوْاٰتِكُمْ وَرِيْشًا وَلِبَاسُ التَّقْوٰى ذَالِكَ خَيْرٌ ذَالِكَ مِنْ آيَاتِ اللهِ لَعَلَّهُمْ يَذَّكَّرُوْنَ۔ } الاعراف ۸/۳

اے آدم علیہ السلام کی اولاد ضرور ہم نے تم پر لباس اُتارا جو تمہارے شرم کے مقامات کو چھپاتا ہے اور زینت کے لئے نازل فرمایا اور تقویٰ والا لباس یہ بہتر ہے۔ اللہ تعالےٰ کی آیتوں سے تاکہ وہ نصیحت پکڑیں۔

اس آیۃ کریمہ میں رب کریم نے انسان کو لباس کی نعمت کا احسان جتایا اور حکم فرمایا کہ لباس تمہارے بدن کے پردے کے لئے میں نے نازل فرمایا ہے تاکہ تم لباس سے اپنے بدن کو ڈھانپو اور باپردہ رہو ننگے نہ رہو۔

(۱) اللہ تعالےٰ نے انسان کو یٰبَنِیٓ آدَمَ کا خطاب فرمایا یَا اَیُّھَا الْاِنْسَانُ نہیں فرمایا اس لئے کہ اس خطاب کے آگے پردے کا حکم ہے اور یٰبَنِیٓ آدَمَ میں اس امر کی

دلیل ہے کہ جو باپردہ ہے وہ آدم علیہ السلام کی اولاد میں داخل ہے اور جو بے لباس ننگا ہے وہ بنی آدم میں داخل ہی نہیں ہے بلکہ حیوانات میں شامل ہے کیونکہ ان کی جبلت ہی بے پردہ ہے بنی آدم کی جبلت ہی چونکہ باپردہ بالباس ہے۔ حیوانات کی طرح اس کو برہنہ رہنے کا حکم نہیں انسان جب پیدا ہوتا ہے اس کی والدہ اس کے سر کو ڈھانپتی ہے بدن کو کرتا وغیرہ پہناتی ہے۔ انسان کے پس و پیش کو لباس سے ملبوس کر کے باپردہ رکھتی ہے الدہ کے پیٹ میں رہا تو خداوند کریم نے باپردہ رکھا والدہ کے جسمی لباس سے عریاں نہیں رکھا تو والدہ نے باپردہ بالباس رکھا ثابت ہوا کہ انسان اپنی فطرت میں ہی باپردہ ہے اسی لیے اللہ تعالیٰ نے آیۃ مذکورہ بالا میں انسان کو اپنے بدن ڈھانپنے کا ارشاد فرماتا ہے اور فرمایا کہ انسان کو بدن ڈھانپنے کے لیے لباس نازل فرمایا یہ میرا انعام ہے جس انسان نے اپنے بدن کو باپردہ رکھا یعنی لباس میں ملبوس رکھا اس کو بنی آدم میں رب کریم نے داخل فرما دیا اور اپنے انعام لباس سے سرفراز فرمایا اسی لیے ارشاد فرمایا یٰبَنِیۡۤ اٰدَمَ قَدۡ اَنۡزَلۡنَا عَلَیۡکُمۡ لِبَاسًا یُّوَارِیۡ سَوۡاٰتِکُمۡ وَ رِیۡشًا اگر رب کریم کو عریانی پسند ہوتی تو حیوانات کی جنس ہی کافی تھی اور جنس حیوانات کو برہنہ رکھا لیکن پھر بھی رب کریم کے نزدیک چونکہ پردہ بہتر ہے اس لیے حیوانات کا بھی اتنا لحاظ ضرور رکھا کہ کسی حیوان کی شرمگاہ کو دم سے ڈھانپ دیا کسی کو اس کے جسمی لباس میں مستور فرما دیا تاکہ حیوانات سے انسان کو عبرت حاصل ہو اور میرے انعام لباس سے ملبوس ہو کر اپنی انسانی فطرت کی یاد کو فراموش نہ کرے اور لباس میں ملبوس اور باپردہ رہے اور آگے وَلِبَاسُ التَّقۡوٰی ذٰلِکَ خَیۡرٌ فرما کر انسانی شان کو عروج پر کر دیا کہ بنی آدم اگر تو متقی بھی بن جائے تو فرمایا ذٰلِکَ خَیۡرٌ یہ تیرے لیے بہتر ہے کہ تو اپنے لباس میں ملبوس ہو اور متقی بھی بن جائے جو شخص برہنہ ہو وہ کبھی متقی نہیں بن سکتا ہاں جو مخبوط الحواس ہو اس کو

کوئی گرفت نہیں ہوتی کیونکہ وہ ذوی شعور نہیں مکلف نہیں ہوتا یہ بھی اس امر کی دلیل ہے کہ برہنگی صحیح العقل انسانیت کے خلاف ہے اسی لئے قرآن کریم میں عریان رہنے کا حکم خداوندی موجود نہیں بلکہ بالباس رہنے کا حکم خداوندی موجود ہے جیسا کہ آیتہ مذکورہ سے ثابت ہے پھر جب انسان مرتا ہے تو بھی اس کو لباس میں ملبوس کر کے ہی دفن کیا جاتا ہے اگر پردہ اور لباس کچھ وقعت نہیں رکھتے تو میت کو ملبوس کر کے قبر میں باپردہ داخل نہ کیا جاتا اس سے ثابت ہوا کہ پردہ اور لباس بنی آدم کے لئے خداوند کریم کی طرف سے خصوصی انعام ہے حیوان زندہ بھی عریان ہے تو مرنے کے بعد بھی کتنا ہی قیمتی کیوں نہ ہو اس کو عریاں جنگل میں ڈال دیا جاتا ہے اس کو درندے وغیرہ ہی پھاڑتے ہیں تو عریانی خاصہ حیوانات ہے اور لباس انسانی شان بنی آدم ہے اور انعام خداوندی ہے جو برہنہ ہے وہ خداوند کریم کے انعام سے محروم ہے اپنی فطرت سے بعید ہے اُولٰئِكَ كَالْاَنْعَامِ بَلْ هُمْ اَضَلُّ کا حامل ہے بلکہ خداوند کریم جس پر ناراض ہو اس کو عریاں کر دیتا ہے جیسا کہ حضرت آدم علیہ السلام اور حوا علیہا السلام کو نوازا تو مقام جنت عطا فرمایا اور جنت کے لباس سے ملبوس فرمایا اور حضرت آدم علیہ السلام اور حوا علیہا السلام سے جب حکم الٰہی سے کوتاہی ہوئی تو دونو کو جنت کے لباس سے عریاں کر کے نکال دیا فرمایا۔ طٰہٰ ع۱۶ فَاَكَلَا مِنْهَا فَبَدَتْ لَهُمَا سَوْاٰتُهُمَا۔

فَلَمَّا ذَاقَا الشَّجَرَةَ بَدَتْ لَهُمَا سَوْاٰتُهُمَا۔ جب دونوں نے منہی عنہا پودے کو ذرا چکھا تو دونوں کے بدنوں کو ننگا کر دیا اور فرمایا۔ اِهْبِطُوْا مِنْهَا جنت سے اتر جاؤ رب کریم سابقہ آیت قرآنیہ میں اپنے انعام لباس کو بیان فرماتے ہوئے اَنْزَلْنَا عَلَيْكُمْ لِبَاسًا يُّوَارِيْ سَوْاٰتِكُمْ ارشاد فرمایا اور لباس تقوی کے ساتھ ظاہری کے پردہ کی تائید فرمائی اور ہمارے آباجی کے اِهْبِطَا مِنْهَا

کا ذکر چھیڑا ان کی عریانی کا ذکر ساتھ ہی فرما دیا۔ تاکہ لباس سے ملبوس نہ ہونے والے عریاں کو ثابت ہو جائے کہ میری عریانی سزا خداوندی کی نشانی ہے آدم علیہ السلام اور حوا علیہما السلام ننگے ہوئے تو جنت میں داخل نہ رہ سکے اور جس کا بدن دنیا میں ننگا ہو اس کو دنیاوی جنت یعنی مساجد میں داخلے کی بھی ممانعت ہوتی ہے یہ اس امر کی دلیل واضح ہے۔ کہ جو بوجہ عریانی دنیا کی جنت سے محروم ہے۔ تو اس برہنگی حالت میں اس کا داخلہ اخروی جنت میں کیسے ہو سکتا ہے جب ابتدا میں برہنوں کو جنت میں ایک آن قیام کی اجازت نہیں تو آخر میں بھی ننگے جنت میں داخلے کے اُمیدوار رہیں تو یہ محال ہے اور ناممکن ہے اور خدائی قانون کے خلاف ہے تو مسلمانوں کو چاہیئے کہ اپنے بدنوں کو لباس سے مزین فرمائیں اور انسانیت کے خلاف قدم نہ رکھیں اور خدائی نعمت سے محروم نہ رہیں جس کو رب کریم نے اَنۡزَلۡنَا عَلَیۡکُمۡ لِبَاسًا یُّوَارِیۡ سَوۡاٰتِکُمۡ وَرِیۡشًا سے نوازا اور میرے مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم بھی باپردہ رہے اور با لباس رہے بے پردہ اور ننگے بدن تمام عمر نہیں رہے یہ رات کو آپ آرام فرماتے تو لباس پہنے ہی نیند فرماتے اللہ تعالےٰ کو آپ کی یہ حالت ملبوسہ میں آرام فرمانا پسند آیا اسی لئے اللہ تعالےٰ نے آپ کو یَا اَیُّھَا الۡمُزَّمِّلُ قُمِ الَّیۡلَ سے خطاب فرمایا کہ اے اپنے کپڑوں میں ملبوس سونے والے دربار خداوندی میں قیام فرمائیے۔ میرا خداوند کریم جب باللباس باپردہ سونے کو پسند فرماتا ہے تو وہ ننگے بیدار کو پھرتا ہوا کیسے پسند کرے گا۔

(۱) فرشتہ نوری جب زمین پہ نازل ہوتا تو با لباس عمامہ باندھے ہوئے نازل ہوتا تھا اگر برہنگی اچھی ہوتی تو کبھی فرشتہ بھی برہنہ بدن نازل ہوتا۔

"علی رضا مولوی صاحب اگر برہنگی خداوند کریم کو بھلی نہ معلوم ہوتی تو حج کے دنوں میں مسلمانوں کو ننگا نہ گھماتا ثابت ہوا کہ برہنگی خدا کو پسند ہے۔

"محمد عمر" سبحان اللہ تم نے استدلال بے محل پیش فرمایا ہے میرے خیال میں اگر یہ کہدیتے کہ بغیر ننگے ہونے کے گزر نہیں دیکھو بول و براز کے وقت انسان ننگا ہوتا ہے تو یہ استدلال قریب کا تھا لیکن تم نے ایک مقرر، مقام اور مقررہ وقت کا پروگرام پیش کر دیا ہے تو تمہارے خلاف فقیر کا استدلال ہے کہ دربار خداوندی میں جس کو اپنے گناہ و ظلم کی معافی مطلوب ہو تو اس کے لئے رب کریم نے حج مقرر فرما دیا ہے اور حج کا مقام بھی وہی مقرر فرمایا جہاں ہمارے ابا جی حضرت آدم علیہ السلام کی توبہ قبول فرمائی اور دن بھی وہی مقرر فرمائے جن دنوں حضرت آدم علیہ السلام کی توبہ منظور فرمائی اور ہم مسلمانوں کو طریقہ بھی وہی سکھایا جس طریق کو حضرت آدم علیہ السلام نے استعمال فرما کر توبہ کی اور حالت بھی ایسی ہی بنانے کا ڈھنگ سکھایا جیسے کہ حالت حضرت آدم علیہ السلام اور حوا علیہا السلام کی تھی ہاں اتنا فرق ضرور رکھا کہ وہ بالکل عریانی حالت میں تھے مگر چند پتے پیش رکھتے تھے اور ہم مسلمانوں کو سکھایا کہ تم بھی اسی حالت میں بغیر سلی چادر کے اپنی شرمگاہوں کو ڈھانپ کر اسی مقام مقررہ پہ انہی دنوں میں انہی الفاظ میں لبیک لا شریک لک لبیک ان الحمد و النعمۃ لک لبیک میرے دربار میں گڑگڑا کر عاجزی سے پکارو اور اسی نقشے اور حلیے سے اس سے زیادہ گنہگاری کا اقرار کر کے پیش ہو جاؤ تو جیسا کہ تمہارے ابا جی حضرت آدم علیہ السلام اور تمہاری اماں جی حضرت حوا علیہا السلام کو معاف کر چکا ہوں تمہیں بھی معاف کر دوں گا اور واقعی تم بھی ان مقررہ ایام میں مقررہ ہیئتیہ فضائیہ سے بہ نیت سابقہ جرم کردہ کے ننگے بدن کر کے اپنے آپ کو دربار خداوندی میں مجرم ثابت کرتے ہوئے اپنے مشتبہ جرم کی معافی کے لئے حاضر ہو جاؤ۔ ان دنوں ننگے ہونا اپنے آپ

کو مجرم ثابت کرنا ہے اور اپنے سر کو عمامہ اور ٹوپی دونوں سے ڈھانپنا سنت مصطفےٰ
صلے اللہ علیہ وسلم ہے مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے سوائے حج کے کبھی ننگا سر نہیں رکھا
صرف عمامہ یا صرف ٹوپی مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے استعمال نہیں فرمائی تمام عمر دونوں
کو اکٹھا استعمال فرمایا۔

ذکر عمامہ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم

عمامے کے متعلق مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کا فیصلہ

کنز العمال ۸/۱۹ } لَا تَزَالُ اُمَّتِیْ عَلَی الْفِطْرَۃِ مَا لَبِسُوا الْعَمَائِمَ عَلَی
الْقَلَانِسِ (الدیلمی عن رکانہ) رکانہؓ سے روایت
ہے کہ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری امت فطرۃ اسلامی پر قائم رہیگی جب
تک کہ وہ ٹوپیوں پر عمامے باندھیں گے۔

عمامہ امت مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم پر لازمی ہے

کنز العمال ۸/۱۸ } عَلَیْکُمْ بِالْعَمَائِمِ فَاِنَّهَا سِیْمَاءُ الْمَلَائِکَۃِ وَاَرْخُوْهَا
خَلْفَ ظُهُوْرِکُمْ (هب عن عبادۃ)

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے فرمایا کہ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا تم پر پگڑی لازمی ہے اس لئے کہ یہ فرشتوں کا نشان ہے اور پگڑی کا شملہ اپنی
پیٹھوں کے پیچھے لٹکاؤ۔

جب عقلاً و نقلاً ثابت ہوا کہ لباس اور پردہ انسان کے لئے فطرۃً و شرعاً

بہتر اور موزوں ہے۔ تو اب یہ بھی سمجھنا ضروری ہے کہ لباس کیسے پہنا جائے اور کہاں تک اور اس کی حد کیا ہے اور کیا کیا پہنا جائے ان تمام کا مختصر علیحدہ علیحدہ ذکر کرتا ہوں۔

عمامہ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم شیعہ احادیث سے،

حضرت کاظم علیہ السلام کا خدائی فیصلہ پگڑی کے متعلق

فروع کافی ۲/۳۹ } محمد بن یحیی عن احمد بن محمد عن ابی ھمام عن ابی الحسن علیہ السلام فی قول اللہ عز وجل مسومین قَالَ الْعَمَائِمُ اِعْتَمَّ رَسُوْلُ اللّٰہ صلی اللہ علیہ والہ فَسَدَ لَهَا مِنْ بَيْنِ يَدَيْهِ وَمِنْ خَلْفِهٖ وَاعْتَمَّ جِبْرِيْلُ علیہ السلام فَسَدَّ لَهَا مِنْ بَيْنِ يَدَيْهِ وَمِنْ خَلْفِهٖ۔

حضرت کاظم علیہ السلام سے روایت ہے اللہ تعالےٰ کے فرمان مسومین کے مطلب کے متعلق آپنے فرمایا عمامے مراد ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے پگڑی باندھی تو اس کے دونوں طرفوں کو اپنے پیچھے لٹکایا اور جبریل علیہ السلام نے عمامہ باندھا تو اس کو اپنے آگے بھی لٹکایا اور پیچھے بھی۔

حضرت باقر علیہ السلام کا فیصلہ کہ جبرئیل علیہ السلام کا سفید پگڑی عمامہ

فروع کافی ۲/۳۹ } محمد بن یحیی عن احمد بن محمد عن ابن فضال عن ابی جمیلہ عن جابر عن ابی جعفر علیہ السلام

قَالَ کانت علی الملائکۃِ العمائمُ البِیضُ المُرسلۃُ یَومَ بدرٍ۔

حضرت امام باقر علیہ السلام سے روایت ہے کہ غزوہ بدر کے دن ملائکہ سفید عمامے باندھے بھیجے گئے تھے۔

عمامے کے متعلق حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کا فیصلہ

فروع کافی ۲/۳۹ } عدۃ من اصحابنا عن احمد بن ابی عبد اللہ بن الحسین بن علی العقیلی عن علی بن ابی علی اللھبی عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قَالَ عَمَّمَ رَسُوْلُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علیًا بیدِہٖ فَسَدَلَ لَھَا مِنْ بَیْنَ یَدَیْہِ وَقَصَّرَھَا مِنْ خَلْفِہٖ قَدْرَ اَرْبَعِ اَصَابِعَ ثُمَّ قَالَ اَدْبِرْ فَاَدْبَرَ ثُمَّ قَالَ اَقْبِلْ فَاَقْبَلَ ثُمَّ قَالَ ھٰذَا تِیجَانُ المَلَائِکَۃِ۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالےٰ عنہ کو اپنے دست پاک سے عمامہ باندھا تو اس کو آپ نے آگے لٹکایا اور چار انگل کی مقدار پیچھے بھی لٹکایا پھر فرمایا پیچھے کر تو علی المرتضیٰ نے پیچھے ہٹا لیا پھر فرمایا آگے کر پھر اپنے آگے کر دیا پھر فرمایا کہ ملائکہ کا وطیرہ ہے۔

نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم پر حملہ آور کفار مکہ سر سے برہنہ تھے

ابن ہشام ۱/۹۵
تاریخ الطبری ۲/۱۰۰

قَالَ وَخَرَجَ عَلَيْهِمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللّٰه علیه وسلم فَاَخَذَ حَفْنَةً مِّنْ تُرَابٍ فِيْ يَدِهٖ ثُمَّ قَالَ نَعَمْ اَقُوْلُ ذَالِكَ اَنْتَ اَحَدُهُمْ وَاَخَذَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى اَبْصَارِهِمْ عَنْهُ فَلَا يَرَوْنَهٗ فَجَعَلَ يَنْثُرُ ذَالِكَ التُّرَابَ عَلٰى رُؤُسِهِمْ وَهُوَ يَتْلُوْا هٰؤُلَاءِ الْاٰيَاتِ يٰسٓ وَالْقُرْاٰنِ الْحَكِيْمِ اِنَّكَ لَمِنَ الْمُرْسَلِيْنَ عَلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ تَنْزِيْلَ الْعَزِيْزِ الرَّحِيْمِ اِلٰى قَوْلِهٖ فَاَغْشَيْنٰهُمْ فَهُمْ لَا يُبْصِرُوْنَ حَتّٰى فَرَغَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللّٰه علیه وسلم مِنْ هٰؤُلَاءِ الْاٰيَاتِ وَلَمْ يَبْقَ مِنْهُمْ رَجُلٌ اِلَّا وَقَدْ وَضَعَ عَلٰى رَأْسِهٖ تُرَابًا ثُمَّ انْصَرَفَ اِلٰى حَيْثُ اَرَادَ اَنْ يَّذْهَبَ فَاَتَاهُمْ آتٍ مِّمَّنْ لَّمْ يَكُنْ مَّعَهُمْ فَقَالَ مَا تَنْتَظِرُوْنَ هٰهُنَا؟ قَالُوْا مُحَمَّدًا قَالَ خَيَّبَكُمُ اللّٰهُ قَدْ وَاللّٰهِ خَرَجَ عَلَيْكُمْ مُحَمَّدٌ ثُمَّ مَا تَرَكَ مِنْكُمْ رَجُلًا اِلَّا وَقَدْ وَضَعَ عَلٰى رَأْسِهٖ تُرَابًا وَانْطَلَقَ لِحَاجَتِهٖ اَفَمَا تَرَوْنَ مَا بِكُمْ؟ قَالَ فَوَضَعَ كُلُّ رَجُلٍ مِّنْهُمْ يَدَهٗ عَلٰى رَأْسِهٖ فَاِذَا عَلَيْهِ تُرَابٌ۔

محمد بن اسحٰق نے کہا کہ کفار پر مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نکلے تو آپ نے ایک مٹھی مٹی کی لی پھر آپ نے فرمایا ہاں میں کہتا ہوں یہ کہ تو ان سے ایک ہے، اللہ تعالےٰ نے ان کی آنکھیں مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے دیکھنے سے اندھی کر دیں وہ آپ کو دیکھ نہ سکے مصطفےٰ

صلے اللہ علیہ وسلم نے یہ مٹی کی ایک مٹھی تمام کے سروں پر ڈال دی اس وقت آپ نے قرآن کریم کی یہ آیتیں یٰسٓ وَالْقُرْاٰنِ الْحَکِیْمِ اِنَّکَ لَمِنَ الْمُرْسَلِیْنَ فَاَغْشَیْنٰهُمْ فَهُمْ لَا یُبْصِرُوْنَ تک پڑھیں۔ جب آپ یہ آیتیں پڑھ کر فارغ ہوئے تو ان کفار میں سے کوئی باقی نہ رہا جس کے سر پر مٹی نہ پڑی ہو پھر جہاں آپ کا ارادہ ہوا تشریف لے گئے ان کفار کے پاس ایک اور آدمی آیا جو ان کا ساتھی نہ تھا اس نے کہا یہاں کس کا انتظار کرتے ہو؟ انہوں نے کہا محمد (صلے اللہ علیہ وسلم) کا۔ اس نے کہا تمہیں اللہ ذلیل کرے محمد صلی اللہ علیہ وسلم تم پر تشریف لائے پھر تم میں کسی ایک کو بھی انہوں نے نہیں چھوڑا جس کے سر پر مٹی نہ ڈالی ہو اور اپنے کام کو تشریف لے گئے تم دیکھتے نہیں تمہارا کیا حال ہوا ہے محمد بن اسحٰق نے کہا کہ ہر آدمی نے ان سے اپنے سر پر ہاتھ پھیرا تو سر مٹی سے لبریز تھا۔

طبقات ابن سعد ۱/۲۲۸ — فَخَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللّٰہ علیہ وسلم عَلَیْهِمْ وَهُمْ جُلُوْسٌ عَلَی الْبَابِ فَاَخَذَ حَفْنَةً مِّنَ الْبَطْحَاءِ فَجَعَلَ یَذُرُّهَا عَلٰی رُءُوْسِهِمْ وَیَتْلُوْ یٰسٓ وَالْقُرْاٰنِ الْحَکِیْمِ حَتّٰی بَلَغَ سَوَآءٌ عَلَیْهِمْ ءَاَنْذَرْتَهُمْ اَمْ لَمْ تُنْذِرْهُمْ لَا یُؤْمِنُوْنَ وَمَضٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللّٰہ علیہ وسلم فَقَالَ قَائِلٌ لَّهُمْ مَا تَنْتَظِرُوْنَ؟ قَالُوْا مُحَمَّدًا قَالَ خِبْتُمْ وَخَسِرْتُمْ قَدْ وَاللّٰہِ مَرَّ بِکُمْ وَذَرَّ عَلٰی رُءُوْسِکُمُ التُّرَابَ قَالُوْا وَاللّٰہِ مَا اَبْصَرْنَاهُ وَقَامُوْا یَنْفُضُوْنَ التُّرَابَ عَلٰی رُءُوْسِهِمْ وَهُمْ اَبُوْ جَهْلٍ وَالْحَکَمُ ابْنُ اَبِی الْعَاصِ وَعُقْبَةُ بْنُ اَبِیْ مُعَیْطٍ وَالنَّضْرُ بْنُ الْحَارِثِ وَاُمَیَّةُ بْنُ خَلَفٍ وَابْنُ الْغَیْطَلَةِ وَزَمْعَةُ بْنُ الْاَسْوَدِ وَطُعَیْمَةُ بْنُ عَدِیٍّ وَاَبُوْلَهَبٍ

وَاُبَیُّ بْنُ خَلَفٍ وَّ بنیہ وَمُنَبِّہُ ابْنُ الْحَجَّاج۔

تو مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم اپنے قاتلین کفار پر تشریف لائے اور وہ قاتلین کفار آپ کے دروازے پر بہ نیت قتل بیٹھے تھے تو مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم نے گڑھے سے مٹی کی ایک مٹھی لی پھر ان کے سروں پر ڈال دی اور یٰسین وَالْقُرْآنِ الْحَکِیْمِ کو لَا یُؤْمِنُوْنَ تک پڑھا اور تشریف لے گئے تو کسی کہنے والے نے ان کو کہا کہ کس کی انتظار کرتے ہو انہوں نے جواب دیا محمد صلے اللہ علیہ وسلم کی اس نے کہا تم ذلیل ہوئے اور تمہیں خسارہ ہوا خدا کی قسم مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم تمہارے پاس تشریف لے گئے اور تمہارے سروں پر مٹی ڈال دی انہوں نے کہا خدا کی قسم ہم نے ان کو نہیں دیکھا اور وہ کھڑے اپنے سروں سے مٹی جھاڑتے تھے اور وہ بہ نیت قتل کھڑے ہونے والے، ابوجہل اور حکم بن ابی العاص اور عقبہ بن ابی معیط اور نضر بن حارث اور امیہ بن خلف اور ابن غیطلہ اور زمعہ بن الاسود اور طعیمہ بن عدی اور ابولہب اور ابی بن خلف اور اس کے بیٹے اور منبہ بن حجاج تھے۔

تاریخ کامل ۲/۳۹ } وَخَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم فَاَخَذَ حَفْنَۃً مِّنْ تُرَابٍ فَجَعَلَہٗ عَلٰی رُؤُسِہِمْ وَھُوَ یَتْلُوْا ھٰذِہِ الْاٰیَاتِ مِنْ یٰسٓ وَالْقُرْاٰنِ الْحَکِیْمِ اِلٰی قَوْلِہٖ فَھُمْ لَا یُبْصِرُوْنَ ثُمَّ انْصَرَفَ فَلَمْ یَرَدْہُ نَاتَا ھُمْ آتٍ نَقَالَ مَا تَنْتَظِرُوْنَ؟ قَالُوْا مُحَمَّدًا قَالَ خَیَّبَکُمُ اللّٰہُ خَرَجَ عَلَیْکُمْ وَلَمْ یَتْرُکْ اَحَدًا مِّنْکُمْ اِلَّا جَعَلَ عَلٰی رَاْسِہِ التُّرَابَ وَانْطَلَقَ لِحَاجَتِہٖ فَوَضَعُوْا اَیْدِیَھُمْ عَلٰی رُؤُسِہِمْ فَرَوُا التُّرَابَ۔

اور نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نکلے تو آپ نے ایک مٹھی مٹی کی لی تو ان کے سروں پر ڈال دی اور قرآن کریم کی ان آیتوں کی تلاوت فرماتے تھے یٰسٓ وَالْقُرْاٰنِ الْحَکِیْمِ کو فَھُمْ لَا یُبْصِرُوْنَ تک تو کفار نے آپ کو نہ دیکھا تو ان کے پاس ایک آنے والا آیا اس نے کہا کس کی انتظار کرتے ہو؟ انہوں نے کہا محمد صلے اللہ علیہ وسلم کی، اس نے کہا تمہیں اللہ تعالےٰ نے ذلیل کیا خدا کی قسم تم پر آپ تشریف لائے اور تم سے کسی کو بھی نہیں چھوڑا جس کے سر پر مٹی نہ ڈالی ہو اور آپ اپنے کام کو تشریف لے گئے تو انہوں نے اپنے سروں پر اپنے ہاتھ پھیرے تو سروں پر مٹی دیکھی۔

سیرۃ حلبی ۱/۴۲۲ } وَعِنْدَ خُرُوْجِہٖ صلی اللہ علیہ وسلم جَعَلَ یَنْثُرُ التُّرَابَ عَلٰی رُؤُسِھِمْ فَلَمْ یَبْقَ رَجُلٌ اِلَّا وَضَعَ عَلٰی رَاْسِہٖ تُرَابًا ثُمَّ انْصَرَفَ اِلٰی حَیْثُ اَرَادَ فَاَتَاھُمْ اٰتٍ فَقَالَ مَا تَنْتَظِرُوْنَ ھٰھُنَا؟ قَالُوْا مُحَمَّدًا فَقَالَ قَدْ خَیَّبَکُمُ اللّٰہُ وَاللّٰہِ خَرَجَ عَلَیْکُمْ مُحَمَّدٌ ثُمَّ مَا تَرَکَ مِنْکُمْ رَجُلًا اِلَّا وَضَعَ عَلٰی رَاْسِہٖ تُرَابًا وَانْطَلَقَ لِحَاجَتِہٖ اَفَمَا تَرَوْنَ مَا بِکُمْ قَالَ فَوَضَعَ کُلُّ رَجُلٍ مِّنْھُمْ یَدَہٗ عَلٰی رَاْسِہٖ فَاِذَا عَلَیْہِ تُرَابٌ۔

اور مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے نکلتے وقت کفار کے سر پر مٹی ڈالی ان سے ایک کو بھی نہ چھوڑا جس کے سر پر مٹی نہ ہو پھر آپ جہاں ارادہ تھا تشریف لے گئے تو ان کے پاس ایک آنے والا آیا تو اس نے کہا یہاں کس کی انتظار کر رہے ہو؟ انہوں نے کہا محمد صلے اللہ علیہ وسلم کی تو اس نے کہا تمہیں اللہ نے ذلیل کیا خدا کی قسم محمد صلے اللہ علیہ وسلم تم پر تشریف لائے پھر آپ نے کسی کو بھی نہیں چھوڑا جس کے سر پر مٹی نہ ڈالی ہو

اور آپ اپنے کام کو تشریف لے گئے کیا تم دیکھتے نہیں تمہارا کیا حال ہے تو ہر شخص نے اپنے سر پہ ہاتھ پھیرا تو ان کے سر پر مٹی تھی۔

شیعہ کتب سے مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے قاتلین کفار مکہ کے ننگے سروں پہ مٹی ڈالی

ابن شہر اشوب ۱/۹۹ } وَكَانَتْ بِيَدِهٖ قَبْضَةُ تُرَابٍ فَرَمٰى بِهَا فِي رُؤُسِهِمْ وَمَضٰى۔

اور مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے دست پاک میں مٹی کی مٹھی تھی تو آپ نے ان کے سروں پر مٹی ڈالی اور خود تشریف لے گئے۔

مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا قمیض مبارک

طبقات ابن سعد ۱/۴۵۸ } اَخْبَرَنَا محمد بن ربیعہ الکلابی عن موسیٰ المعلم عن بدیل قَالَ کَانَ کُمُّ رَسُوْلِ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اِلَی الرُّسُغِ۔

بدیل سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی آستین کلائی تک تھی۔

شمائل ترمذی ۵ } حدثنا عبد اللہ بن محمد بن الحجاج ثنا معاذ بن هشام ثنی ابی عن بدیل العقیلی عن شهر بن حوشب عَنْ اَسْمَاءَ بِنْتِ يَزِيْدَ قَالَتْ كُمُّ قَمِيْصِ رَسُوْلِ اللہ صلی اللہ

علیہ وسلم الی الرسغ۔

اسماء نے کہا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی قمیص کی آستین کلائی تک تھی۔

شمائل ترمذی ۵ } حدثنا محمد بن حمید الرازی انبانا الفضل بن موسیٰ و ابو تمیلہ و زید بن حباب عن عبد المومن بن خالد عن عبد اللہ بن بریدہ عن ام سلمۃ قَالَتْ كَانَ اَحَبُّ الثِّيَابِ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰہ صلی اللہ علیہ وسلم اَلْقَمِيْصُ۔

ام سلمہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا نے کہا کہ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کا محبوب کپڑا قمیص تھا۔

مُصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا تہبند مُبارک

طبقات ابن سعد ۱/۵۹ھم } اخبرنا سعید بن منصور اخبرنا عبد العزیز بن محمد اخبرنا محمد بن ابی یحییٰ عن رجل عن ابن عباس قال رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰہ صلی اللہ علیہ وسلم يَاتَزِرُ تَحْتَ سُرَّتِهٖ وَتَبْدُوْ سُرَّتُهٗ وَرَاَيْتُ عُمَرَ يَاتَزِرُ فَوْقَ سُرَّتِهٖ۔

ابن عباس رضی اللہ تعالےٰ عنہما سے روایت ہے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا اپنی ناف کے نیچے تہبند باندھتے اور اپنی ناف کو اُوپر ظاہر رکھتے اور میں نے حضرت عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہ کو دیکھا اپنی ناف کے نیچے تہبند باندھتے۔

طبقات ابن سعد ۱/۴۵۹ } حدثنا خالد بن خداش اخبرنا عبداللہ بن وہب عن ابی لھیعۃ عن یزید بن ابی حبیب اَنَّ رَسُوْلَ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کَانَ یُرْخِی الْاِزَارَ بَیْنَ یَدَیْہِ وَیَرْفَعُ مِنْ وَرَاءِہٖ۔

یزید بن ابی حبیب سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تہبند کو سامنے سے لٹکاتے اور پچھلی طرف سے اونچا رکھتے۔

طبقات ابن سعد ۱/۴۵۹ } اخبرنا انس بن عیاض ابو ضمرۃ اللیثی عن محمد بن ابی یحیٰی مولی الاسلمیین عن عکرمۃ مولی ابن عَبَّاسٍ قَالَ رَاَیْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ اِذَا اتَّزَرَ اَرْخٰی مُقَدَّمَ اِزَارِہٖ حَتّٰی تَقَعَ حَاشِیَتَاہُ عَلٰی ظَہْرِ قَدَمَیْہِ وَیَرْفَعُ الْاِزَارَ مِمَّا وَرَاءَہٗ قَالَ قُلْتُ لَہٗ لِمَ تَاتَزِرُ ھٰکَذَا؟ قَالَ رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یَاتَزِرُ ھٰذِہِ الْاِزْرَۃَ۔

حضرت عکرمہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے غلام سے روایت ہے اس نے کہا کہ میں نے ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو دیکھا جب تہبند باندھتے تہبند کے اگلے حصے کو اتنا لٹکاتے کہ اس کا حاشیہ آپ کے دونوں قدموں کی پیٹھ پر پہنچتا اور باقی تہبند اونچا رکھتے عکرمہ نے کہا کہ میں نے عرض کیا آپ ایسے تہبند کیوں باندھتے ہیں حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ تہبند ایسے ہی باندھتے دیکھا۔

ازار کا شرعی حکم

ٹخنوں سے نیچے ازار لٹکانے والے کی نماز قبول نہیں

ابوداؤد ۲/۲۱۰ } حدثنا موسی بن اسماعیل نا ابان نا یحیٰی عن ابی جعفر عن عطاء بن یسار عن ابی ھریرۃ قال

بَیْنَمَا رَجُلٌ یُصَلِّیْ مُسْبِلاً اِزَارَہٗ فَقَالَ لَہٗ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللّٰہ علیہ وسلم اِذْھَبْ فَتَوَضَّأْ فَذَھَبَ فَتَوَضَّأَ ثُمَّ جَاءَ فَقَالَ اِذْھَبْ فَتَوَضَّأْ فَقَالَ لَہٗ رَجُلٌ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ مَا لَکَ اَمَرْتَہٗ اَنْ یَّتَوَضَّأَ ثُمَّ سَکَتَّ عَنْہُ قَالَ اِنَّہٗ کَانَ یُصَلِّیْ وَھُوَ مُسْبِلٌ اِزَارَہٗ وَاِنَّ اللّٰہَ تَعَالٰی لَا یَقْبَلُ صَلٰوۃَ رَجُلٍ مُسْبِلٍ۔

ابوہریرۃ رضی اللہ تعالٰے عنہ سے روایت ہے فرمایا کہ ایک آدمی ٹخنوں سے نیچے ازار لٹکا کر نماز پڑھ رہا تھا تو اسے مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جا پھر وضو کر تو وہ شخص گیا اس نے دوبارہ وضو کیا پھر واپس آیا تو آپ نے فرمایا جا پھر وضو کر تو اس شخص نے عرض کیا کہ یارسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کیا بات ہے کہ حضور نے مجھے وضو کا ارشاد فرمایا پھر حضور خاموش ہو گئے بعد ازاں آپ نے فرمایا کہ یہ شخص اپنے ازار کو ٹخنوں سے نیچے لٹکا کر نماز پڑھتا ہے بے شک اللہ تعالٰے ازار لٹکا کر نماز پڑھنے والے کی نماز قبول نہیں فرماتا۔

اس حدیث مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم سے دو امور ثابت ہوئے کہ ازار لٹکا کر نماز پڑھنے والے کی نماز عند اللہ قبول نہیں دوسری یہ بات ثابت ہوئی کہ ایسے شخص کے ساتھ حضور صلے اللہ علیہ وسلم بھی خطاب نجات نہیں فرماتے۔

ٹخنوں سے نیچے ازار کو لٹکانے والا دیدار خداوندی سے محروم ہوگا

کنز العمال ۸/۱۹ { اِنَّ اللّٰہَ تَعَالٰی لَا یَنْظُرُ اِلٰی مُسْبِلِ اِزَارِہٖ (حم ن عن ابن عباس) حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالے عنہ سے روایت ہے کہ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت کے دن اللہ تعالے تہبند گھسیٹنے والے کی طرف نہیں دیکھے گا۔

جو شخص کپڑا ٹخنوں کے نیچے لٹکائے دوزخی ہے

کنز العمال ۸/۱۹ { کُلُّ شَیْئٍ جَاوَزَ الْکَعْبَیْنِ مِنَ الْاِزَارِ فَفِی النَّارِ (طبرانی عن ابن عباس)

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالے عنہ سے روایت ہے کہ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس شخص کا کچھ کپڑا ازار کا ٹخنوں سے تجاوز کرے تو وہ دوزخی ہے۔

پاجامے کو ٹخنوں کے نیچے لٹکانے والا منافق ہے

کنز العمال ۸/۲۱ { عَلَامَۃُ الْمُنَافِقِ تَطْوِیْلُ سَرَاوِیْلِہٖ فَمَنْ طَوَّلَ سَرَاوِیْلَہٗ حَتّٰی یَدْخُلَ تَحْتَ قَدَمَیْہِ فَقَدْ عَصَی اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ

وَمَنْ عَصَى اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَلَهٗ نَارُ جَهَنَّمَ (الدیلمی عن علی)

حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا منافق کی علامت اپنے پاجامے کو لمبا کرنا ہے تو جس شخص نے اپنے پاجامے کو لمبا کیا حتیٰ کہ قدموں کے نیچے گھسٹتا ہے تو اس نے اللہ اور اس کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نافرمانی کی اور جس شخص نے اللہ اور اس کے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی نافرمانی کی تو اس کے لئے دوزخ ہے۔

بخاری شریف ۸۶۱/۲ } حدثنا آدم قال حدثنا شعبة حدثنا سعید بن ابی سعید المقبری عن ابی هریرة عن النبی صلی الله علیه وسلم قَالَ مَا اَسْفَلَ مِنَ الْكَعْبَيْنِ مِنَ الْاِزَارِ فِی النَّارِ۔

ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ٹخنوں سے نیچے جو پاجامہ یا تہمت ہوگا وہ دوزخ میں ہوگا۔

مسلم شریف ۱۹۴/۲ } حدثنا یحیی قال قرأت علی مالک عن نافع وعبد اللہ بن دینار وزید بن اسلم کلهم یخبرہ عن ابن عمر اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی الله علیه وسلم قَالَ لَا يَنْظُرُ اللّٰهُ تَعَالٰى اِلٰى مَنْ جَرَّ ثَوْبَهٗ خُيَلَاءَ۔

عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ ایسے شخص کی طرف نہ دیکھے گا جس نے تکبر سے اپنا کپڑا زمین پر کھینچا۔

اب یہ سمجھنا ضروری ہے کہ مسلمان کو لباس کس رنگ کا پہننا چاہیئے اور مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے کس رنگ کے لباس کو پسند فرمایا ہے۔

زندہ اور مُردہ مسلمانوں کا لباس سفید ہے

طبقات ابن سعد ۱/۴۴۹ } اخبرنا عارم بن الفضل اخبرنا حماد بن زید و اخبرنا اسحق بن عیسیٰ اخبرنا حماد بن سلمۃ جمیعا عن ایوب بن ابی السختیانی عن ابی قلابۃ عن سمرۃ بن جندب اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ عَلَیْکُمْ بِالْبَیَاضِ مِنَ الثِّیَابِ فَلْیَلْبَسْھَا اَحْیَاءُکُمْ وَکَفِّنُوْا فِیْھَا مَوْتَاکُمْ۔

سمرۃ بن جندب سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم پر سفید کپڑے لازمی ہے تمہارے زندہ سفید کپڑے ہی پہنیں اور سفید کپڑوں میں ہی اپنے مردوں کو کفن دو۔

طبقات ابن سعد ۱/۴۴۹ } اخبرنا الفضل بن دکین اخبرنا المسعودی عن الحکم وحبیب بن ابی ثابت وحدثنا سفیان الثوری عن حبیب بن ابی ثابت عن میمون بن ابی شبیب عن سمرۃ بن جندب اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ اَلْبِسُوْا الثِّیَابَ اَلْبِیْضَ فَاِنَّھَا اَطْھَرُ وَاَطْیَبُ وَکَفِّنُوْا فِیْھَا مَوْتَاکُمْ

سمرۃ بن جندب سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سفید کپڑے پہنو بے شک وہ سفید کپڑا بہت اچھا ہے اور پسندیدہ ہے اور اسی سفید کپڑے میں اپنے مردوں کو کفن دو۔

ابن ماجہ ۲۶۳ } حدثنا محمد بن الصباح انبأ عبد اللہ بن رجاء المکی عن ابن خیثم عن سعید بن جبیر عن ابن عباس قال قَالَ رَسُوْلُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خَیْرُ ثِیَابِکُمُ الْبَیَاضُ فَالْبَسُوْھَا وَکَفِّنُوْا فِیْھَا مَوْتَاکُمْ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالے عنہما سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے تمہارے کپڑوں سے بہتر کپڑا سفید ہے سفید کپڑے پہنو اور اپنے مردوں کو سفید کفن دو۔

ابن ماجہ ۲۶۳ } حدثنا علی بن محمد ثنا وکیع عن سفیان عن حبیب بن ابی ثابت عن میمون بن ابی شبیب عن سمرۃ بن جندب قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اِلْبَسُوْا ثِیَابَ الْبَیَاضِ فَاِنَّھَا اَطْھَرُ وَاَطْیَبُ۔

سمرۃ بن جندب سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے سفید کپڑے پہنو سفید کپڑے بہت پاک اور بہت صاف ہوتے ہیں۔

نسائی شریف ۲/۲۹۷ } اخبرنا عمرو بن علی قال ثنا یحیی بن سعید قال سمعت سعید بن ابی عروبۃ یحدث عن ایوب عن ابی قلابۃ عن ابی المھلب عن سمرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم

قَالَ اِلْبَسُوا مِنْ ثِیَابِکُمُ الْبَیَاضَ فَاِنَّھَا اَطْھَرُ وَاَطْیَبُ وَکَفِّنُوْا فِیْھَا مَوْتَاکُمْ۔

سمرۃ بن جندب سے روایت ہے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا سفید کپڑے پہنو سفید کپڑے بہت اطہر اور اطیب ہیں اور میت کو کفن بھی سفید دو۔

طبقات ابن سعد ۴۵۰/۱ } اخبرنا الفضل بن دکین ویحیی بن عبا قالا اخبرنا المسعودی عن عبداللہ بن عثمان بن خثیم عن سعید بن جبیر عن ابن عباس قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللہِ صلی اللہ علیہ وسلم اِلْبَسُوا الثِّیَابَ الْبِیْضَ وَکَفِّنُوْا فِیْھَا مَوْتَاکُمْ۔

ابن عباس رضی اللہ تعالےٰ عنہما سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے سفید کپڑے پہنو اور اسی میں اپنے مردوں کو کفن دو۔

طبقات ابن سعد ۴۵۰/۱ } اخبرنا الفضل بن دکین حدثنا ابوبکر الھذلی عن ابی قلابۃ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللہِ صلی اللہ علیہ وسلم اِنَّ مِنْ اَحَبِّ ثِیَابِکُمْ اِلَی اللہِ الْبَیَاضَ فَصَلُّوْا فِیْھَا وَکَفِّنُوْا فِیْھَا مَوْتَاکُمْ۔

ابو قلابہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالےٰ کے نزدیک سفید کپڑا زیادہ محبوب ہے سفید کپڑے میں ہی نماز ادا کرو اور اسی میں ہی اپنے مردوں کو کفن دو۔

ترمذی شریف ۱۰۴/۲ } حدثنا محمد بن بشار نا عبدالرحمٰن بن مھدی نا سفیان عن حبیب بن ابی ثابت عن میمون بن ابی

شبیب عن سمرة بن جندب قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اِلْبَسُوا مِنْ ثِیَابِکُمُ الْبَیَاضَ فَاِنَّہَا اَطْہَرُ وَ اَطْیَبُ وَکَفِّنُوْا فِیْہَا مَوْتَاکُمْ۔

ھذا حدیث حسن صحیح۔

سمرة بن جندب رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سفید لباس پہنو اس لئے کہ وہ بہت پاک اور بہت اچھا ہے اور اسی میں اپنے مردوں کو کفن دو

ابوداؤد ۲/۲۰۷ } حدثنا احمد بن یونس نا زھیر نا عبد اللہ بن عثمان بن خثیم عن سعید بن جبیر عن ابن عباس قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اِلْبَسُوْا مِنْ ثِیَابِکُمُ الْبَیَاضَ فَاِنَّہَا مِنْ خَیْرِ ثِیَابِکُمْ وَکَفِّنُوْا فِیْہَا مَوْتَاکُمْ وَ اِنَّ خَیْرَ اَکْحَالِکُمُ الْاِثْمَدُ یَجْلُو الْبَصَرَ وَ یُنْبِتُ الشَّعْرَ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالےٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سفید کپڑے پہنو اس لئے کہ وہ تمہارا بہتر لباس ہے اور اسی میں اپنے مُردوں کو کفن دو اور بے شک تمہارے لئے بہتر سرمے کا سرمہ سیاہ ہے آنکھ کو روشن کرتا ہے اور بال اُگاتا ہے۔

ان تمام احادیثوں سے ثابت ہوا کہ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کو سفید لباس پسندیدہ ہے اور یہی نوری لباس ہے تو جو شخص مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کا پسندیدہ اور مقبول لباس سفید پہنے گا وہ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کا پسندیدہ اور مقبول ہوگا ورنہ نہیں۔

ریشمی لباس کی ممانعت

کنز العمال ۸/۲۱ } حَرَّمَ لِبَاسَ الْحَرِيْرِ وَالذَّهَبِ عَلٰى ذُكُوْرِ اُمَّتِيْ وَاَحَلَّ لِاِنَاثِهِمْ۔

مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ریشمی لباس اور سونا اللہ تعالےٰ نے میری اُمت کے مردوں پر حرام فرمایا ہے اور عورتوں کے لئے حلال فرمایا۔

کنز العمال ۸/۲۱ } اَلْحَرِيْرُ وَالذَّهَبُ حَرَامٌ عَلٰى ذُكُوْرِ اُمَّتِيْ وَحِلٌّ لِاِنَاثِهِمْ۔ (ق عن عقبہ بن عامر وعن ابی موسٰی)

مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ریشم اور سونا میری اُمت کے مردوں کے لئے حرام ہے اور عورتوں کے لئے حلال ہے۔

کنز العمال ۸/۲۱ } مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ فَلَا يَلْبَسْ حَرِيْرًا وَّلَا ذَهَبًا (حم طب ك عن عن ابی امامۃ)

مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص اللہ تعالےٰ اور قیامت کے دن کے ساتھ ایمان رکھتا ہے وہ ریشم اور سونا نہ پہنے

مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم کی سبز رنگ کی چادر

ابوداؤد ۲/۲۰۷ } حدثنا احمد بن یونس نا عبید اللہ یعنی ابن ایاد نا ایاد عن ابی رِمثة قال اِنطَلَقتُ مَعَ اَبِیْ نَحْوَ النَّبِیِّ صلی اللہ علیہ وسلم فَرَاَیْتُ عَلَیْهِ بُرْدَیْنِ اَخْضَرَیْنِ۔

ابورمثہ سے روایت ہے اس نے کہا کہ میں اپنے والد کے ساتھ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی طرف گیا تو میں نے آپ پر دو سبز چادریں دیکھیں۔

طبقات ابن سعد ۲/۴۵۳ } اخبرنا مؤمل بن اسماعیل اخبرنا سفیان عن ابن جریج عن عطاء او غیرہٖ عن ابن یعلی عن ابیہ قال رأیت النبی صلی اللہ علیہ وسلم یطوف بالبیت مضطبعا ببرد اخضر

یعلی نے فرمایا کہ میں نے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ سبز چادر اوڑھ کر گھر تشریف لائے۔

سُرخ رنگ کی چادریں

طبقات ابن سعد ۲/۴۵۱ } اخبرنا الفضل بن دکین اخبرنا ابو الاحوص عن اشعث بن سلیم قال سمعت شیخا من کنانۃ یقول رأیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وعلیہ بردان احمران۔

اشعث بن سلیم سے روایت ہے کہ میں نے کنانہ کے ایک شیخ سے سنا فرماتے تھے۔ کہ میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ پر دو سرخ چادریں تھیں۔

طبقات ابن سعد ۲/۴۵۰ } اخبرنا وکیع بن الجراح عن سفیان عن ابی اسحاق عن البراء قال ما رأیت من ذی لمۃ احسن فی حلۃ حمراء من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

حضرت براء رضی اللہ تعالے عنہ سے روایت ہے آپ نے فرمایا مصطفے صلے اللہ

جس میں شہرت ہو۔

کنز العمال ۸/۱۲۰ } اِیَّاکُمْ وَالْحُمْرَۃَ فَاِنَّھَا اَحَبُّ الزِّیْنَۃِ اِلَی الشَّیْطَانِ۔

(طب عن عمران بن حصین) عمران بن حصین سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم سرخی سے بچو اس لئے کہ سرخی شیطان کے لئے محبوب ترین زینت ہے۔

طبقات ابن سعد ۱/۴۵۲ } اخبرنا الفضل بن دکین اخبرنا ھشام بن سعد عن یحیی بن عبد اللہ بن مالک

قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم یَصْبَغُ ثِیَابَہٗ بِالزَّعْفَرَانِ قَمِیْصَہٗ وَرِدَائَہٗ وَعِمَامَتَہٗ۔

عبد اللہ بن مالک سے روایت ہے کہا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم زعفران کے ساتھ اپنے کپڑے رنگتے اپنی قمیض اور چادر اور عمامہ کو۔

طبقات ابن سعد ۱/۴۵۲ } اخبرنا مصعب بن عبد اللہ بن مصعب الزبیری قال سمعت ابی یخبر عن

اسماعیل عن عبد اللہ بن جعفر عن ابیہ قَالَ رَأَیْتُ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم رِدَاءً وَعِمَامَۃً مَصْبُوْغَیْنِ بِالْعَبِیْرِ قَالَ مُصْعَبُ وَالْعَبِیْرُ عِنْدَنَا الزَّعْفَرَانُ۔

عبد اللہ بن جعفر اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ کی چادر اور عمامہ دونوں زعفران سے رنگے ہوئے تھے۔

طبقات ابن سعد ۱/۴۵۲ } اخبرنا خلاد بن یحیی اخبرنا عاصم بن

محمد حدثنی ابی عن زید بن اسلم قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یَصْبَغُ ثِیَابَہٗ کُلَّھَا بِالزَّعفرانِ حَتّٰی الْعِمَامَۃَ۔

زید بن اسلم سے روایت اس نے کہا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اپنے تمام کپڑے زعفران سے رنگتے حتٰی کہ عمامہ بھی۔

طبقات ابن سعد $\frac{1}{452}$ } اخبرنا مؤمل بن اسماعیل اخبرنا عمر بن محمد عن ابیہ لا ادری عن ابن عمر او لا قال کان النّبِیّ صلی اللہ علیہ وسلم یُصْفِرُ ثِیَابَہٗ۔

عمر بن محمد اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ میں نہیں جانتا عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے یا نہیں فرماتے تھے کہ نبی صلے اللہ اپنے کپڑے زرد رنگتے۔

یہ حقیقی روائتیں زرد رنگ کے لباس کی بیان کی گئیں ان سے ایک روایت متصل نہیں سب منقطع ہیں نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے متصل حدیثیں زرد رنگ سے ممانعت کی عرض کرتا ہوں زرد رنگ کے لباس سے مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم کو سخت نفرت تھی۔

زرد رنگ کے لباس سے مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم کی مُمانعت

کنز العمال $\frac{8}{9}$ } اِنَّ ھٰذِہٖ مِنْ ثِیَابِ الْکُفَّارِ فَلَا تَلْبَسْھَا یعنی الْمُعَصْفَرَ (حم م ن عن ابن عمرو)

عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالٰی عنہما سے روایت ہے فرمایا زرد رنگ کے کپڑے کفار

کے ہوتے ہیں۔ ان کو تم نہ پہنو۔

نسائی شریف ۲/۲۹۷ } عن محمد بن ابراھیم ان خالد بن معدان اخبرہٗ ان جبیر بن نفیر اخبرہٗ ان عبداللہ بن عمرو اَخْبَرَہٗ اَنَّہٗ رَآہُ رَسُوْلَ اللّٰہ صلی اللہ علیہ وسلم وعلیہ ثُوْبَانِ مُعَصْفَرَانِ فَقَالَ ھٰذِہٖ ثِیَابُ الْکُفَّارِ فَلَا تَلْبَسْھَا۔

عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالٰے عنہما سے روایت ہے کہ مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم نے دیکھا عبداللہ بن عمرو دو زرد رنگ کے کپڑے پہنے ہوئے تھے مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کفار کا لباس ہے ان کو مت پہنو۔

نسائی شریف ۲/۲۹۷ } اخبرنی حاجب بن سلیمان عن ابن ابی رواد قال ثنا ابن جریج عن ابن طاؤس عن ابیہ عن عبداللہ بن عمرو اَنَّہٗ اَتَی النَّبِیَّ صلی اللہ علیہ وسلم وَعَلَیْہِ ثُوْبَانِ مُعَصْفَرَانِ فَغَضِبَ النَّبِیُّ صلی اللہ علیہ وسلم وَقَالَ اِذْھَبْ فَاطْرَحْھُمَا عَنْکَ قَالَ اَیْنَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ فِی النَّارِ۔

عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالٰے فرمایا کہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں دو زرد کپڑے پہن کر حاضر ہوا تو آپ ناراض ہوئے اور فرمایا جا ان دونوں کو پھینک دے عرض کی کہ حضور کہاں پھینکوں فرمایا آگ میں۔

شیعہ احادیث سے لباس نبوۃ و امامت

سفید لباس مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے نزدیک اچھا لباس ہے

(۱) فروع کافی ۲/۳۲ } محمد بن یحییٰ عن احمد بن محمد عن ابن فضال عن ابن القداح عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ البسوا البیاض فانہ اطیب و اطھر و کفنوا فیہ موتاکم۔

حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے سفید لباس پہنو اس لئے کہ وہ بہت اچھا اور بہت پاک ہے اور اسی میں اپنے مردوں کو کفن دو۔

(۲) فروع کافی ۲/۳۲ } الحسین بن محمد عن معلی بن محمد عن الحسن بن علی عن مثنی الحناط عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ البسوا البیاض انہ اطیب و اطھر و کفنوا فیہ موتاکم۔

حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ تعالےٰ عنہما سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ نے کہ تم سفید کپڑے پہنو اس لئے کہ وہ بہت اچھے اور بہت پاک ہیں اور اس ہی میں اپنے مردوں کو کفن دو۔

(۳) حلیۃ المتقین ۵ } بہترین رنگہائے در جامہ سفید است و بعد از آں زرد

بعد از آن سبز و بعد از آن سرخ نیم رنگ و کبود و در عدسی و در چند حدیث معتبر از حضرت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم منقول است کہ بپوشید جامہ سفید کہ آن نیکو تر و پاکیزہ ترین رنگہا است۔

کپڑے میں رنگوں سے بہترین رنگ سفید ہے اور اس کے بعد زرد رنگ اور اس کے بعد سبز اور اس کے بعد نیم سرخ اور کبودی رنگ اور مسوری۔

اور کئی معتبر حدیثوں میں مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے کہ مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سفید کپڑے پہنو کیونکہ بہت اچھا ہے اور رنگوں سے بہت پاک رنگ ہے۔

حضرت علی المرتضیٰ کی زبانی ہمارے نبی الانبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کا مذہب سیاہ لباس کے متعلق

(۴) عیون الاخبار مؤلفہ امام رضا علیہ السلام ۳۷	از علی بن ابی طالب روایت کردہ است کہ آنجناب فرمود رسول خدا فرمود نپوشید لباس دشمنان مرا و نخورید طعامہائے دشمنان مرا و نروید در راہ ہائے دشمن من پس از دشمنان من شوید چنانکہ ایشان دشمنان من ہستند

مصنف گوید لباس دشمنان لباس سیاہ است۔

حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میرے دشمنوں کا لباس نہ پہنو اور میرے دشمنوں کا کھانا نہ کھاؤ اور میرے دشمنوں کے راستوں پر

دو چلو، پھر میرے دشمنوں سے ہو جاؤ گے چنانچہ یہ سب میرے دشمن ہیں امام رضا علیہ السلام مصنف عیون الاخبار فرماتے ہیں کہ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے دشمنوں کا لباس سیاہ ہے۔

حضرت ابو الائمہ علی المرتضیٰ شیر خدا کرم اللہ وجہہ الکریم کا مذہب سیاہ لباس کے متعلق

(۵) حلیۃ المتقین ۶ } بسند معتبر از حضرت امیر المومنین منقول است کہ مپوشید جامہ سیاہ کہ آن پوشش فرعون است۔

معتبر سند کے ساتھ حضرت امیر المومنین رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے منقول ہے کہ حضرت امیر المومنین رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے فرمایا کہ سیاہ لباس نہ پہنو کیونکہ وہ لباس فرعونی ہے۔

(۶) کتاب العلل والشرائع ۱/۱۲۲ } وبھذا الاسناد عن محمد بن احمد بن عیسیٰ الیقطینی عن القاسم بن یحییٰ عن جدہ الحسن بن راشد عن ابی بصیر عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال حدثنی ابی عن جدی عن ابیہ عن امیر المومنین علیہ السلام قال فیھما علم اصحابہ لا تلبسوا السواد فانہ لباس فرعون۔

حضرت علی المرتضیٰ شیر خدا کرم اللہ وجہہ نے فرمایا جو آپ کے اصحاب کو بتایا

گیا کہ سیاہ لباس نہ پہنو اس لئے کہ یہ فرعون کا لباس ہے۔

(۷) من لا یحضرہ الفقیہ ۱۵ } وَقَالَ امیر المومنین علیہ السلام فیما علّمہ لاصحابہ لَاتَلْبَسُوا السَّوَادَ فَاِنَّہٗ لِبَاسُ فِرْعَوْنَ۔

امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا جو آپ کے احباب کو بتایا گیا کہ سیاہ لباس نہ پہنو اس لئے کہ وہ فرعون کا لباس ہے۔

(۸) تحفۃ العوام ۲/۲۹۱ } وارد ہے کہ راوی نے پوچھا کالی ٹوپی پہن کر نماز پڑھوں فرمایا کہ وہ لباس ہے اہل جہنم کا دوسری حدیث میں ہے فرمایا نہ پہنو وہ جامہ فرعون کا ہے بعضوں نے مکروہ لکھا ہے لیکن تین چیز عمامہ وموزہ وعبا جائز ہے۔

احرام اور کفن سیاہ کپڑے میں جائز نہیں ہے

(۹) من لا یحضرہ الفقیہ ۱۸ } روی الحسین بن المختار قَالَ قُلْتُ لِاَبِیْ عَبْدَ اللّٰہ علیہ السلام اَیُحْرِمُ الرَّجُلُ فِی الثَّوْبِ الْاَسْوَدِ قَالَ لَا یُحْرِمُ فِی الثَّوْبِ الْاَسْوَدِ وَلَا یُکَفَّنُ فِیْہِ الْمَیِّتُ۔

حسین بن مختار نے روایت کی کہا کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو کہا کہ کیا آدمی سیاہ کپڑے میں احرام باندھ سکتا ہے فرمایا کہ سیاہ کپڑے میں احرام نہیں باندھا جا سکتا اور نہ ہی اس میں میت کو کفن دیا جا سکتا ہے۔

سیاہ لباس کے متعلق حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کا مذہب

(۱۰) کتاب العلل والشرائع ۱/۱۲۲ } ابی رحمۃ اللہ علیہ قال حدثنا محمد بن یحیی العطار عن محمد بن احمد عن

سھل زیاد عن محمد بن سلیمان عن رجل عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال قُلْتُ لَهٗ اُصَلِّیْ فِیْ قَلَنْسُوَۃِ السَّوْدَاءِ قَالَ لَا تُصَلِّ فِیْھَا فَاِنَّھَا لِبَاسُ اَھْلِ النَّارِ۔

حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے ایک آدمی نے سوال کیا کہ کیا میں حضور سیاہ ٹوپی میں نماز پڑھوں ؟ حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا اس میں نہ نماز پڑھ اس لئے کہ سیاہ لباس دوزخیوں کا ہے۔

(۱۱) حلیۃ المتقین ۶ } ودر حدیث معتبر منقول است کہ شخصے از حضرت صادق پرسید کہ در کلاہ سیاہ نماز بکنم فرمود کہ در آن نماز مکن کہ لباس اہل جہنم است۔

معتبر حدیث میں منقول ہے کہ ایک شخص نے حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے دریافت کیا کہ حضور سیاہ ٹوپی سے نماز ادا کر لوں حضرت نے فرمایا کہ سیاہ ٹوپی سے نماز نہ پڑھنا کیونکہ جہنمیوں کا لباس ہے۔

(۱۲) کتاب العلل والشرائع ۱/۱۲۳ } حدثنا محمد بن الحسن قال حدثنا محمد بن الصفار عن العباس بن

معروف عن الحسین بن یزید النوفلی عن السکونی عن ابی عبد اللہ

علیہ السلام قَالَ اَوْحَی اللّٰہُ عزوجل اِلٰی نَبِیٍّ مِّنْ اَنْبِیَاءِہٖ قُلْ لِلْمُؤْمِنِیْنَ لَا تَلْبِسُوْا لِبَاسَ اَعْدَائِیْ۔

امام جعفر صادقؑ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے اپنے نبیوں سے ایک نبی کی طرف وحی کی مومنین کو کہدو کہ میرے دشمنوں کا لباس نہ پہنیں۔

(۱۳) حلیۃ المتقین ۵ } در پوشیدن جامہ سیاہ کراہیت شدید وارد در ہمہ حال مگر در عمامہ و عبا و موزہ و اگر عمامہ و عبا ہم سیاہ نباشد بہتر است۔

اور سیاہ کپڑے کا پہننا سخت کراہیت رکھتا ہے تمام حالت میں مگر عمامہ اور جبہ اور موزہ اور اگر عمامہ اور جبہ بھی سیاہ نہ ہو تو بہتر ہے۔

(۱۴) حلیۃ المتقین ۹ } و در حدیث دیگر وارد شدہ است کہ پوشیدن نعل سیاہ موجب خیلاؤ تکبر و ہر کہ بپوشد در روز قیامت با جباران محشور شود۔

اور دوسری حدیث میں مذکور ہے کہ سیاہ جوتے کا پہننا تکبر کا واجب کرنے والا ہے۔ اور جو شخص سیاہ جوتا پہنے گا۔ قیامت کے دن متکبروں کے ساتھ اٹھایا جائیگا

(۱۵) حلیۃ المتقین ۹ } و ہر کہ نعل سیاہ بپوشد ہیچکے انیابد۔ اور جو شخص سیاہ جوتے پہنتا ہے اسے کچھ حاصل نہیں ہوگا۔

(۱۶) تحفۃ العوام ۲/۲۹۱ } حدیث میں وارد ہے کہ جو شخص کفش (جوتے) سیاہ پہنے تو قیامت کے دن ساتھ جابروں کے محشور ہوگا

دوسری حدیث میں فرمایا ہے ضعف چشم پیدا کرتا ہے ذکر کو سست کرتا ہے اور

موجب غم واندوہ ہے۔

(۱۷) من لا یحضرہ الفقیہ ا ۵ } وَسُئِلَ الصَّادق علیہ السلام عن الصَّلوٰةِ فی الْقَلَنْسُوَةِ السَّوْدَاءِ فَقَالَ لَا تُصَلِّ فِیْهَا لِاَنَّهَا لِبَاسُ اَهْلِ النَّارِ۔

حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے سوال کیا گیا کہ سیاہ ٹوپی سے نماز جائز ہے؟ تو آپنے فرمایا سیاہ ٹوپی پہن کر نماز نہ پڑھنا کیونکہ یہ دوزخیوں کا لباس ہے۔

شیعہ کتب سے قیامت کے دن سیاہ جھنڈے والوں کا حال

حیات القلوب ۳۱۵ } علم دیگر بنزد من آید ازرایت اولین سیاہ تر و تیرہ تر ومثل اول جواب گویند مرا پس گویم کہ من دو چیز بزرگ درمیان شما گذاشتم چہ کردید باانہا گویند کہ کتاب خدارا مخالفت کردیم وعترت ترا یاری نکردیم وایشان را گشتیم ماندہ وپراگندہ کردیم پس گویم کہ دور شوید از من پس برگردند از حوض کوثر بالب تشنہ ورو ہائے سیاہ پس علم دیگر بنزد من آید کہ نور از اں تابد پس من باایشان گویم کہ کیستید شما گویند ماییم اہل کلمہ توحید وپرہیزگاری وماییم امت محمد وماییم بقیہ اہل حق کہ حامل کتاب حق تعالےٰ شدیم وحلال اورا حلال وحرام اورا حرام دانستیم ودوست داشتیم ذریت محمد او ایشان را یاری کردیم بہر امرے کہ خود را یاری میکردیم ودرخدمت ایشان قتال کردیم وباہر کہ دشمنی باایشان میکرد مقاتلہ کردیم پس من باایشان گویم کہ بشارت باد شمارا کہ منم پیغمبر شما محمد وبودید در دنیا چنانکہ گفتید پس آب دہم ایشان را از حوض کوثر وسیراب از نزد حوض کوثر برگردند جبرئیل مرا خبر داد کہ امت من فرزندم حسین را شہید خواہند

کرو ورد کربلا لعنت خدا برکسے باد کہ او را بکشند یا او را یاری نکند تا روز قیامت پس حضرت از منبر فرود آمد۔

مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دوسرا جھنڈا میرے پاس آئے گا۔ پہلے جھنڈے سے زیادہ سیاہ ہوگا اور بہت کالا ہوگا۔ اور پہلوں کی طرح مجھے جواب دینگے پھر میں کہوں گا کہ میں تم میں دو چیزیں بزرگ چھوڑ آیا تم نے ان سے کیا برتاؤ کیا وہ کہیں گے کہ خدا کی کتاب کی ہم نے مخالفت کی اور تیری عزت کی ہم نے امداد نہ کی اور ان کو ہم نے شہید کیا اور برباد کیا میں کہوں گا مجھ سے دور ہو جاؤ تو وہ سیاہ رو حوض کوثر سے پیاسے چلے جائینگے پھر دوسرا جھنڈا میرے پاس آئے گا اس سے نور چمکے گا پھر میں جھنڈے والوں کو کہوں گا کہ تم کون ہو کہیں گے کہ ہم کلمہ گو ہیں اور شرک سے پرہیز کرتے ہیں اور ہم امت محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہیں اور حق والوں کا بقیہ ہیں خداوند کی کتاب کے حامل ہیں اللہ تعالےٰ کے حلال کو حلال اور حرام کو حرام سمجھتے رہے ہیں۔ اور محمد صلے اللہ علیہ وسلم کی ذریت سے محبت کرتے رہے ہیں اور جس کام میں اپنی امداد کرتے تھے انہی کاموں میں ان کی طرف سے ہم ان کے دشمنوں سے جنگ کرتے رہے پھر میں ان کو کہوں گا کہ تمہیں مبارک ہو کہ میں تمہارا پیغمبر محمد ہوں اور واقعی دنیا میں تم ایسے ہی تھے جو تم کہہ رہے ہو تم میں حوض کوثر سے ان کو پانی دوں گا۔ اور میرے پاس حوض کوثر سے سیر ہو کر جائیں گے اور جبرئیل نے مجھے خبر دی کہ میری امت میرے لڑکے حسین کو کربلا میں شہید کریں گے جس کے قاتل کو خداوند کریم لعنت کرے اور جس نے ان کی مدد کی قیامت تک ان پر لعنت ہو پھر مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم منبر سے نیچے اتر آئے۔

مذکورہ بالا احادیث ائمہ علیہم السلام سے جب ثابت ہو گیا کہ سیاہ لباس سیاہ ٹوپی

دوزخیوں کا لباس ہے تو اب تم خود سوچو کہ قلیوں میں اگر کوئی شخص بھرتی ہو جائے تو اس کو قلیوں والا لباس پہننا پڑتا ہے اور اگر سٹیشن ماسٹر کو امتیازی لباس پہننا پڑتا ہے اور اگر کوئی پولیس میں بھرتی ہو جائے تو اس کو پولیس کا مخصوص لباس پہنایا جاتا ہے اور اگر فوج میں بھرتی ہو جائے تو اس کو فوجی لباس پہنایا جاتا ہے ایسے ہی اگر جنتی ہو تو اس کو جنت والا نوری سفید لباس سے ملبوس کیا جاتا ہے اور اگر دوزخی ہو تو بقول ائمہ علیہم السلام تم خود سوچو کہ اس کو کونسا لباس پہنایا جائے گا۔ اور خدائی فیصلہ بھی سن لیجئے۔

الحج ۱۷/۱ } فَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا قُطِّعَتْ لَهُمْ ثِيَابٌ مِّنْ نَّارٍ۔
جن لوگوں نے کفر کیا ان کے لئے ناری لباس تیار کیا جاتا ہے۔

سیاہ لباس پہننے سے حضرت عباس رضی اللہ تعالےٰ عنہ کی اولاد سے امامت جاتی رہی

(۱۸) کتاب العلل والشرائع ۱/۱۲۳ } وَبِهٰذَا الاسناد عن محمد بن احمد عن علی بن ابراهیم الجعفری عن محمد بن الحاویه باسناده رفعه قَالَ هَبَطَ جبرئیل علیه السلام علی رسول الله صلی الله علیه واٰله وَعَلَيْهِ قَبَاءٌ اَسْوَدُ وَ مِنْطَقَةٌ فِيْهَا خَنْجَرٌ قَالَ فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی الله عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ يَا جِبْرَئِيْلُ مَا هٰذَا الَّذِیْ قَالَ زِيُّ وَلَدِ عَمِّكَ الْعَبَّاسِ يَا مُحَمَّدُ وَيْلٌ لِوُلْدِكَ مِنْ وُلْدِ الْعَبَّاسِ فَخَرَجَ

اَلنَّبِیُّ صلی اللہ علیہ وآلہٖ اِلَی الْعَبَّاسِ فَقَالَ یَا عَمِّ وَیْلٌ لِوُلْدِیْ مِنْ وُلْدِکَ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ فَاَجُبُّ نَفْسِیْ قَالَ جَفَّ الْقَلَمُ بِمَا فِیْہِ۔

محمد بن المعاویہ نے اپنی سند کے ساتھ مرفوع بیان کیا ہے۔ اس نے کہا کہ جبرئیل علیہ السلام رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ پہ نازل ہوئے اور ان پر سیاہ جبہ تھا اور ایک پٹی حمائل جس میں خنجر تھا راوی نے کہا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ نے فرمایا اے جبرئیل یہ لباس کیسا ہے اس نے کہا تیرے چچا کے لڑکے کا لباس ہے یا محمد ویل ہے تیرے چچا کے لڑکے کے لئے تو مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم حضرت عباس کی طرف تشریف لائے تو فرمایا اے چچا تیری اولاد سے جو میری اولاد ہے اس کو ویل ہے تو حضرت عباس رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے عرض کیا میری خاطر قبول فرمائیے مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو لکھا گیا اب قلم خشک ہو گئی۔

"علی رضا" خیر یہ تو مجھے یقین ہو گیا ہماری حدیثوں میں ہمارے محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ اور ائمہ اثنا عشری کے نزدیک سیاہ لباس دوزخیوں کا ہے نبی علیہ السلام کے دشمنوں کا ہے صرف عبا اور عمامہ اور موزہ سیاہ جائز ہے کیونکہ سیاہ عمامہ نبی علیہ السلام نے خود پہنا ہے میں لفضل پنجتن اب کرتا اور تہمت یا شلوار اور جوتے سیاہ نہ پہنوں گا اور سیاہ عمامہ چھوڑوں گا نہیں۔

"محمد عمر" جعفری صاحب بڑے افسوس کی بات ہے کہ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کا لباس پسندیدہ سفید ہو اور زندوں اور مردوں کے لئے آپ نے سفید لباس کو پسند فرمایا جو آپ کے نزدیک پسندیدہ ہو اس لباس کو پہننا چاہیے باقی رہا صرف

عمامے کے متعلق وہ تو تم نے سر سے اتار دیا اس کا تو اعتبار جاتا رہا یہ تنازعہ تو تم نے ختم ہی کر دیا اور سیاہ جبے سے حضرت عباسؓ کی اولاد سے امامت جاتی رہی اب فیصلہ تم پر ہے

دوسرا جواب اگر پہنو بھی تو جو پسندیدہ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم ہو وہ پہننا چاہے محب تب کہلاتا ہے آپ پسند فرماویں سفید کپڑے کو اور تم پسند کرو سیاہ تو محبت کے خلاف ہے۔

تیسرا جواب: لباس وہ پسند کرنا چاہیے جو زندہ مردہ کو یکساں ہو اور وہ لباس سفید ہے

چوتھا جواب: اب وہ جو سیاہ عمامہ کے متعلق ہے کبھی تو درحقیقت سیاہ نہ تھا بلکہ خود سے رگڑ رگڑ کر سیاہ ہو چکا تھا جو آپ بوقت جنگ پہنتے تھے۔

زرقانی $\frac{5}{10}$ } وَزَعَمَ بَعْضُهُمْ اَنَّ سَوَادَهَا لَمْ يَكُنْ اَصْلِيًّا بَلْ لِحِكَايَةِ مَا تَحْتَهَا مِنَ الْمِغْفَرِ وَهُوَ اَسْوَدُ۔

اور بعض نے گمان کیا ہے کہ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی پگڑی کی سیاہی اصلی نہ تھی بلکہ خود کے ماتحت خود کی رگڑ سے سیاہ ہو چکی تھی۔

جو عمامہ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے فتح مکہ کے وقت استعمال فرمایا وہ وہی تھا جس کو آپ ہمیشہ تمام عمر جنگوں میں استعمال فرماتے رہے اور وہ عمامہ خود کے نیچے استعمال ہو کر سیاہ ہو چکا تھا جیسا کہ احادیث سے واضح ہے۔

اختلاف روایات لعمامۃ السوداء

طبقات ابن سعد $\frac{2}{455}$ } اخبرنا وکیع بن الجراح وعفان بن مسلم عن حماد بن سلمۃ عن ابی الزبیر اَنَّ

النَّبِیَّ صلی اللہ علیہ وسلم دَخَلَ مَکَّۃَ وَعَلَیْہِ عِمَامَۃٌ سَوْدَاءُ ۔

ابن زبیر سے روایت ہے کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم مکے میں تشریف لائے تو آپ کے سر پر سیاہ عمامہ تھا ۔

طبقات ابن سعد ۲/۱۴۰ } اخبرنا الفضل بن دکین اخبرنا شریکؒ عن عمار الدھنی عن ابی الزبیر عن جابر قَالَ دَخَلَ النَّبِیَّ صلی اللہ علیہ وسلم عَامَ الْفَتْحِ وَعَلَیْہِ عِمَامَۃٌ سَوْدَاءُ ۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت ہے فرمایا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم فتح مکہ کے سال مکے میں تشریف لائے اور آپ کے سر مبارک پر سیاہ عمامہ تھا ۔

طبقات ابن سعد ۲/۱۳۹ } اخبرنا معن بن عیسی وشبابہ بن سوارو موسی بن داؤد قالوا اخبرنا مالکؒ بن انس عن ابن شہاب عن انس بن مالکؓ قَالَ دَخَلَ رَسُوْلُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مَکَّۃَ عَامَ الْفَتْحِ وَعَلٰی رَاسِہٖ الْمِغْفَرُ ثُمَّ نَزَعَہٗ ۔

انس بن مالک رضی اللہ تعالے عنہ سے روایت ہے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فتح مکہ کے دن مکے میں تشریف لائے اور آپ کے سر مبارک پہ لوہے کا خود تھا پھر آپ نے اس کو اتار دیا ۔

شمائل ترمذی ۸ } حدثنا عیسی بن احمد ثنا عبد اللہ بن وھب ثنی مالکؒ بن انس عن ابن شہاب عن انس بن مالکؓ اَنَّ

رَسُوْلَ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دَخَلَ مَکَّۃَ عَامَ الْفَتْحِ وَعَلٰی رَأْسِہِ الْمِغْفَرُ۔

انس بن مالک رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فتح مکہ کے دن آپ مکے میں داخل ہوئے اور آپ کے سر مبارک پہ لوہے کا خود تھا۔

شمائل ترمذی ۹ } حدثنا یوسف بن عیسیٰ ثنا وکیع ثنا ابو سلیمان وھو عبد الرحمٰن بن الغسیل عن عکرمۃ عن ابن عباس رضی اللہ عنہما اَنَّ النَّبِیَّ صلی اللہ علیہ وسلم خَطَبَ النَّاسَ وَعَلَیْہِ عِصَابَۃٌ دَسْمَاءُ

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالےٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں پہ خطبہ پڑھا اور آپ کے سر مبارک پہ میلا عمامہ تھا۔

کسی حدیث سے ثابت ہوا کہ فتح مکہ کے بعد دخول مکہ کے وقت آپ کے سر مبارک پہ لوہے کا خود تھا۔ یہ بھی سچ۔

کسی حدیث میں موجود ہے کہ فتح مکہ کے بعد دخول مکہ کے وقت آپ کے سر پہ خود تھا آپ نے اُتار دیا یہ بھی سچ۔

کسی حدیث میں یہ مذکور ہوا کہ فتح مکہ کے بعد مکے میں دخول کے وقت آپ کے سر مبارک پہ میلا عمامہ تھا یہ بھی سچ کیونکہ خود سے میلا ہو چکا تھا۔

کسی حدیث میں یہ مذکور ہوا کہ فتح مکہ کے بعد آپ کے دخول مکہ کے وقت آپ کے سر مبارک پہ سیاہ عمامہ تھا یہ بھی سچ کیونکہ آپ کے سر مبارک پہ عمامہ بھی تھا اور خود بھی تھا جب اپنے لوہے کا خود اُتار دیا تو کسی نے آپ کا وہی عمامہ خود کے نیچے والا دیکھا تو اس نے کہا کہ فتح مکہ میں آپ کے سر پہ میلا عمامہ تھا کسی نے وہی عمامہ میلا دیکھا

تو اس نے کہا کہ سیاہ تھا حالانکہ سیاہ رنگا ہوا نہ تھا بلکہ سیاسی لوہے کے خود کی تھی کسی نے آپ کو مع خود دیکھا تو اس نے کہہ دیا کہ فتح مکّہ کے وقت جب آپ مکّے میں تشریف لائے تو آپ کے سر پر خود تھا حالانکہ تمام سچے ہیں واقع ایسا ہی ہے کہ آپ کے لوہے کے خود کے نیچے رہ رہ کر جنگی عمامہ سیاہ ہو چکا تھا آپ نے فتح مکّہ کے وقت آپ نے اسی عمامہ کو پہنے رکھا بدلا نہیں۔ سیاہ عمامہ کہنے والے بھی فتح مکّہ کی ہی بات کر رہا ہے میلہ دیکھنے والا بھی فتح مکّہ کی بات کر رہا ہے خود دیکھنے والا بھی فتح مکّہ کی بات کر رہا ہے۔ ھذا ما عندی۔

ہمیشہ آپ سفید لباس سفید عمامہ استعمال فرماتے رہے ہیں آپ کا جنگی عمامہ لوہے کے خود سے میلا اور سیاہ ہو چکا تھا جس کو آپ جنگ کے وقت استعمال فرماتے اس کے متعلق زرقانی کا حوالہ مذکور ہے۔

اس سے یہ بھی واضح ہوتا ہے کہ جب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم اور ائمہ اطہار نے سیاہ لباس دوزخیوں کا فرمایا لباس فرعون فرمایا تو خود کیسے سیاہ لباس پہن سکتے تھے۔

چھٹا جواب: ۔ جو کام مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے کیا وہ فرمایا اور جو فرمایا وہ ضرور کیا ورنہ لِمَ تَقُوْلُوْنَ مَا لَا تَفْعَلُوْنَ صادق آتا ہے اگر اپنے اصل سیاہ عمامہ استعمال کیا ہوتا تو سیاہ لباس کی اجازت بھی ضرور فرماتے اگر کوئی شخص مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی ایک حدیث صحیح دکھا دے کہ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہو کہ سیاہ لباس پہن لیا کرو۔

تو اس کو انشاء اللہ مبلغات
دس روپے نقد انعام پیش کروں گا۔

ساتواں جواب :۔ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی خصوصیت ہے آپ کو اختیار کلی ہے لباس کو اختیار ہے اگر امت کے لئے جائز ہوتا تو آپ ضرور اجازت فرما دیتے ۔

علی رضا ،، کعبے کا لباس سیاہ ہے اگر سیاہ لباس ناجائز ہوتا ۔ تو کعبے کو سیاہ غلاف کیوں چڑھایا گیا اور اب بھی بدستور چڑھایا جا رہا ہے ۔

محمد عمر " نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں یہ غلاف سیاہ آپ نے نہیں چڑھایا اس لئے ہمارے لیے حجت نہیں ہو سکتا ۔

کعبے کو حجاج بن یوسف نے ریشمی لباس پہنایا

ابن ھشام $\frac{1}{215-216}$ } وَكَانَتِ الْكَعْبَةُ عَلَىٰ عَهْدِ رَسُولِ اللهِ ثَمَانِي عَشَرَةَ ذِرَاعًا وَكَانَتْ تُكْسَىٰ الْقُبَاطِيَّ وَأَوَّلُ مَنْ كَسَاهَا الدِّيبَاجَ الْحَجَّاجُ بْنُ يُوسُفَ ۔

اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں کعبہ اٹھارہ ہاتھ تھا اور اس کا اچھاڑ سفید ریشمی مصری ہوتا تھا سب سے پہلے سیاہ ریشمی اچھاڑ کعبہ کو جس نے پہنایا وہ حجاج بن یوسف تھا ۔

دوسرا جواب ، اگر کعبے کی سنت پر عمل کرنا ہے تو زیادہ سے زیادہ تم یہ کر سکتے ہو کہ اپنے گھروں کو یا مساجد کو سیاہ لباس پہنا دو نہ کہ وہاں انیٹوں اور پتھروں کو سیاہ لباس پہنایا جائے اور یہاں انسان پہن لیں انیٹوں پہ انسانوں کو قیاس کر لینا یا اصول انسانی کے خلاف ہے اور سنتِ حجاجی ہے ۔

علی رضا " تم کہتے ہو کہ سیاہ لباس فرعون کا تھا دوزخیوں کا ہے اور تم نے

مختلف فتویٰ لگائے حالانکہ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی کملی سیاہ رنگ آپ کے شانوں پر رہتی تھی اور اس کو ہی ہر وقت اوڑھتے تھے۔ تو آپ پر بھی فتویٰ لگاؤ گے کچھ خدا کا خوف کرو۔

"محمد عمر" علی رضا صاحب بڑے افسوس کی بات ہے کہ تم مجھ پر بہتان گھڑتے ہو سچ ہے "دو نرخ بروئے شما گفتم" کے مصداق تم ہی ہو تم نے فرمایا کہ ہماری حدیثوں سے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا مذہب اور فرمان سیاہ لباس کے متعلق بتاؤ ہماری کتب احادیث سے ہمارے بارہ اماموں کا فرمان دکھاؤ فقیر نے تمہارے کہنے پر تمہارے مذہب کی صحیح اور معتبر حدیثوں سے سیاہ لباس کے متعلق نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور ائمہ کرام کے فرمان دکھائیے اگر جعفری ہو تو ان کے فرمان کو تسلیم کرلو ورنہ تمہاری اپنی مرضی فقیر نے اپنی طرف سے ایک جملہ نہیں پیش کیا اگر میری طرف سے تمہیں کوئی لفظ خلاف ہو تو فقیر اس کی تلافی معافی سے چاہنے کے لئے تیار ہے اور اگر تمہاری مسلمہ احادیث میں ہی نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا فیصلہ سیاہ لباس کے متعلق اور بارہ اماموں کا فیصلہ سیاہ لباس کے متعلق ہو وہ تو بھئی تمہارا مال ہے تم خود ہی جانو مجھ پر کیا اعتراض ہے۔

اب تم نے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے متعلق ایک بہتان گھڑا کہ شانوں پر سیاہ کملی ہوتی تھی اس کو آپ ہر وقت اوڑھے رکھتے تھے۔ لہٰذا بہتان عظیم ہے۔

(۱) پہلا جواب: تو یہ ہے کہ مدینہ طیبہ اور مکہ معظمہ وسط معدل النہار میں ہے جہاں کسی موسم میں اتنی سردی کا امکان ہی نہیں کہ وہاں گرم اونی کمبل کی ضرورت محسوس ہو اب بھی تم تجربہ کرسکتے ہو کہ دسمبر اور جنوری کے مہینوں میں بھی وہاں پنکھے کی ضرورت ہوتی ہے یا کبھی موسم بہار ہو جاتا ہے فقط ایسی شدت کی سردی وہاں کہاں

یہ تو ہے جزل جواب جس کو ہر شخص تسلیم کرے گا ۔ اب تحریری جواب عرض کرتا ہوں ۔
(۲) دوسرا جواب ۔ پہلے تمہاری ہی تفسیروں سے مزمل کے معنی واضح کر دیتا ہوں تاکہ تمہارا مغالطہ صاف ہو جائے اور جو عوام میں تم نے غلط فہمی پھیلائی ہوئی ہے وہ دور ہو جائے پھر تسلیم کرنا یا نہ کرنا یہ تمہاری مرضی پر موقوف ہے جبر نہیں ۔ ہمارا کام کہہ دینا ہے یارو تم آگے چاہے مانو یا نہ مانو ۔

مزمل کے معنی کی تحقیق شیعہ تفسیر سے

(۱) تفسیر جوامع الجامع ۴۹۵ } يَا أَيُّهَا الْمُزَّمِّلُ فِي ثِيَابِهِ الْمُتَلَفِّفُ بِهَا أُدْغِمَ التَّاءُ فِي الزَّاءِ وَكَذٰلِكَ الْمُدَّثِّرُ وَكَانَ صلی اللہ علیہ وسلم يَتَزَمَّلُ بِالثِّيَابِ فِي أَوَّلِ مَا جَاءَ بِهِ جِبْرَئِيلُ علیہ السلام حَتّٰى أَنِسَ بِهِ فَخُوطِبَ بِهٰذَا ۔

یا ایھا المزمل کے معنی ہیں اے ملبوس کپڑوں میں تا کو زا میں ادغام کیا گیا اور اسی طرح ہے مدثر اور جبرئیل علیہ السلام کے آنے سے پہلے مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وسلم اور کپڑے پہن لیتے حتیٰ کو رب کریم کو آپ سے اُنس ہوا تو آپ کو یا ایھا المزمل سے خطاب فرمایا اے اپنے لباس کو پہننے والے ۔

(۲) تفسیر قمی ۳۴۳ } يَا أَيُّهَا الْمُزَّمِّلُ هُوَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وآلہ كَانَ يَتَزَمَّلُ بِثَوْبِهِ وَيَنَامُ فَقَالَ يَا أَيُّهَا الْمُزَّمِّلُ قُمِ اللَّيْلَ ۔ يَا أَيُّهَا الْمُزَّمِّلُ ۔

یہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو خطاب ہے آپ اپنا کپڑا اوڑھ کر سوتے تو رب کریم

نے فرمایا یا ایھا المزمل قم اللیل ۔

(۳) تفسیر صافی ۵۰۹ { یا ایھا المزمل اصلہ المتزمل بثیابہ اذا تلفف بھا الفتی قال ھو النبی کان یتزمل بثوبہ وینام فقال اللہ یا ایھا المزمل قم اللیل ۔

یا ایھا المزمل اس کا اصل ہے المتزمل بثیابہ جب آپ کپڑوں کو پہن لیں علامہ قمی نے کہا ہے وہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم ہیں آپ کپڑے پہنے ہوئے ہی سوتے تھے تو اللہ تعالٰے نے فرمایا اے لباس سے ملبوس رات کو دربار خداوندی میں قیام فرمایئے۔

(۴) تفسیر مجمع البیان ۱۰/۳۷۷ { (یا ایھا المزمل) معناہ یا ایھا المتزمل بثیابہ المتلفف بھا ۔

یا ایھا المزمل کے معنی ہیں اے اپنے کپڑوں میں ملبوس اے کپڑے پہننے والے

(۵) تفسیر مجمع البیان ۱۰/۳۸۴ { (یا ایھا المدثر) ای المتدثر بثیابہ اے اپنے کپڑوں میں ملبوس ۔

(۶) تفسیر المنہج ۸۲۷ { واز خدیجہ کبریٰ رحمۃ اللہ علیہا نقل است کہ آں مثل چادر شبے بود و چہار دہ زرع نصفے بر بالائے ما بود ونصفے رسول پوشیدہ نماز گزاردے پرسیدند کہ از چہ چیز بود گفت ان نہ قز بود نہ از موئے نازک ونہ از ابریشم ونہ از پشمینہ بلکہ تار او از موئے بز بود و پود آں از موئے شتر و وسائٹ نماز شب جبرئیل آمد وایں آیۃ آورد کہ یا ایھا المزمل اے گلیم در خود پیچیدہ حضرت خدیجہ رحمۃ اللہ علیہا سے منقول ہے کہ وہ رات کی چادر کی طرح تھی اور چودہ ہاتھ لمبی تھی ایک نصف ہم پر ہوتی تھی اور ایک نصف پر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم

...شیدہ نماز ادا فرماتے لوگوں نے حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالے عنہا سے فرمایا۔
خدیجہ کبریٰ رحمۃ اللہ علیہ سے منقول ہے کہ وہ چادر دہ ذات والی تھی اور اس کی لمبی چودہ ...اتھ تھی نصف ہم اوڑھتے اور ایک نصف رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اوڑھ کر نماز ادا فرماتے لوگوں نے دریافت کیا کہ وہ چادر کس چیز کی تھی حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالے عنہا نے فرمایا۔ کہ نہ وہ ریشمی تھی اور نہ وہ پشمینے کی اور نہ وہ ابریشم کی اور نہ ہی وہ سوت کی بلکہ تانا بکری کے بالوں کا تھا اور بانا اونٹ کے بالوں کا اور آپ اس کو رات کی نماز میں اوڑھتے۔ ...تو یہ آیت نازل ہوئی۔

(۷) قرآن مجید مترجم ترجمہ مقبول ص ۱۱۴۵ { یٰۤاَیُّهَا الْمُزَّمِّلُ
اے چادر لپیٹنے والے رسول

(۸) ترجمہ مقبول ۱۱۴۸ { یٰۤاَیُّهَا الْمُدَّثِّرُ
اے کپڑا اوڑھنے والے رسول۔

(۹) تفسیر عمدۃ البیان ص ۴۰/۳ { حضرت خدیجہ سے روایت کرتے ہیں کہ وہ مثل چادر شب کے تھی چودہ ہاتھ کی کہ آدھی اوپر ہمارے ہوتی تھی اور آدھی رسول خدا اوڑھتے تھے اور وقت نماز شب کے جبرئیل آئے اور یہ آیت خدا کی طرف سے لائے کہ یٰۤاَیُّهَا الْمُزَّمِّلُ اے چادر میں لپٹے ہوئے قُمِ الَّیْلَ اٹھ تو رات کو واسطے نماز شب کے کہ وہ نماز تہجد کی ہے اور ہمیشہ اس کو پڑھا کر اور واسطے راحت اور آرام نفس اپنے کے اس کو ترک مت کر اور حضرت خدیجہ سے روایت کرتے ہیں کہ اول مرتبہ خدائے تعالے نے وحی کو بھیجنا چاہا تو جبرئیل سے فرمایا کہ تو اپنی صورت اصلی میں محمد کے پاس جا جبرئیل اپنی صورت اصلی میں رسول خدا کے پاس غار حرا میں گئے جس وقت رسول خدا نے جبرئیل کو اس

صورت میں دیکھا کہ قد ان کا زمین سے آسمان تک تھا حضرت کو وہ ہیبت اور شکل عجیب دیکھ کر خوف معلوم ہوا اسی طرح ترساں اور لرزاں اپنے دولتسرا میں تشریف لائے فرمایا کہ چادر مجھ پر ڈال دو اور جس وقت چادر اوڑھ کر آرام فرمایا تو یہ سورت نازل ہوئی

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کا فیصلہ کمبل کے متعلق شیعہ حدیث سے

فروع کافی ۲/۴۴ } محمد بن یحییٰ عن احمد بن محمد عن القاسم بن یحییٰ عن جدہ الحسن بن راشد عن ابی بصیر عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال لا تلبس الصوف والشعر الا من علۃ

حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا اونی کپڑا اور بالوں والا کپڑا نہ پہنا جائے مگر بیماری سے۔

فروع کافی ۲/۴۴ } عدۃ من اصحابنا عن سہل بن زیاد عن محمد بن عیسیٰ عن عبد اللہ بن عبد الرحمٰن عن شعیب عن ابی بصیر عن ابی عبد اللہ علیہ السلام عن امیر المؤمنین صلوٰۃ اللہ علیہما قال البسوا الثیاب من القطن فانہ لباس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ ولباسنا ولم یکن یلبس الصوف والشعر الا من علۃ

حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت کی ہے فرمایا علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے سوتی کپڑے پہنو اس لئے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا لباس سوتی تھا اور ہمارا لباس بھی سوتی ہے اور مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے اونی کپڑے سوائے بیماری کے استعمال نہیں فرمائے۔

یوں بھی اب تو حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ تعالےٰ عنہ اور امیر المومنین حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالےٰ عنہ کی زبانی صاف فیصلہ ہو گیا کہ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے اونی لباس اور اسکے بیماری کے استعمال فرمایا ہی نہیں اور نہ کسی اور نے اصل ہیبت سے اونی کپڑا استعمال فرمایا بلکہ فیصلہ فرما دیا کہ سوتی کپڑا سنت ہے اور یہی سادات کی علامت ہے اونی کمبل کا قصہ ہی ختم ہو گیا۔

جب تمہارے مذہب کی حدیثوں اور تفسیروں سے مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے چادر اوڑھنے کی تحقیق مکمل ہو گئی۔ قبل ازیں فقیر کتب احادیث سے ثابت کر چکا ہے کہ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی چادریں سُرخ رنگ کی تھیں جن کو بعد میں آپ نے منع فرما دیا پھر آپ کی وہ چادریں سبز رنگ کی تھیں جس سے منع نہیں فرمایا اب مزمل کی تفسیر سُنی تفسیر سے عرض کرتا ہوں۔

اہل سنت و جماعت کی کتب سے مزمل کے معنی

(۱) تفسیر کبیر ۸/۳۳۲ (یا ایھا المزمل) اجمعوا علی ان المراد بالمزمل النبی علیہ السلام واصلہ المتزمل بالتاء والمتزمل الذی تزمل بثیابہ ای تلفف بھا۔

انہ کان متزملا فی مرط لخدیجۃ مستانسا بھا فقیل لہ یا ایھا المزمل قم اللیل۔

(یا ایھا المزمل) تمام مذاہب کا اجماع ہے اس بات پر کہ مزمل سے مراد نبی علیہ السلام ہیں اور مزمل کا اصل متزمل ہے تاکہ ساتھ اور وہ آپ ہی تھے جو اپنے کپڑے

پہنے ہوئے آرام فرماتے اور ضرور آپ کو حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے محبت تھی اور آپ حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی چادر میں لپٹے ہوئے آرام فرما رہے تھے کہ آپ کو یَا اَیُّهَا الْمُزَّمِّلُ کہا گیا۔

(۲) تفسیر ابو السعود ۸/۲۲۲ } (یَا اَیُّهَا الْمُزَّمِّلُ) اَیُ الْمُتَزَمِّلُ مِنْ تَزَمَّلَ بِثِیَابِہٖ اِذَا تَلَفَّفَ بِهَا۔

(یَا اَیُّهَا الْمُزَّمِّلُ) یعنی اپنے کپڑوں میں لپٹے ہوئے۔

(۳) تفسیر ابن جریر ۳۰/۶۷ } یَا اَیُّهَا الْمُزَّمِّلُ وَهُوَ الْمُلْتَفُّ بِثِیَابِہٖ وَاِنَّمَا عُنِیَ بِذٰلِکَ نَبِیُّ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم

یَا اَیُّهَا الْمُزَّمِّلُ اس کے معنی ہیں لپٹے اپنے کپڑوں میں ملبوس اور اس سے مراد نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم ہیں۔

(۴) تفسیر نیشاپوری } قَالَ الْکَلْبِیُّ اِنَّمَا تَزَمَّلَ النَّبِیُّ صلی اللہ علیہ وسلم بِثِیَابِہٖ لِیَتَهَیَّأَ لِلصَّلٰوۃِ فَاُمِرَ اَنْ یَدُوْمَ عَلٰی ذٰلِکَ۔

اور کلبی نے کہا ہے کہ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نماز کے لئے تیاری فرماتے تو اور لباس پہنتے تو حکم ہوا کہ ایسے ہی آپ ہمیشہ کیا کریں۔

(۵) تفسیر خازن ۷/۱۳۷ } (یَا اَیُّهَا الْمُزَّمِّلُ) هٰذَا خِطَابٌ لِلنَّبِیِّ صلی اللہ علیہ وسلم وَاَصْلُہُ الْمُتَزَمِّلُ وَهُوَ الَّذِیْ تَزَمَّلَ فِیْ ثِیَابِہٖ اَیْ تَلَفَّفَ قَالَ الْمُفَسِّرُوْنَ کَانَ النَّبِیُّ صلی اللہ علیہ وسلم یَتَزَمَّلُ فِیْ ثِیَابِہٖ اَوَّلَ مَا جَاءَ بِہٖ جِبْرِیْلُ فَرَقًا مِنْہُ فَکَانَ یَقُوْلُ

زَمِّلُونِي زَمِّلُونِي حَتّٰى اُنِّسَ بِهٖ وَقِيْلَ خَرَجَ يَوْمًا مِنَ الْبَيْتِ وَ
قَدْ لَبِثَ ثِيَابَهٗ فَنَادَاهُ جِبْرِيْلُ يٰاَيُّهَا الْمُزَّمِّلُ ۔

یا ایہا المزمل یہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو خطاب ہے اور مزمل کا اصل متزمل ہے اور وہ ہے جو اپنے کپڑوں میں ملبوس ہو مفسرین نے کہا ہے کہ پہلے جب جبرئیل علیہ السلام مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی طرف آئے تو آپ اپنے لباس میں ملبوس تھے۔ تو جبرئیل علیہ السلام آسمان کی طرف چڑھ گئے تو مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا زملونی زملونی یعنی مجھے چادر اڑھادو مجھے چادر اڑھادو حتّیٰ کہ اللہ تعالےٰ کو آپ کا یہ کلمہ سن کر محبت آئی تو یہ محبت کا کلمہ یا ایہا المزمل فرمایا بعض نے کہا ہے کہ ایک دن مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم اپنے دولتکدہ سے خوب لباس پہن کر تشریف لائے تو جبرئیل علیہ السلام نے آپ کو یا ایہا المزمل سے ندا دی۔

(۶) تفسیر معالم التنزیل ص ۱۳۷ { (یا ایہا المزمل) ای المتلفف بثوبہ
یا ایہا المزمل اے اپنے کپڑوں میں ملبوس۔

(۷) تفسیر جلالین ص ۲۵۷ { یا ایہا المزمل) و اصلہ المتزمل ادغمت التاء فی الزاء ای المتلفف بثیابہ حین
مجی الوحی۔

یا ایہا المزمل کا اصل متزمل ہے تا کو زا میں ادغام کیا گیا یعنی اے وحی کے نزول کے وقت اپنے لباس سے ملبوس۔

اب مذکورہ بالا سنی وشیعہ تفاسیر سے مزمل کے معنی یہ کہیں سے بھی ثابت نہ ہوئے کہ آپ کے اوپر کالی کملی تھی جس کو آپ ہر وقت اوڑھتے تھے یا شانہ اقدس پر رکھتے یہ محض بناوٹی باتیں ہیں بلکہ مزمل کے معنی مذکورہ بالا مفسرین نے تین کئے۔

(۱) ایک یہ کہ عرب کا رواج تھا کہ رات کو سر اور بدن سے کرتہ کپڑے وغیرہ اتار کر سوتے تھے جیسا کہ اللہ تعالےٰ نے فرمایا وَحِيْنَ تَضَعُوْنَ ثِيَابَكُمْ عِنْدَ الظَّهِيْرَةِ کہ جب تم دوپہر کپڑے اُتار کر آرام کرتے ہو۔ یہ عربوں کے کپڑے اُتار کر آرام کرنے کی دلیل قرآنی ہے تو مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم اس فعل کو کبھی پسند نہ فرماتے کہ نیند کے وقت بھی کپڑے اتارے جائیں اس کی کئی وجوہات ہیں یا اس لئے کہ حضور اس لئے لباس نہیں اُتارتے تھے کہ ہر وقت حتّٰی کہ آرام میں بھی جہاد کی ہی تیاری میں رہتے اگر اعلان جنگ ہو تو تیاری جنگ نہ کرنی پڑے دوسری وجہ یہ کہ آپ کو ہمیشہ رؤیتہ خداوندی رہتی تھی آپ اس لئے اپنے لباس سے غافل نہ ہوتے تاکہ رؤیتہ خداوندی میں فرق نہ آئے اور ہر وقت آپ ذاکر بھی رہتے تھے جیسا کہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالےٰ نے فرمایا كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَذْكُرُ فِيْ كُلِّ اَحْيَانِهٖ تو رب کریم کو نیند کے وقت بھی آپ کے لباس پہننے اور تیار رہنے کو پسند فرمایا اور یا ایہا المزمل سے محبت کا خطاب فرمایا کہ اے وقت خواب بھی اپنے کپڑے پہننے والے قُمِ الَّيْلَ رات کو قیام فرمائے۔

(۲) دوسرے یہ معنیٰ کہ آپ نے شب باشی میں اپنے لئے اور اپنی زوجہ مطہرہ کے لئے دس ہاتھ لمبی ایک بڑی چادر بستر کی بنائی ہوئی تھی جس کو آپ کی زوجہ مطہرہ بھی اوڑھتیں اور آپ بھی اس میں شمولیت فرماتے تو اللہ تعالےٰ نے اس لئے آپ کو یَاۤ اَيُّهَا الْمُزَّمِّلُ سے یاد فرمایا تو یہ بھی بستر کی بڑی چادر کو اوڑھنا مراد ہے نہ کہ عام اوڑھ کر باہر پھرنے والی چادر جو مخالف کے لئے حجت بن سکے جیسا کہ تفسیر منہج وغیرہ نے لکھا ہے۔ تو چونکہ شب باشی بستر کی چادر لباس میں شامل نہیں اس لئے یہ بھی حجت نہ ہو سکی۔

(۳) مزمل کے تیسرے یہ معنیٰ کہ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کسی روز اپنا شاندار لباس پہن کر

ابرِ تشریف لائے رب کریم کو آپ کے لباس کی ہیئت قضا یہ پسند آئی تو یٰاَیُّهَا الْمُزَّمِّلُ کا
خطاب فرمایا۔ تو آپ کا لباس سفید ہی ہوتا تھا تو اس معنی موجب بھی سیاہ کملی کا کوئی بہانہ نہ
ملا اور نہ ہی آپ کی کالی کملی ثابت ہوئی۔
(۴) چوتھے یہ معنی کہ وحی کی آمد کے وقت آپ لباس اوڑھ لیتے تو اس وقت آپ کا
اس مبارک رب کریم کو پسند آیا اور یٰاَیُّهَا الْمُزَّمِّلُ کے خطاب سے یاد فرمایا۔
(۵) پانچویں یہ معنی کہ آپ نماز کے لئے اور لباس زیب تن فرماتے اور اللہ تعالےٰ کو یہ آپ
کا عمل پسند آیا تو یٰاَیُّهَا الْمُزَّمِّلُ کا خطاب فرمایا کہ اے لباس پہننے والے۔

سیاہ کملی مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے ناپسند فرمائی

طبقات ابن سعد ۴۵۳/۱ } اخبرنا یزید بن هارون وعفان بن مسلم
والفضل بن دکین قالوا اخبرنا همام بن
یحیی عن قتادة عن مطرف عن عَائِشَةَ رضی الله عنها قَالَتْ جُعِلَ
لِلنَّبِیِّ صلی الله علیه وسلم بُرْدَةٌ سَوْدَاءُ مِنْ صُوْفٍ فَلَبِسَهَا فَذَكَرَتْ
بَیَاضَ النَّبِیِّ صلی الله علیه وسلم وَسَوَادِهَا فَلَمَّا عَرِقَ فِیْهَا وَجَدَ
رِیْحَ الصُّوْفِ لَحْنِیْ فَقَذَفَهَا وَكَانَ تُعْجِبُهُ الرِّیْحُ الطَّیِّبَةُ۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا سے روایت ہے آپ نے فرمایا نبی کریم
صلے اللہ علیہ وسلم کے لئے ایک اونی سیاہ چادر تیار کی گئی آپ نے اس کو اوڑھا تو حضرت
عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا نے مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے لئے سفید اور سیاہی کا
ذکر فرمایا جب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کو اس اونی چادر میں پسینہ آیا تو آپ کو اون کی بو سے

تکلیف ہوئی پھر آپ نے اس کو پھینک دیا اور آپ کو ہمیشہ اچھی خوشبو پسند ہوتی تھی۔

ابوداؤد ۲/۲۰۸ } حدثنا محمد بن کثیر انا همام عن قتادہ عن مطرف عن عائشة قالت صَبَغْتُ لِلنَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم بُرْدَةً سَوْدَاءَ فَلَبِسَهَا فَلَمَّا عَرِقَ فِيهَا وَجَدَ رِيحَ الصُّوفِ فَقَذَفَهَا قَالَ وَأَحْسِبُهُ قَالَ وَكَانَ يُعْجِبُهُ الرِّيحُ الطَّيِّبُ۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے آپ نے فرمایا میں نے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے لئے سیاہ چادر رنگی تو آپ نے اس کو اوڑھ لیا جب آپ کو اس میں پسینہ آیا آپ کو اون کی بو آئی پھر آپ نے اس کو پھینک دیا راوی نے کہا مجھے گمان ہے کہ آپ نے فرمایا آپ کو اچھی خوشبو پسند آتی تھی۔

مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی چادر مبارک

طبقات ابن سعد ۱/۴۵۸ } اخبرنا عبد العزیز بن عبد اللہ الاویسی حدثنی ابن لهيعة عن ابی الاسود عن عروة بن الزبير اَنَّ طُولَ رِدَاءِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم اَرْبَعُ اَذْرُعٍ وَعَرْضُهُ ذِرَاعَانِ وَشِبْرٌ۔

عروۃ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی چادر کی لمبائی چار ہاتھ تھی اور چوڑائی دو ہاتھ

طبقات ابن سعد ۱/۴۵۸ } اخبرنا عتاب بن زیاد اخبرنا عبد اللہ بن المبارک اخبرنا ابن لهيعة عن محمد

بن عبد الرحمٰن بن نوفل انه حدثه عن عروة بن الزبير اَنَّ ثَوْبَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم اَلَّذِیْ کَانَ یَخْرُجُ فِیْهِ اِلَی الْوَفْدِ وَرِدَاءُهٗ حَضْرَمِیٌّ طُوْلُهٗ اَرْبَعُ اَذْرُعٍ وَعَرْضُهٗ ذِرَاعَانِ وَشِبْرٌ فَهُوَ عِنْدَ الْخُلَفَاءِ وَخَلِقَ وَطَوَوْهُ بِثَوْبٍ یَلْبَسُوْنَهٗ یَوْمَ الْاَضْحٰی وَالْفِطْرِ۔

عروہ بن زبیر رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا کپڑا جس میں وہ وفد کی طرف تشریف لاتے اور آپ کی چادر حضرمی تھی۔ چادر کی لمبائی چار ہاتھ تھی اور اس کی چوڑائی دو ہاتھ اور ایک بالشت تھی اور وہ چادر چاروں خلفاء علیہم السلام کے پاس رہی اور بوسیدہ ہو گئی اور وہ اس کو کپڑے میں لپیٹ کر رکھتے تھے اور صرف عید الفطر اور عید الضحیٰ میں اس کو استعمال فرماتے۔

شیعہ کتب سے آپ کے بستر کی چادر حضرمی تھی

ابن شہر اشوب ۱/۹۹ } قَالَ فَانَمْ قَدْ عَلٰی فِرَاشِیْ وَاشْتَمِلْ بُرْدِیْ الْحَضْرَمِیْ

مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے بستر پر سو جا اور میری حضرمی چادر اوڑھ لے

حیات القلوب ۲/۳۴۸ } بر بستر من بخواب و برد حضرمی مرا بر روئے خود بپیچ۔

میرے بستر پر سو جا اور میری حضرمی چادر اپنے منہ پر ڈال لے۔

اسلامی تاریخ سے مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے بستر کی حضرمی چادر رات کو اوڑھنے والی کا رنگ

قَالَ لِعَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ نَمْ عَلَى فِرَاشِي وَتَسَجَّ بِبُرْدِي هَٰذَا الْحَضْرَمِيِّ الْأَخْضَرِ فَنَمْ فِيهِ فَإِنَّهُ لَنْ يَخْلُصَ إِلَيْكَ شَيْءٌ تَكْرَهُهُ مِنْهُمْ وَكَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صلى اللّٰه عليه وسلم يَنَامُ فِي بُرْدِهِ ذَالِكَ إِذَا نَامَ. { ابن هشام ۱/۹۵

مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے علی بن ابی طالب کو فرمایا میرے بستر پر سو جا اور میری اس حضرمی چادر کو اوڑھ لے پھر اس میں سو جا اس لئے کہ جن کو تو کفار سے بُرا منا تا ہے وہ تیرے تک نہ پہنچ سکے گا اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم جب بھی سوتے اپنی اس حضرمی سبز رنگ کی چادر میں سوتے تھے۔

فَلَمَّا رَأَى رَسُولُ اللّٰهِ صلى اللّٰه عليه وسلم مَكَانَهُمْ قَالَ نَمْ عَلَى فِرَاشِي وَاتَّشِحْ بِبُرْدِي الْحَضْرَمِيِّ الْأَخْضَرِ فَنَمْ فِيهِ فَإِنَّهُ لَا يَخْلُصُ إِلَيْكَ شَيْءٌ تَكْرَهُهُ مِنْهُمْ وَكَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنَامُ فِي بُرْدِهِ ذَالِكَ إِذَا نَامَ. { تاریخ الطبری ۲/۹۹

تو جب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ان کی جگہ پر ملاحظہ فرمایا فرمایا میرے بستر پر سو جا اور میری حضرمی سبز چادر اوڑھ لے پھر اس میں سو جا اس لئے کہ ان سے

بس کر تو بڑا امنا تا ہے وہ تیرے پاس بھٹک نہیں سکتا اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم جب سوتے اسی چادر میں سوتے۔

تاریخ کامل ۲/۳۸ } قَالَ لِعَلِیِّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ نَمْ عَلٰی فِرَاشِیْ وَاتَّشِحْ بِبُرْدِیَ الْاَخْضَرِ فَنَمْ فِیْہِ فَاِنَّہٗ لَا یَخْلُصُ اِلَیْکَ شَیْئٌ تَکْرَھُہٗ۔

مصطفے صلے اللہ علیہ وسلم نے علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالے عنہ کو فرمایا میرے بستر پر سو جا اور میری سبز چادر تان لے پھر اس میں سو جا جس کو تو بڑا امنا تا ہے وہ شئی تیرے تک نہ پہنچ سکے۔

مصطفے صلے اللہ علیہ وسلم اللہ تعالے جل شانہ کا وجہہ ہیں

فرمان خداوندی ہے کہ وَلِکُلٍّ وِّجْہَۃٌ ھُوَ مُوَلِّیْھَا ہر ایک لئے ایک وجہہ ہے جس کی طرف وہ متوجہ ہونے والا ہے تو رب کریم کا بھی وجہہ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم ہیں اور میرے پیارے محبوب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی طرف رب کریم توجہ خاص فرماتا رہا اور رہتا ہے اور رہے گا۔

قَدْ نَرٰی تَقَلُّبَ وَجْھِکَ حضور ہم ضرور آپ کے رُخ انور کی پلٹ کو دیکھتے ہی رہتے ہیں۔

اَلَّذِیْ یَرَاکَ حِیْنَ تَقُوْمُ وَ تَقَلُّبَکَ فِی السّٰجِدِیْنَ۔

حضور جب آپ قیام فرماتے ہیں بے شک آپ کا رب آپ کو دیکھتا ہی رہتا ہے اور جب آپ پلٹ کر سجدہ کرنے والوں میں سجدہ کرتے ہیں تو بھی آپ کو دیکھتا ہی رہتا ہے

جب میرے پیارے محبوب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی رؤیتہ کا رب کریم مشتاق ہے تو اب فقیر تمہارے سامنے مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے رخ انور کی جھلک پیش کرنا مناسب سمجھتا ہے تاکہ ہم بھی آپ کے ارشاد کے موافق آپ کی مشابہت کے آئینے میں قابل بخشش بن جائیں۔

تو اللہ تعالےٰ نے مسجد حرام کی حدود اربعہ میں جنگ کے ارادے سے کسی کو داخل نہیں ہونے دیا اور مسجد حرام کے نفیس جملے سے بھی یہی ثابت ہے لیکن میرے مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے جب فتح مکہ کے وقت حملہ فرمایا تو تمام مکے کے شہر میں صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے کفار پر تلواریں چلائیں تو رب کریم نے ناراضگی نہیں فرمائی بلکہ آپ کے اس اختیاری معاملہ کو پسند فرمایا اور نگاہ محبت سے ذکر فرمایا لَآ اُقْسِمُ بِهٰذَا الْبَلَدِ وَاَنْتَ حِلٌّ بِهٰذَا الْبَلَدِ حضور میں اس شہر مکہ کی قسم کھاتا ہوں۔ اس وقت جب آپ شہر میں جنگ کر حلال کرنے والے داخل ہوئے تو اَنْتَ حِلٌّ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے مختار ہونے کی واضح دلیل قرآنی ہے۔ کہ جس کو آپ پسند فرمائیں رب کریم کو بھی وہی پسند ہے چاہیں تو بیت الحرام کو بیت الحلال کر دیں تو اس کی حرمت میں فرق نہ آئے۔ یہ اختیار مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم ہے۔

اختیار مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم قرآن کریم سے

البلد ۳۰/۱ { لَآ اُقْسِمُ بِهٰذَا الْبَلَدِ وَاَنْتَ حِلٌّ بِهٰذَا الْبَلَدِ

میں قسم کھاتا ہوں اس شہر کی اس وقت کہ آپ اس شہر کو جنگ کے لیے حلال بنانے والے ہیں۔

بیت اللہ کی مسجد کا نام مسجد حرام ہے اور مسجد حرام کے حدود اربعہ میں جنگ کرنا حرام ...چنانچہ ابرہہ بیت اللہ پر حملہ آور ہوا جب حدود اربعہ کو تجاوز کرنے کی نیت سے ہاتھیوں ...کی فوج آگے بڑھنے کی ٹھانی تو اللہ تعالےٰ نے ابابیل کی چونچوں اور پاؤں میں دو دو ...کنکریاں دے کر تباہ و برباد کر دیا اور مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم کو فرمایا۔

اَلَمْ تَرَ كَيْفَ فَعَلَ رَبُّكَ بِاَصْحٰبِ الْفِيْلِ اَلَمْ يَجْعَلْ كَيْدَهُمْ فِىْ تَضْلِيْلٍ وَّاَرْسَلَ عَلَيْهِمْ طَيْرًا اَبَابِيْلَ تَرْمِيْهِمْ بِحِجَارَةٍ مِّنْ سِجِّيْلٍ فَجَعَلَهُمْ كَعَصْفٍ مَّاْكُوْلٍ ۔

اختیار مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم

بخاری شریف ۲/۹۶۵ } حدثنا ابو الیمان قال اخبرنا شعیب عن الزھری قال حدثنا سعید بن المسیب

ان ابا ھریرۃ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَقُوْلُ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مِنْ اُمَّتِىْ زُمْرَةٌ هِىَ سَبْعُوْنَ اَلْفًا تُضِيْئُ وُجُوْهُهُمْ اِضَاءَةَ الْقَمَرِ فَقَامَ عُكَاشَةُ بْنُ مِحْصَنٍ يَرْفَعُ نَمِرَةً عَلَيْهِ قَالَ اُدْعُ اللّٰهَ لِىْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَنْ يَّجْعَلَنِىْ مِنْهُمْ فَقَالَ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ مِنْهُمْ ثُمَّ قَامَ رَجُلٌ مِّنَ الْاَنْصَارِ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اُدْعُ اللّٰهَ اَنْ يَّجْعَلَنِىْ مِنْهُمْ فَقَالَ النَّبِىُّ صلی اللہ علیہ وسلم سَبَقَكَ عُكَاشَةُ ۔

ابوہریرہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے سنا فرماتے تھے کہ میری اُمت سے ستر ہزار کا گروہ جنت میں داخل ہوگا ان کے چہرے

چاند کی روشنی کی طرح چمکتے ہوں گے تو عکاشہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ کھڑے ہوئے اور اس پر غبار پڑا ہوا تھا در بارِ رسالت مآب صلے اللہ علیہ وسلم میں عرض کی کہ حضور میرے لئے دعا فرمایئے کہ اللہ مجھے ان سے بنا دے تو آپ نے فرمایا اے اللہ عکاشہ کو ان سے بنا دے پھر انصار سے ایک اور آدمی کھڑا ہوا تو اس نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اللہ تعالےٰ سے میرے لئے بھی دعا فرمایئے کہ مجھے بھی ان سے بنا دے تو نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ عکاشہ تم سے سبقت لے گیا۔

اللہ تعالےٰ جل شانہٗ نے میرے پیارے محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو تمام عالمین کی حکومت عطا فرمائی

تَبٰرَكَ الَّذِيْ نَزَّلَ الْفُرْقَانَ عَلٰى عَبْدِهٖ لِيَكُوْنَ لِلْعٰلَمِيْنَ نَذِيْرًا ۔ } ۱۸/۱ الفرقان

بابرکت ہے وہ ذات جس نے حق و باطل کے درمیان فرق کرنے والی کتاب نازل فرمائی اپنے بندے پر کہ عالمین کے لئے آپ واحد نذیر بن جائیں۔

اس آیۂ کریمہ سے مختصراً یہ ثابت ہوا کہ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم تمام عالمین کے لئے جس میں تمام زمین جن و انس تمام آسمان اور ملائکہ بحر و حجر و شجر درندے پرندے ہوا سورج چاند دنیا و عقبیٰ عالم برزخ سب پر میرے پیارے محبوب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی حکومت کل ہے جو رب کریم کی طرف سے آپ کو عطا ہوئی۔

طاقت مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم

النجم ۲۷/۱ { ذُوْ مِرَّةٍ فَاسْتَوٰی وَهُوَ بِالْاُفُقِ الْاَعْلٰی

مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی بدنی قوت کا اندازہ

وَمَا رَمَیْتَ اِذْ رَمَیْتَ وَلٰکِنَّ اللّٰهَ رَمٰی

اس آیت کریمہ سے ثابت ہوا کہ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کا مارنا خداوندی قوت ہے۔

مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم سب خزانوں کے مالک ہیں

طبقات ابن سعد ۱/۴۶۶ { اخبرنا عبد الوهاب والفضل بن دکین قالا اخبرنا طلحة بن عمرو عن عطاء قال دخل عمر بن الخطاب علی النبی صلی اللّٰه علیه وسلم ذات یوم وهو مضطجع علی مضجع من ادم۔

فبکی عمر فقال ما یبکیك یا عمر؟ قال ابکی ان کسری فی الخز والقز والحریر والدیباج وقیصر فی مثل ذالك وانت حبیب الله وخیرته کما اری قال لا تبك یا عمر فلو اشاء ان تسیر الجبال ذهبا صارت ولو ان الدنیا تعدل عند الله جناح ذباب ما اعطی کافر منها شیئا۔

مسلم شریف ۲/۴۱۹ } حدثنی سلمة بن شبیب نا الحسن بن اعین نا زهیر نا
ابو اسحق قال سمعت البراء بن عازب یقول

جاء ابو بکر الی ابی فی منزله فاشتری منه رحلا فقال لعازب
ابعث معی ابنك یحمله معی الی منزلی فقال لی ابی احمله فحملته
وخرج ابی معه ینتقد ثمنه فقال له ابی یا ابا بکر حدثنی کیف
صنعتما لیلة سریت مع رسول الله صلی الله علیه وسلم قال نعم
اسرینا لیلتنا کلها حتی قام قائم الظهیرة وخلا الطریق فلا
یمر فیه احد حتی رفعت لنا صخرة طویلة لها ظل لم یات علیه
الشمس بعد فنزلنا عندها فاتیت الصخرة فسویت بیدی مکانا
ینام فیه النبی صلی الله علیه وسلم فی ظلها ثم بسطت علیه فروة
ثم قلت یا رسول الله نم وانا انفض لك ما حولك فنام وخرجت
انفض ما حوله فاذا انا براعی غنم مقبل بغنمه الی الصخرة یرید
منها الذی اردنا فلقیته فقلت لمن انت یا غلام فقال لرجل من اهل
المدینة قلت افی غنمك لبن قال نعم قلت افتحلب لی قال نعم
فاخذ شاة فقلت له انفض الضرع من الشعر والتراب والقذی
قال فرایت البراء یضرب بیده علی الاخری ینفض فحلب لی فی
قعب معه کثبة من لبن قال ومعی اداوة ارتوی فیها للنبی
صلی الله علیه وسلم وکرهت ان اوقظه من نومه فوافقته
استیقظ فصببت علی اللبن من الماء حتی برد اسفله فقلت یا رسول

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اِشْرَبْ مِنْ هٰذَا اللَّبَنِ فَشَرِبَ حَتّٰى رَضِيْتُ ثُمَّ قَالَ اَلَمْ يَاْنِ لِلرَّحِيْلِ قُلْتُ بَلٰى قَالَ فَارْتَحَلْنَا مَازَالَتِ الشَّمْسُ وَاتَّبَعَنَا سُرَاقَةُ بْنُ مَالِكٍ قَالَ وَنَحْنُ فِيْ جَلَدٍ مِنَ الْاَرْضِ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اُتِيْنَا فَقَالَ لَا تَحْزَنْ اِنَّ اللّٰهَ مَعَنَا فَدَعَا عَلَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم فَارْتَطَمَتْ فَرَسُهٗ اِلٰى بَطْنِهَا اُرٰى فَقَالَ اِنِّيْ قَدْ عَلِمْتُ اَنَّكُمَا قَدْ دَعَوْتُمَا عَلَيَّ فَادْعُوْا لِيْ فَاللّٰهُ لَكُمَا اَنْ اَرُدَّ عَنْكُمَا الطَّلَبَ فَدَعَا اللّٰهَ فَنَجَا فَرَجَعَ لَا يَلْقٰى اَحَدًا اِلَّا قَالَ قَدْ كَفَيْتُكُمْ مَا هٰهُنَا فَلَا يَلْقٰى اَحَدًا اِلَّا رَدَّهٗ قَالَ وَوَفٰى لَنَا ۔

ابواسحٰق سے روایت ہے کہ میں نے براء بن عازب رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے سنا فرماتے تھے کہ ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالےٰ عنہ میرے باپ عازب کے گھر تشریف لائے تو اس سے ایک کجاوہ خریدا تو ابوبکر رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے عازب کو فرمایا کہ اپنے لڑکے کو میرے ساتھ بھیج تاکہ میرے مکان تک میرے ساتھ کجاوہ اٹھا کرلے جائے تو میرے باپ نے فرمایا بیٹا اس کو اٹھا لے تو میں نے اس کو اٹھا لیا پھر میرا والد بھی حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالےٰ عنہ کے ساتھ اپنے پیسوں کو پرکھتا ہوا نکلا تو میرے والد نے فرمایا اے ابوبکر ایک بات تو بتاؤ کہ جس رات تم مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ چلا تو تم دونوں نے کیا کیا حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے فرمایا کہ ہم دونوں تمام رات چلتے رہے حتیٰ کہ دوپہر کے وقت راستہ چھوڑ دیا جس طرف کوئی نہ جاتا تھا حتیٰ کہ ہمارے لئے ایک بہت لمبا پتھر سایہ کرنے کے لئے بلند ہوا جس کے نیچے دھوپ نہ آسکتی تھی تو ہم نے وہیں ڈیرا ڈال دیا پھر میں ایک پتھر لایا اور اپنے ہاتھوں سے مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم

کے لئے اچھی جگہ تیار کر دی تو مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے اس پتھر کے سائے میں آرام فرمایا پھر میں نے آپ پر ایک چادر تان دی اور عرض کیا کہ حضور آپ سو جائیں میں آپ کے چوفیرے پھر کر پہرہ دوں گا تو آپ سو گئے اور میں نکل کر آپ کے چوفیرے پہرہ دیتا رہا اچانک میری نظر پڑی تو ایک گڈریا بچہ اپنی بکریوں کے ہماری طرح پتھر کے سائے کی نیت سے آرہا ہے پھر میں اس سے ملا تو میں نے سوال کیا اے بچے تو کون ہے اس نے جواب دیا کہ مدینے والوں سے ایک آدمی ہوں تو میں نے سوال کیا کہ کیا تیری بکریوں کا دودھ ہے اس نے کہا ہاں میں نے کہا کیا میرے لئے دودھ دوہ دے گا۔ اس نے کہا ہاں تو اس نے ایک بکری پکڑی میں نے اس کو کہا کہ بالوں اور مٹی اور گندگی اس کے پستانوں سے جھاڑ دے تو میں نے براء کو دیکھا کہ وہ ایک دوسرے پر ہاتھ مارتا جھاڑتا ہے تو اس نے میرے لئے ایک لکڑی کے پیالے میں دودھ دوہا۔ الخ

مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی غلامی میں چاند دو ٹکڑے ہوا

البدایة والنہایة ج ۶ } قال الحافظ ابوبکرا لبیھقی انا ابو عبداللہ الحافظ وا بوبکر احمد بن الحسن القاضی قالا ثنا ابو العباس الاصم ثنا العباس بن محمد الدوری ثنا وھب بن جریر عن شعبہ عن الاعمش عن مجاھد عن عبد اللہ بن عمر بن الخطاب فی قَوْلِهٖ اِقْتَرَبَتِ السَّاعَةُ وَانْشَقَّ الْقَمَرُ وَقَدْ کان ذَالِکَ عَلٰی عَهْدِ رَسُوْلِ اللہ علیہ وسلم اِنْشَقَّ فَلْقَتَیْنِ فَلْقَةٌ مِنْ دُوْنِ الْجَبَلِ وَفَلْقَةٌ مِنْ خَلْفِ الْجَبَلِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اَللّٰهُمَّ اشْهَدْ

وهکذا رواه مسلم والترمذی۔

عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالے عنہما سے روایت ہے اللہ تعالے کے فرمان اِقْتَرَبَتِ السَّاعَةُ وَانْشَقَّ الْقَمَرُ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں یہ چاند کے ٹکڑے ہونے کا واقعہ ہوا چاند دو ٹکڑے ہوا ایک ٹکڑا پہاڑ کے اس طرف اور ایک ٹکڑا پہاڑ کے پچھلی طرف تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عرض کی کہ اے اللہ گواہ رہ تو اسی طرح مسلم شریف اور ترمذی شریف میں حدیث مذکور ہے۔

وَاللّٰهُ يَعْصِمُكَ مِنَ النَّاسِ کا نمونہ

سیرۃ ابن ہشام ۳۱۸/۱ } قَالَ اَبُوْجَهْلٍ لَعْنَهُ اللّٰهُ يَامَعْشَرَ قُرَيْشٍ اَنَّ مُحَمَّدًا قَدْ اَبٰى اِلَّا مَا تَرَوْنَ مِنْ عَيْبِ دِيْنِنَا وَشَتْمِ اٰبَائِنَا وَتَسْفِيْهِ اَحْلَامِنَا وَشَتْمِ اٰلِهَتِنَا وَاِنِّیْ اُعَاهِدُ اللّٰهَ لَاَجْلِسَنَّ لَهٗ غَدًا بِحَجَرٍ مَا اُطِيْقُ حَمْلَهٗ اَوْكَمَا قَالَ فَاِذَا سَجَدَ فِیْ صَلَاتِهٖ فَضَخْتُ بِهٖ رَاْسَهٗ فَاَسْلِمُوْنِیْ عِنْدَ ذٰلِكَ اَوْ اَمْنَعُوْنِیْ فَلْيَصْنَعْ بَعْدَ ذٰلِكَ بَنُوْعَبْدِ مَنَافٍ مَا بَدَا لَهُمْ قَالُوْا وَاللّٰهِ مَا نُسْلِمُكَ لِشَیْءٍ اَبَدًا فَامْضِ لِمَا تُرِيْدُ۔

فَلَمَّا اَصْبَحَ اَبُوْجَهْلٍ اَخَذَ حَجَرًا كَمَا وَصَفَ ثُمَّ جَلَسَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللّٰه علیه وسلم يَنْتَظِرُهٗ وَغَدَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللّٰه علیه وسلم كَمَا كَانَ يَغْدُوْا وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللّٰه علیه وسلم بِمَكَّةَ وَقِبْلَتُهٗ اِلَى الشَّامِ فَكَانَ اِذَا صَلّٰى صَلّٰى بَيْنَ الرُّكْنِ الْيَمَانِیْ

وَالْحَجَرَ الْاَسْوَدِ وَجَعَلَ الْكَعْبَةَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الشَّامِ فَقَامَ رَسُوْلُ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم يُصَلِّيْ وَقَدْ غَدَتْ قُرَيْشٌ فَجَلَسُوْا فِيْ اَنْدِيَتِهِمْ يَنْتَظِرُوْنَ مَا اَبُوْجَهْلٍ فَاعِلٌ فَلَمَّا سَجَدَ رَسُوْلُ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم اِحْتَمَلَ اَبُوْجَهْلٍ الْحَجَرَ ثُمَّ اَقْبَلَ نَحْوَهُ حَتّٰى اِذَا دَنَا مِنْهُ رَجَعَ مُنْهَزِمًا لَوْنُهُ مُرْتَعِبًا قَدْ يَبِسَتْ يَدَاهُ عَلٰى حَجَرِهٖ حَتّٰى قَذَفَ الْحَجَرَ مِنْ يَدِهٖ وَقَامَتْ اِلَيْهِ رِجَالُ قُرَيْشٍ فَقَالُوْا لَهٗ مَا لَكَ يَا اَبَا الْحَكَمِ قَالَ قُمْتُ اِلَيْهِ لِاَفْعَلَ بِهٖ مَا قُلْتُ لَكُمُ الْبَارِحَةَ فَلَمَّا دَنَوْتُ مِنْهُ عَرَضَ لِيْ دُوْنَهٗ فَحْلٌ مِّنَ الْاِبِلِ لَا وَاللهِ مَا رَاَيْتُ مِثْلَ هَامَتِهٖ وَلَا مِثْلَ قَصَرَتِهٖ وَلَا اَنْيَابَهٗ لِفَحْلٍ قَطُّ فَهَمَّ بِيْ اَنْ يَّاْكُلَنِيْ قَالَ ابْنُ اِسْحٰقَ فَذُكِرَ لِيْ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ ذَالِكَ جِبْرِيْلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ لَوْ دَنَا لَاَخَذَهٗ ۔

ابوجہل لعنۃ اللہ علیہ نے کہا اے قریش کی جماعت بے شک محمد صلی اللہ علیہ وسلم منکر ہوگیا کیا تم نہیں دیکھتے کہ ہمارے دین کی عیب جوئی کرتا ہے ہمارے آباء کو گالیاں دیتا ہے ہمیں بے وقوف بناتا ہے ہمارے معبودوں کو بھی گالیاں دیتا ہے اور میں نے اللہ سے پکا وعدہ کرلیا ہے کہ میں اس کے لئے ضرور ایک پتھر لے کر بیٹھوں گا۔ جتنا میں اٹھا سکوں گا یا اور جیسے اس نے کہا تو جب محمد مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنی نماز میں سجدہ کیا تو میں اس کے سر کو کچل دوں گا تو تم مجھے اس وقت چھڑا لینا یا مجھے روک دینا تو اس کے بعد بنو عبد مناف جو کریں سو کریں لوگوں نے کہا خدا کی قسم ہمیشہ ہم تمہیں نہیں چھڑائیں گے جو تو ارادہ رکھتا ہے کرے تو جب ابوجہل نے صبح کی تو جیسا کہ

اس نے بیان کیا تھا پتھر لے لیا پھر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے انتظار میں بیٹھا رہا پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم معمول کے موافق صبح باہر تشریف لائے اور مکے میں آپ کا قبلہ شام کی طرف تھا تو جب آپ نماز ادا فرماتے رکن یمانی اور حجر اسود کے درمیان نماز پڑھتے اور کعبہ آپ کے اور شام کے درمیان ہوتا (یعنی قبلتین کی طرف ہی ہوتی) پھر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے نماز کے لئے قیام فرمایا اور قریش صبح صبح نکلے اور ان کے آگے انتظار میں بیٹھ گئے کہ ابوجہل کیا کرتا ہے تو جب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے سجدہ کیا ابوجہل پتھر اٹھا کر آپ کی طرف لپکا یہاں تک کہ جب آپ کے قریب پہنچا رنگت اڑی ہوئی اور واپس بھاگا اور اس وقت اس کے پتھر والے دونوں ہاتھ خشک ہو چکے تھے اسنے اپنے ہاتھوں سے پتھر ڈال دیا اور قریش کے آدمی جمع ہو گئے تو انہوں نے کہا اے ابوالحکم کیا ہوا اس نے کہا میں محمد (صلے اللہ علیہ وسلم) کی طرف کھڑا ہوا تاکہ جو تمہیں میں نے کل کہا تھا ویسے کروں پھر جب میں اس کے قریب ہوا تو ایک اونٹ سانڈ اس کے درمیان میرے سامنے آگیا۔ خدا کی قسم اس کے کوہان جیسا میں نے کبھی کوہان نہیں دیکھا۔

درختوں کا مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی غلامی کرنا

تاریخ کامل ۲/۸ } فَقَالَ رُكَانَةُ لَا أُسْلِمُ حَتّٰى تَدْعُوَ هٰذِهِ الشَّجَرَةَ فَقَالَ لَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم أَقْبِلِيْ فَأَقْبَلَتْ تَخُدُّ الْأَرْضَ فَقَالَ رُكَانَةُ مَا رَأَيْتُ سِحْرًا أَعْظَمَ مِنْ هٰذَا مُرْهَا فَلْتَرْجِعْ فَأَمَرَهَا فَعَادَتْ فَقَالَ هٰذَا سِحْرٌ عَظِيْمٌ

مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کو رکانہ نے کہا کہ میں اسلام نہیں لاؤں گا جتنی کہ تو اس درخت کو بلاوے تو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے درخت کو کہا ادھر آ تو درخت زمین کو چیرتا ہوا حاضر ہو گیا تو رکانہ نے کہا اس سے بڑا جادو میں نے کبھی نہیں دیکھا رکانہ نے کہا اچھا اس درخت کو حکم کرو کہ واپس چلا جائے تو آپ نے درخت کو واپس جانے کا ارشاد فرمایا تو درخت واپس اپنی جگہ پہ لوٹ گیا پھر رکانہ نے کہا یہ بہت بڑا جادوگر ہے۔

اب فیصلہ تم پہ ہے کہ جس کو رب کریم نے طاقت ارضی وسماوی بھی عطا فرمائی ہو اور اختیار بھی عالمین کا رکھتے ہوں۔ تو کیا وہ اپنی معیت میں اسلام کی بنیاد رکھنے میں معاذ اللہ منافقین کو اصل میں شامل فرما دیں۔ اور اس میں خداوند کریم بھی متنبہ نہ فرماوے تو خدا کی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اس ذات مطہرہ پہ بدظنی کرنے والا اُمتی تو کہلا نہیں سکتا۔ البتہ عَدُوّ مُبِیْن تو ٹل نہیں سکتا۔ ھدا کم اللہ۔

ذکر ازواج مطہرات

مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم

ذکر ازواج مطہرات مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم

زرقانی ۳/۲۱۷ ۲۱۸ } زوالمتفق علیہ انہن احدی عشرۃ ستۃ من قریش
خدیجہؓ بنت خویلد ابن اسد بن عبد العزیٰ بن قصی بن کلاب بن مرۃ بن کعب بن لوی۔

وعائشہؓ بنت ابی بکر بن ابی قحافہ، عبد اللہ بن عثمان بن عامر بن عمرو بن کعب بن سعد بن تیم ابن مرۃ بن کعب بن لوی۔

وحفصہؓ بنت عمر بن الخطاب بن نفیل ابن عبد العزیٰ ابن ریاح ابن عبد اللہ بن قرط ابن رزاح ابن کعب بن لوی۔

وام حبیبہؓ بنت ابی سفیان بن حرب بن امیۃ بن عبد الشمس بن عبد مناف بن قصی بن کلاب بن مرۃ بن کعب ابن لوی۔

وام سلمہؓ بنت ابی امیہ ابن المغیرۃ بن عبد اللہ بن عمر بن مخزوم ابن یقظہ ابن مرۃ بن کعب بن لوی۔

وسودہؓ بنت زمعۃ ابن قیس ابن عبد شمس بن عبد ود ابن نصر بن مالکؓ بن حسل ابن عامر بن لوی۔

واربع عربیات من غیر قریش من حلفاء قریش۔

وزینبؓ بنت جحش۔

ومیمونہؓ بنت الحارث الہلالیہ

وزینبؓ بنت خزیمہ الہلالیہ ام المساکین۔

وجویریۃ بنت الحارث الخزاعیۃ وواحدۃ غیر عربیۃ -

وھی صفیہ بنت حی -

فمات عندہ صلی اللہ علیہ وسلم منھن اثنتان خدیجۃ وزینب

ام المساکین ومات صلی اللہ علیہ وسلم عن تسع :

ہمارے پیارے محبوب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ واصحابہٖ وازواجہٖ وسلم کے گیارہ ازواج مطہرات تھے جو مذکور ہوئے یہ بھی میرے پیارے محبوب مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے اختیار کلی کی دلیل ہے۔ سب سے پہلے مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ تعالے عنہا سے نکاح کیا اور آپ ہی ساری اُمت سے عورتوں سے پہلے مومنہ ہیں جن کے فضائل بے شمار ہیں اور مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم آپ کی طرف سے اخیر تک قربانی کرتے رہے ہیں اور گوشت بنا کر حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ تعالے عنہا کی سہیلیوں میں تقسیم فرماتے رہے ہیں جیسا کہ حدیث شریف میں مذکور ہے۔

البدایہ والنہایہ $\frac{3}{128}$ { (قَالَتْ عائشۃ) وَرُبَّمَا یَذْبَحُ الشَّاۃَ فَیُقَطِّعُهَا اَعْضَاءً ثُمَّ یَبْعَثُهَا فِی

صَدَائِقِ خَدِیْجَۃَ -

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالے عنہا فرماتی ہیں۔ کہ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم بسا اوقات بکری ذبح فرماتے تو اس کو عضوے عضوے کرکے خدیجہ کی سہیلیوں میں بھیج دیتے۔

ترمذی شریف $\frac{2}{228}$ { عَائِشَۃَ قَالَتْ وَاِنْ كَانَ لَیَذْبَحُ الشَّاۃَ فَیَتَتَبَّعُ بِهَا صَدَائِقَ خَدِیْجَۃَ فَیُهْدِیْهَا لَهُنَّ -

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا سے روایت ہے کہ اگر آپ بکری ذبح فرماتے تو اس کو خدیجہ کی سہیلیوں کو هدیہ بھیجا جاتا۔

مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا نکاح اول

الاستیعاب ۱/۱۵ } وَتَزَوَّجَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم خَدِیْجَةَ بِنْتَ خُوَیْلِدَ بْنَ اَسَدٍ بَعْدَ ذَالِکَ بِشَہْرَیْنِ وَخَمْسَةٍ وَّعِشْرِیْنَ سَنَةً۔

اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا خویلد بن اسد کی بیٹی سے نکاح کیا آپ کی عمر پچیس سال دو ماہ تھی۔

دعوۃ نبوۃ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم

الاستیعاب ۱/۱۴ } فَکَانَ مِنْ مَوْلِدِہٖ صلی اللہ علیہ وسلم اِلٰی اَنْ بَعَثَہُ اللّٰہُ تَعَالٰی اَرْبَعُوْنَ سَنَةً۔

اور اظہار نبوۃ کے وقت آپ کی عمر چالیس برس تھی۔

ابوطالب سے آپ کا علی المرتضیٰ کو لینا

الاستیعاب ۱/۱۶ } وَکَانَ اَبُوْطَالِبَ ذَا عُیَالٍ کَثِیْرٍ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم لِلْعَبَّاسِ عَمِّہٖ وَکَانَ مِنْ اَکْثَرِ بَنِیْ هَاشِم یَا عَبَّاسُ اِنَّ اَخَاکَ اَبَاطَالِبَ کَثِیْرُ الْعِیَالِ

فَانْطَلِقْ بِنَا لِنُخَفِّفَ عَنْهُ مِنْ عِيَالِهِ فَقَالَ نَعَمْ فَانْطَلَقَا حَتّٰى اَتَيَا اَبَا طَالِبٍ فَقَالَا لَهُ اِنَّا نُرِيْدُ اَنْ نُّخَفِّفَ عَنْكَ مِنْ عِيَالِكَ حَتّٰى يَكْشِفَ اللّٰهُ عَنِ النَّاسِ مَاهُمْ فِيْهِ فَقَالَ لَهُمَا اَبُوْطَالِبٍ اِذَا تَرَكْتُمَا لِيْ عَقِيْلًا فَاصْنَعَا مَا شِئْتُمَا فَاَخَذَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم عَلِيًّا فَضَمَّهٗ اِلَيْهِ وَاَخَذَ الْعَبَّاسُ جَعْفَرًا فَضَمَّهٗ اِلَيْهِ فَلَمْ يَزَلْ عَلِيٌّ رضی اللہ تعالےٰ عنہ حَتّٰى اِبْتَعَثَهُ اللّٰهُ نَبِيًّا وَحَتّٰى زَوَّجَهٗ مِنْ اِبْنَتِهٖ فَاطِمَةَ ۔

اور ابوطالب بہت عیالدار تھے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے چچا حضرت عباسؓ کو فرمایا اور حضرت عباس بنی ہاشم کے مالداروں سے تھے فرمایا اے عباس بے شک تیرا بھائی ابوطالب بہت عیالدار ہے تو میرے ساتھ چل تاکہ ہم اس کے عیال سے کچھ تخفیف کردیں تو حضرت عباس نے کہا کہ ہاں تو دونو ابوطالب کے پاس آگئے تو دونو نے اسے کہا کہ ہم چاہتے ہیں کہ تیرے عیال سے کچھ تخفیف کردیں حتٰی کہ لوگوں سے قحط دور ہو جائے تو ان دونو کو ابوطالب نے کہا کہ عقیل کو تم چھوڑ دو باقی اولاد سے جس کو چاہو لے جاؤ تو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے علی رضی اللہ تعالےٰ عنہ کو اپنے ساتھ ملا لیا اور حضرت عباسؓ نے جعفر کو اپنے ساتھ ملا لیا اور حضرت علی المرتضٰی مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہی رہے دعویٰ نبوت تک اور حتٰی کہ اپنے اپنی صاحبزادی حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا کا نکاح کردیا۔

حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ تعالےٰ عنہا کی وفات

استیعاب ج ۱ } تُوُفِّيَتْ خَدِيْجَةُ بَعْدَ مَا مَتَزَوَّجَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم بِاَرْبَعٍ وَّعِشْرِيْنَ سَنَةً وَّسِتَّةِ اَشْهُرٍ

وَاَرْبَعَةِ اَيَّامٍ قَبْلَ الْهِجْرَةِ بِثَلَاثِ سِنِيْنَ وَثَلَاثَةِ اَشْهُرٍ وَنِصْفِ شَهْرٍ وَفِيْ عَامِ وَفَاةِ خَدِيْجَةَ تَزَوَّجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم سَوْدَةَ وَعَائِشَةَ وَلَمْ يَتَزَوَّجْ عَلٰى خَدِيْجَةَ حَتّٰى مَاتَتْ رضی اللہ عَنْهَا وَكَانَتْ وَفَاةُ اَبِيْ طَالِبٍ وَخَدِيْجَةَ قَبْلَ الْهِجْرَةِ بِثَلَاثِ سِنِيْنَ ۔

حضرت خدیجہؓ سے نکاح کرنے کے چوبیس سال اور چھ ماہ اور چار دن بعد ہجرت سے تین برس اور تین ماہ اور پندرہ دن پہلے حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالے عنہا کا وصال ہو گیا اور حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالے عنہا کے وصال کے سال مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے حضرت عائشہؓ اور حضرت سودہ سے نکاح کیا اور حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالے عنہا اور ابوطالب کی وفات تین برس ہجرت کے پہلے ہوئی ۔

مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہجرت مدینہ طیبہ کیطرف ابوبکرؓ کی معیت میں

الاستیعاب $\frac{1}{18}$ } ثُمَّ اَذِنَ اللّٰهُ لَهٗ فِي الْهِجْرَةِ اِلَى الْمَدِيْنَةِ يَوْمَ الْاِثْنَيْنِ فَخَرَجَ مَعَهٗ اَبُوْبَكْرٍ اِلَيْهَا وَكَانَتْ هِجْرَتُهٗ اِلَى الْمَدِيْنَةِ فِيْ رَبِيْعِ الْاَوَّلِ وَهُوَ ابْنُ ثَلَاثٍ وَخَمْسِيْنَ سَنَةً وَقَدِمَ الْمَدِيْنَةَ يَوْمَ الْاِثْنَيْنِ قَرِيْبًا مِّنْ نِصْفِ النَّهَارِ فِي الضُّحَى الْاَعْلٰى لِاِثْنَتَيْ عَشَرَةَ لَيْلَةً خَلَتْ مِنْ رَبِيْعِ الْاَوَّلِ ۔

پھر اللہ تعالے نے مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کو مدینے کی طرف پیر کے دن ہجرت کی اجازت دی تو مدینے کی طرف آپ کے ساتھ ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالے عنہ بھی

...لے گئے اور مدینے کی طرف آپ کی ہجرت ربیع الاول میں ہوئی اس وقت آپ
...پن برس کی تھی اور پیر کے دن ہی ضحیٰ اعلیٰ کے وقت قریب دوپہر کے بارھویں
ربیع الاول آپ مدینہ طیبہ پہنچے۔

آخری ازواج مطہرات مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم

طبقات ابن سعد ۸/۲۲۰ } وَقُبِضَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم عَنْ تِسْعٍ لَا اختلاف فیھن وھُنَّ عائشۃ
بنت ابی بکر الصدیق وحفصۃ بنت عمر بن الخطاب وام سلمۃ
بنت ابی امیۃ بن عمر بن مخزوم وام حبیبۃ بنت ابی سفیان بن حرب
وسودۃ بنت زمعۃ وزینب بنت جحش ومیمونہ بنت الحارث الھلالیۃ
وجویریۃ بنت الحارث المصطلقیۃ وصفیۃ بنت حی بن اخطب النضریۃ۔

اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت وصال آپ کے نو ازواج مطہرات تھے۔
اور ان میں کوئی اختلاف نہیں اور ان کی تعداد عائشہ[۱] بنت ابی بکر صدیق رضی اللہ تعالےٰ
عنہا اور حفصہ[۲] بنت عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالےٰ عنہ اور ام سلمۃ[۳] بنت
ابی امیۃ بن عمر بن مخزوم اور ام حبیبہ[۴] بنت ابی سفیان بن حرب
وسودہ[۵] بنت زمعہ وزینب[۶] بنت جحش ومیمونہ[۷] بنت الحارث
الھلالیۃ وجویریہ[۸] بنت الحارث المصطلقیہ وصفیہ بنت حی
بن اخطب النضریۃ۔

تمام ازواج مطہرات سے آپ کو حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا سے

آپ کو زیادہ اُنس تھا گو تقسیم اوقات و رہائش مساوی تھی لیکن حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا سے آپ کو دلی محبت تھی اسی لئے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا سب سے زیادہ اعلم تھیں اور آپ کے متعلق مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کو خواب میں بھی پہلے ہی جتایا گیا اور سب ازواج مطہرات رضوان اللہ علیہم اجمعین سے کنواری صرف آپ ہی تھیں باقی سب بیوہ سے مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے نکاح کیا اس لئے آپ کا آخری وقت بھی حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا کی گود میں ہوا اور مکان عائشہ صدیقہ مطہر رضی اللہ تعالےٰ عنہا میں مدفون ہوئے جو آج بھی آپ وہیں تشریف فرما ہیں جس کو گنبد خضرا سے شہرت حاصل ہے اور گنبد خضرا کی چابی بھی حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا کے پاس ہی رہی کوئی اور مطالبہ نہ کر سکا کیونکہ مکان انہی کا تھا اور جب آپ کی شادی حضرت عائشہ صدیقہ مطہرہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا سے ہوئی اس وقت صدیقہ کی عمر ۶ برس کی تھی۔

طبقات ابن سعد ۲/۲۱۷ } ثُمَّ تَزَوَّجَ عَلیٰ اَثَرِهَا عَائِشَةَ بنت ابی بکر الصِّدِّیق بِمَکَّةَ وَهِیَ ابْنَةُ سِتِّ سِنِیْنَ

ذکر حضرت عائشہ صدیقہ مطہرہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا

فی شوال سَنَةَ عَشْرٍ مِنَ النُّبُوَّةِ وَبُنِیَ بِهَا بِالْمَدِیْنَةِ وَهِیَ ابْنَةُ تِسْعٍ فِی شَوَّالٍ عَلیٰ رَأْسِ ثَمَانِیَةَ اَشْهُرٍ مِنَ الْمُهَاجِرِ وَتُوُفِّیَ عَنْهَا وَهِیَ ابْنَةُ ثَمَانَ عَشْرَةَ سَنَةً۔

پھر مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے سودۃ بنت زمعہ کے بعد عائشہ بنت ابی بکر صدیق رضی اللہ تعالےٰ عنہا سے مکے میں نکاح کیا حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ

عنہا کی عمر اس وقت ۹ سال تھی شوال سنہ دس نبوۃ کا اور آپ نو سال کی تھیں
کے آٹھ مہینے بعد شوال میں قریب ہوئے اور حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالےٰ
عنہا کی عمر وقت وصال مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم ۱۸ برس تھی۔

ارشاد خداوندی کے موافق حضرت عائشہ صدیقہ مطہرہؓ کا نکاح۔

مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم حضرت عائشہ صدیقہ مطہرہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا

کو پہلے خواب میں ملاحظہ فرمایا“

(۱) الاستیعاب ۲/۳۴۴، قَدْ رَأَى عَائِشَةَ رضي الله تعالى عنها فِي الْمَنَامِ فِي سَرَقَةٍ مِنْ حَرِيرٍ فَتُوُفِّيَتْ خَدِيجَةُ فَقَالَ إِنْ يَكُنْ هٰذَا مِنْ عِنْدِ اللهِ يُمْضِهِ فَتَزَوَّجَهَا بَعْدَ مَوْتِ خَدِيجَةَ

بِثَلَاثِ سِنِیْنَ ۝

مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا کو خواب میں ملاحظہ فرمایا ریشمی کپڑے میں لپٹی ہوئی تو حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا کا وصال ہوا تو مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر یہ خداوند کریم کی طرف سے ہے تو ہو کر رہے گا آپ نے حضرت خدیجہ کے وصال کے تین سال بعد حضرت عائشہ صدیقہؓ سے نکاح کیا۔

(۲) مسلم شریف $\frac{۲}{۲۸۵}$ } حدثنا خلف بن هشام و ابو ربیع جمیعا عن حماد بن زید واللفظ لابی الربیع قال ثنا حماد قال ثنا هشام عن ابیہ عن عائشۃ اَنَّہَا قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللہِ صلی اللہ علیہ وَسَلَّمَ اُرِیْتُکِ فِی الْمَنَامِ ثَلٰثَ لَیَالٍ جَاءَ بِکِ الْمَلَکُ فِی سَرَقَۃٍ مِنْ حَرِیْرٍ یَقُوْلُ ھٰذِہٖ اِمْرَأَتُکَ فَاَکْشِفُ عَنْ وَجْھِکِ فَاِذَا اَنْتِ ھِیَ فَاَقُوْلُ اِنْ یَّکُ ھٰذَا مِنْ عِنْدِ اللہِ یُمْضِہٖ ۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا نے فرمایا کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اے عائشہ میں نے تمہیں خواب میں تین رات دیکھا میرے پاس فرشتہ آیا تجھے ریشمی کپڑے میں لپٹا ہوا کہتا تھا یہ آپ کی بیوی ہے تو میں نے تیرے منہ سے کھولا تو اس وقت تو یہی ہے تو میں نے کہا کہ اگر یہ اللہ کی طرف سے ہے۔ تو اس کو اللہ ضرور کرے گا۔

(۳) طبقات ابن سعد $\frac{۸}{۶۷}$ } اخبرنا ابو اسامۃ اخبرنا ہشام بن عروۃ عن ابیہ عن عائشۃ قَالَتْ قَالَ لِیْ رَسُوْلُ اللہِ صلی اللہ علیہ وسلم اُرِیْتُکِ فِی الْمَنَامِ مَرَّتَیْنِ اُتِیْتُ بِکِ

فِی سَرَقَةِ حَرِيرٍ فَاكْشِفُهَا فَإِذَا هِيَ أَنْتِ قَالَ فَيَقُولُ هٰذِهٖ اِمْرَأَتُكَ
قَالَ فَأَقُولُ إِنْ كَانَ هٰذَا مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ يُمْضِهٖ۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا آپ نے مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے عائشہ میں نے تجھے خواب میں دو دفعہ دیکھا ریشمی کپڑے میں لپٹی ہوئی تو میرے پاس لائی گئی تو میں نے اس کو کھولا تو اچانک وہ تو تھی فرمایا آپ نے تو کہا گیا کہ یہ تیری عورت ہے آپ نے فرمایا میں نے کہا اگر یہ اللہ کی طرف سے ہے کرے گا اس کو۔

(۴) البدایہ والنہایہ ۳/۱۳۰ { حدثنا معلی بن اسد حدثنا وهيب عن هشام بن عروه عن ابيه عن عائشة

أَنَّ النَّبِيَّ صلى الله عليه وسلم قَالَ لَهَا أُرِيتُكِ فِي الْمَنَامِ مَرَّتَيْنِ أَرَى أَنَّكِ فِي سَرَقَةٍ مِنْ حَرِيرٍ وَيَقُولُ هٰذِهٖ اِمْرَأَتُكَ فَاكْشِفُ عَنْهَا فَإِذَا هِيَ أَنْتِ فَأَقُولُ إِنْ كَانَ هٰذَا مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ يُمْضِهٖ۔

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عائشہ تو مجھے خواب میں دو دفعہ دکھائی گئی میں نے خواب میں تجھے ریشمی کپڑے میں لپٹی ہوئی دیکھا اور کہا تھا کہ یہ تیری ہے میں نے اس سے پردہ اٹھایا تو تو تھی تو میں نے کہا کہ اگر یہ اللہ کی طرف سے صحیح ہے تو اللہ اس کو کر دے گا۔

طبقات ابن سعد ۸/۵۹ { فَكَانَتْ عَائِشَةُ وُلِدَتِ السَّنَةَ الرَّابِعَةَ مِنَ النُّبُوَّةِ فِي أَوَّلِهَا وَتَزَوَّجَهَا

رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم فِي السَّنَۃِ الْعَاشِرَۃِ فِي شَوَّالٍ وَهِيَ يَوْمَئِذٍ بِنْتُ سِتِّ سِنِيْنَ وَتَزَوَّجَهَا بَعْدَ سَوْدَۃَ بِشَهْرٍ۔

بنوۃ کے سنہ چار کے اوّل میں حضرت عائشہ صدیقہ مطہرہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا کی ولادۃ ہوئی اور مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی نبوۃ کے سنہ دس میں بماہ شوال مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے آپ سے نکاح کیا اس وقت حضرت عائشہ صدیقہ مطہرہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا کی عمر چھ برس کی تھی اور اس کے ساتھ نکاح حضرت سودہ رضی اللہ عنہا سے ایک ماہ بعد کیا۔

عائشہ صدیقہ مطہرہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا

اصابہ ۸/۱۳۹ { عَائِشَۃُ بِنْتُ اَبِيْ بَكْرٍ وُلِدَتْ بَعْدَ الْمَبْعَثِ بِاَرْبَعِ سِنِيْنَ اَوْ خَمْسٍ فَقَدْ ثَبَتَ فِي الصَّحِيْحِ اَنَّ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم تَزَوَّجَهَا وَهِيَ بِنْتُ سِتٍّ وَدَخَلَ بِهَا وَهِيَ بِنْتُ تِسْعٍ وَتَزَوَّجَهَا بَعْدَ مَوْتِ خَدِيْجَۃَ قَبْلَ ثَلَاثِ سِنِيْنَ ۔

حضرت عائشہ ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالےٰ عنہ کی بیٹی مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے اعلان نبوۃ کے چار یا پانچ سال بعد پیدا ہوئے تو ضرور ثابت ہوا صحیح حدیث میں کہ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا سے اپنے نکاح کیا اس وقت حضرت عائشہؓ کی عمر چھ سال تھی اور آبادی کے وقت آپ کی عمر نو سال تھی حضرت خدیجہؓ کے وصال کے تین سال بعد آپ نے حضرت عائشہؓ سے نکاح کیا۔

حضرت عائشہؓ اعلم النساء تھیں

الاستیعاب ج۲ ص۷۴۴ اصابہ ۸/۱۳۹ } وَقَالَ الزُّهْرِيُّ لَوْ جُمِعَ عِلْمُ عَائِشَةَ إِلَى عِلْمِ جَمِيعِ أُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِينَ وَعِلْمِ جَمِيعِ النِّسَاءِ لَكَانَ عِلْمُ عَائِشَةَ أَفْضَلَ قَالَ

رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم لَا تُؤْذُونِي فِي عَائِشَةَ فَإِنَّهُ وَاللهِ مَا نَزَلَ عَلَيَّ الْوَحْيُ وَأَنَا فِي لِحَافِ امْرَأَةٍ مِنْكُنَّ غَيْرِهَا۔

اور زہری نے کہا اگر حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا علم جمع کیا جائے تمام امہات المومنین کے علم کے مقابلہ میں اور تمام عورتوں کا علم تو حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا علم افضل ہو جائیگا۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے متعلق مجھے تم تکلیف نہ دینا اس لئے شان یہ ہے۔ خدا کی قسم تم عورتوں سے کسی عورت کے لحاف میں میں ہوتا تو وحی نازل نہیں ہوئی سوائے عائشہ کے۔

اصابہ ۸/۱۳۹ } مَاتَتْ سَنَةَ ثَمَانٍ وَخَمْسِينَ فِي لَيْلَةِ الثُّلَاثَاءِ لِسَبْعَ عَشْرَةَ خَلَتْ مِنْ رَمَضَانَ وَدُفِنَتْ بِالْبَقِيعِ۔

۵۸ھ سترہ رمضان المبارک منگل کی رات حضرت عائشہ صدیقہ مطہرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا وصال ہوا اور جنت البقیع میں آپ کو دفن کیا گیا۔

نسب نامہ حضرت عائشہ صدیقہ مطہرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا

طبقات ابن سعد ۸/۵۸ } عائشة بنت ابی بکر الصدیق بن ابی قحافة بن عامر بن عمرو بن کعب بن سعد بن تیم بن مرة بن کعب بن لؤی وامها ام رومان بنت عمیر بن عامر بن دهمان بن الحارث بن غنم بن مالک بن کنانة۔

فضیلت حضرت عائشہ صدیقہ مطہرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا

طبقات ابن سعد ۸/۶۳ } اخبرنا حجاج بن نصر اخبرنا عیسیٰ بن میمون عن القاسم بن محمد عن عائشة قالت فضلت علی نساء النبی صلی الله علیه وسلم بعشر قیل ما هن یا ام المؤمنین قالت لم ینکح بکرا قط غیری ولم ینکح امرأة ابواها مهاجران غیری وانزل الله عز وجل براءتی من السماء وجاء جبریل بصورتی من السماء فی حریرة وقال تزوجها فانها امرأتك فکنت اغتسل انا وهو من اناء واحد ولم یکن یصنع ذلك باحد من نسائه غیری وکان یصلی وانا معترضة بین یدیه ولم یکن یفعل ذلك باحد من نسائه غیری وکان ینزل علیه الوحی وهو معی ولم یکن ینزل علیه وهو مع احد من نسائه غیری وقبض الله نفسه وهو بین سحری ونحری ومات فی

التی کان یدور علی فیہا ودفن فی بیتی ۔

حضرت عائشہ صدیقہ مطہرہ رضی اللہ تعالے عنہا سے روایت ہے آپ نے فرمایا کہ میں
نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی عورتوں پر دس فضیلتیں زائد دی گئی ہوں کہا گیا کہ اے ام المومنین
وہ دس کون سی ہیں حضرت عائشہ صدیقہ مطہرہ رضی اللہ تعالے عنہا نے فرمایا ۔
(۱) مصطفے صلے اللہ علیہ وسلم نے میرے سوا کسی کنواری سے نکاح نہیں کیا (۲) میرے
ماں باپ دونوں مہاجرین میں اور کسی کے نہیں (۳) اللہ تعالے نے میری برأت قرآن میں
نازل فرمائی (۴) حضرت جبرئیل علیہ السلام میری صورت کے ساتھ آسمانوں سے نازل ہوئے
ریشمی لباس میں اور فرمایا کہ حضور یہ آپ کی عورت ہے اس سے نکاح کر لیجئے (۵) میں
اور مصطفے صلے اللہ علیہ وسلم ایک ہی برتن سے غسل کیا کرتے تھے میرے سوا اور کسی عورت
کے ساتھ آپ ایسا نہیں کرتے تھے (۶) مصطفے صلے اللہ علیہ وسلم کے سامنے میں لیٹی ہوئی
ہوتی اور آپ نماز پڑھتے ہو میرے سوا اور کسی سے آپ ایسا نہ کرتے (۷) مصطفے صلے اللہ علیہ وسلم پر
وحی نازل ہوتی اور آپ میرے ساتھ ہوتے میرے سوا اور کسی بیوی کے ساتھ آپ لیٹے ہوتے تو کبھی
وحی نازل نہ ہوتا (۸) مصطفے صلے اللہ علیہ وسلم کا وصال ہوا اس وقت میرے سینے پر تھے
(۹) جس رات آپ کا وصال ہوا اس رات میری باری تھی اور آپ میرے پاس تشریف فرما تھے
(۱۰) میرے مکان میں جہاں آپ میرے پاس تمام عمر شب باشی فرماتے رہے اسی مکان میں آپ مدفون
ہیں یہ شان اور کسی آپ کی بیوی کے مکان کو حاصل نہیں ۔

حضرت عائشہ صدیقہ مطہرہ رضی اللہ تعالے عنہا صائمۃ الدہر تھیں

طبقات ابن سعد ۸/۶۸ { اخبرنا عفان بن مسلم حدثنا شعبۃ قال

عبد الرحمٰن بن القاسم اخبرنی عن القاسم اَنَّ عَائِشَةَ كَانَتْ تَصُوْمُ الدَّهر
بے شک حضرت عائشہ صدیقہ مطہرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا ہمیشہ روزہ رکھتے تھے۔

سخاوت حضرت صدیقہ مطہرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا

مستدرک ۱۳/۴ } حدثنا علی بن حمشاذ العدل ثنا محمد بن یونس ثنا ابو... عن هشام بن حسان عن هشام بن عروة عن ابیه ان معاویہ بن ابی سفیان بَعَثَ اِلیٰ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰہ عَنْهَا بِمِائَةِ اَلْفٍ فَقَسَّمَتْهَا حتّی لَمْ تَتْرُكْ مِنْهَا شَيْئًا فَقَالَتْ بَرِيْرَةُ اَنْتِ صَائِمَةٌ فَهَلَّا ابْتَعْتِ لَنَا بِدِرْهَمٍ لَحْمًا فَقَالَتْ عَائِشَةُ لَوْ اَنِّیْ ذَكَرْتِ لَفَعَلْتُ۔

معاویہ بن ابو سفیان نے حضرت عائشہؓ کو ایک لاکھ روپیہ بھیجا تو حضرت عائشہؓ نے تمام تقسیم کر دیے اپنے پاس کچھ نہ چھوڑا بریرہ نے کہا آپ روزہ دار تھیں گوشت کے لیے درہم تو بچا لیتے حضرت عائشہؓ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ اگر تو مجھے یاد دلاتی تو میں بچا لیتی۔

الاستیعاب ۴۴۴/۲ } وددی اهل البصرة عن ابی عثمان النهدی عن عمرو بن العاص سَمِعَهٗ يَقُوْلُ قُلْتُ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللّٰه علیه وسلم اَیُّ النَّاسِ اَحَبُّ اِلَيْكَ قَالَ عَائِشَةُ قُلْتُ فَمِنَ الرِّجَالِ قَالَ اَبُوْهَا۔

عمرو بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انہوں نے سنا کہ فرماتے تھے کہ میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو عرض کیا کہ حضور آپ کے نزدیک سب لوگوں سے

...وہ محبوب کون ہے مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ عائشہ میں نے کہا کہ آدمیوں سے
کون مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ عائشہ کا باپ۔

الاستیعاب ۲/۴۵ { فَدُفِنَتْ بَعْدَ الْوِتْرِ بِالْبَقِيْعِ وَصَلّٰى عَلَيْهَا اَبُوْهُرَيْرَةَ وَنَزَلَ قَبْرَهَا خَمْسَةٌ عَبْدُ اللّٰهِ
وَعُرْوَةُ اِبْنَا الزُّبَيْرِ وَالْقَاسِمُ بْنُ مُحَمَّدٍ وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اَبِي
بَكْرٍ وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِي بَكْرٍ۔

حضرت عائشہ صدیقہ مطہرہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا وتر کے بعد دفن کئے گئے جنت البقیع
میں اور حضرت عائشہ صدیقہ مطہرہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا کی میت پر ابوہریرہ رضی اللہ تعالےٰ
عنہ نے جنازہ پڑھا اور آپ کی قبر میں پانچ اترے لحد میں اتارنے کے لئے عبداللہ بن زبیر
اور قاسم بن محمد اور عبداللہ بن محمد بن ابی بکر اور عبداللہ بن عبدالرحمٰن بن ابی بکر رضوان اللہ
علیہم اجمعین۔

علی رضا" تم کہتے ہو کہ عائشہ حضور کی پیاری بیوی تھی حالانکہ آپ نے ایک دفعہ اس کو
انتن صواحبات یوسف فرمایا معلوم ہوا کہ آپ اس کو برا سمجھتے تھے۔

محمد عمر" بڑے افسوس کی بات ہے قرآن کریم تو تم نہ سمجھو اور اعتراض حضرت عائشہ صدیقہ
مطہرہ رضی اللہ تعالےٰ پر صواحبات کلمہ محبت ہے اور محبت کی بنا پر ہی کہا گیا ہے صواحبات
حضرت یوسف علیہ السلام وہی تھیں جنہوں نے جمال حضرت یوسف علیہ السلام کو دیکھ کر
ایسی محو جمال ہو گئیں کہ محبت میں اپنے ہاتھ کاٹ بیٹھیں تو یہ فرط محبت مصطفےٰ صلے اللہ علیہ
وسلم کی دلیل ہے حضرت عائشہ صدیقہ مطہرہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا کو مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم
سے ایسی خاص محبت تھی جس بنا پر آپ نے فرما دیا کہ انتن صواحبات یوسف کہ تم جمال د

جلال کو دیکھ کر سوائے میری محبت کے اور کچھ نہیں سمجھ سکتیں اس لئے مجھے میں کہتا ہوں کہ ابوبکر کو امامت اصحاب رضوان اللہ علیہم اجمعین کے لئے مقرر کر دو اپنے اجتہاد سے اس کو امامت سے نہ روکو میں نے ابوبکر کو ہی امامت کی سجادگی پر مقرر کرنا ہے اس لئے وہی جماعت کرائیں گے حضرت عمر یا عثمان یا علی رضی اللہ تعالےٰ علیہم اجمعین میری موجودگی میں امامت کے مصلے پر کھڑے نہیں ہو سکتے امامت پر وہی کھڑا ہوگا سب سے پہلے جس نے میرا کلمہ پڑھا کفار مکہ کی منبری چھوڑی میری غلامی اختیار کی ماریں کھائیں لیکن ایمان کو نہیں چھوڑا سب سے پہلے میری معیت میں ہجرت کی میری خاطر سب سے پہلے ابوبکر کا مال خرچ ہوا کنواری لڑکی ابوبکر نے میری ذات کے لئے قربان کی غار ثور میں تین دن میرے بدن کے ساتھ ننگا بدن لگا کر لیٹا رہا میں نے سفر کیا تو اس نے سفر کیا میں نے آرام کیا تو اس نے میرا پہرہ دیا میں نے کھایا تو اس نے کھایا ورنہ بھوکا رہا میں نے پیا تو اس نے پیا ورنہ پیاسا رہا لہٰذا اب میرے مصلے پر میری موجودگی میں وہی کھڑا ہوگا حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا بہتیرا عرض کرتی رہیں کہ حضور میرا باپ آپ کا بڑا مشتاق ہے وہ یہ حوصلہ نہیں کرے گا لیکن اپنے انکشن صواحبات یوسف فرما کر خاموش کرا دیا کہ تم صرف محبت تک محدود ہو میں اس امر کو اچھی طرح جانتا ہوں آپ کا خیال تھا کہ اگر آج میں نے کسی اور کو اگر اپنی موجودگی میں اپنے مصلے پر کھڑا کر دیا تو خلافت اس کی بن جائے گی اس لئے آج میرے مصلے پر وہی کھڑا ہو سکتا ہے جو میرے بعد امامت و خلافت کی سجادگی کرے گا اس لئے مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالےٰ کو محبت سے خاموش کرایا اور اپنی محبت سے ہی حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالےٰ عنہ کو اپنی امامت کے مصلے پر کھڑا

...یہ موافقت تھی مخالفت نہ تھی ان سے موافقت و محبت تھی جس بنا پہ دشمن آج تک جل رہا ہے اور رو رہا ہے لیکن ہاتھ کچھ نہیں آتا۔ یہ انکن صواحبات یوسف کا جواب ہے۔

علی رضا: جنگ جمل میں عائشہ نے علی کا مقابلہ کیا اس لئے وہ ایمان سے خارج ہو گئی

محمد عمر: معاذ اللہ ثم معاذ اللہ جو ایمانی ماں کو معاذ اللہ ایمان سے خارج کہے اس کا ایمان کیسے درست ہو سکتا ہے جس کی تعریف رب کریم نے قرآن کریم میں فرما دی وہ خلاف کبھی کوئی کام نہیں کر سکتا حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا شان رب کریم نے قرآن کریم میں بیان فرما دیا ہے اس لئے ان کے متعلق جو شخص زبان درازی کرے وہ ایمان سے خارج ہے اب فقیر کچھ نہیں کہتا حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ کا فیصلہ جنگ جمل کا حضرت عائشہ صدیقہ مطہرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے متعلق تمہارے مذہب کی معتبر کتاب سے دکھا دیتا ہے سنو۔

حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کا فیصلہ جنگ جمل میں حضرت عائشہ صدیقہ مطہرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے متعلق

ابن شہر آشوب ۲/۱۴ } قَالَ عَلِیُّ بْنُ اَبِیْ طَالِبٍ اَفَتَسُبُّوْنَ اُمَّکُمْ عَائِشَۃَ ثُمَّ تَسْتَحِلُّوْنَ مِنْهَا مَا تَسْتَحِلُّ مِنْ غَیْرِهَا فَلَئِنْ فَعَلْتُمْ لَقَدْ کَفَرْتُمْ وَهِیَ اُمُّکُمْ وَاِنْ قُلْتُمْ لَیْسَتْ بِاُمِّنَا فَقَدْ کَذَبْتُمْ لِقَوْلِهٖ وَاَزْوَاجُهٗ اُمَّهٰتُهُمْ۔

حضرت علی المرتضٰی کرم اللہ وجہہ نے فرمایا کیا تم اپنی والدہ عائشہ رضی اللہ تعالٰی عنہا کو گالیاں دیتے ہو پھر ان کے متعلق ایسے بکواس بکتے ہو جو عامی عورتوں کے متعلق کیے جاتے ہیں پھر اگر تم نے ایسے کیا تو ضرور تم نے کفر کیا اور وہ تمہاری والدہ ہیں اور اگر تم کہو کہ ہماری ماں نہیں تو ضرور تم نے جھوٹ بولا کیونکہ اللہ تعالٰی کا فرمان ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج مطہرات ایمانداروں کی مائیں ہیں۔

حضرت علی المرتضٰی کرم اللہ وجہہ کا فیصلہ جو آپ نے جنگ جمل کے متعلق حضرت عائشہ رضی اللہ تعالٰی عنہا پر فیصلہ فرمایا وہ فقیر نے تمہارے سامنے تمہاری کتاب سے دکھا دیا اب الولا امر رضی اللہ عنہ کا فیصلہ جس کو منظور ہو وہ ان پر ایمان لائے اور ان کے کہنے پر عمل کرکے ان کا متبع کہلائے ورنہ ان کے فرمان کے خلاف کرنے والا ان کا متبع نہیں کہلا سکتا آیئے یہ تھا فیصلہ علی المرتضٰی کرم اللہ وجہہ کا تمہارے متعلق اب ہم اپنے متعلق فیصلہ تمہارے سامنے رکھتے ہیں کہ اگر کوئی شخص حضرت علی المرتضٰی کرم اللہ وجہہ کا فتوٰی کفر بالنفاق حضرت عائشہ رضی اللہ تعالٰی عنہا پر جنگ جمل کا دکھا دے فقیر اس کو دس روپے

لقد انعام دے گا

وَاِنْ لَّمْ تَفْعَلُوْا وَلَنْ تَفْعَلُوْا فَاتَّقُوا النَّارَ الَّتِیْ وَقُوْدُھَا النَّاسُ وَالْحِجَارَۃُ ج

یوم جمل حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالٰی عنہا کے متعلق عمار بن یاسر کا فیصلہ

طبقات ابن سعد ص۹۵ } اخبرنا عبید اللہ بن موسیٰ عن اسرائیل عن ابی

اسحق عن حمید بن غریب قَالَ وَقَعَ رَجُلٌ فِی عائِشَۃَ یَوْمَ الْجَمَلِ وَاجْتَمَعَ عَلَیْہِ النَّاسُ فَقَالَ عَمَّارٌ مَا ھٰذَا؟ قَالُوْا رَجُلٌ یَقَعُ فِی عائِشَۃَ فَقَالَ لَہٗ عَمَّارٌ اُسْکُتْ مَقْبُوْحًا مَنْبُوْحًا اَتَقَعُ فِی حَبِیْبَۃِ رَسُوْلِ اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم اِنَّھَا لَزَوْجَتُہٗ فِی الْجَنَّۃِ۔

حمید بن غریب سے روایت ہے اس نے کہا کہ ایک آدمی نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا کے متعلق بکواس کیا اور لوگ اس پر اکٹھے ہو گئے تو عمار نے کہا یہ کیا ہے؟ لوگوں نے کہا کہ ایک آدمی ہے وہ حضرت عائشہ صدیقہ ام المومنین رضی اللہ تعالےٰ عنہا کے متعلق بد گوئی کرتا ہے عمار نے کہا او برے آدمی ذلیل خاموش ہو جا کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی محبوبہ کے متعلق تو بکواس کرتا ہے بے شک حضرت عائشہ صدیقہ مطہرہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی جنت میں زوجہ ہیں۔

کیوں جی! مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے بہت پائے کے اصحابی ہیں جن کا فیصلہ جنگ جمل کے متعلق دیکھا پایا گیا ہے اب تسلیم کرنا تمہارے اختیار ہے۔

"علی رضا" عائشہ کو تم کہتے ہو حضور کی سب سے پیاری بیوی تھی حالانکہ دل سے کھری نہ تھی دیکھو شہد کے متعلق حضور کو جھوٹ کہا کہ آپ کے منہ سے بُو آتی ہے تو آپ نے قسم کھالی کیا یہ محبت کی علامت ہے یا کھوٹے ہونے کی۔

"محمد عمر" جواب بھلا اگر حضرت عائشہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا نے یہ کام اچھا نہ کیا تو حضور صلے اللہ علیہ وسلم حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا کو طلاق دیتے کیونکہ ارشاد الہٰی موجود ہے۔

التحریم ۲۸/۱ } عَسٰی رَبُّہٗ اِنْ طَلَّقَکُنَّ اَنْ یُّبْدِلَہٗ اَزْوَاجًا خَیْرًا

متنکن۔

اگر آپ تمہیں طلاق دے دیں شاید اس کا رب تم سے بہتر بیویاں آپ کو بدل دے پھر بھی اللہ تعالے نے مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی رضا پر ہی بات چھوڑی کہ اگر آپ چھوڑیں تو اللہ تعالے آپ کو ان سے بہتر بدل دے لیکن میرے مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے نہیں طلاق دی جب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے از روئے محبت طلاق دینا گوارہ نہیں فرمایا تو رب کریم نے بھی اپنے پیارے محبوب صلے اللہ علیہ وسلم کی محبت کا امتحان لینا تھا اور مخلوق کو خصوصاً مخالفین کو ظاہر کرنا تھا کہ میرے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم حضرت عائشہ اور حضرت حفصہ رضی اللہ تعالے عنہما کی رضا کے طالب پہلے بھی ان کی رضا پر قسم کھائی اور اب بھی نے اختیار طلاق دیا تو محبت کی بنا پر چھوڑتے نہیں تو میں قانون محبت اپنی طرف سے آپ کی تمام ازواج مطہرات کے متعلق لکھ دیتا ہوں۔

الاحزاب ۲۲/۹ } لَا یَحِلُّ لَکَ النِّسَآءُ مِنۡ بَعۡدُ وَلَاۤ اَنۡ تَبَدَّلَ بِهِنَّ مِنۡ اَزۡوَاجٍ وَّلَوۡ اَعۡجَبَکَ حُسۡنُهُنَّ

موجودہ عورتوں کے بعد آپ کے لئے اور عورتیں حلال نہیں اور نہ ہی آپ ان کے بدلے میں بیویاں بدل سکتے ہیں اگرچہ اوروں کا حسن آپ کو پسند آئے۔

اس آیۃ خداوندی سے ثابت ہوا کہ موجودہ ازواج مطہرات مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کو پسند ہیں اور آپ ان کی رضا مندی پسند فرماتے ہیں تو اللہ تعالے کو آپ کی پسندیدہ شے پسند ہے اس لئے اللہ تعالے نے یہ قانون جاری کر دیا کہ آپ موجودہ ازواج مطہرات کو طلاق بھی نہیں دے سکتے اور ان کی جگہ اور کسی سے نکاح بھی نہیں کر سکتے یہ شان ہے ازواج مطہرات رضوان اللہ علیہن اجمعین کا جو مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم ویسے

...آپ نے ازواج سے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اور حضرت حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی رضا پسند فرمائی اور تَبْتَغِیْ مَرْضَاتَ اَزْوَاجِكَ کے حامل ہو گئے اور ... حضرت عائشہ صدیقہ اور حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی ثابت ہوا کہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم ان کی رضا پسند فرماتے ہیں جن کی رضا میرے مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم پسند فرمادیں اور ... اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں لکھ دے کوئی دنیا کا آدمی نہیں کہہ سکتا کہ انہوں نے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو تکلیف دی جن کی سند رب کریم تحریر فرمادے تَبْتَغِیْ مَرْضَاتَ اَزْوَاجِكَ اس پر کوئی ایماندار معترض نہیں ہو سکتا مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنی ذات پر بوجھ ... اٹھایا لیکن ازواج مطہرات کی رضا میں فرق نہیں آنے دیا اور اگر خدا نخواستہ خداوند کریم ... ازواج مطہرات کی یہ حرکت پسندیدہ نہ تھی تو ان کو سزا کا حکم سنا تا خداوند کریم کو کس کا ڈر ... رب کریم نے بھی اپنے محبوب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی رضا پسند فرمائی۔

التحریم ۲۸/۱ } قَدْ فَرَضَ اللّٰهُ لَكُمْ تَحِلَّةَ اَيْمَانِكُمْ وَاللّٰهُ مَوْلٰىكُمْ وَهُوَ الْعَلِيْمُ الْحَكِيْمُ ۝

ضرور مقرر فرما دیا اللہ تعالےٰ نے تمہاری قسموں کو کھولنا کفارے سے اور اللہ تعالےٰ تمہارا دوست ہے اور وہی بڑا جاننے والا بڑا حکمت والا ہے۔

فرمایا کہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم پر ہی بوجھ ڈالا اور اللہ تعالےٰ جل جلالہٗ نے جس بات ... آپ نے قسم کھائی تھی اس کو بھی ظاہر فرمادیا "تاکہ کوئی کج طبع کوئی اور بات نہ بنا دے۔

تحریم ۲۸/۱ } وَاِذْ اَسَرَّ النَّبِیُّ اِلٰى بَعْضِ اَزْوَاجِهٖ حَدِيْثًا ۚ فَلَمَّا نَبَّاَتْ بِهٖ وَاَظْهَرَهُ اللّٰهُ عَلَيْهِ عَرَّفَ بَعْضَهٗ وَاَعْرَضَ عَنْۢ بَعْضٍ ۚ فَلَمَّا نَبَّاَهَا بِهٖ قَالَتْ مَنْ اَنْۢبَاَكَ هٰذَا

قَالَ نَبَّأَنِيَ الْعَلِيمُ الْخَبِيرُ ۝

اور جب پوشیدہ بات فرمائی نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنے بعض ازواج کو تو جب ظاہر کر دیا اس بی بی نے اس بات کو دوسری کے سامنے) اور مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم پر اللہ نے ظاہر فرما دیا اس راز افشانی کو تو بعض بات کو آپ نے جتایا اور بعض سے اعراض فرمایا پھر جب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے اس بات کی اس کو اطلاع دیدی اس نے کہا حضور آپ کو اس کی کس نے اطلاع دی آپنے فرمایا کہ مجھے اطلاع دی بڑے جاننے والے بڑے خبردار نے۔

اس آیتہ کریمہ میں رب کریم نے مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی خانگی بات کو نقل فرمایا

(۱) وَإِذْ أَسَرَّ النَّبِيُّ إِلَىٰ بَعْضِ أَزْوَاجِهِ حَدِيثًا

مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے بعض ازواج (حفصہؓ) پوشیدہ بات فرمائی۔

(۲) فَلَمَّا نَبَّأَتْ بِهِ حفصہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا نے بات پوشیدہ نہ رہی انہوں نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کو بتا دی۔

(۳) حضرت حفصہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا کے راز ظاہر کرنے کو اللہ تعالےٰ نے حضور صلے اللہ علیہ وسلم پر واضح فرما دیا۔

یہ ہے مطلب وَأَظْهَرَهُ اللَّهُ عَلَيْهِ

(۴) عَرَّفَ بَعْضَهُ وَأَعْرَضَ عَنْ بَعْضٍ

مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے حضرت حفصہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا سے جو اس نے مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے راز کو ظاہر فرمایا تھا کچھ بیان فرمایا اور کچھ بردباری سے نہ بیان فرمایا۔

(۶) حضرت حفصہ رضی اللہ تعالٰی عنہا کو جب آپ نے غیبی خبر فرما دی فَلَمَّا نَبَّأَهَا بِهِ

(۷) قَالَتْ مَنْ أَنْبَأَكَ هٰذَا حضرت حفصہ رضی اللہ تعالٰی عنہا نے عرض کیا کہ حضور آپ کو یہ اطلاع کس نے دی۔

(۸) آپ نے فرمایا قَالَ نَبَّأَنِيَ الْعَلِيمُ الْخَبِيرُ۔ مجھے بڑے جاننے والے بڑے خبردار نے اطلاع دی۔

یہ شگفتگی نفس ہے جو عورت مرد سے کر سکتی ہے اور مرد عورت سے کر سکتا ہے اس میں کوئی گنہگار نہیں بلکہ عورت کا اپنے مرد سے شگفتگی نفس کی بات کرنا یہ تکلیف کا باعث نہیں ہوتا بلکہ تفریح طبعی ہے عورت سے نکاح کرنا سنت ہے شہوت نفسانی پر دال نہیں تو عورت کا مرد سے شگفتگی نفس کی بات کرنا یہ بھی سنت ہے اگر یہ بات جائز نہ ہوتی بلکہ تکلیف ہوتی تو مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم ترک فرما دیتے یا رب کریم ہی برداشت نہ فرماتا دشمن میرے مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم کی طرف بیجا انگلی کرے تو رب کریم انگلی بے جا نہیں اٹھنے دیتا تو اپنے پیارے مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم کی تکلیف کیسے برداشت کر سکتا تھا کیونکہ جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا دشمن ہے وہ رب کریم کا دشمن ہے اور جو رب کریم کا دشمن ہے رب کریم اس کو کبھی چھوڑ سکتا نہیں باقی رہا مسئلہ طلاق ماریہ تو یہ کھانے والے کی مرضی پر موقوف ہے کسی کو کھائے اور کسی کو معرض التوا میں ڈال دے اپنے ماریہ کے متعلق اگر قسم کھالی تو رب کریم نے حضرت حفصہ رضی اللہ تعالٰی عنہا کو کچھ نہیں فرمایا۔ مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم کو ہی قسم کھولنے کا ارشاد فرمایا اگر یہ جرم ہوتا تو اس کی سزا رب کریم دیتا نہیں رب کریم نے مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم اور ازواج مطہرات کا

منصف و مقرر نہیں فرمایا کہ تم دخیل بنتے ہو۔
مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے خانگی معاملات میں تم کون ہو دخل دینے والے تمہارے
خانگی معاملات میں اور کوئی دخیل نہیں ہو سکتا اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے خانگی معاملات
میں کون دخیل ہو سکتا ہے اس معاملے میں جب رب کریم نے دخل نہیں اور نہ کسی پر سختی فرمائی
تو امتی کا کوئی حق نہیں کہ وہ دخل دے مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم اور ازواج مطہرات کا فیصلہ
رب کریم نے فرمایا کہ حضور آپ قسم کھول دیں آپ کی پسندیدہ شئی آپ کے استعمال میں نہ
آئے میں اس کو پسند نہیں کر سکتا اور آپ کے دونو ازواج مطہرات حضرت عائشہ صدیقہ اور
حضرت حفصہ رضی اللہ عنہما توبہ کریں کیونکہ انہوں نے جو یہ بات کی ہے یہ آپ کے ادب کے
متوازی نہیں ہے بات ادب سے مائل ہے اس لئے وہ دونو ازواج مطہرات توبہ
کریں اور فرمایا فَقَدْ صَغَتْ قُلُوْبُكُمَا تمہارے دل مائل ہوئے گو ازواج مطہرات
کی یہ حرکت شگفتگی نفس کے لئے تھی پھر بھی رب کریم نے ادب کا سبق سکھایا اور توبہ کا ارشاد
فرمایا قُلُوْبُكُمَا فرمایا ان کے فعل پر اعتراض نہیں کیا ان کے فعل پر جب رب
کریم معترض نہیں تو تم ان کے فعل پر اعتراض کرو تو قرآن کریم کے خلاف ہے اور دل کے
فعل پر رب کریم نے توبہ کا حکم سنایا اگر گناہ ہوتا تو گناہ کا ذکر ہوتا اور توبہ کی اپیل کرنے کا
حکم رب کریم فرماوے کہ تم اس کی اپیل فرماؤ تمہاری اپیل میں خود منظور کروں گا حضرت
آدم علیہ السلام کو رب کریم نے توبہ کی اپیل کا ارشاد فرمایا تو بطفیل مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم
اپیل منظور فرمائی یہاں جب وسیلہ ہی راضی ہے تو قبول کرنے والے کی ناراضگی کیسے ہو
سکتی ہے مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم جن سے بات چیت ہوئی وہ ناراض نہیں ہوئے
خداوند کریم ناراض نہیں ہوا تو تمہاری کون سنتا ہے اور اگر مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم

کے بیوت میں تم دخل انداز ہو گئے تو اپنا ایمان بھی کھو بیٹھو گے کسی کا کیا بگڑ سکتا ہے معمولی
سے معمولی آدمی کی بیوی کو کچھ کہا جائے تو وہ برداشت نہیں کر سکتا مصطفےٰ صلے اللہ
علیہ وسلم جو نذیر العالمین ہیں وہ کیسے برداشت کر سکتے ہیں ایسے طعن کرنے والوں کو رب کریم
اللہ کے منہ پہ مارے گا اور قیامت تک مارتا رہے گا۔ یہ لَا تَدْخُلُوْا بُیُوْتَ
النبی میں بے تکی والیوں کے متعلق زبان درازی کی سزا ہے جو قیامت تک کبھی ختم
نہیں ہو سکتی کسی کا کوئی نقصان ہو جائے تو وہ سر کھوتا ہے وجود کو پیٹتا ہے لوگ اس
کے ہاتھ پکڑ لیتے ہیں کہ بس بھئی صبر کرو آخر اس کو صبر کرنا پڑتا ہے لیکن مصطفےٰ صلے اللہ علیہ
وسلم کے بیوت میں پردہ نشین ازواج مطہرات کو زبان درازی کرنے والے کا کوئی ہاتھ پکڑتا
ہی نہیں کہ بھائی صبر کرو بلکہ تماشائی خوش ہوتے ہیں کہ ایسوں سے ایسا ہی ہونا چاہیے
سبحان اللہ یہ اہل بیت مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی خدائی سزا ہے جو خود بخود مل رہی ہے

التحریم ۲۸/۱ } اِنْ تَتُوْبَا اِلَى اللّٰهِ فَقَدْ صَغَتْ قُلُوْبُكُمَا وَاِنْ تَظٰهَرَا
عَلَيْهِ فَاِنَّ اللّٰهَ هُوَ مَوْلٰىهُ وَجِبْرِيْلُ وَصَالِحُ الْمُؤْمِنِيْنَ
وَالْمَلٰٓئِكَةُ بَعْدَ ذٰلِكَ ظَهِيْرٌ۔

اگر تم دونوں نے اللہ کی طرف رجوع کیا تو ضرور تمہارے دل مائل ہوئے اور اگر تم دونوں
نے مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم پہ ایک دوسرے کی امداد کی تو اللہ تعالےٰ حضور صلے اللہ علیہ
وسلم کا کارساز ہے اور جبریل علیہ السلام اور نیک مومنین اور فرشتے بعد اس کے مددگار ہیں۔
بقول دشمن چاہیے تو یہ تھا البتہ التَّوْبَةُ عَلَيْكُمَا فَقَدْ صَغَتْ قُلُوْبُكُمَا
لیکن رب کریم نے جزا مقدم فرما کر توبہ کی منظوری پہلے فرمائی اور فَقَدْ صَغَتْ قُلُوْبُكُمَا
کو مؤخر فرمایا کہ تم خدا کی طرف توبہ کرو رحم کرو اس لئے کہ فَقَدْ صَغَتْ قُلُوْبُكُمَا اور

ساتھ ہی دوسرا پہلو بیان فرمایا کہ وان تظاھرا علیہ کہ اگر تم ایک دوسرے کے تعاون سے تم مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم پہ غالب آنے کی کوشش کرو تو تم غالب نہیں آسکتی کیونکہ فَاِنَّ اللّٰہَ ھُوَ مَوْلٰہُ وَجِبْرِیْلُ وَصَالِحُ الْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمَلٰٓئِکَۃُ بَعْدَ ذٰلِکَ ظَھِیْرٌ اگر ازواج مطہرات سے تو یہ مدد کی تو تمہارے مقابلے کرنے کے لئے چار موجود ہیں۔

(۱) فَاِنَّ اللّٰہَ ھُوَ مَوْلٰہُ بے شک اللہ تعالےٰ آپ کا مددگار ہے اللہ تعالےٰ کی مدد سے روک نہیں سکتا۔

(۲) وَجِبْرِیْلُ اور جبریل علیہ السلام بھی مددگار ہیں ان کو بھی مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی مدد سے کوئی نہیں روک سکتا۔

(۳) وَصَالِحُ الْمُؤْمِنِیْنَ اور تمام مومنین صالحین آپ کے امدادی ہیں ان کو بھی کوئی روک نہیں سکتا۔

(۴) وَالْمَلٰٓئِکَۃُ بَعْدَ ذٰلِکَ ظَھِیْرٌ اور اس کے بعد رب کریم کے سب فرشتے آپ کے امدادی ہیں جہاں چاروں امدادی ہوں وہاں تم غالب نہیں آسکتے۔

قرآن کریم نے جو شان حضرت عائشہ صدیقہ مطہرہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا کا بیان فرمایا ہے دُنیا کی کسی عورت کا ایسا شان قرآن کریم میں مذکور نہیں کیونکہ رب کریم کو معلوم تھا کہ حضرت عائشہ صدیقہ مطہرہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا کے دشمن اور بہت پیدا ہوں گے اس لئے رب کریم نے حضرت عائشہ صدیقہ مطہرہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا کے شان میں بائیس آیتیں نازل فرمائیں جو حضرت عائشہ صدیقہ مطہرہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا کی تطہیر کے لئے کافی ہیں اور ان کے شان کا نغمہ ہیں جو قیامت کے میدان میں بھی ان کے لئے شہادت ہیں اور

فضیلت ان سے کوئی قیامت تک نہیں چھین سکتا۔

عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے فضائل قرآن کریم سے

پہلی دلیل ،

۳۔ وَخَلَقْنٰكُمْ اَزْوَاجًا اور ہم نے تمہیں جوڑا جوڑا پیدا کیا۔

اس آیۂ کریمہ سے ثابت ہوا کہ رب کریم نے تمہیں جوڑا جوڑا پیدا فرمایا ایسے ہی مصطفےٰ اللہ علیہ وسلم کو بھی جوڑا پیدا فرمایا۔

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو زوجیت مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم حاصل ہے آپ کی فضیلت قرآن کریم کے عام قانون سے امتیازی ہے اسلامی زمانہ میں آپ نے کے پیٹ میں قیام فرمایا اور اسلام پر آپ کی پیدائش ہوئی اور چھ برس کی عمر میں رب کریم نے حضرت عائشہ صدیقہ مطہرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی زوجیت نصیب ہوئی نو برس کی عمر میں آپ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس خانہ آباد ہوگیا مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی زوجیت میں ہی تمام عمر گزاری اور آخر مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم میں ہی آپ کا وصال ہوا اور میدان حشر میں بھی بفرمان مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم آپ کی زوجیت میں ہی ہوں گی۔ ایسا وَخَلَقْنٰكُمْ اَزْوَاجًا کا شرف جو حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو رب کریم نے عطا فرمایا یہ اور کسی کو حاصل نہیں ہوا۔

ع۔ ایں سعادت بزور بازو نیست

یہ ہے مطلب وَخَلَقْنٰكُمْ اَزْوَاجًا کا جس کے مصداق حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا ہیں جن کی ابتدو انتہا مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی زوجیت کی رہی اور

تمہاری مخالفت مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا سے جس کا شان
قرآن کریم میں مذکور ہوا تم خود سوچو کہ یہ مخالفت بجا ہے یا بیجا۔

آیت تطییب حضرت عائشہ صدیقہ طیبہ طاہرہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا

دوسری دلیل

النساء پ ۴ } فَانْكِحُوْا مَا طَابَ لَكُمْ مِّنَ النِّسَآءِ تو نکاح کرو تم وہ جو پسند
آئیں تمہیں عورتوں سے۔

اس آیۂ کریمہ سے ثابت ہوا کہ رب کریم نے پسندیدہ عورتوں سے نکاح کرنے کا
ارشاد فرمایا ہے جو تمہاری پسندیدہ ہوں ان سے نکاح کرو۔

تو حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا میرے مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کو پسندیدہ تھیں
اسی لئے آپ نے نکاح فرمایا اور واقعی میرے محبوب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی حضرت
عائشہ صدیقہ طاہرہ طیبہ بہت پسندیدہ تھیں یہاں تک کہ نماز میں بھی حضرت عائشہ صدیقہ
طاہرہ طیبہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا آپ کے سامنے ہوتیں شہادۃ تمہاری پیش کر دیتا
ہوں۔ یہ تمہاری مشہور صحاح ہے۔

شیعہ حدیث سے مقام حضرت عائشہ صدیقہ طاہرہ طیبہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا

من لا یحضرۃ الفقیہ ۱/۵۰ } روی جمیل عن ابی عبد اللہ علیہ
السلام انہ قال لا باس لا باس
اَنْ تُصَلِّیَ الْمَرْءَۃُ بِحِذَاءِ الرَّجُلِ وَهُوَ یُصَلِّیْ فَاِنَّ النَّبِیَّ صلی اللہ علیہ

...وسلم كان يصلي وعائشة مضطجعة بين يديه وهي حائض وكان اذا
اراد ان يسجد غمز رجليه فرفعت رجليها حتى يسجد ـ

حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ تعالٰے عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا عورت کے مقابلہ میں نماز پڑھنے کو کوئی حرج نہیں اس لئے کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نماز پڑھتے تھے اور عائشہ آپ کے سامنے حائضہ لیٹی ہوتی اور جب آپ سجدے کا ارادہ کرتے تو اس کے دونوں پاؤں کو ہاتھ لگا دیتے تو عائشہ اپنے دونوں پاؤں اٹھا لیتی حتیٰ کہ سجدہ کر لیتے۔

(۱) اس حدیث امام جعفر صادق رضی اللہ تعالٰے عنہ سے ثابت ہوا کہ مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم کی حضرت عائشہ صدیقہ طاہرہ رضی اللہ تعالٰے عنہا کے ساتھ اتنی فرط محبت تھی کہ رات کو اپنی نماز میں بھی اپنے سامنے حضرت عائشہ صدیقہ طاہرہ طیبہ رضی اللہ تعالٰے عنہا کو رکھتے۔

(۲) دوسرا مسئلہ یہ بھی ثابت ہوا کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالٰے عنہا کو آپ نماز کی حالت میں بھی اپنا دست پاک محبت سے لگاتے تو حضرت عائشہ صدیقہ طاہرہ طیبہ اپنے پاؤں مبارک کو اوپر اٹھا لیتیں اور جب آپ قیام نماز کے لئے کھڑے ہوتے تو عائشہ صدیقہ طیبہ طاہرہ پھر پاؤں مبارک لمبے کر لیتیں تمہاری حدیث کیا شان ثابت ہوا حضرت عائشہ صدیقہ طیبہ طاہرہ رضی اللہ تعالٰے عنہا کا تمام دنیا کے دشمنان حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالٰے عنہا کو فقیر چیلنج کرتا ہے کہ اگر کوئی شخص کسی حدیث سے دکھا دے کہ سوائے حضرت عائشہ صدیقہ طیبہ طاہرہ رضی اللہ تعالٰے عنہا کے کوئی اور عورت بھی نماز میں حضور صلے اللہ علیہ وسلم کے سامنے رہتی ہو تو فقیر اس کو

مبلغات یک صد روپیہ
نقد انعام پیش کرے گا۔

اور نماز بھی وہ جس کا شان رب کریم نے بیان فرمایا اِنَّ نَاشِئَةَ الَّيْلِ هِيَ اَشَدُّ وَطْاً وَّ اَقْوَمُ قِيْلًا

کیوں بھئی! کیا شان ہو گا حضرت عائشہ صدیقہ طاہرہ طیبہ رضی اللہ تعالٰے عنہا کا کہ جب میرے پیارے محبوب مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم ناشئۃ اللیل پر عمل فرما رہے ہوں اور رب کریم کی طرف سے اِنَّا سَنُلْقِيْ عَلَيْكَ قَوْلًا ثَقِيْلًا کہ حضور جب آپ رات کی شب بیداری فرما کر قیام فرماتے ہیں۔ نماز تہجد کے لئے تو ہم بڑے بڑے بھاری فرمان آپ پر القا فرماتے ہیں۔ میرے پیارے محبوب صلے اللہ علیہ وسلم قیام میں ہیں اور قَوْلًا ثَقِيْلًا کا بھاری القا ہو رہا ہے اور حضور صلے اللہ علیہ وسلم کے روبرو حضرت عائشہ صدیقہ طیبہ طاہرہ لیٹی ہوئی ہیں تو سراجًا منیرا پر قَوْلًا ثَقِيْلًا کا القا بلا واسطہ اور سراجًا منیرا کی کرنوں کا بیک بیک حضرت عائشہ صدیقہ طیبہ طاہرہ رضی اللہ عنہا پر براہ راست بلا واسطہ پڑنا تو کیوں نہ آپ کو اعلم النساء کا خطاب ہو جو اور کسی دنیا کی عورت کو وہ مقام نصیب نہیں۔ رات کی نماز میں حضور صلے اللہ علیہ وسلم ہوں تو حضرت عائشہ صدیقہ طیبہ طاہرہ سامنے اور قَوْلًا ثَقِيْلًا کا القا حضور کو بلا واسطہ اور بستر پر میرے محبوب صلے اللہ علیہ وسلم حضرت عائشہ صدیقہ طیبہ طاہرہ رضی اللہ تعالٰے عنہا کی معیت استراحت فرما رہے ہوں تو قَوْلًا ثَقِيْلًا کا بلا واسطہ القاء و تجلیات خداوندی کا فیض جاری رہے تو یہ شان حضرت عائشہ صدیقہ طیبہ طاہرہ رضی اللہ تعالٰے کا ہی ایسا بے مثال ہے جو اور کسی دنیا کی عورت کو نصیب نہیں اسی لئے

رب کریم نے فرمایا یٰنِسَاءَ النَّبِیِّ لَسْتُنَّ کَاَحَدٍ مِّنَ النِّسَاءِ یہی فضائل حضرت عائشہ
صدیقہ طیبہ طاہرہ رضی اللہ تعالٰے عنہا کے ہیں جن کو اور کوئی عورت پا نہیں سکتی اور دشمن
بھی اس لئے حسد کرتے ہیں جیسا کہ کوئی نعمت عظمٰی کسی کے پاس ہو تو وہ محسود ہوتا ہے۔
۳ - یہ بھی ثابت ہو گیا کہ حضرت عائشہ صدیقہ طیبہ طاہرہ رضی اللہ تعالٰے عنہا حالت
حیض بھی طیبہ اور طاہرہ ہی تھیں جو نماز میں آپ کے جائے سجدہ پر تشریف رکھتیں۔
علی رضا" فاطمہ علیہا السلام حیض سے مبرا تھیں اور عائشہ کو خون حیض آتا تھا۔
محمد عمر" خون حیض سے حضرت فاطمۃ الزہرا رضی اللہ تعالٰے عنہا کا مبرا ہونا یہ حضرت
فاطمہ رضی اللہ تعالٰے عنہا کے طیبہ وطاہرہ ہونے کا کمال ہے لیکن حضرت عائشہ صدیقہ
طیبہ طاہرہ رضی اللہ تعالٰے عنہا کا یہی کمال ہے کہ باوجود حائضہ ہونے کے طیبہ اور طاہرہ
ہیں جیسا کہ میرے مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم اپنے ازواج مطہرات کے قریب تشریف لے جاتے
لیکن آپ کی جنابت پاک ہوتی مسجد میں بھی تشریف لاتے حالانکہ ہم سے کوئی آدمی عورت
کے قریب جاوے تو مسجد میں داخل نہیں ہو سکتا اور میرے مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم تشریف لے
جاتے باوجود لائق غسل ہونے کے آپ کی جنابت پاک تھی ایسے ہی حضرت عائشہ صدیقہ طیبہ
طاہرہ رضی اللہ تعالٰے عنہا کا یہی کمال ہے کہ حائضہ ہونے کے دنوں میں مسجود مصطفٰے صلے اللہ
علیہ وسلم میں ہیں۔ جو آپ کے طیبہ طاہرہ ہونے کی بین دلیل ہے جو حضرت امام جعفر صادق
رضی اللہ تعالٰے عنہا نے ارشاد فرمائی ہے۔ اب اگر جعفری ہونے کا تمہیں دعوٰی ہے تو حضرت
عائشہ صدیقہ طیبہ طاہرہ رضی اللہ تعالٰے عنہا جو مسجود مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم ہیں ان کو
بفرمان خداوند کریم اپنی ماں تسلیم کرو اور بفرمان حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ تعالٰے عنہ
حضرت عائشہ صدیقہ طیبہ طاہرہ رضی اللہ تعالٰے عنہا کو طیبہ اور طاہرہ اور مسجود مصطفٰے صلے اللہ

علیہ وسلم تسلیم کرو۔ یہ تو بھی حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ تعالے عنہ کی حدیث ہے
امنوا اولا تومنو

جعفری باش اگر خدا خواہی

اگر خدا نخواستہ حضرت عائشہ صدیقہ طیبہ طاہرہ رضی اللہ تعالے عنہا میں کسی قسم کا اس وقت یا بعد ازاں کسی قسم کا فرق ہوتا تو آپ محبت سے کبھی نکاح نہ کرتے کیونکہ قانون خداوندی ہے۔

(تیسری دلیل) البقرہ ۲/۲ { وَلَاَمَةٌ مُّؤْمِنَةٌ خَيْرٌ مِّنْ مُّشْرِكَةٍ وَّلَوْ اَعْجَبَتْكُمْ } اور لونڈی ایماندار بہتر ہے مشرکہ آزاد عورت سے۔

شریعت مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم کے لئے رب کریم نے قرآن کریم میں قانون بیان فرمایا کہ مومنہ لونڈی مشرکہ عورت سے بہتر ہے اگرچہ تمہیں مشرکہ بھلی معلوم ہو۔

(۱) اگر مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالے عنہا خدا نخواستہ ذرا بھر بھی مشکوک ہوتیں تو مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم کبھی ان کو گھر نہ رکھتے۔

(۲) اگر حضرت عائشہ رضی اللہ تعالے عنہا میں کسی قسم کی اعمالی کمزوری ہوتی تو رب کریم آپ کے متعلق باتیں کرنے والوں کو اتنی اتنی درے نہ لگوائے جاتے اگر حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالے عنہا کے مخالفین کو خدائی درے لگے خدائی لعنت پڑی مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم کو اذیت پہنچانی ثابت ہوا کہ قیامت تک حضرت عائشہ صدیقہ مطہرہ رضی اللہ تعالے عنہا کے متعلق قیامت تک مخالفت کرنے والوں کو خدائی دروں کی سزا بھی ملے گی اور خدائی ملعون بھی ہوں گے اور مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم کی اذیت کا عذاب زائد ملے گا مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم کو ازواجی تکلیف دی

جائے جس کے متعلق نص موجود ہے الَّذِيْنَ يُؤْذُوْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ لَعَنَهُمُ اللّٰهُ اور اولاد کی تکلیف دی جائے تم ہر طرح کی خانگی تکلیف مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کو پہنچاؤ مجرم نہیں بلکہ يَحْسَبُوْنَ اَنَّهُمْ مُّهْتَدُوْنَ کے حامل بنو اور جنہوں نے تمام عمر زوجیت میں گزاری حقیقی بیٹیاں رب کریم نے عطا فرمائیں ان کو تم دشمن سمجھو فاعتبروا یا اولی الابصار ۔

اور جب لونڈی مومنہ کو ایمانی فضیلت حاصل ہے تو ایک آزاد مومنہ کا شان کیسا بڑا ہے اور خصوصاً ایسی آزاد مومنہ کنواری جس کی پرورش دامن مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم میں ہو اور زوجیت مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم جس کو حاصل ہو بھلا اس کا کیسا شان ہوگا ائمہ عظام کے گھر لونڈیاں تھیں باقی عورتیں ان کے جوتے کے غبار کا مقابلہ نہیں کر سکتیں تو بھلا ائمہ عظام کی زوجیت میں ان کو اگر یہ درجہ حاصل ہے تو مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجیت میں آزاد واحد کنواری کا شان کیوں نہ ایسا بڑا ہو کہ اس کا شان رب کریم قرآن کریم میں بیان فرمائے اور اس کی تطہیر بھلا کیسے نہ بیان فرمائے اور اس کی تطہیر اور گناہ سے بریت رب کریم نے قرآن کریم میں بیان فرمادی اس کے شان کو وہ کب پہنچ سکتے ہیں جن کے پاس اپنے ایماندار ہونے کی کوئی سند موجود نہیں حضرت عائشہ صدیقہ مطہرہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا کے پاس اپنی تطہیر کی خدائی سند موجود اور ان کے شان کی قرآنی آیتیں موجود طاعنین اپنے ایمان کا ثبوت ہی قرآن کریم سے دکھادیں ۔ ھذا اکمل اللہ ۔

آیت تطہیر حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالے عنہا

(چوتھی دلیل، نور ۱۸/۲) اِنَّ الَّذِیْنَ جَآءُوْ بِالْاِفْكِ عُصْبَةٌ مِّنْكُمْ لَا تَحْسَبُوْهُ شَرًّا لَّكُمْ بَلْ هُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ لِكُلِّ امْرِئٍ مِّنْهُمْ مَّا اكْتَسَبَ مِنَ الْاِثْمِ وَالَّذِىْ تَوَلّٰى كِبْرَهٗ مِنْهُمْ لَهٗ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ○

جو لوگ تم سے ایک جماعت بہتان لائے تم اس کو بُرا نہ گمان کرو بلکہ وہ تمہارے لئے بہتر ہے ہر شخص کو ان سے جو اس نے گناہ کیا اس کا بدلہ ملے گا اور جو شخص ان سے بڑھ چڑھ کر رہے ہوا اس کو بہت بڑا عذاب ہے۔

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا کا خدائی فیصلہ کہ آپ مطہرہ اور صدیقہ ہیں

یہ آیتہ مذکورہ بالا حضرت عائشہ صدیقہ مطہرہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا کے حق میں نازل ہوئی

(۱) لفظ افک سے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا کی تطہیر ثابت ہوئی کیونکہ رب کریم نے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا کے خلاف باتیں بنانے کو صاف لفظ افک فرما دیا کہ یہ باتیں کرنے والے جھوٹا الزام لگاتے ہیں خداوند کریم کے لفظ افک فرمانے سے جھوٹا الزام لگانے والے بنجاست الزامی میں گنہگار رہ گئے اور حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی تطہیر ثابت ہو گئی جب الزام لگانے والے خدائی شہادت سے کاذب ثابت ہو گئے تو حضرت عائشہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا صدیقہ ثابت ہو گئیں۔

بہتان الزام لگانے سے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالٰی عنہا کی شان دوبالا ہوئی

(۲) لَا تَحْسَبُوْهُ شَرًّا لَّكُمْ بَلْ هُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ اے عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالٰی عنہا لوگوں کے اتہام سے آپ مغموم نہ ہونا یہ آپ کے حق میں برائی نہیں ہے بلکہ بھلائی ہے کیونکہ بعد میں آنے والے کئی آپ کے مخالف ہو جائیں گے تو جب حضرت عائشہ رضی اللہ تعالٰی عنہا کی تطہیر قرآن کریم میں رب کریم نے بیان فرما دی تو بعد میں بھی برائی بیان کرنے والے کا منہ بند فرما دیا اور حضرت عائشہ مطہرہ صدیقہ رضی اللہ تعالٰی عنہا کے لئے یہی بہتری تھی کیونکہ رب کریم عالم الغیب کو علم تھا کہ بعد میں بھی ان کے مخالفین پیدا ہو نگے اس لئے رب کریم نے بَلْ هُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ فرمایا تاکہ بعد میں حضرت عائشہ مطہرہ صدیقہ رضی اللہ تعالٰی عنہا کے خلاف اگر کوئی بکواس کرے گا تو امت مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم قرآن کریم سے ان کی تطہیر و تصدیق بیان کر کے ان کو قرآنی جواب دینگے۔ دشمن نے سوچا کہ میں محبوب خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ کے خلاف بہتان باندھوں گا۔ تو شان رسالت میں فرق آئے گا لیکن جس نے مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم کا جوڑا بنایا وہ شان رسالت کو کب دھکہ لگنے دیتا ہے رب کریم اپنے کلام سے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالٰی عنہا کی برأت اور تطہیر ثابت فرمائی جس سے وہ صدیقہ کہلانے کی حقدار ہو گئیں یہ ہے قرآنی بَلْ هُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ کا مطلب۔

(۳) لِكُلِّ امْرِئٍ مِّنْهُمْ مَّا اكْتَسَبَ مِنَ الْاِثْمِ سے ثابت فرما دیا کہ جو شخص حضرت عائشہ صدیقہ مطہرہ رضی اللہ تعالٰی عنہا کے متعلق بدگوئی کرتا ہے وہ گنہگار ہے اور اس گناہ کا بدلہ اسی کو رب کریم ضرور دے گا۔

(۴) وَالَّذِیْ تَوَلّٰی کِبْرَہٗ سے رب کریم نے ثابت فرمایا کہ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ صدیقہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا پہ بدگوئی میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے والا گناہ کبیرہ کا سزاوار ہے اب جس کا جی چاہے حضور صلے اللہ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ صدیقہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا کے متعلق بدظنی کر کے گناہ کبیرہ کا مرتکب بن جائے اور سزا آگے سنائی فرمایا۔

(۵) لَہٗ عَذَابٌ عَظِیْمٌ رب کریم کی طرف سے ایسے شخص کو بہت بڑا عذاب ہوگا۔ حضور صلے اللہ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ صدیقہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا کے متعلق اب بھی قیامت تک اگر کوئی بدظنی یا بدگوئی کا مرتکب ہوگا تو وہ رب کریم کے وَلَہٗ عَذَابٌ اَلِیْمٌ کا مستحق ہوگا حضرت عائشہ صدیقہ مطہرہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا کی بدگوئی اور بدظنی کر کے جس کا دل چاہے عذاب عظیم کو خرید لے۔

آگے اللہ تعالےٰ نے ان مومنین کو ڈانٹا جنہوں نے افک میں حصہ تو نہیں لیا لیکن حضرت عائشہ صدیقہ مطہرہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا کی عیب گوئی سے امداد نہیں فرمائی بلکہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم کو طلاق دینے کا مشورہ دیا حضرت صدیقہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا چونکہ میرے مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی محبوبہ تھیں اس لئے اپنے ایسے مشیروں کی ایک نہ سنی لیکن جب کریم نے عالمین اتک کو اتنی اتنی وردوں کا حکم سنایا تو ساتھ ہی طلاق دینے کے مشیروں کو بھی ڈانٹا۔

مذکورہ آیت کے معنی شیعہ تفاسیر سے

مجمع البیان ۱۳۱/۷ | لَا تَحْسَبُوْہُ شَرًّا لَّکُمْ بَلْ ھُوَ خَیْرٌ لَّکُمْ ھٰذَا خِطَابٌ لِعَائِشَۃَ وَصَفْوَانَ لِاَنَّھُمَا قُصِدَا

بالإفك ولمن اغتم بسبب ذلك وخطاب بكل من يرمى عن ابن
عباس انه لا تحسبوه اغتم الإفك شرا لكم بل هو خير لكم لأن
الله تعالى يبرئ عائشة ويأجرها بصبرها واحتسابها .

نہ گمان کرو تم اس افک کو تمہارے لئے برا ہے بلکہ وہ تمہارے لئے بہتر ہے یہ کم جمع کا خطاب حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا اور صفوان رضی اللہ تعالےٰ عنہ کو ہوا ہے اس لئے کہ وہ دونوں ہی بناوٹ کا ارادہ کئے گئے اور ہر اس شخص کے لئے بھی خطاب ہے جس پہ تہمت لگائی جائے ابن عباس رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے۔ کہ افک کے غم کو تم اپنے لئے برا نہ سمجھو بلکہ وہ تمہارے لئے بہتر ہے کیونکہ اس آیۃ مذکورہ سے اللہ تعالےٰ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا کو بری کرتا ہے اور حضرت عائشہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا کو اس کے صبر اور ضبط کا ثواب ملے گا۔

کیوں جناب اب تو تمہارے مذہب کی تفسیر میں تمہارے علامہ طبرسی کو بھی تسلیم کرنا پڑا کہ واقعی یہ آیت مذکورہ بالا حضرت عائشہ صدیقہ مطہرہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا کو رب کریم نے خطاب فرمایا ہے اور کم ضمیر جمع سے خطاب فرمایا جو ادب ازواج مطہرات کو واضح کرتا ہے جس کا ادب رب کریم کو ملحوظ ہو اس کو بندہ کہلانے والا اگر اس کا ادب نہ کرے تو لعنت رب کریم ہے شان نزول اور خطاب خاص ہوتا ہے لیکن حکم عام ہوتا ہے اس واقعہ افک کی بڑی بہتری یہ ہے کہ رب کریم نے اپنے قرآن کریم میں شان حضرت عائشہ صدیقہ مطہرہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا اور ان کی عیب سے بریت اور ان کی ظاہرہ باطنہ طہارت بیان فرما کر قیامت تک آنے والے دشمنوں کے لئے بھی کافی ضرب شدید لگائی ہے۔

حضرت عائشہ صدیقہ مطہرہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا کے غیر مؤیدین مومنین کو ڈانٹ خداوندی

(پانچویں دلیل) نور ۱۸/۲ لَوْلَآ اِذْ سَمِعْتُمُوْهُ ظَنَّ الْمُؤْمِنُوْنَ وَالْمُؤْمِنٰتُ بِاَنْفُسِهِمْ خَيْرًا وَّقَالُوْا هٰذَآ اِفْكٌ مُّبِيْنٌ

جب سنا تم نے افک کی بات کو مومنین اور مومنات نے اپنے دلوں میں کیوں نہیں اچھا خیال کیا اور کیوں نہیں انہوں نے کہا کہ یہ صاف صاف بہتان ہے۔

یہ آیت کریمہ بھی حضرت عائشہ صدیقہ مطہرہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا کے شان میں نازل ہوئی اس آیت کریمہ میں رب کریم نے ان ایماندار مرد عورتوں کو ڈانٹ کر بہتان جاننے والوں نے جب حضرت عائشہ صدیقہ مطہرہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا پر بہتان گھڑا تو تمہارے دلوں میں حضرت عائشہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا کے متعلق کیوں نہ بہتر بات کا خیال آیا۔

(۱) اس سے معلوم ہوا کہ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ صدیقہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا کے متعلق مومن کے دل میں بھی خیال اچھا ہونا چاہیئے اگر صدیقہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا کے متعلق دل میں بھی ان کے خلاف خیال کھٹکے تو ایمان جاتا رہتا ہے بلکہ ہر مومن کے دل میں ان کے متعلق صفائی اور شان کا عقیدہ ہونا ضروری ہے جو اس آیت سے واضح ہوا اور اگر حضرت عائشہ صدیقہ مطہرہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا کے متعلق دل میں اچھا عقیدہ نہ رکھے تو بھی گنہگار رہے۔

حضرت عائشہ صدیقہ مطہرہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا کی موافقت میں بات نہ کرنے والوں کو دوسری خداوندی ڈانٹ

(۲) اور قَالُوْا هٰذَآ اِفْكٌ مُّبِيْنٌ سے واضح ہو گیا جو اللہ پاک نے فرمایا کہ اے ایماندارو تمہیں اِفْك کے متعلق زبانی بھی یہ اعلان کرنا چاہیے تھا هٰذَآ اِفْكٌ مُّبِيْنٌ کہ یہ صریح بہتان اور رب کریم نے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا کی صفائی میں یہ کلمہ ھذا افك مبین نہ کہنے والوں کو ڈانٹا کہ جو ایماندار خاموش ہے یا صدیقہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا سے روگردانی کا مشورہ دیتا ہے انہوں نے کیوں نہیں یہ کہا کہ یہ حضرت عائشہ ام المومنین رضی اللہ تعالےٰ عنہا پر صاف بہتان ہے اللہ تعالےٰ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ مطہرہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا کی موافقت نہ کرنے والے ایمانداروں کو دوسری ڈانٹ خداوندی ہے ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ مطہرہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا کے خلاف بکواس کر کے ایماندار ہونے کا دعویٰ کرتے ہیں کیا کوئی ایسا شخص ہے جو حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ کا فتویٰ حضرت ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ مطہرہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا کے خلاف دکھائے ایسے شخص کو فقیر

نقد

پانچ روپے انعام

پیش کرے گا کہ اِنْ لَّمْ تَفْعَلُوْا وَلَنْ تَفْعَلُوْا فَاتَّقُوا النَّارَ الخ

مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم سے حضرت عائشہ صدیقہ مطہرہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا کے متعلق روگردانی کے مشیرین مومنین کو تنبیہ خداوندی ڈانٹ

(چھٹی دلیل، نور ۱۸/۲) { وَلَوْلَآ اِذْ سَمِعْتُمُوْهُ قُلْتُمْ مَّا يَكُوْنُ لَنَآ اَنْ نَّتَكَلَّمَ بِهٰذَا سُبْحٰنَكَ هٰذَا بُهْتَانٌ عَظِيْمٌ }۔

اور جب تم نے اس بہتان کو سنا تو تم نے کیوں نہیں کہا ہمارے لیے یہ لائق نہیں کہ ہم یہ بات اپنے منہ سے نکالیں اور تم نے کیوں نہیں کہا کہ یا اللہ تو پاک ذات یہ حضرت عائشہ صدیقہؓ پر بہت بڑا بہتان ہے۔

یہ آیۃ کریمہ بھی حضرت عائشہ صدیقہ مطہرہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا کے اظہار شان کے لیے نازل ہوئی۔

اس آیۃ کریمہ میں اللہ تعالےٰ جل جلالہٗ نے ان مسلمانوں کو ڈانٹا جنہوں نے مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کو مشورہ دیا کہ حضور آپ کو اس عورت کے علاوہ اچھی اچھی کنواری عورتیں مل سکتی ہیں آپ اس کی پرواہ نہ کریں چونکہ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کو حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا سے زیادہ محبت تھی سات برس کی عمر میں ہی آپ نے نکاح کیا تھا اور نو برس کی عمر میں آباد فرمایا اور اپنے پاس ہی رکھا تو آپ نے ان کو اس بات کا جواب برسر منبر فرمایا۔

بخاری مَنْ يَّعْذِرُنِيْ مِنْ رَّجُلٍ قَدْ بَلَغَنِيْ عَنْهُ اَذَاهُ فِيْ اَهْلِيْ وَاللّٰهِ مَا عَلِمْتُ عَلٰى اَهْلِيْ اِلَّا خَيْرًا وَلَقَدْ ذَكَرُوْا رَجُلًا مَا عَلِمْتُ عَلَيْهِ اِلَّا خَيْرًا وَمَا يَدْخُلُ عَلٰى اَهْلِيْ اِلَّا مَعِيْ۔

بخاری شریف کون شخص ہے جو ایسے آدمی کے متعلق مجھ سے عذر کرے جس سے مجھے میرے اہل کو تکلیف پہنچی خدا کی قسم میں اپنے اہل پر سوائے نیکی کے اور کچھ نہیں جانتا اور جس آدمی یعنی صفوان بن معطل کے متعلق انہوں نے ذکر کیا ہے اس کے متعلق بھی سوائے نیکی کے میں اور کچھ نہیں جانتا۔

میرے پیارے محبوب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰى اِلَّا وَحْیٌ کے مطابق بغیر وحی الٰہی کے کبھی ارشاد نہیں فرمایا لیکن حضرت عائشہ صدیقہ مطہرہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا کے متعلق قبل از وحی الٰہی منبر پر چڑھ کر صفائی پیش فرمائی تاکہ کوئی یہ نہ کہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ مطہرہؓ کے متعلق آپ کو کسی قسم کا شک تھا جیسا کہ بریرہ و زینب بنت جحشؓ نے بھی آپ کے سامنے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی نیکی کی صفائی پیش فرمائی ایسے ہی آپ کے ازواج مطہرات سے حضرت زینب بنت جحشؓ سے جو بڑی عابدہ صالحہ مشہور تھیں انہوں نے بھی حضرت عائشہ صدیقہ مطہرہ کے متعلق نیکی کی صفائی پیش فرمائی اور جو مخالف تھے یا خلاف مشورہ دیا۔ تو میرے محبوب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم منبر پر چڑھے اور حضرت عائشہ صدیقہ مطہرہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا کی طرف سے حلفیہ بیان دے کر صفائی بیان فرمائی مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم اس بیان سے حضرت عائشہ صدیقہ مطہرہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا کے صفائی کے گواہ پیش ہو رہے ہیں۔

جنہوں نے آپ کی زوجہ مطہرہ کے متعلق بہتان عظیم کا ارتکاب کیا اور خلاف باتیں کرتے رہے یا جو حضرت عائشہ صدیقہ مطہرہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا کی محبت کو پس پشت ڈال کر آپ کو اور عورتوں کا مشورہ دیتے تھے ان سب سے میرے پیارے رحمۃ اللعالمین صلے اللہ علیہ وسلم کو سخت تکلیف پہنچی مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے گھر کی بات ہے۔

نذیرا للعالمین بھی خود ہیں ساری مخلوق کے واحد حاکم خود ہیں لیکن اپنے گھر کی بات کا بھی فیصلہ خود بخود نہیں فرمایا حالانکہ ارشاد خداوندی موجود ہے۔ فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُونَ حَتّٰى يُحَكِّمُوكَ فِيمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ ثُمَّ لَا يَجِدُوا فِي أَنْفُسِهِمْ حَرَجًا مِمَّا قَضَيْتَ وَيُسَلِّمُوا تَسْلِيمًا ۝ حضور قسم ہے آپ کے رب کی یہ لوگ ایماندار نہیں ہو سکتے یہاں تک کہ آپ کو واحد حاکم نہ تسلیم کر لیں اس چیز میں جو آپ نے ان کے درمیان فیصلہ فرمایا پھر وہ سن کر اپنے دلوں میں کھٹکا بھی نہ پائیں جو آپ نے فیصلہ فرما دیا اور تسلیم کر لیں جیسا کہ حق ہے تسلیم کر لے گا۔

تاریخ کامل ۲/۱۴ { قَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ مَا بَالُ رِجَالٍ يُؤْذُونَنِي فِي أَهْلِي يَقُولُونَ عَلَيْهِنَّ أَهْلَ بَيْتٍ غَيْرَ الْحَقِّ۔

خدائی فیصل خود مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم لیکن گھر والی مطہرہ کا مقدمہ سامنے آتا ہے تو آپ بطور گواہ صفائی حلفیہ بیان دے کر حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا کی طرف سے خوش پوش ہوتے ہیں عورتوں سے حضرت زینب اور بریرہ کو آپ نے بلایا۔

تاریخ کامل ۲/۱۴ { فَقَامَ إِلَيْهَا عَلِيٌّ فَضَرَبَهَا ضَرْبًا شَدِيدًا وَهُوَ
البدایہ والنہایہ ۲/۱۶۲ { يَقُولُ اصْدُقِي رَسُولَ اللّٰهِ فَقَالَتْ وَاللّٰهِ مَا أَعْلَمُ إِلَّا خَيْرًا۔

تاآج اہل بیت سے بیوی کا معاملہ ہے خود حاضر و ناظر کی طاقت رکھتے ہیں لیکن مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم حضرت عائشہ صدیقہ مطہرہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا کی طرف سے اکیلے اپنی صفائی کی گواہی پر اکتفا نہیں فرماتے اوروں سے بھی حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا کے صفائی کے گواہ کے طور پر گواہی دلاتے ہیں تاکہ آج اگر شرعی فیصلے میں کے اپنے اکیلے کی شہادت

کو اں کبھی ترکی بیٹی کے معاملے میں بھی حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اکیلے کی گواہی تسلیم کرنی پڑے گی اور مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم حلفیہ بیان کے ساتھ اور دوں کی گواہی بھی اکٹھا کروائے جا رہے ہیں تاکہ شرعی اصول میں فرق نہ آئے تو حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ اکیلے کی گواہی کیسے منظور ہو سکتی تھی۔

ازواج مطہرات مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا خدائی امتحان اور ان کا پاس ہونا

(سازی میل)

الاحزاب ۲۱/۴ } يٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ قُلْ لِّاَزْوَاجِكَ اِنْ كُنْتُنَّ تُرِدْنَ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا وَزِيْنَتَهَا فَتَعَالَيْنَ اُمَتِّعْكُنَّ وَاُسَرِّحْكُنَّ سَرَاحًا جَمِيْلًا ۝

اے ہر وقت کے خبردار فرما دیجئے اپنے ازواج کو اگر تم دنیا کی زندگی کی زینت کا ارادہ رکھتی ہو تو آؤ تمہیں دنیوی سامان دیدوں اور میں تمہیں رخصت کر دوں اچھا رخصت کرنا۔

اس آیۃ کریمہ میں بھی شان ازواج مطہرات مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم بیان فرمایا ہے۔

مذکورہ آیۃ کریمہ میں رب کریم نے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو ارشاد فرمایا کہ اپنے ازواج مطہرات کو فرما دیجئے کہ اگر تمہیں صرف دنیاوی زینت کی ضرورت ہے تو ارادہ ظاہر کرو اور جو آپ کے ازواج مطہرات سے دنیاوی مال کی خواہشمند ہو اس کو کچھ دنیاوی مال دے کر فوراً رخصت فرما دیجئے وہ آپ کے قابل نہیں۔

اس فرمان خداوندی سے ثابت ہوا کہ طالب دنیا عورت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجیت میں نہیں رہ سکتی اور اگر کوئی طالب ہوتیں تو اس فرمان خداوندی سے ظاہر ہو جاتیں اور مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اس کو بفرمان خداوندی ضرور تین طلاق دے کر گھر سے نکال دیتے

آپ کے ازواج مطہرات سے دربار رسالت میں اس بات کا کسی نے نہ ارادہ ظاہر کیا اور نہ ہی بعد از وصال مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم آپ کے ازواج مطہرات سے کسی نے مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کا ورثہ طلب کیا اس سے صاف واضح ہے کہ ازواج مطہرات مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم طالب مال دنیاوی نہ تھیں اور کوئی عورت اگر دنیا کے مال کی طالبہ ہوتی تو وہ ازواج مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے ازواج مطہرات کے مرتبے کو عند اللہ کبھی نہیں پہنچ سکتی نہ دنیا میں نہ عقبیٰ میں کیونکہ مذکورہ بالا فرمان خداوندی کے ارشاد پر کسی نے دنیاوی مال پہ لبیک نہیں کہا اور اللہ اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اور جنت کو پسند فرمایا اور دنیاوی مال طلب نہیں کیا اور ثواب آخرت کی ہی طلب گار ہیں تو اللہ تعالےٰ نے پھر اور ارشاد فرمایا۔

الاحزاب ۲۱/۳ { فَاِنۡ كُنۡتُنَّ تُرِدۡنَ اللّٰهَ وَرَسُوۡلَهٗ وَالدَّارَ الۡاٰخِرَةَ فَاِنَّ اللّٰهَ اَعَدَّ لِلۡمُحۡسِنٰتِ مِنۡكُنَّ اَجۡرًا عَظِيۡمًا ○

اور اگر تم اللہ اور اس کے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اور آخرت کے گھر کا ارادہ رکھتی ہو تو بے شک اللہ تعالےٰ نے تم سے نیکی کرنے والوں کے لئے بہت بڑا ثواب تیار کیا ہے۔

جب ازواج مطہرات مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے رضا مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم اور خداوند کریم کی رضا کو دنیاوی مال پر مقدم سمجھا تو ارشاد الٰہی ہوتا ہے کہ تم اگر اللہ اور اس کے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اور آخرت کے ثواب کی طالبہ ہو تو تمہارے لئے خداوند کریم کے نزدیک اجر عظیم ہے تو مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کا اپنے ازواج مطہرات سے کسی کو طلاق دے کر نہ چھوڑنا یہ ازواج مطہرات کے ارادہ جنت اور غلامی مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی ہی دلیل ہے تو ارشاد الٰہی ہوتا ہے۔

مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے ازواج مطہرات دنیا کی سب عورتوں سے بالا ہیں

(دلیل اول)

الاحزاب ۳۲ } یٰنِسَآءَ النَّبِیِّ لَسْتُنَّ کَاَحَدٍ مِّنَ النِّسَآءِ اِنِ اتَّقَیْتُنَّ فَلَا تَخْضَعْنَ بِالْقَوْلِ فَیَطْمَعَ الَّذِیْ فِیْ قَلْبِهٖ مَرَضٌ وَّ قُلْنَ قَوْلًا مَّعْرُوْفًا ۝

اے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی ازواج مطہرات باقی عورتوں سے تم کسی کی مثل نہیں ہو اگر تم متقیہ ہو پھر تم آواز کو آہستہ مت کرو تو جس کے دل میں بیماری ہے وہ طمع کرے گا اور تم بات سیدھی کہو۔

اس آیتہ کریمہ سے کئی مطالب ثابت ہوئے۔

(۱) یٰنِسَآءَ النَّبِیِّ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے ازواج مطہرات کو رب کریم بلا واسطہ خطاب فرماتا ہے اور مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی زوجیت میں جو دخل ہے اس خطاب خداوندی نے نبوۃ کی طرف نسبت اضافی کر کے ازواج مطہرات کے شان کو دوبالا فرما دیا۔

(۲) لَسْتُنَّ کَاَحَدٍ مِّنَ النِّسَآءِ فرمان خداوندی نے خلق کی تمام عورتوں سے مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے ازواج مطہرات کو رتبے میں ممتاز بنا دیا کیونکہ قرآن کریم میں اور کسی عورت کے متعلق رب کریم نے ایسا نہیں فرمایا کہ تمہاری مثل دنیا کی کوئی عورت شان میں ہمسری نہیں کر سکتی یہ منفرد شان صرف مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے ازواج مطہرات کو ہی حاصل ہے علی رغم انف عدو میدان حشر میں اس آیتہ کریمہ کا مکتوبہ علم ازواج مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے اوپر جھومتا نظر آئے گا اور عدو دین ازواج مطہرات

مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم یَوْمَ یَعَضُّ الظَّالِمُ عَلٰی یَدَیْهِ کے حامل ہوں گے ۔

(۳) فَلَا تَخْضَعْنَ بِالْقَوْلِ سے رب کریم نے ازواج مطہرات مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کو کھڑ میٹھے گرج کر فیصلہ کرنے کا ارشاد فرمایا تاکہ ان کا دشمن خوب جسے اور ان کا شان قرآن کریم میں پڑھ کر یَحْضُرُوْنَ وُجُوْهَهُمْ سے اپنی حسرت نکال لے ۔

(۴) وَقُلْنَ قَوْلًا مَّعْرُوْفًا ۝ سے رب کریم نے ازواج مطہرات مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے قول حقہ کی تعریف فرمادی کہ

جن کا کلام یَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ کے خلاف نہ ہو اور جن کے کلام سے عالمین کی حکمرانی کا ظہور ہو اور جن کے قلوب متقی ہوں اور جن کے وجود کی مماثلت دنیا میں مفقود ہو بھلا ایسی ہستیوں پہ اگر کوئی حسد نہ کرے تو حسد کا اور کونسا مقام ہو سکتا

حضرت عائشہ صدیقہ مطہرہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا کے خلاف آواز کسنا خداوند کریم کے نزدیک یہ معمولی بات نہیں“

(نویں دلیل)

نور ۱۸/۲ } اِذْ تَلَقَّوْنَهٗ بِاَلْسِنَتِكُمْ وَتَقُوْلُوْنَ بِاَفْوَاهِكُمْ مَّا لَيْسَ لَكُمْ بِهٖ عِلْمٌ وَّتَحْسَبُوْنَهٗ هَيِّنًا ۖ وَّهُوَ عِنْدَ اللّٰهِ عَظِيْمٌ

جب زبانی باتیں چلانے تھے تم اور اپنے مونہوں سے تم وہ بات کہتے تھے جس کا تمہیں علم نہیں اور حضرت عائشہؓ کے خلاف کہنے کو تم آسان بات سمجھتے تھے حالانکہ اللہ کے نزدیک یہ بہت بڑی بات ہے ۔

یہ آیت مذکورہ بالا بھی حضرت عائشہ صدیقہ مطہرہؓ کے شان بیان کرنے کے واسطے نازل ہوئی۔

(۱) وہ لوگ جو حضرت عائشہ صدیقہ مطہرہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا کے بہتان کو جیتو بھیت آگے آگے باتیں کرتے تھے ان کو رب کریم نے ڈانٹا کہ خبردار میرے محبوب صلے اللہ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ کے خلاف کوئی بات نہ کرے تمہارے منہ اس قابل نہیں کہ آپ کے گھر کی بات تم کرو جو شخص مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ کے خلاف بات کہے گا وہ گناہ کبیرہ کا مرتکب ہوگا۔

(۲) جو خلاف بات کہنے والے ہیں وہ بے علمی سے باتیں بناتے ہیں۔

(۳) تم نے حضرت عائشہ صدیقہ مطہرہ کی مخالفت کو معمولی سمجھا ہے حالانکہ وہ اللہ کے نزدیک بہت بڑی بات ہے۔

نتیجہ

اللہ تعالےٰ نے حضرت عائشہ صدیقہ مطہرہ کے خلاف اس زمانہ میں مسلمانوں کو شک نہیں کرنے دیا اور فرمایا کہ تم نے شان عائشہ صدیقہ مطہرہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا کو معمولی سمجھا ہے یہ غلط ہے حضرت عائشہ صدیقہ مطہرہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا کی شخصیت میں دنیا کی عورتیں نہیں ہو سکیں ان کی شان میں رب کریم نے قرآن کی آیتیں نازل فرمائیں جو قیامت تک قرآن میں درج رہینگی۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا کے مخالفین باتیں بنانے والے خداوند کریم کے نزدیک کاذبین ہیں:

(دسویں دلیل)

نور ۱۸/۲ } لَوۡلَا جَآءُوۡ عَلَيۡهِ بِاَرۡبَعَةِ شُهَدَآءَ‌ ۚ فَاِذۡ لَمۡ يَاۡتُوۡا بِالشُّهَدَآءِ فَاُولٰٓـئِكَ عِنۡدَ اللّٰهِ هُمُ الۡكٰذِبُوۡنَ ۔

کیوں نہیں لائے وہ چار گواہ تو جب وہ گواہ نہیں لائے تو یہ اللہ کے نزدیک جھوٹے ہیں۔

کیا شان ہے حضرت صدیقہ مطہرہ رضی اللہ تعالے عنہا کا کہ جس کے مقدمے کا سرکاری وکیل رب کریم ہو۔

حضرت عائشہ صدیقہ مطہرہ رضی اللہ تعالے عنہا کے عزت و ہتک کے مقدمہ میں سرکاری وکیل رب کریم خود ہے خود ہی فیصل اور خود ہی سرکاری وکیل جو باوجود سمیع و بصیر ہونے کے بناوٹیوں سے گواہ طلب فرماتا ہے تاکہ ثابت ہوجائے کہ اپنے محبوب صلے اللہ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ رضی اللہ تعالے عنہا کی وکالت بھی خود فرماتا ہے جب وہ گواہان نہ پیش کر سکے۔ تو رب کریم نے فیصلہ فرمادیا کہ یہ لوگ حضرت عائشہ مطہرہ رضی اللہ تعالے عنہا کے خلاف بکنے والے فَاُولٰٓـئِكَ عِنۡدَ اللّٰهِ هُمُ الۡكٰذِبُوۡنَ ۔ یہ خدائی فیصلہ تاقیامت حضرت عائشہ صدیقہ مطہرہ رضی اللہ تعالے کے حق میں رہیگا حضرت عائشہ صدیقہ مطہرہ رضی اللہ تعالے عنہا کی صداقت اور صفائی کے گواہ بن کر منبر پہ چڑھ کر میرے مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم نے شہادت پیش فرمائی اور ازلی فیصل نے فَاُولٰٓـئِكَ عِنۡدَ اللّٰهِ هُمُ الۡكٰذِبُوۡنَ کا فیصلہ مخالفین حضرت عائشہ مطہرہ رضی اللہ تعالے عنہا کو سنا دیا مخالفین حضرت عائشہ صدیقہ مطہرہ جب عند اللہ ھم الکاذبون ثابت ہو گئے اور حضرت عائشہ صدیقہ کا صدیقہ ہونا رب کریم نے ثابت فرمادیا زوجہ ہو مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم کی اور آپ کی زوجہ کی تطہیر اور صداقت کا تمغہ پیش کرنے والا رب کریم ہو اور حضرت عائشہ صدیقہ مطہرہ رضی اللہ تعالے عنہا کی

یادگار ہیں اس نسخے کا عکس قرآن کریم میں جڑ دیا ہو تو آج ہی ان کو کوئی مخالف تیر اندازی کرے تو اسے بقانون خداوندی عنداللہ عظیم کو ہاتھ میں لیا اور جو منہ سے کہہ رہا ہے۔ وہ مَا لَيْسَ لَكُمْ بِهٖ عِلْمٌ کا حامل ہے اور بات خلاف کہہ کر مَا يَكُوْنُ لَنَا اَنْ نَّتَكَلَّمَ بِهٰذَا کا منکر بن رہا ہے اور لَسْتُنَّ كَاَحَدٍ مِّنَ النِّسَآءِ کے شان میں گستاخی کر رہا ہے تو اللہ تعالےٰ ایسے شخص کے حق میں فیصلہ سنا رہا ہے اُولٰٓئِكَ عِنْدَ اللّٰهِ هُمُ الْكٰذِبُوْنَ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی موجودگی میں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا کے خلاف حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ کے حق میں رب کریم نے کیوں نہ فیصلہ دیا حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالےٰ عنہا کے بیان کے خلاف حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا کو کیوں فضیلت دی اور حضرت عائشہؓ صدیقہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا کو حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ سے کیوں مقدم سمجھا حضور صلے اللہ علیہ وسلم کی زوجیت میں اس وقت اگر فیصلہ افضلیت حضرت عائشہ رضی اللہ تعالےٰ کے حق میں ہوا تو قیامت تک حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا کی زوجیت اور جنت میں بھی زوجیت حضرت عائشہ صدیقہ مطہرہ قائم ہے تو فضیلت بھی حضرت عائشہ صدیقہ مطہرہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا کی ہی مقدم رہیگی اور کوئی آپ سے مقدم ہو سکتا نہیں کیونکہ بفرمان خداوندی۔

مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی ازواج مطہرات مومنوں کی مائیں ہیں

(گیارہویں دلیل)

الاحزاب ٢١/١ } اَلنَّبِيُّ اَوْلٰى بِالْمُؤْمِنِيْنَ مِنْ اَنْفُسِهِمْ وَاَزْوَاجُهٗٓ اُمَّهٰتُهُمْ ۭ وَاُولُوا الْاَرْحَامِ بَعْضُهُمْ اَوْلٰى

بِبَعْضٍ ۔

نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم بہت اقرب ہیں مومنین کے لئے ان کی جانوں سے اور آپ کے ازواج مطہرات مومنین کی مائیں ہیں اور رشتہ دار بعض ان کے اقرب ہیں بعض سے۔

اس آیت کریمہ میں رب کریم نے پہلا درجہ مومنین کے لیئے مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کا بیان فرمایا۔ بعدازاں آپ کے ازواج مطہرات کا اور یہ بھی فرمایا کہ آپ کے ازواج مطہرات مومنین کی مائیں ہیں اور تیسرے درجے پر باقی آپ کے رشتہ داروں کا ذکر فرمایا۔

اس آیۂ کریمہ سے ازواج مطہرات مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے دو شان ثابت ہوئے ۔

(۱) مومنین کے واسطے مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد کا درجہ آپ کے ازواج مطہرات کا ہے اور آپ کے ازواج مطہرات مومنوں کے لئے ایمانی مائیں ہیں جو ایمانی ماں کا منکر ہے وہ اپنے ایمان کا دشمن ہے اور ایمان سے خالی ہے کیونکہ جیسا کہ نسبی ماں کے بغیر بیٹے کا پیدا ہونا محال ہے بیٹا بیٹا ہی تب کہلا سکتا ہے اگر اس کی ماں ہو اگر ماں نہیں تو بیٹا بیٹا کہلانے کا حقدار نہیں ایسے ہی ایمانی ماں کے بغیر ایماندار کہلانا محال کیونکہ ربّ کریم نے مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے ازواج مطہرات کو مومنین کی مائیں مقرر کر دی ہیں نسبی تو ہیں نہیں کیونکہ فرمان خداوندی مَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَا اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ نسبی ماں بننے سے روکتا ہے کیونکہ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم جب ہمارے نسبی باپ ہی نہیں تو آپ کے ازواج مطہرات رضوان اللہ علیہم اجمعین نسبی مائیں کیسے کہلا سکتی ہیں۔ بہر صورت جب اللہ تعالےٰ نے بفرمان خود وَ اَزْوَاجُهٗ اُمَّهٰتُهُمْ سے مومنین کی مائیں آپ کے ازواج مطہرات کو فرما دیا تو ثابت ہوا کہ مومنین کا ذکر فرما کر پھر

ماؤں کا ذکر کرنا یہ ثابت کرتا ہے کہ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے ازواج مطہرات مومنین کی ایمانی مائیں ہیں اور مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم مومنین کے ایمانی باپ ہیں اگر نسبی ماں باپ کے عاق کو ایمان کا حقدار کیسے رہنے دیتا ہے۔ نسبی ماں باپ کا عاق نسبی رشتہ سے محروم اور ایمان کے ماں باپ کا عاق ایمان سے محروم تو اس آیتہ مذکورہ سے ثابت ہوا مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم سے دوسرے درجے پر آپ کے ازواج مطہرات ہیں اور باقی اولوا الارحام تیسرے درجے پر ہیں۔

دوسری دلیل ازواج مطہرات کے اولاد سے رتبہ میں مقدم ہونے کی

(۲) الاحزاب ۲۲/۸ } یَا اَیُّھَا النَّبِیُّ قُلْ لِّاَزْوَاجِکَ وَ بَنَاتِکَ
اے ہر وقت ہر فرد سے ذرے کے خبردار فرما دیجیئے اپنے ازواج مطہرات کو اور اپنی بیٹیوں کو۔

اس آیت کریمہ میں رب کریم نے دو حکم ارشاد فرمائے۔

(۱) فرما دیجئے یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے ازواج مطہرات کو اور بنات کو ازواج کے بعد بیان فرمایا جس سے ثابت فرمایا کہ بنات کا درجہ ازواج کے بعد ہے اگر بنات مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کا درجہ مقدم ہوتا تو رب کریم بھی اپنے بیان میں ازواج مطہرات سے بنات کو مقدم فرماتا حالانکہ دونوں کی نسبت مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی طرف ہے لیکن جن کو رب کریم نے مقدم فرمایا ہم بھی ان کا درجہ مقدم سمجھتے ہیں اور جن کا درجہ رب کریم نے موخر رکھا ہم ان کو موخر سمجھتے ہیں۔ بہر صورت افضلیت میں فرق ہے شان میں فرق نہیں۔

(۲) رب کریم نے بنات مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کو جمع سے ذکر فرمایا تاکہ ثابت ہو جائے

کہ مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم کی بیٹیاں دو سے زائد ہیں کیونکہ جمع عربی میں کم از کم تین پر استعمال ہوتا ہے تو جو لوگ مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم سے تعصب کی بنا پر مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم کی ایک بیٹی ہی کہتے ہیں ان کا رب کریم نے رد فرما دیا کہ آپ کی تین سے زائد بیٹیاں ہیں صرف ایک ہی بیٹی نہیں جو ایک ہی بیٹی کے قائل ہیں اور باقی کا انکار کرتے ہیں وہ قرآن کریم کے منکر ہیں۔

تمام رسولوں کی بیبیاں اولاد پر مقدم ہیں

(۳) الرعد $\frac{13}{6}$ } وَلَقَدْ أَرْسَلْنَا رُسُلًا مِّن قَبْلِكَ وَجَعَلْنَا لَهُمْ أَزْوَاجًا وَذُرِّيَّةً۔

اور حضور ہم نے آپ کے پہلے تمام رسولوں کو بھیجا اور ان کے لئے بیویاں اور اولاد بھی بنائی۔

اس آیت کریمہ میں بھی رب کریم نے اَزْوَاجًا کو ذُرِّيَّةً پر مقدم فرمایا۔ جس سے ثابت ہوا تمام انبیاء علیہم السلام کی بیویاں جب اولاد پر مقدم ہیں۔ تو ہمارے محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ازواج مطہرات بھی ذریۃ پر بفرمانِ خداوندی مقدم ہوئے۔

دخولِ جنت کے وقت بھی بیویاں اولاد سے پہلے داخل ہوں گی

(۴) الرعد $\frac{13}{3}$ } جَنَّاتُ عَدْنٍ يَدْخُلُونَهَا وَمَن صَلَحَ مِنْ آبَائِهِمْ وَأَزْوَاجِهِمْ وَذُرِّيَّاتِهِمْ وَالْمَلَائِكَةُ يَدْخُلُونَ

...علیہم من کل باب ـ

مومنین جنت عدن میں داخل ہوں گے اور جو ان کے ماں باپ سے نیک لوگ ہوں گے اور ان کی بیویوں سے اور ان کی اولاد سے اور ان پر ہر دروازے سے فرشتے داخل ہونگے۔

رب کریم نے دعا میں بھی بیوی کو اولاد پر مقدم رکھا

۵) الفرقان ۱۹/۶ } وَالَّذِيْنَ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا هَبْ لَنَا مِنْ اَزْوَاجِنَا وَذُرِّيّٰتِنَا قُرَّةَ اَعْيُنٍ وَّاجْعَلْنَا لِلْمُتَّقِيْنَ اِمَامًا ـ

اور وہ لوگ جو کہتے ہیں اے ہمارے رب ہماری بیویوں اور ہماری اولاد سے آنکھوں کی ٹھنڈک عطا فرما اور ہمیں متقین کا امام بنا۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالٰی عنہا کا مقدم ہونا شیعہ کتب حدیث سے

قرب الاسناد ۱۸۵ } هَلُمَّ طَعَامَكِ يَا فَاطِمَةُ فَقَدَّمَتِ الْبُرْمَةَ وَالْقُرْصَ فَغَطَّى الْقُرْصَ وَقَالَ اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِي طَعَامِنَا ثُمَّ قَالَ اَغْرِفِي لِعَائِشَةَ فَغَرَفَتْ ثُمَّ قَالَ اَغْرِفِي لِاُمِّ سَلَمَةَ فَغَرَفَتْ فَمَا زَالَتْ تَغْرِفُ حَتّٰى وَجَّهَتْ اِلٰى نِسَائِهِ التِّسْعِ قُرْصَةً قُرْصَةً وَمَرَقًا ثُمَّ قَالَ اَغْرِفِي لِاَبِيْكِ وَبَعْلِكِ ثُمَّ قَالَ اَغْرِفِي وَكُلِي وَاهْدِي لِجَارَاتِكِ فَفَعَلَتْ ۝

مصطفٰی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے فاطمہ رضی اللہ تعالٰے عنہا، اپنا کھانا لاؤ تو حضرت فاطمۃ الزہرا رضی اللہ تعالٰے عنہا پتھر کی ہنڈیا اور روٹی لائی تو مصطفٰی صلے اللہ علیہ وسلم

نے روٹی کو ڈھانپ دیا اور فرمایا اے اللہ ہمارے کھانے میں برکت فرما پھر مصطفے صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عائشہ کے لیئے روٹی کا ایک ٹکڑا توڑ تو میں نے ایک ٹکڑا توڑا پھر آپ نے فرمایا ام سلمۃ کے لیئے ایک ٹکڑا توڑ تو میں نے ایک ٹکڑا توڑا تو حضرت فاطمۃ الزہرا رضی اللہ تعالے روٹی کے ٹکڑے کر کے تقسیم فرماتی رہی حتی کہ آپ کے تمام ازواج مطہرات کی طرف متوجہ ہو کر ایک ایک ٹکڑا روٹی کا اور سالن کو تقسیم کیا پھر مصطفے صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اپنے بیٹے اور اپنے خاوند کو بھی ایک ایک ٹکڑا دے دو پھر آپ نے فرمایا ایک ٹکڑا تو لے لے اور کھالے اور اپنی پڑوسنوں کو دے دے تو حضرت فاطمۃ الزہرا رضی اللہ تعالے عنہا نے ایسا ہی کیا۔

اس حدیث سے ثابت ہوا کہ کھانا تقسیم کرنے والے سیدۃ نساء العالمین حضرت فاطمۃ الزہرا رضی اللہ تعالے عنہا ہیں اور تقسیم کرانے والے رحمۃ اللعالمین نذیر العالمین خود ہیں اور تقسیم میں پہلا حصہ مصطفے صلے اللہ علیہ وسلم نے بدست حضرت فاطمۃ الزہرا رضی اللہ تعالے عنہا حضرت عائشہ مطہرہ صدیقہ رضی اللہ تعالے عنہا ام المومنین کو دلوایا بعد میں تمام ازواج مطہرات کو دلوایا اور دوسری بات یہ ثابت ہوتی کہ بیٹی کو زوجہ مطہرہ پر موخر رکھا۔

حضرت عائشہ صدیقہ مطہرہ رضی اللہ تعالے عنہا مجمع صفات خصوصیہ ہیں

(بارھویں دلیل) الاحزاب ۲۲/۵ { اِنَّ الْمُسْلِمِیْنَ وَالْمُسْلِمٰتِ وَالْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ وَالْقٰنِتِیْنَ وَالْقٰنِتٰتِ وَالصّٰدِقِیْنَ وَالصّٰدِقٰتِ وَالصّٰبِرِیْنَ وَالصّٰبِرٰتِ وَالْخٰشِعِیْنَ وَالْخٰشِعٰتِ وَالْمُتَصَدِّقِیْنَ وَالْمُتَصَدِّقٰتِ وَالصَّآئِمِیْنَ وَالصّٰٓئِمٰتِ وَالْحٰفِظِیْنَ فُرُوْجَهُمْ وَالْحٰفِظٰتِ

وَالذّٰکِرِیْنَ اللّٰہَ کَثِیْرًا وَّ الذّٰکِرٰتِ اَعَدَّ اللّٰہُ لَہُمْ مَّغْفِرَۃً وَّ اَجْرًا عَظِیْمًا ○

اس آیۃ کریمہ رب کریم نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا شان جمیع زوجیت مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم بیان فرمایا ہے۔

جانتے ہو حضرت عائشہ مطہرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کون ہیں؟

زوجہ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم ہیں جو سب مخلوق سے پہلے مسلمان اُمِرْتُ اَنْ اَکُوْنَ اَوَّلَ مَنْ اَسْلَمَ ہیں۔

(۱) مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم اِنَّ الْمُسْلِمِیْنَ کے لئے مصداق ہیں۔

تو وَالْمُسْلِمٰتِ حضرت عائشہ مطہرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا پیدائشی مسلمہ ہیں آپ کے ازواج مطہرات سے صرف واحد زوجہ مطہرہ ہیں جو پیدائشی مسلمہ ہیں۔ باقی سب تائبہ ہیں۔

جانتے ہو حضرت عائشہ مطہرہ رضی اللہ تعالیٰ کون ہیں؟

زوجہ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم ہیں جو سب مخلوق کے پہلے مومن ہیں۔

(۲) مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم وَالْمُؤْمِنِیْنَ کے مصداق ہیں

تو وَالْمُؤْمِنٰتِ حضرت عائشہ مطہرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا وہ ہیں جن کو وَالْمُؤْمِنٰتِ کا خطاب رب کریم کی طرف سے عطا ہوا یعنی صدیقہ کا ایمان رب کریم نے منظور و مقبول فرما کر زوجیت مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم میں داخل فرمایا۔

جانتے ہو حضرت عائشہ مطہرہ رضی اللہ تعالٰی عنہا کون ہیں ؟

زوجہ مصطفٰی صلی اللہ علیہ وسلم جو قوموا للہ قانتین کے پیشوا اور پہلے علمدار ہیں۔

(۳) مصطفٰی صلی اللہ علیہ وسلم والقانتین ہیں۔

تو ان کی زوجیت کے لئے حضرت عائشہ مطہرہ رضی اللہ عنہا ومن یقنت منکن شرط کے لئے فرد واحدہ ہیں جس کا اثباتی اقرار الفت سے فرمایا اور جن کا اتقاء بھی ایسا کہ رب کریم نے لستن کاحد من النساء کا خطاب فرمایا۔

جانتے ہو حضرت عائشہ صدیقہ مطہرہ رضی اللہ تعالٰی کون ہیں؟

زوجہ مطہرہ الذی جاء بالصدق ہیں صدق قرآن کریم ہے لانے والے مصطفٰی صلی اللہ علیہ وسلم صادق ہیں۔

(۴) مصطفٰی صلی اللہ علیہ وسلم خدائی قرآن کے مطابق والصادقین کے متحمل ہیں۔

اور معیت زوجیت والصادقات رب کریم حضرت عائشہ صدیقہ مطہرہ رضی اللہ تعالٰی عنہا کو خطاب فرما رہا ہے۔

جانتے ہو حضرت عائشہ صدیقہ مطہرہ رضی اللہ تعالٰی عنہا کون ہیں ؟

الصابرین کے اول صابر جنہوں نے پتھر کھا کر اور دانت مبارک شہید کرا کر بددعا نہیں فرمائی ان کی زوجہ مطہرہ ہیں۔

(۵) الصابرین خطاب خداوندی مصطفٰی صلی اللہ علیہ وسلم کو ہے

تو آپ کی زوجہ عائشہ مطہرہ صدیقہ رضی اللہ تعالٰی عنہا کو خداوند کریم کی طرف سے آپ

کے ساتھ ہی الصّٰبِرٰت کا خطاب خداوندی ملتا ہے۔

جانتے ہو حضرت عائشہ صدیقہ مطہرہ رضی اللہ تعالٰے عنہا کون ہیں؟

وَالْخٰشِعِیْنَ کے مصداق ھُمْ فِی صَلٰوتِہِمْ خٰشِعُوْنَ کے استاد ہیں مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم جن کی حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالٰے عنہا اہلیہ ہیں۔

(۶) وَالْخٰشِعِیْنَ کا خطاب خداوندی مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم کو ہے۔ جانتے ہو حضرت عائشہ صدیقہ مطہرہ رضی اللہ تعالٰے عنہا کون ہیں؟

تو وَالْخٰشِعٰتِ کا خطاب خاص حضرت عائشہ صدیقہ مطہرہ رضی اللہ تعالٰے عنہا کو ہے مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم کی گھر والی ہیں جو وَالْمُتَصَدِّقٰتِ کا اصل ہیں۔

(۷) وَالْمُتَصَدِّقِیْنَ کا اصل خطاب خداوندی مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم کو ہے۔

تو وَالْمُتَصَدِّقٰتِ کی صفت حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالٰے عنہا کی زوجہ مطہرہ مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم کی پہلے سے ہے جو شاہی خزانہ گھر کے دروازے کے اندر نہ آنے دیں اور باہر ہی خیرات کردیں خزانہ لعبد صدقہ فرماتی ہیں۔ —

وَالْمُتَصَدِّقٰتِ کا خطاب خداوندی مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم کی زوجیت کے توازن درست رکھنے کے لیے پہلے ہوا ہے

جانتے ہو حضرت عائشہ صدیقہ مطہرہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا کون ہیں؟

اس ذات مطہرہ کی اہلیہ ہیں جن کا شا[ن] يُطْعِمُنِي رَبِّي وَيَسْقِينِي ہے ربّ کے کھلائے پلائے اور صائم الدہر ہو[نے] میں فرق نہ آئے۔

(۸) وَالصَّائِمِينَ کے بانی مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم ہیں۔

تو وَالصَّائِمَاتِ کی مخاطبہ کائنات تصوم الدھر حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا آپ کی اہلیہ ہیں [کہ آپ] کے سوا صائم الدہر اور کوئی ازواج مطہرات سے تھا ہی نہیں۔

جانتے ہو حضرت عائشہ صدیقہ مطہرہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا کون ہیں؟

محبوب خداوند صلے اللہ علیہ وسلم او[ر] نبی اللہ کی زوجہ مطہرہ ہیں جن کی شریعت نے الْخَبِيثَاتُ لِلْخَبِيثِينَ وَالْخَبِيثُونَ لِلْخَبِيثَاتِ وَالطَّيِّبَاتُ لِلطَّيِّبِينَ وَالطَّيِّبُونَ لِلطَّيِّبَاتِ کا علم بلند کر سابقہ قانون ختم کر دیا۔

(۹) وَالْحَافِظِينَ فُرُوجَهُمْ فرمانِ خداوندی معصومیتِ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی دلیل ہے۔

تو وَالْحَافِظَاتِ خطاب تطہیر ساتھ ہی حضرت عائشہ صدیقہ مطہرہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا کو خداوند کریم کی طرف ہو رہا ہے حضرت عائشہ مطہرہ رضی اللہ

تعالےٰ عنہا کے دشمن بہتان عظیم سے آپ
کو مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی زوجیت سے
علیحدہ کرنا چاہتے ہیں اور رب کریم نے آپ
کو وَالْحَافِظَاتِ کا خطاب فرما کر
وَالْحَافِظِيْنَ فُرُوْجَهُمْ کے ساتھ
ایسا تعلق مضبوط بنا دیا جو ساری دنیا بھی
مخالف ہو جائے آپ کی زندگی کو ملوث
نہیں کر سکتا۔

جانتے ہو حضرت عائشہ صدیقہ مطہرہ
رضی اللہ تعالےٰ عنہا کون ہیں؟

دلدار رسول کی گھر والی ہیں —
سنبھل کر زبان ہلانا۔

(۱۰) حضرت رحمۃ للعالمین محمد رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم کو رب کریم نے
دنیا و عقبیٰ میں لِوَاءُ الْحَمْد
بیدی دست پاک میں عطا فرما
کر وَالذَّاكِرِيْنَ اللّٰهَ كَثِيْرًا
کا تمغہ فرمایا۔

تو وَالذَّاكِرَاتِ کا تمغہ مصطفےٰ
صلے اللہ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ حضرت
عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا کو بنا
دیا۔

یہ دس مطہرہ صفات کی مجموعہ آیت قرآنی رب کریم نے مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم
کی اہلیہ حضرت عائشۃ المسلمۃ المومنۃ والقانتۃ الصادقۃ
الصابرۃ الخاشعۃ المتصدقۃ الصائمۃ الحافظۃ الذاکرۃ

رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو مصطفے صلے اللہ علیہ وسلم المسلم و المومن القانت

الصادق والصابر الخاشع المتصدق الصائم الحافظ الذاکر

اللہ کثیرا کی معیت میں بیان فرمایا تاکہ ثابت ہو جائے کہ جس کو حضرت

عائشہ صدیقہ مطہرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے مسلمہ ہونے میں شک ہو ایسے شخص کو

مصطفے صلے اللہ علیہ وسلم کے مسلمان ہونے میں شک ہے۔

"جسکو حضرت عائشہ کے مومنہ . . ایسے شخص کو مصطفے صلے اللہ علیہ وسلم کے مومن ہونے میں

. . . . قانت . . . . . قانتہ . . . . "

. . . صادق . . . . . . صدیقہ . . . .

. . . صابر . . . . صابرہ . . . .

. . . خاشع . . . . خاشعہ . . . .

. . . متصدق . . . . متصدقہ . . . .

. . . صائم . . . . صائمہ . . . .

. . . حافظ . . . . حافظہ . . . .

. . . ذکر رسولا . . . . . . ذاکرہ . . . .

تلک عشرۃ کاملۃ

وَمَنْ شَآءَ فَلْيُؤْمِنْ وَّمَنْ شَآءَ فَلْيَكْفُرْ

"علی رضا" اس آیت خداوندی میں تمام الفاظ جمع کئے ہیں اور تم نے صرف

ایک عائشہ پر ہی چسپاں کر دیے یہ تمہاری بناوٹ ہے۔

"محمد عمر" سبحان اللہ علی رضا صاحب تم بیچارے قرآن خداوند کو کیا جانو

یہ خدائی قانون ہے کہ شان نزول خاص ہوتا ہے اور اللہ تعالے نے حکم عام بیان فرمایا تا
ہے اور شان نزول خاص بیان کرنے سے منزل لہٗ یا الیہا کی خصوصیت
میں فرق نہیں آتا جیسا کہ عبد اللہ بن ابی کے حق میں جو آیت نازل ہوتی رہی شان
نزول خاص تھا لیکن حکم عام ہے۔
ایسے ہی کئی آیتیں ابوجہل کے حق میں نازل ہوئیں لیکن حکم ان کا سب کفار پر ہے
لیکن ابوجہل اس آیت کی زد سے نہیں بچ سکتا ایسے ہی حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ
کے حق میں جو آیتیں نازل ہوئیں وہ بھی لفظ جمع سے بیان کی گئیں مثلاً وَيُطْعِمُونَ الطَّعَامَ
علی حبہ یطعمون صیغہ جمع ہے حکم عام ہے لیکن شان نزول خاص ہے تو علی المرتضیٰ
کرم اللہ وجہہ کے شان میں نازل ہوئی آپ اس آیۃ کی شان سے بری نہیں ہو سکتے خواہ
... پھر کہیے ایسے حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالے عنہا کے حق میں نازل ہوئیں۔
اَلَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ بِاللَّيْلِ وَالنَّهَارِ یہ الخ جمع ہے۔

(تیرھویں دلیل)

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ دنیا کے مومنین سے بہتر ہیں

الاحزاب ۲۲/۶ وَامْرَاَةً مُّؤْمِنَةً اِنْ وَّهَبَتْ نَفْسَهَا لِلنَّبِيِّ
اِنْ اَرَادَ النَّبِيُّ اَنْ يَّسْتَنْكِحَهَا خَالِصَةً لَّكَ مِنْ دُوْنِ الْمُؤْمِنِيْنَ ۝
اور عورۃ مومنہ اگر اس نے اپنے نفس کو نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے لئے ہبہ کر دیا تو نبی
کریم صلے اللہ علیہ وسلم اس سے نکاح کرنے کا ارادہ فرمادیں خالص آپ کے لیے علاوہ
عام مومنین کے۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا کے مخالفین بناوٹ والے جھوٹی باتیں گھڑنے والوں کا ایک جرم تو یہ تھا کہ وہ . . . میرے پیارے محبوب مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا پر حملہ آور ہوئے . . . دوسرا جرم یہ کہ ایک مومنہ کے خلاف بکواس کر کے اس کو اذیت پہنچائی تو رب کریم نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالےٰ کی اذیت کا احساس فرماتے ہوئے ان کی اس ناجائز اذیت کی سزا بھی سنائی فرمایا۔

حضرت عائشہ صدیقہ مطہرہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا کے خلاف کہنے والا گناہ کبیرہ کا مجرم ہے

(چودھویں دلیل، الاحزاب ۲۲/۷) { وَالَّذِيْنَ يُؤْذُوْنَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ بِغَيْرِ مَا اكْتَسَبُوْا فَقَدِ احْتَمَلُوْا بُهْتَانًا وَّاِثْمًا مُّبِيْنًا ۝ اور وہ لوگ جو مومنین اور مومنات کو بغیر جرم کے تکلیف دیتے ہیں انہوں ضرور بہتان اور ظاہر گناہ کے حامل ہیں۔

یہ آیۃ کریمہ بھی حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا کے حق میں نازل ہوئی کہ جن لوگوں نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا پر بہتان گھڑا اس نے ایمان حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا پر حملہ کیا اور جو کسی ایماندار پر بغیر کسی فعل کے صدور کے حملہ آور ہو تو وہ شخص خداوند کریم کے نزدیک بہتان کا متحمل ہے اور ظاہرہ گناہ کبیرہ کا فاعل ہے دوسرا مجرم ہے اور پھر آگے فرمایا کہ جو شخص حضرت عائشہ صدیقہ مطہرہ جو مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ ہیں ان پر بہتان گھڑنے سے نہیں باز آیا اس نے اللہ اور اس کے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو تکلیف دی ذات خداوند کریم تکلیف سے مبرا

... جس نے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا کو بکواس کر کے تکلیف پہنچائی اس نے مصطفےٰ
... علیہ وسلم کو تکلیف پہنچائی اور جس نے مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کو تکلیف پہنچائی
... نے خداوند کریم کو تکلیف پہنچائی وہ عالمین میں ملعون ہوا اور جو عالمین میں ملعون ہوا
... عذاب مہینا میں گیا جیسا کہ ارشاد خداوندی ہے۔

... دلیل، الاحزاب ۲۲/۷ } إِنَّ الَّذِينَ يُؤْذُونَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ لَعَنَهُمُ اللَّهُ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ
وَأَعَدَّ لَهُمْ عَذَابًا مُّهِينًا ۝

بے شک جو لوگ اللہ اور اس کے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو تکلیف دیتے ہیں اللہ تعالےٰ
... دنیا و آخرۃ میں لعنت کرے گا اور ان کے لئے اللہ تعالےٰ نے ذلیل کرنے والا
عذاب تیار کیا ہے حضرت عائشہ صدیقہ مطہرہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا اگر اعمال صالح کریں تو ساری دنیا
... کا ثواب ان کی ایک نیکی کا ملے گا عمر کی نیکیوں کا تو حساب ہی نہیں اور اگر ان کے خلاف
... نے کوئی بات کر دی تو اس کے جرائم بھی ساری دنیا سے چار گنے زیادہ ہوں گے۔ (العیاذ باللہ)

۱۔ مومنہ کے خلاف کہنا۔
۲۔ غافلہ جو ہر عیب سے بے خبر ہیں ان کی طرف عیب منسوب کرنا۔
۳۔ جس کی تطہیر ظاہری باطنی رب کریم نے قرآن کریم میں بیان فرمائی اس کی مخالفت کرنا۔
۴۔ عالمین کے حاکم کی زوجہ مطہرہ کی زوجیت پر حملہ آور ہونا۔
۵۔ حضرت عائشہ صدیقہ مطہرہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا کے خلاف کہنے سے ذات خداوند کی ایذا کا بوجھ اٹھانا۔
۶۔ حضرت عائشہ صدیقہ مطہرہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا کے خلاف کہہ کر رحمۃ اللعالمین کو ایذا

پہنچانا۔

۷۔ اللہ تعالٰی اس کے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو ایذا پہنچا کر عالمین میں ملعون ہونا۔

۸۔ عذاب مہین کا سزا یافتہ ہونا۔

حضرت عائشہ صدیقہ مطہرہ رضی اللہ تعالٰے عنہا کے خلاف کہہ کر آٹھ جرائم کا مستحق ہوا آٹھ ہی جہنم کے طبقے لہذا حضرت عائشہ صدیقہ مطہرہ رضی اللہ تعالٰے عنہا کا مخالف دوزخ کے آٹھوں دروازوں سے پکارا جائے گا اور آٹھوں کا ہی عذاب چکھیگا۔ فافہم وقل ما شئت ان استطعت۔

"علی رضا" قرآن کریم میں رب کریم نے یٰنِسَاءَ النَّبِیِّ لَسْتُنَّ کَاَحَدٍ مِّنَ النِّسَاءِ اِنِ اتَّقَیْتُنَّ اللہ تعالٰے نے نبی کی بیبیوں کو کہا کہ تم باقی عورتوں کی مثل نہیں ہو اگر تم متقیہ ہو ثابت ہوا کہ نبی کی بیوی ہونا کوئی فضیلت نہیں اتقا شرط ہے اگر متقیہ ہے تو اچھا مومنین ہے ورنہ نہیں۔

"محمد عمر" شان ازواج مطہرات وہ بیان ہو چکیں جو دنیا کی کسی دوسری عورت کے لیے ممکن نہیں سوائے ازواج مطہرات مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم کے اور دنیا کی کسی عورت کی تعریف رب کریم نے قرآن میں اتنی نہیں فرمائی جتنی کہ حضرت عائشہ صدیقہ مطہرہ رضی اللہ تعالٰے عنہا کی باقی رہا تمہارا کہنا کہ اِنِ اتَّقَیْتُنَّ اگر تم متقیہ ہو تو تمہیں دنیا کی عورتوں سے دگنا ثواب ہے اِنِ اتَّقَیْتُنَّ سے جو تم نے کمزوری سمجھی ہے یہ تمہاری غلط فہمی ہے بلکہ اللہ تعالٰے نے اِنِ اتَّقَیْتُنَّ ازواج مطہرات کے حق میں نازل فرما کر ازواج مطہرات رضی اللہ علیھن اجمعین کے شان کو دوبالا کر دیا تاکہ دگنے ثواب دینے کو با دلائل بیان کیا جائے اور دگنے ثواب دینے

کی دلیل پیش فرمائی کہ ایک فضیلت ازواج مطہرات رضوان اللہ علیہن اجمعین کی زوجیت مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم ہے جس سے وہ لَسْتُنَّ كَاَحَدٍ مِّنَ النِّسَاءِ کے خطاب کی حقدار ہیں جس میں دنیا کی کوئی عورت ازواج مطہرات رضوان اللہ علیہن اجمعین مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی ثانی ہو سکتی ہی نہیں۔

دوسری فضیلت اتقار ہے جس کو رب کریم نے اِنِ اتَّقَيْتُنَّ سے فضیلت کا اظہار فرمایا کہ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے ازواج مطہرات کا شان وفضیلت صرف زوجیت مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم سے ہی نہیں بلکہ اتقار میں بھی بے مثل ہیں اس لئے اِنِ اتَّقَيْتُنَّ کی قید بڑھائی تاکہ نُؤْتِهَا اَجْرَهَا مَرَّتَيْنِ سب مخالفین کو معلوم ہو جائے۔

چونکہ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی محبوبہ حضرت عائشہ صدیقہ مطہرہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے نزدیک زیادہ متقیہ اور خداوند کریم نے بھی تمام ازواج مطہرات سے ہی حضرت عائشہ صدیقہ مطہرہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا کا شان مطہرہ اور صدیقہ خاشعہ صائمہ حافظہ صابرہ اور قانتہ ثابت فرما دیا تو تیسرا جواب یہ ہے کہ ان اتَّقَيْتُنَّ میں اگر شرط اتقار ہے۔ تو قٰنِتٰتٍ حضرت عائشہ صدیقہ مطہرہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا کی صفت اقراری موجود ہے جو قبل ازیں آپ کی دس صفات میں یہ صفت بتفصیل مذکور ہو چکی۔

اور حضرت عائشہ صدیقہ مطہرہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا کے خلاف لب کشائی کرنے سے میرے محبوب صلے اللہ علیہ وسلم کو اذیت پہنچائی اور مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کو اذیت دینا اس گڑھے میں لے جائے گا جہاں ابوجہل ابولہب وغیرہ کا ٹھکانہ ہے۔

"علی رضا" ہماری بعض کتابوں میں لکھا ہے۔ عائشہ نے ماریہ قبطیہ پر بہتان

لگایا تھا یہ آیتیں اس کے متعلق ہیں۔

"محمد عمر" سبحان اللہ ایسا جھوٹ درے کن کو لگے اگر یہ حضرت عائشہ کے متعلق نازل ہوئی تو اسی درے بقول تمہارے ان کو لگنے چاہییے تھے۔ حالانکہ عبداللہ بن ابی وغیرہ کو لگے۔

تاریخ کامل ۲/۵ } ثُمَّ اَمَرَ بِمِسْطَحِ بْنِ اُثَاثَۃَ وَحَسَّانَ بْنَ ثَابِتٍ وَحَمْنَۃَ بِنْتِ جَحْشٍ وَکَانُوْا مِمَّنْ اَفْصَحَ بِالْفَاحِشَۃِ فَضُرِبُوْا حَدَّھُمْ۔

پھر مسطح بن اثاثہ اور حسان بن ثابت اور حمنۃ بنت جحش اور وہ ان لوگوں سے تھے جنہوں نے بہتان کی افشا کی تو . . . . کو نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے ان تمام کو اسی اسی کوڑے لگوائے۔

آیت تخصیص حضرت عائشہ صدیقہ محصنہ رضی اللہ تعالے عنہا پر بناوٹ بنانے والے اللہ کے نزدیک ملعون ہیں

دسواں دلیل، النور ۱۸/۳ } اِنَّ الَّذِیْنَ یَرْمُوْنَ الْمُحْصَنٰتِ الْغٰفِلٰتِ الْمُؤْمِنٰتِ لُعِنُوْا فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ وَلَھُمْ عَذَابٌ عَظِیْمٌ۔

بے شک جو لوگ پاکدامنہ عورتوں کو جو بُرائی سے بے خبر ہیں ایمان والیاں ہیں تہمت لگاتے ہیں دُنیا و آخرۃ میں تہمت لگانے والے ملعون ہیں اور ان کو بہت بڑا عذاب ہے

(۱) اس آیۃ کریمہ سے حضرت عائشہ صدیقہ مطہرہ رضی اللہ عنہا کا پاکدامنہ ہونا ثابت ہوا جس کے دامن کو رب کریم اپنے کلام سے پاک فرمائے اس کو کوئی دنیا کی طاقت ملوث نہیں کرسکتی دنیا کا بڑا عہدے دار کسی کو سرکا خان کا بہادر کا ستارہ کا خطاب دے دے تو اس کی گستاخی کرنی سرکاری جرم ہے اور دوگنی سزا کا مستوجب ہوتا ہے تو حضرت مصطفٰے نورِ مجتبیٰ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا جس کی پاکدامنی کی صفت ربّ کریم نے محصنٰت سے فرمائی اب قیامت تک ان کی گستاخی کرنے والا خدائی مجرم ہے کیونکہ انعامی خطاب کی حد انعام دہندہ کی سلطنت تک ہے اور سزا بھی اسی حد تک رہتی ہے۔ تو ربّ کریم کی سلطنت بھی ابدالاباد تک ہے۔ اور حضرت عائشہ صدیقہ مطہرہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا کی پاکدامنی محصنٰت کا خطاب بھی خداوندی ہے اس لئے ابدالاباد تک حضرت عائشہ صدیقہ مطہرہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا کا محصنہ ہونا برقرار اور ان کی پاکدامنی کے خلاف آوازہ کسنے والا ابدالاباد تک خداوندی مجرم ہے اور قابل سزا ہے اِلَّا مَنْ تَابَ۔

(۲) اس آیۃ کریمہ میں ربّ کریم نے حضرت عائشہ صدیقہ مطہرہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا کی صفت غافلٰت فرمائی یعنی عائشہ صدیقہ مطہرہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا کے صفائی کے گواہ اللہ تعالےٰ نے آپ کی صفائی پیش فرمائی کہ دشمن عائشہ صدیقہ مطہرہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا تو ان پر بہتان کی بناوٹ گھڑتے ہیں حالانکہ حضرت عائشہ مطہرہ صدیقہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا ہر عیب سے بے خبر ہیں اللہ تعالےٰ کیوں نہ آپ کی صفائی پیش فرماتا اور عیب ان سے کیسے ممکن تھا جن کو چھ برس کی عمر میں ربّ کریم نے خود

اپنے پیارے محبوب صلے اللہ علیہ وسلم کے نکاح میں دے دیا جن کی بچپن سے لے کر سوائے نوری تجلیات کے کدورت پر نظر ہی نہ پڑی ہو بھلا ان کو عیب بات سے غافلات نہ کہا جائے تو اور کون ہو سکتا ہے اور مدعا علیہا ساکت ہیں اللہ تعالے نے ان کی طرف سے خود دشمنوں کا منہ بند فرما دیا اور محصنٰت اور غافلات سے نوازا ہے۔ پھر حضرت عائشہ صدیقہ مطہرہ محصنہ غافلہ رضی اللہ تعالے عنہا کی تیسری صفت رب کریم نے فرمائی۔

(۳) المومنات کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالے عنہا ایما ندار یا کہ امنہ ہیں ایماندار ایسی ہیں کہ ہر عیب سے بے خبر ہیں۔ یہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالے عنہا کی تطہیر کی باطنی صفت ہے محصنٰت اور غافلٰت ظاہری عیب سے مبرا کرنے والی ہیں اور اس ایک آیت میں رب کریم حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالے عنہا کی بریت کی تین صفات فرمائیں جس سے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالے عنہا کی پاکدامنی ظاہری باطنی ارشاد فرما دی۔

(۴) حضرت عائشہ صدیقہ مطہرہ محصنہ غافلہ مومنہ رضی اللہ تعالے عنہا کے خلاف آپ کو محصنہ نہ سمجھے مومنہ مطہرہ نہ سمجھے اس پہ رب کریم کا فتوٰی ثبت ہوا لُعِنُوْا فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ اس آیۃ کریمہ میں رب کریم نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالے عنہا کے مخالفوں پر دو فتوے جڑے ہے۔

(ا) لُعِنُوْا فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ دنیا و آخرۃ میں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالے عنہا کا مخالف ملعون ہے۔

(ب) وَلَهُمْ عَذَابٌ عَظِيْمٌ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالے عنہا کے دشمن

کو رب کریم کا عذاب عظیم ہے۔

جب رب کریم نے حضرت عائشہ صدیقہ مطہرہ رضی اللہ تعالٰے عنہا کے دشمنوں کو دنیا وعقبیٰ میں لعنت کی خوش خبری سنائی اور عذاب الیم کی سزا سنائی تو پھر بھی منافقین اپنے چھپاتے ہے تو مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم کو اس پر بڑی تکلیف تھی۔ دنیا میں لعنت خداوندی کے علاوہ دشمنان حضرت عائشہ صدیقہ مطہرہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا کو رب کریم نے ظاہری بدنی تکلیف کی سزا بھی سنا دی۔

آیت تجلید لاعدائے عائشہ صدیقہ محصنہ مطہرہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا

خداوند کریم کی طرف سے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا وعن ابیہا وابنہا پر بہتان بنانے والوں کو اسی کوڑوں کی سزا

وَالَّذِيْنَ يَرْمُوْنَ الْمُحْصَنٰتِ ثُمَّ لَمْ يَاْتُوْا بِاَرْبَعَةِ شُهَدَآءَ فَاجْلِدُوْهُمْ ثَمٰنِيْنَ جَلْدَةً وَّلَا تَقْبَلُوْا لَهُمْ شَهَادَةً اَبَدًا وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ اِلَّا الَّذِيْنَ تَابُوْا مِنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ وَاَصْلَحُوْا فَاِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۔ } نور $\frac{18}{1}$ (منتہی دلیل)

اور وہ لوگ جو پاکدامنہ عورتوں کو بہتان لگاتے ہیں پھر چار گواہوں کو نہیں لا سکے تو ان کو اسی کوڑے لگاؤ اور ان کی شہادت ہمیشہ قبول نہ کرو اور یہی وہ فاسق ہیں مگر جن لوگوں نے بعد اس کے توبہ کی اور انہوں نے اصلاح کر لی تو بے شک اللہ تعالےٰ بڑا بخشنے والا بڑا رحم کرنے والا ہے۔

(۱) اس آیۂ کریمہ سے بھی حضرت عائشہ صدیقہ مطہرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا پاکدامنہ ہونا رب کریم نے ثابت فرمایا کیا بلند پاکدامنی ہے حضرت عائشہ صدیقہ مطہرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی جس کو رویۃ خداوندی نے پرکھکر محصنہ ہونے کا فتویٰ دے دیا جس کے دامن پر رب کریم نے محصنہ ہونے کی سند لکھ دی اور منظوری فرمائی کیا عیب جوئی کرنے والے کی خود بینائی میں فرق ہے حضرت خولہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو رب کریم نے منظور فرمالیا جو محض مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی اصحابیہ ہیں کوئی اعتراض نہیں کرسکتا چہ جائیکہ ام المومنین زوجہ مطہرہ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم ان پر بدظنی کرنے والے پر خداوند کریم بدظن ہے ملاحظہ ہو وَامْرَاَتُہٗ حَمَّالَۃَ الْحَطَبِ ابولہب کی بیوی اَرویٰ جس کا لقب ام جمیل تھا ایک آنکھ سے کانی بھی تھی رب کریم نے اس کو ایمان سے کنڈم فرما دیا اس کو سوائے کافر کے کوئی اچھا سمجھ سکتا ہی نہیں جو خداوند کریم کے نزدیک مردود ہے وہ مسلمانوں کے نزدیک بھی مردود ہے اور جس کو رب کریم نے منظور فرمالیا اور اس کو محصنہ ہونے کا تمغہ خداوندی مل گیا اس سے کسی شخص کا ایمان متنفر ہو سکتا ہی نہیں اور جس کا ایمان متنفر ہوا اس کو رب کریم نے ایمان سے متنفر فرما دیا۔

(۲) جو لوگ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی محبوبہ حضرت عائشہ صدیقہ مطہرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بغیر علم کے خلاف منافقین تقیہ بازوں کے کہے بکواس کرنا شروع کردے ان کو رب کریم نے بدنی سزا کا حکم جاری فرمایا اور مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے اسّی اسّی درے لگوائے اس سے معلوم ہوا کہ حضرت عائشہ مطہرہ ام المومنین رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے خلاف زبان درازی کرنے والا رب کریم کا بھی اور مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کا بھی

مجرم ہے اور خداوندی سزا کے لائق ہے اور عبداللہ بن ابی کے زمرے میں شامل ہے۔ اِلَّا الَّذِیْنَ تَابُوْا وَاَصْلَحُوْا وَبَیَّنُوْا۔

شان حضرت عائشہ صدیقہ مطہرہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا

(اٹھارھویں دلیل) النور ۱۸/۲ وَلَوْلَا فَضْلُ اللّٰہِ وَرَحْمَتُہٗ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ لَمَسَّکُمْ فِیْمَا اَفَضْتُمْ فِیْہِ عَذَابٌ عَظِیْمٌ۔

اور اگر تم پر اللہ کا فضل اور رحمت دنیا و آخرت میں نہ ہوتی تو جس بات میں تم چلے تمہیں ضرور اس میں عذاب بہت بڑا پہنچتا۔

اس آیۃ کریمہ سے بھی شان حضرت عائشہ صدیقہ مطہرہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا ثابت ہوا جس میں رب کریم نے فرمایا کہ حضرت عائشہ صدیقہ مطہرہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا پر ان کی شان کے خلاف بہتان باندھنا اور ان کی طرف برائی کو نسبت کرنا ایسا جرم عظیم ہے کہ جس کی بخشش ممکن نہ تھی اور اس کی سزا عذاب عظیم ہے اور اس آیۃ کریمہ سے یہ بھی ثابت ہوا کہ افک کے قائلین کا جرم قابل معافی نہیں تھا لیکن رب کریم نے فرمایا کہ اتنی اُنھی وقتے ۔۔۔ کر دنیا میں ہی ان کو معاف کر دینا یہ بھی اللہ کریم کی رحمت ہے اور اس کا فضل ہے اگر اللہ تعالےٰ کی رحمت اور فضل نہ ہوتا تو جو جرم تم نے زبانی حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا کے خلاف بکا ہے۔ اس میں تمہیں بہت بڑا عذاب ہونا تھا۔ تھوڑی سی سزا میں تمہیں اس جرم کو معاف کر دینا یہ صرف اللہ تعالےٰ کے فضل اور رحمت کا باعث ہے اور پھر آگے فرمایا کہ یاد رکھو اگر تم ایماندار ہو تو پھر کبھی حضرت عائشہ صدیقہ مطہرہ زوجہ محبوبہ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی بدگوئی زبان پر نہ لانا چنانچہ ارشاد خداوندی ہے۔

(اکیسویں دلیل) النور ۱۸/۲ } یَعِظُكُمُ اللّٰهُ اَنْ تَعُوْدُوْا لِمِثْلِهٖۤ اَبَدًا اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ۝

اللہ تعالیٰ نے تمہیں نصیحت کرتا ہے اگر تم ایماندار ہو تو پھر ایسی بات کبھی نہ کرنا

اس آیۂ کریمہ میں رب کریم نے ایمانداروں کو نصیحت فرمائی ہے کہ خبردار تمہیں خدائی نصیحت ہے کہ اگر تم ایماندار ہو تو جس کا کلمہ پڑھتے ہو اس کے ازواج مطہرات جن کے شان میں رب کریم نے آیۂ تطہیر نازل فرمائی آیت تحسین نازل فرمائی ان کے ظاہری باطنی پاکیزگی رب کریم نے بیان فرمائی خصوصاً حضرت عائشہ صدیقہ مطہرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا جس کے متعلق رب کریم نے خصوصاً ظاہر و باطن ہر عیب سے مبرا ہونے کی آیات قرآن کریم میں نازل فرمائیں اور ان پر بناوٹی بہتان گھڑنے والوں کو اُلٹے لٹا کر اسی کوڑے بدست حضور رب کریم نے لگوائے اور حضرت عائشہ صدیقہ مطہرہ محصنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے خلاف کہنے والوں کو رب کریم نے لعنتی فرمایا اور قیامت تک ان کی شان میں زبان درازی کرنے والوں کو لعنت خداوندی کا حامل بنا دیا۔ لہٰذا اب تمہیں تنبیہ خداوندی ہوتی ہے اور نصیحت خداوندی ہے کہ تم حضرت عائشہ صدیقہ مطہرہ محصنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے خلاف پھر کبھی زبان درازی نہ کرنا ورنہ ایمان سے بھی خارج ہو جاؤ گے اور عذاب عظیم میں بھی ہمیشہ سزا یافتہ رہو گے۔

آیت تطییب عائشہ صدیقہ مطہرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا

(بائیسویں دلیل) النور ۱۸/۳ } اَلْخَبِيْثٰتُ لِلْخَبِيْثِيْنَ وَالْخَبِيْثُوْنَ لِلْخَبِيْثٰتِ وَالطَّيِّبٰتُ لِلطَّيِّبِيْنَ وَالطَّيِّبُوْنَ لِلطَّيِّبٰتِ

اُولٰٓئِكَ مُبَرَّءُوْنَ مِمَّا يَقُوْلُوْنَ لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّرِزْقٌ كَرِيْمٌ ۝

خبیث عورتیں خبیث مردوں کے لئے اور خبیث مرد خبیث عورتوں کے لئے ہیں۔ اور پاک عورتیں پاک مردوں کے لئے اور پاک مرد پاک عورتوں کے لئے یہ طیبات و طیبین یعنی حضرت عائشہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا و صفوان بن المعطل، پاک ہیں اس چیز سے جو وہ کہتے ہیں ان کے لئے بخشش ہے اور رزق ہے اچھا۔

اس آیۂ کریمہ مذکورہ میں رب کریم نے خبیث عورتوں کو خبیث مردوں کے لئے لازم کیا تاکہ حضرت عائشہ صدیقہ مطہرہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا سے کی طرف کسی دشمن کا خیال خبث نہ جائے کیونکہ اگر خبث کا خیال بجانب تانیث جانے لگے تو مذکر کی طرف سے اس ایک طمانچہ رسید ہوتا ہے اور جواب ملتا ہے کہ الخبیثٰت کے لئے الخبیثون ہیں الخبیثٰت کے لئے الطیبون ممکن نہیں طیبون کے لئے رب کریم زوجیت میں الطیبٰت فرمایا ہے رب العزت نے جب خبث سے حضرت صدیقہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا کو قانوناً مبرا فرمایا تو آگے ان کی تطہیر کا حکم سنا دیا فرمایا و الطیبٰتُ للطیبین طیبات عورتیں طیبین مردوں کے لئے ہوتی ہیں۔ اگر حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا طیبات نہ ہوتیں تو مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم طیب کی زوجیت میں رب کریم کبھی نہ آنے دیتا اور جب طیب کی زوجیت میں رب کریم نے منظور فرما لی تو فرمایا۔ وَ الطَّيِّبُوْنَ لِلطَّيِّبٰتِ طیب آدمی بھی طیبہ عورت کے لئے مقرر ہے ہمارے پیارے محبوب صلے اللہ علیہ وسلم کا شہر مدینہ طیبہ ذات مبارک الطیبون کے قانون طیب آپ کی خوراک بھی طیبہ جیسا کہ فرمان الٰہی ہے یٰۤاَيُّهَا الرُّسُلُ كُلُوْا مِنَ الطَّيِّبٰتِ وَاعْمَلُوْا صَالِحًا اے رسل اللہ طیبات سے تناول فرماؤ اور

اعمال صالحہ کرو ازواج بھی میرے مصطفےٰ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے مطہرات
میرے محبوب صلے اللہ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ
جس کی تطہیر ذاتی وعملی کے دلائل رب کریم کے کلام مطہر کے بائیس دلائل
فرمائے پاک ذات کی پاک زوجہ کی پاکیزگی اپنے پاک کلام سے بیان فرما کر پاک
کے دشمنوں کو قیامت تک رلایا اور سر پیٹایا اور ہمیشہ کا اصول ہے کہ دوا
اور اگر کچھ مل جاتے تو دشمن اپنے سر کو پیٹتا ہے کہ ہائے یہ کیا غضب ہوا اللہ تعالیٰ
میرے مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کو سات سالہ طیبہ زوجہ مطہرہ عطا فرمائی
نے عالمین بشیرہ نذیر کے گھر میں عالمین کی سرداری منائی اور دشمن کے حسد
لئے رب کریم نے اپنے پیارے محبوب صلے اللہ علیہ وسلم کو فرمایا کہ آپ یا رسول
اللہ علیہ وسلم یہ سورہ پڑھ دیا کریں یہ آپ کا کچھ نہیں بگاڑ سکیں گے اگر کچھ
تو اپنا سر ہی کھو بیٹھیں گے سورۃ یہ ہے۔

قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ وَمِنْ شَرِّ غَا
اِذَا وَقَبَ وَمِنْ شَرِّ النَّفّٰثٰتِ فِی الْعُقَدِ وَمِنْ شَرِّ حَاسِدٍ اِذَا
(۲۳) آگے رب کریم نے فرمایا۔ اُولٰٓئِكَ مُبَرَّءُوْنَ مِمَّا يَقُوْلُوْنَ۔

حضرت عائشہ صدیقہ مطہرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا پاک اس بہتان سے جو
نے لگایا اور صفوان بن معطل بھی پاک ہے اس بہتان سے جو اس کے متعلق کہا گیا
عائشہ صدیقہ مطہرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی صفائی کا گواہ جب رب کریم ہو اس
کے خلاف ہونے کی کیا پرواہ ہے۔

اس آیۂ کریمہ کی مصداق حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا شیعہ تفسیر سے

مجمع البیان ۱۳۵/۷ } (اُولٰٓئِکَ مُبَرَّؤُوْنَ مِمَّا یَقُوْلُوْنَ) اے الطَّیِّبُوْنَ مُبَرَّؤُوْنَ اے مُنَزَّھُوْنَ مِنَ الْکَلَامِ الْخَبِیْثِ عَنْ مُجَاھِدٍ قَالَ الْفَرَّاءُ یَعْنِیْ بِہٖ عَائِشَۃَ وَصَفْوَانَ بْنِ الْمُعَطَّلِ۔

(یہ بری ہیں اس بات سے جو دشمن کہتے ہیں) یعنی پاک ہیں بری کیے گئے ہیں یعنی کلام خبیث سے منزہ ہیں مجاہد سے روایت ہے فراء نے کہا اللہ تعالیٰ نے مراد لیا ہے اس کے ساتھ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اور صفوان بن معطل کو۔

کیوں بھئی! اب تو حضرت عائشہ صدیقہ مطہرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے مطہرہ ہونے کا قرآن کریم کے ساتھ شیعہ مفسر نے بھی اقرار کر لیا اور اقرار بھی اس مفسر نے کیا جس کو تمہارے مذہب میں نوری ہونے کا خطاب حاصل ہے فقیر نے آیات قرآنیہ سے اور آیات قرآنیہ کی تفسیر شیعہ تفسیر سے دکھا دی اب بھی تمہاری تسلی نہ ہو تو اس امر کو عَلَیْنَا الْبَلَاغُ وَعَلَیْکَ الْحِسَابُ کے قانون کے سپرد کرتا ہوں۔

آیت تطہیر ازواج مطہرات صلی اللہ علیہ وسلم

(اکیسویں پارہ) الاحزاب ۲۲/۴ } وَمَنْ یَّقْنُتْ مِنْکُنَّ لِلّٰہِ وَرَسُوْلِہٖ وَتَعْمَلْ صَالِحًا نُّؤْتِہَآ اَجْرَہَا مَرَّتَیْنِ وَاَعْتَدْنَا لَہَا رِزْقًا کَرِیْمًا ○ یٰنِسَآءَ النَّبِیِّ لَسْتُنَّ کَاَحَدٍ مِّنَ النِّسَآءِ

اتَّقَيْتُنَّ فَلَا تَخْضَعْنَ بِالْقَوْلِ فَيَطْمَعَ الَّذِي فِي قَلْبِهِ مَرَضٌ وَقُلْنَ
قَوْلًا مَعْرُوفًا وَقَرْنَ فِي بُيُوتِكُنَّ وَلَا تَبَرَّجْنَ تَبَرُّجَ الْجَاهِلِيَّةِ
الْأُولَى وَأَقِمْنَ الصَّلَاةَ وَآتِينَ الزَّكَاةَ وَأَطِعْنَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ
إِنَّمَا يُرِيدُ اللَّهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ أَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَ
كُمْ تَطْهِيرًا ۝ وَاذْكُرْنَ مَا يُتْلَى فِي بُيُوتِكُنَّ مِنْ آيَاتِ اللَّهِ وَالْحِكْمَةِ
إِنَّ اللَّهَ كَانَ لَطِيفًا خَبِيرًا ۝

اور جو تم ازواج مطہرات مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم سے اللہ اور اس کے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی فرمانبرداری کریگی اور اچھے اعمال کرے گی۔ اس کا ثواب ہم دوبارہ دینگے اور ازواج مطہرات مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے لئے ہم نے بہت اچھا رزق تیار کیا ہے اے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی بی بیو تم دوسری عورتوں کی مثل نہیں ہو اگر تم متقیہ ہو جاؤ تو کسی غیر سے بات کرنے میں) آہستہ بات نہ کرو کیونکہ جس کے دل میں بیماری ہے اور بات اچھی کہو اور اے مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے ازواج مطہرات تم اپنے گھروں میں باوقار رہو اور پہلی جاہلیت کے بناؤ سنگار کی طرز کا بناؤ سنگار نہ کرو اور نماز قائم رکھو اور زکوٰۃ دو اور اللہ اور اللہ کے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی فرمانبرداری کرو اور کوئی بات نہیں اللہ تعالےٰ ارادہ رکھتا ہے "تاکہ تم گھر والیوں سے آلودگی دور رکھے اور تمہیں ایسے کرے جیسا کہ حق ہے پاک رکھنے کا اور اے ازواج مطہرات مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم جو تمہارے گھروں میں اللہ تعالےٰ کی آیتیں اور حکمت پڑھے جاتے ہیں یاد کرو بے شک اللہ تعالےٰ بڑا لطف کرنے والا بڑا خبردار ہے۔ ان تین آیات کریمہ مطہرہ میں رب کریم نے ازواج مطہرات مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کو خطاب فرما کر ان کی

...تطہیر کے اصول فرماتے ہیں۔

(۱) وَمَن يَقْنُتْ مِنكُنَّ لِلَّهِ وَرَسُولِهِ وَتَعْمَلْ صَالِحًا نُّؤْتِهَا أَجْرَهَا مَرَّتَيْنِ۔

(۲) أَعْتَدْنَا لَهَا رِزْقًا كَرِيمًا ہم نے ازواج مطہرات مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے لئے اچھی روزی تیار کی ہے۔

(۳) يَا نِسَاءَ النَّبِيِّ لَسْتُنَّ كَأَحَدٍ مِّنَ النِّسَاءِ إِنِ اتَّقَيْتُنَّ۔

اے ازواج مطہرات مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم تم عورتوں سے بے مثل ہو اگر تم متقی ہو۔

(۴) فَلَا تَخْضَعْنَ بِالْقَوْلِ فَيَطْمَعَ الَّذِي فِي قَلْبِهِ مَرَضٌ۔

(۵) وَقُلْنَ قَوْلًا مَّعْرُوفًا۔

(۶) وَقَرْنَ فِي بُيُوتِكُنَّ اے ازواج مطہرات مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم تم اپنے گھروں میں باوقار رہو۔

(۷) وَلَا تَبَرَّجْنَ تَبَرُّجَ الْجَاهِلِيَّةِ الْأُولَىٰ اور اے ازواج مطہرات مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم تم بناؤ سنگار مت کرو پہلی جاہلیت کے بناؤ سنگار کی طرح۔

(۸) وَأَقِمْنَ الصَّلَاةَ اور تم نماز قائم رکھو۔

(۹) وَآتِينَ الزَّكَاةَ اور زکوٰۃ دو

(۱۰) وَأَطِعْنَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ اور اللہ اور اس کے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کرو۔

(۱۱) وَاذْكُرْنَ مَا يُتْلَىٰ فِي بُيُوتِكُنَّ مِنْ آيَاتِ اللَّهِ وَالْحِكْمَةِ إِنَّ اللَّهَ كَانَ لَطِيفًا خَبِيرًا ٥

اور اے ازواج مطہرات مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم یاد کرو اللہ تعالےٰ کی آیتیں اور حکمت جو تمہارے گھروں میں پڑھی جاتی ہیں بے شک اللہ تعالےٰ بڑا لطف والا بڑا خبردار ہے۔

اللہ تعالےٰ جل جلالہ نے مذکورہ بالا آیات قرآنیہ میں ازواج مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی تطہیر کے لیے گیارہ بہترین امورات ارشاد فرمائے اور ان گیارہ پر عمل کرنے کا نتیجہ بھی فرما دیا کہ میرا ارادہ تمہیں تنگ رکھنے کا نہیں سزا دینے کا نہیں تا کہ کوئی دشمن کہہ دے کہ ازواج مطہرات مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کو رب کریم نے سزا دی جو یہ بات کہے وہ جھوٹ بولتا ہے اور دس امورات افضلیۃ بیان فرمانے کے بعد نتیجہ بیان فرمایا اور گیارہ ان امور فضیلت کے نتیجے کے بعد ان امورات افضلیت کی غرض وغایت فرمائی کہ اِنَّمَا یُرِیۡدُ اللّٰہُ لِیُذۡھِبَ عَنۡکُمُ الرِّجۡسَ اَھۡلَ الۡبَیۡتِ وَیُطَھِّرَکُمۡ تَطۡھِیۡرًا ۝ ان امورات سے اور کوئی بات نہیں صرف اس لئے میں نے گیارہ امورات ازواج مطہرات مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم مخصوص فرمائے ہیں یُرِیۡدُ اللّٰہُ لِیُذۡھِبَ عَنۡکُمُ الرِّجۡسَ اَھۡلَ الۡبَیۡتِ اللہ تعالےٰ ارادہ رکھتا ہے تاکہ تم اہل بیت سے ہر قسم کی آلودگی دور رکھے جب تم اے ازواج مطہرات مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم ان میرے مقررہ گیارہ اصولوں کی پابند ہوں گی تو آلودگی تمہارے قریب نہیں بھٹک سکتی اور اللہ تعالےٰ کا ارادہ ہے کہ ان امورات پر عمل کر کے تم بالکل پاک رہو اس تمام رکوع میں رب کریم نے سوائے ازواج مطہرات مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم اور کسی کا ذکر فرمایا ہی نہیں صرف مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے ازواج مطہرات کے افضل بننے کے لیے۔ جو بات اور نتیجہ بیان فرمایا لیکن افسوس ہے ان عربی دانوں پر جو عمداً انہا

اللہ کی آیت میں آ سمجھتے ہیں اور اہل بیت پر اُ سمجھتے ہیں اور بڑے زور سے ازواجِ مطہرات
صلے اللہ علیہ وسلم کو اہل بیت سے خارج کرتے ہیں۔ سبحان اللہ ع

دانش بباید گریست اصول و امور ازواج مطہراتؓ کے رب کریم بیان فرماتے
ایسے کا ذکر فرمائے کہ جس کا اس تمام رکوع میں ذکر نہ ہو یہ تمہاری حق عربی دانی ہے
تک کہ بعض ایسے بھی پیدا ہوں گے تو اِنَّمَا یُرِیْدُ اللّٰہُ کے نتیجہ ازواج مطہرات
معین کر کے بیان فرمایا نہ جیسے حالانکہ نتیجہ اخیر میں ہوتا ہے لیکن رب
نما یُرِیْدُ اللّٰہُ لِیُذْهِبَ عَنْکُمُ الرِّجْسَ اَهْلَ الْبَیْتِ وَیُطَهِّرَ
تَطْهِیْرًا ... فرما ... ازواج مطہرات سے نتیجے ...

ان مذکورہ بالا گیارہ امورات فضیلت سے ... ازواج مطہرات مصطفےٰ صلے
سے ایک پر بھی عذر نہیں کیا کہ تم نے فلاں کو چھوڑ دیا ہے یا فلاں پر تم نے عمل
یا فلاں سے تم نے کوتاہی کی ہے بلکہ ازواج مطہرات مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم
زبان درازی کی کوڑوں سے اس کا دماغ درست کیا سیفے بھی کسی نے بغض رکھا
رکھنے والے سیفے کو اسی کے ہاتھوں سزا دلوا دی ثابت ہوا کہ ازواج مطہرات صلے اللہ
علیہ وسلم ان گیارہ ارشادات خداوندی کے عامل تھیں کیونکہ اِنَّمَا اَمْرُهٗ اِذَا اَرَادَ شَیْئًا
اَنْ یَّقُوْلَ لَهٗ کُنْ فَیَکُوْنُ جو رب کریم کا ارادہ ہو جاتے وہ فوراً پورا کرکے چھوڑتا ہے جب
ارادہ ازواج مطہرات مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی تطہیر کا ہو گیا تو ان کو ہر آلودگی سے
بلکہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو ان پر اور بیوی نکاح کرنے سے اور منکوحہ ازواج
ان کو طلاق دینے سے بھی منع فرما دیا یہ بھی ازواج مطہرات صلے اللہ علیہ وسلم کا شان

ہے ملاحظہ ہو۔

شان ازواج مطہرات مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم

(۲) بیسویں دلیل (الاحزاب ۲۲/۶) { لَا يَحِلُّ لَكَ النِّسَاءُ مِنْ بَعْدُ وَلَا أَنْ تَبَدَّلَ بِهِنَّ مِنْ أَزْوَاجٍ وَلَوْ أَعْجَبَكَ حُسْنُهُنَّ إِلَّا مَا مَلَكَتْ يَمِينُكَ وَكَانَ اللَّهُ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ رَقِيبًا ۝

"علی رضا" مولوی صاحب یہ آیت إِنَّمَا يُرِيدُ اللَّهُ لِيُذْهِبَ عَنكُمُ الرِّجْسَ أَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيرًا ۔ اہل بیت کے حق میں نازل ہوئی اور اہل بیت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم ہیں۔ کیونکہ جب یہ آیت نازل ہوئی تو آپ نے ... اور فاطمہ اور حسن و حسین علیہ السلام پر چادر تان کر یہ آیت پڑھی ثابت ہوا کہ یہ آیت ان چاروں کے حق میں نازل ہوئی تم نے حضور کی بیویوں کے لئے ہی آیت تطہیر بنا دی کیا ظلم ہے۔

"محمد عمر" پہلی بات تو یہ ہے کہ کلام خداوندی میں کسی کو مجال انکار نہیں اس رکوع میں حضرت علی المرتضیٰ شیر خدا کرم اللہ وجہہ الکریم اور حضرت امام حسین رضوان علیہم اجمعین نہ اشارۃً کنایۃً ذکر ہے ہی نہیں اگر کوئی شخص قرآن کریم کے اس میں چاروں سے ایک کا بھی ذکر ثابت کرے تو فقیر اس کے ہاتھ پر بیعت کرنے کے تیار ہے اور

پچاس روپے نقد

انعام

قرار دینے کے لئے تیار ہے ان تمام آیات ثلاثہ مذکورہ بالا میں بلکہ ان تمام رکوع میں چاروں سے ایک کا بھی ذکر نہیں ثابت ہوا کہ قرآن کریم میں رب کریم نے اہل بیت ازواج مطہرات کو فرمایا ہے تم تو با اُردو اصطلاح سے بھی ناواقف ہو اس سے اور زیادہ نابھی کیا ہوگی لوگ کسی سے دریافت کیا کرتے ہیں کیا تمہاری گھروالی ہے تو مجیب کہدے بیٹی ہے تو وہ سمجھ لے گا کہ اس کی گھروالی نہیں ہے جو بیٹی کا نام لیتا ہے اور اگر جواب میں کہدے ہاں تو اس کا مطلب یہ ہوگا کہ بیوی منکوحہ ہے کوئی بیوقوف سے بیوقوف بھی گھروالی سے مراد بیٹی لے یا نواسے یا داماد نہیں سمجھے گا اور اگر کوئی سوال کرے کہ گھر والے ہیں تو اس کا مطلب بھی یہی ہوگا کہ بیوی ہے یا زیادہ سے زیادہ چھوٹے بچوں پر اطلاق ہوگا لیکن نواسے اور داماد اور صاحبزادی شادی شدہ تو کوئی بھی نہیں کرسکتا اور کوئی گھروالی کے علاوہ سوال کرے تو دریافت کرے گا کہ کوئی لڑکی لڑکے بھی ہیں اگر وہ شادی شدہ ہوں تو مجیب کہے گا کہ جی ماشاء اللہ اپنے اپنے گھروں والے ہیں شادی شدہ ہیں معلوم ہوا کہ شادی شدہ اپنے اپنے گھروالے ہوجاتے ہیں اگر کسی کا داماد گھر ہو تو اس کو گھرداماد کہا جائے گا۔ اہل بیت میں شامل نہیں ہوگا۔ باقی رہا مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کا چادر تان کر فرمانا اَللّٰھُمَّ ھٰؤُلَاءِ اَھْلُ بَیْتِیْ تو یہ خاصہ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم ہے مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم مختار کل ہیں جس کو چاہیں کسی چیز کو کسی چیز میں داخل فرمادیں یا خارج کردیں۔

میرے پیارے محبوب صلے اللہ علیہ وسلم نے مذکورہ چاروں کو اہل بیت میں داخل فرمالیا اگر پہلے ہی داخل ہوتے تو آپ کو داخل فرمانے کی کیا ضرورت تھی یہ آپ کا ان چاروں کو داخل فرمانا ثابت کرتا ہے کہ واقعی یہ اہل بیت سے نہ تھے مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے اہل بیت

میں داخل فرمالیا امنا وصدقنا واقعی چاروں حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ اور حضرت فاطمۃ الزہرا رضی اللہ تعالے عنہا اور حسنین رضوان اللہ علیہم اجمعین اہل بیت میں داخل ہو گئے ہم نے تسلیم کر لیا باقی تم کہو کہ قرآن کریم بآیت خداوندی اہل بیت میں داخل ہیں یہ غلط ہے عبارت قرآنی میں صرف ازواج مطہرات مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کا ذکر ہے اور اہل بیت صرف ازواج مطہرات مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم پر ہی رب کریم نے استعمال فرمایا جو سیاق سباق آیت قرآنی اور لغت عربی سے یہی ثابت ہے لیکن میرے مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنی صاحبزادی اور دو نواسوں اور داماد کو اہل بیت میں شامل فرما لیا بسر و چشم منظور لیکن اگر کوئی شخص مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے ازواج مطہرات کو اہل بیت نہ سمجھے تو وہ خداوند کریم اور قرآن کریم کا دشمن ہے اور جو حضرت علی المرتضیٰ اور حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا اور حضرت حسن اور حضرت حسین رضوان اللہ علیہم اجمعین کو اہل بیت میں داخل نہ سمجھے وہ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کا دشمن ہے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا السلمان منا اھل البیت مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں کفار و منافقین آپ کے سخت مخالف تھے لیکن آپ کے ازواج مطہرات اور جناب کی صاحبزادیوں پر کوئی حملہ آور نہیں ہوا اور نہ ہی کسی کافر و منافق نے مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے ازواج مطہرات سے یا بنات مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے متعلق زبان درازی کی ایک واقعہ صرف حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالے عنہا کے متعلق ذرا سا ہوا جس کو رب کریم عند اللہ عظیم بہتان اور افک مبین سے تعبیر فرمایا اور اللہ تعالے نے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالے عنہا کے حق میں بائیس آیتیں تطہیر میں سورہ نور و احزاب میں بیان فرمائیں کیونکہ اس عالم الغیب کو علم تھا کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ

...کے لوگ خلاف بہتان گھڑینگے تو اللہ تعالےٰ نے اسی وقت اس کی تطہیر کی آیتیں ... ان کا شان قرآنی تحریر میں درج فرما دیا جو ہر وقت ہر مسلمان اپنی نمازوں میں ان کی ... کا ذکر پڑھتا ہے اور جنہوں نے اس وقت اتہام کی کوششیں کی رب کریم نے ... کی کوڑے لگوائے تاکہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا کے متعلق زبان درازی ... کو عبرت ہو کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا کے متعلق اگر زبان درازی ... رب کریم کی طرف سے بھی ایسا شخص سزاوار ہے اور مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کو ... ت کی تکلیف ہوتی ہے جیسا کہ اس وقت ہوئی جیسا کہ مذکور ہو چکا اب تم مصطفےٰ ... اللہ علیہ وسلم کے ازواج مطہرات کو اہل بیت سے خارج سمجھ رہے ہو کیا قرآن پر تمہاری ... ہے کہ جو چاہو کرلو اور کرالو یہ قرآن کریم میں ممکن نہیں اور عربی زبان ایں ردوبدل ... ہو سکتا نہیں سنیئے قرآن کریم سے عرض کرتا ہوں - امنوا! ولا تومنوا .

قرآن کریم میں حرف اہل بھی رب کریم نے استعمال فرمایا خلفے معنی سے رب کریم ... استعمال فرمایا فقیر اپنی طاقت کے موافق اسکے معنی سے بیان کرتا ہے اور اہل ... کی تحقیق بھی عرض کرتا ہے اور اہل جو قرآن کریم میں اہل بیت کے معنی سے مستعمل ... بھی عرض کرے گا اس کی تفصیل عرض کرتا ہوں۔

اہل کی تحقیق قرآن کریم سے

لفظ اہل اگر مکان پہ اطلاق ہو تو وہاں اس کی حدود اربعہ کے مکین مراد ہوں گے ... عورتیں ہو یا مرد بیویاں ہوں یا بچے جب وہ مکان منتقل کرلیں تو وہ سابقہ مکان کے مکین نہیں کہلا سکتے ۔

اہل مکین پر

(۱) البقرہ 1/15 } وَاِذْ قَالَ اِبْرٰهِیْمُ رَبِّ اجْعَلْ هٰذَا بَلَدًا اٰمِنًا وَّ ارْزُقْ اَهْلَهٗ مِنَ الثَّمَرٰتِ ۔

اور جب فرمایا حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اے میرے رب اس شہر کو امن والا بنادے اور مکے کے رہنے والوں کو پھلوں سے رزق دے۔

تو اس آیۃ کریمہ میں اہل مکہ سے مراد مکے کے مکین ہیں۔

۲۔ النساء 5/10 } یَقُوْلُوْنَ رَبَّنَآ اَخْرِجْنَا مِنْ هٰذِهِ الْقَرْیَةِ الظَّالِمِ اَهْلُهَا

کہتے ہیں وہ اے ہمارے رب اس بستی سے ہمیں نکال دے جس کے رہنے والے ظالم ہیں۔

تو اس آیۃ کریمہ میں بھی اَهْلُهَا سے مراد قریہ کے مکین ہیں۔

۳۔ الانعام 8/6 } ذٰلِكَ اَنْ لَّمْ یَكُنْ رَّبُّكَ مُهْلِكَ الْقُرٰى بِظُلْمٍ وَّ اَهْلُهَا غٰفِلُوْنَ ۔

یہ ہے تیرا رب کسی شہر کو ظلم سے ہلاک نہیں کرنے والا اس حال میں کہ اس کے رہنے والے غافل ہوں۔

۴۔ الاعراف 9/12 } وَمَآ اَرْسَلْنَا فِیْ قَرْیَةٍ مِّنْ نَّبِیٍّ اِلَّآ اَخَذْنَآ اَهْلَهَا بِالْبَاْسَآءِ وَالضَّرَّآءِ لَعَلَّهُمْ یَضَّرَّعُوْنَ

کسی شہر میں ہم نے نبی نہیں بھیجا مگر اس کے رہنے والوں کو ہم نے ڈر اور تکلیف میں پکڑا تا کہ وہ عاجز ہو جائیں۔

۵- الاعراف ۹/۱۲ } وَلَوْ اَنَّ اَهْلَ الْقُرٰىٓ اٰمَنُوْا وَاتَّقَوْا

اور اگر شہر والے ایمان دار ہو جائیں اور متقی بن جائیں

۶- الاعراف ۹/۱۲ } اَوَاَمِنَ اَهْلُ الْقُرٰىٓ اَنْ يَّاْتِيَهُمْ بَاْسُنَا ضُحًى وَّهُمْ يَلْعَبُوْنَ۔

کیا بے ڈر ہو گئے ہیں بستی والے اس بات سے کہ ان کو ضحی کے وقت کھیلتے ہوئے ہمارا عذاب آجائے۔

۷- الاعراف ۹/۱۲ } اَفَاَمِنَ اَهْلُ الْقُرٰىٓ اَنْ يَّاْتِيَهُمْ بَاْسُنَا بَيَاتًا وَّهُمْ نَآئِمُوْنَ۔

کیا پھر بستی والے اس بات سے بے خوف ہیں کہ ان کو سوتے ہوئے ہمارا عذاب آلے۔

۸- ہود ۱۲/۱۰ } وَمَا كَانَ رَبُّكَ لِيُهْلِكَ الْقُرٰى بِظُلْمٍ وَّاَهْلُهَا مُصْلِحُوْنَ۔ اور آپ کے رب کو یہ لائق نہیں تا کہ کسی بستی کو ظلم سے ہلاک کرے اس حال میں کہ اس کے رہنے والے نیکی کرنے والے ہوں۔

۹، ۱۰- الکہف ۱۶/۱۰ } فَانْطَلَقَا حَتّٰىٓ اِذَآ اَتَيَآ اَهْلَ قَرْيَةِ ِۨاسْتَطْعَمَآ اَهْلَهَا۔

تو حضرت موسیٰ علیہ السلام اور خضر علیہ السلام دونوں چلے حتیٰ کہ ایک بستی کے رہنے والوں پر آئے بستی کے رہنے والوں سے انہوں نے کھانا طلب فرمایا۔

۱۱- القصص ۲۰/۶ } وَمَا كُنَّا مُهْلِكِي الْقُرٰىٓ اِلَّا وَاَهْلُهَا ظٰلِمُوْنَ۔

اور ہم کسی بستی کو ہلاک نہیں کرنے والے مگر اس کے رہنے والے

ظالم ہوں ۔

(۱۳-۱۲) العنکبوت ۲۰/۴ } وَلَمَّا جَآءَتْ رُسُلُنَآ اِبْرٰهِیْمَ بِالْبُشْرٰ
قَالُوْٓا اِنَّا مُهْلِكُوْٓا اَهْلِ هٰذِهِ الْقَرْ
اِنَّ اَهْلَهَا كَانُوْا ظٰلِمِیْنَ ۔

اور جب ہمارے ملائکہ رسل ابراہیم علیہ السلام کے پاس مبارک کے ساتھ
نے کہا کہ ہم اس بستی کے رہنے والوں کو ہلاک کرنے والے ہیں بے شک اس بستی کے
والے ظالم ہیں۔

۱۴- العنکبوت ۲۰/۴ } اِنَّا مُنْزِلُوْنَ اَهْلِ هٰذِهِ الْقَرْیَةِ رِجْ
مِّنَ السَّمَآءِ بِمَا كَانُوْا یَفْسُقُوْنَ ۔

ہم اس بستی کے رہنے والوں پر آسمان سے ہلاکت اتارنے والے ہیں اس
سے کہ وہ بدکاری کرتے تھے۔

۱۵- الحشر ۲۸/۱ } مَآ اَفَآءَ اللّٰهُ عَلٰى رَسُوْلِهٖ مِنْ اَهْلِ الْقُرٰى
وَلِلرَّسُوْلِ وَلِذِی الْقُرْبٰى وَالْیَتٰمٰى وَالْمَسٰ
وَابْنِ السَّبِیْلِ ۔

جو بستی کے رہنے والوں سے اللہ تعالےٰ نے اپنے رسول اللہ صلے اللہ علیہ
دلوایا تو اللہ کے لئے ہے اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے لئے اور قریبیوں کے
اور یتیموں کے لئے اور مسکینوں کے لئے اور مسافروں کے لئے ۔

نوٹ : اس آیۂ کریمہ سے مال فی کا بھی رب کریم نے فیصلہ فرما دیا باغ ف
کے حقدار چھ ہیں ایک نہیں ۔

۱۶۔ النمل ۱۹/۳ } قَالَتْ اِنَّ الْمُلُوْكَ اِذَا دَخَلُوْا قَرْيَةً اَفْسَدُوْهَا وَجَعَلُوْا اَعِزَّةَ اَهْلِهَا اَذِلَّةً ۔

بلقیس نے کہا کہ بے شک بادشاہ جب شہر کو داخل ہوتے ہیں اس کو برباد کر دیتے ہیں اور شہر کے رہنے والے عزت داروں کو ذلیل کرتے ہیں۔

۱۷۔ التوبہ ۱۱/۱۵ } مَا كَانَ لِاَهْلِ الْمَدِيْنَةِ وَمَنْ حَوْلَهُمْ مِّنَ الْاَعْرَابِ اَنْ يَّتَخَلَّفُوْا عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ ۔

مدینہ کے رہنے والے اور جو ان کے گرد و نواح میں جانگل رہنے والے ہیں ان کے لئے لائق نہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے پیچھے رہ جائیں۔

۱۸۔ التوبہ ۱۱/۱۳ } وَمِنْ اَهْلِ الْمَدِيْنَةِ مَرَدُوْا عَلَى النِّفَاقِ ۔
اور بعض مدینے کے بسنے والوں سے ایسے ہیں جو نفاق پر اڑے ہیں۔

۱۹۔ الاعراف ۹/۱۴ } قَالَ فِرْعَوْنُ اٰمَنْتُمْ بِهٖ قَبْلَ اَنْ اٰذَنَ لَكُمْ اِنَّ هٰذَا لَمَكْرٌ مَّكَرْتُمُوْهُ فِي الْمَدِيْنَةِ لِتُخْرِجُوْا مِنْهَا اَهْلَهَا فَسَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ۔

فرعون نے کہا کہ تم موسیٰ کے ساتھ میری اجازت کے بغیر ہی ایمان لے آئے بیشک یہ ضرور خفیہ سازش ہے جو تم نے تمام شہر میں خفیہ سازش بنا رکھی ہے۔ تاکہ تم شہر سے شہر کے بسنے والوں کو نکال دو عنقریب تمہیں معلوم ہو جائے گا۔

۲۰۔ الحجر ۱۴/۱۵ } وَجَاءَ اَهْلُ الْمَدِيْنَةِ يَسْتَبْشِرُوْنَ ۔
اور شہر کے بسنے والے خوشیاں مناتے ہوئے آئے۔

۲۱۔ طٰہٰ ۱۶/۲ } فَلَبِثْتَ سِنِيْنَ فِيْٓ اَهْلِ مَدْيَنَ ۔

ترجمہ: آپ اے موسیٰ علیہ السلام مدین کے باشندوں میں کئی سال۔

۲۲۔ القصص ۲۰/۸ } وَدَخَلَ الْمَدِيْنَةَ عَلٰى حِيْنِ غَفْلَةٍ مِّنْ اَهْلِهَا۔
اور حضرت موسیٰ علیہ السلام شہر میں اس وقت داخل ہوئے جب شہر کے رہنے والے غفلت میں تھے (یعنی سو رہے تھے)

۲۳۔ القصص ۲۰/۵ } وَمَا كُنْتَ ثَاوِيًا فِيْۤ اَهْلِ مَدْيَنَ تَتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِنَا وَلٰكِنَّا كُنَّا مُرْسِلِيْنَ

۲۴۔ الاحزاب ۲۱/۲ } وَاِذْ قَالَتْ طَّآئِفَةٌ مِّنْهُمْ يٰۤاَهْلَ يَثْرِبَ لَا مُقَامَ لَكُمْ فَارْجِعُوْا۔

اور جب ان سے ایک گروہ نے کہا اے مدینے کے رہنے والو تمہارے لئے ٹھہرنے کی کوئی جگہ نہیں تم واپس چلے جاؤ۔

۲۵۔ البقرہ ۲/۲۴ } ذٰلِكَ لِمَنْ لَّمْ يَكُنْ اَهْلُهٗ حَاضِرِى الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ۔

یہ اس شخص کے لئے ہے کہ جس کے گھر والے مسجد حرام کے رہنے والے نہ ہوں

۲۶۔ البقرہ ۲/۲ } وَاِخْرَاجُ اَهْلِهٖ مِنْهُ اَكْبَرُ عِنْدَ اللّٰهِ۔
اور مکہ کے رہنے والوں کو مکے سے نکالنا اللہ کے نزدیک بہت بڑا جرم ہے۔

۲۷۔ الکہف ۱۵/۱۲ } حَتّٰۤى اِذَا رَكِبَا فِى السَّفِيْنَةِ خَرَقَهَا قَالَ اَخَرَقْتَهَا لِتُغْرِقَ اَهْلَهَا۔

یہاں تک جب وہ کشتی میں اسوار ہوئے خضر علیہ السلام نے کشتی کو توڑ دیا حضرت

... علیہ السلام نے فرمایا کیا تو نے کشتی کو توڑا ہے تاکہ کشتی میں بیٹھنے والوں کو تو غرق کر دے
اس آیۂ کریمہ میں رب کریم نے جو لوگ کشتی کی حدود اربعہ میں تھے ان کو بھی کشتی کے
اہل فرمایا مرد ہوں یا عورتیں چونکہ رقم دے کر اس وقت وہ ایک حد سے دوسری حد تک
کشتی کے مالک ہیں اس لئے وہ اس کے وقت معین تک ہی کشتی مستقل ہیں اس لئے
اہل فرمایا اس آیۂ کریمہ میں اصل مالک اور سکان وقتی طور پر دونوں معنوں میں استعمال
ہوا ہے ۔

اہل کے معنی متبعین

۲۸۔ ہود ۱۲/۴ { قَالَ يَا نُوحُ إِنَّهُ لَيْسَ مِنْ أَهْلِكَ إِنَّهُ عَمَلٌ غَيْرُ صَالِحٍ ۔

اللہ تعالےٰ نے فرمایا اے نوح بے شک وہ تیرا لڑکا تیرے متبعین سے نہیں
اور اس کے اعمال اچھے نہیں ہیں ۔ اس آیۂ کریمہ سے ثابت ہوا کہ جو نبی اللہ کا متبع
نہ ہو اس کو نبی اللہ کے اہل سے رب کریم نکال دیتا ہے یا عذاب کر دیتا ہے جیسا کہ آیۂ
مذکورہ سے ثابت ہوا ۔

۲۹۔ الانبیاء ۱۷/۱۶ { وَنُوحًا إِذْ نَادَىٰ مِنْ قَبْلُ فَاسْتَجَبْنَا لَهُ فَنَجَّيْنَاهُ وَأَهْلَهُ مِنَ الْكَرْبِ الْعَظِيمِ ۔

اور یاد فرمایئے نوح علیہ السلام کے واقعہ کو جب نوح علیہ السلام نے پہلے دعا
فرمائی تو اللہ تعالےٰ نے آپ کی دعا قبول فرمائی تو ہم نے اس کو بچایا اور اس کے
متبعین کو بڑے عذاب سے ۔

۳۰۔ الشعراء ۱۹/۹ { رَبِّ نَجِّنِیْ وَاَھْلِیْ مِمَّا یَعْمَلُوْنَ ۔
اے میرے رب مجھے اور میرے متبعین کو اس چیز سے بچا جو وہ عمل کرتے ہیں۔

۳۱۔ الشعراء ۱۹/۹ { فَنَجَّیْنٰہُ وَاَھْلَہٗۤ اَجْمَعِیْنَ اِلَّا عَجُوْزًا فِی الْغٰبِرِیْنَ
تو ہم نے لوط علیہ السلام کو اور ان کے متبعین کو بچا لیا سوا بڑھیا کے جو پیچھے رہنے والوں سے تھی۔

۳۲۔۳۳۔ النمل ۱۹/۴ { قَالُوْا تَقَاسَمُوْا بِاللّٰہِ لَنُبَیِّتَنَّہٗ وَاَھْلَہٗ ثُمَّ لَنَقُوْلَنَّ لِوَلِیِّہٖ مَا شَہِدْنَا مَھْلِکَ اَھْلِہٖ وَاِنَّا لَصٰدِقُوْنَ ۔

انہوں نے کہا آپس میں اللہ کی قسم کھاؤ کہ ضرور ہم صالح علیہ السلام اور اس کے متبعین کو شبخون ماریں گے پھر ان کے وارثوں کو ہم ضرور کہیں گے کہ صالح علیہ السلام کے متبعین کی ہلاکت کے وقت ہم موجود نہ تھے اور ہم بے شک ضرور سچے ہیں۔

۳۴۔ النمل ۱۹/۴ { فَاَنْجَیْنٰہُ وَاَھْلَہٗۤ اِلَّا امْرَاَتَہٗ ۔ تو ہم نے لوط علیہ السلام کو اور اس کے متبعین کو بچایا سوائے اس کی عورت کے۔

۳۵۔ القصص ۲۰/۱ { اِنَّ فِرْعَوْنَ عَلَا فِی الْاَرْضِ وَجَعَلَ اَھْلَہَا شِیَعًا
بے شک فرعون زمین مصر میں بہت متکبر ہوا اور اس نے اپنے متبعین کو شیعہ شیعہ بنا دیا۔

۳۶۔ الزمر ۲۳/۲ { قُلْ اِنَّ الْخٰسِرِیْنَ الَّذِیْنَ خَسِرُوْۤا اَنْفُسَہُمْ وَاَھْلِیْہِمْ
یَوْمَ الْقِیٰمَةِ اَلَا ذٰلِکَ ھُوَ الْخُسْرَانُ الْمُبِیْنُ

فرما دیجئے یارسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم بے شک نقصان والے وہی لوگ
...جنہوں نے قیامت کے دن اپنی جانوں کو اور اپنے متبعین کو نقصان دیا
...اور یہی وہ ظاہر نقصان ہے۔

۳۷۔ الشوریٰ ۵/۲۵ { وَقَالَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اِنَّ الْخٰسِرِيْنَ الَّذِيْنَ خَسِرُوْا اَنْفُسَهُمْ وَاَهْلِيْهِمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ۔

اور ایماندار کہیں گے کہ خسارے والے قیامت کے دن وہی ہیں جنہوں نے
...اپنی جانوں کو اور متبعین کو نقصان دیا۔

۳۸۔ الاعراف ۱۰/۸ { فَاَنْجَيْنٰهُ وَاَهْلَهٗ۔ تو ہم نے اس کو اور اس کے متبعین کو بچایا۔

۳۹۔ العنکبوت ۲۰/۴ { لَنُنَجِّيَنَّهٗ وَاَهْلَهٗۤ اِلَّا امْرَاَتَهٗ كَانَتْ مِنَ الْغٰبِرِيْنَ۔ ترجمہ گزر چکا ہے۔

۴۰۔ العنکبوت ۲۰/۴ { اِنَّا مُنَجُّوْكَ وَاَهْلَكَ اِلَّا امْرَاَتَكَ كَانَتْ مِنَ الْغٰبِرِيْنَ۔

۴۱۔ الصّٰفّٰت ۲۳/۲ { وَنَجَّيْنٰهُ وَاَهْلَهٗ مِنَ الْكَرْبِ الْعَظِيْمِ۔

اہل مالک کے معنی سے استعمال ہوتا ہے

۴۲۔ النساء ۵/۸ { اِنَّ اللّٰهَ يَاْمُرُكُمْ اَنْ تُؤَدُّوا الْاَمٰنٰتِ اِلٰۤى اَهْلِهَا۔ بے شک اللہ تعالےٰ تمہیں حکم کرتا ہے کہ تم امانتوں

کہ ان کے مالکوں کے سپرد کرو۔

۴۳۔ الاعراف ۹/۱۲ } اَوَلَمْ يَهْدِ لِلَّذِيْنَ يَرِثُوْنَ الْاَرْضَ مِنْۢ بَعْدِ اَهْلِهَآ اَنْ لَّوْ نَشَآءُ اَصَبْنٰهُمْ بِذُنُوْبِهِمْ وَنَطْبَعُ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ فَهُمْ لَا يَسْمَعُوْنَ ۔

کیا اور نہیں ہدایت دی اس نے ان لوگوں کو جو زمین کے وارث ہوئے ہیں زمین کے بعد یہ کہ اگر چاہیں ہم تو ان کے گناہوں کے سبب ہم گرفت کریں اور ان کے دلوں پر مہر لگا دیں تو وہ سنیں گے نہیں۔

اہل کے معنی پرورش کرنے والا

۴۴۔ النساء ۵/۴ } فَانْكِحُوْهُنَّ بِاِذْنِ اَهْلِهِنَّ ۔
تو عورتوں سے تم نکاح کرو ان کے پرورش کرنے والوں کے اذن سے۔

۴۵۔ النساء ۵/۹ } فَابْعَثُوْا حَكَمًا مِّنْ اَهْلِهٖ وَحَكَمًا مِّنْ اَهْلِهَا ۔
تو تم ایک منصف مرد کے پرورش کرنے والوں سے بھیجو اور ایک منصف بیوی کی پرورش کرنے والوں سے بھیجو۔

۴۶۔ مریم ۱۶/۲ } وَاذْكُرْ فِى الْكِتٰبِ مَرْيَمَ اِذِ انْتَبَذَتْ مِنْ اَهْلِهَا مَكَانًا شَرْقِيًّا ۔

اور حضور یاد فرمایئے قرآن کریم میں مریم علیہا السلام کا ذکر جب وہ اپنے پرورش کرنے والوں کی شرقی جانب علیحدہ ہوئی۔

اہل بمعنی اہل بیت

گھر کی حدود اربعہ میں مقیم ہونے والے ورثا کو اہل کہا جاتا ہے

۱/۴۷ المائدہ ۷/۱۲ { فَكَفَّارَتُهُ إِطْعَامُ عَشَرَةِ مَسَاكِينَ مِنْ أَوْسَطِ مَا تُطْعِمُونَ أَهْلِيكُمْ۔

تو اس کا کفارہ دس مساکین کا کھانا کھلانا درمیانہ اس کا جو تم اپنے گھر والوں کو کھلاتے ہو۔

۲/۴۸ النساء ۵/۱۴ { وَدِيَةٌ مُسَلَّمَةٌ إِلَىٰ أَهْلِهِ
پھر تاوان سپرد کیا جائے مقتول کے گھر والوں کی طرف،

۳/۴۹ ہود ۱۲/۴ { قُلْنَا احْمِلْ فِيهَا زَوْجَيْنِ اثْنَيْنِ وَأَهْلَكَ إِلَّا مَنْ سَبَقَ عَلَيْهِ الْقَوْلُ

ہم نے کہا اسوار کر کے کشتی میں دو دو کے جوڑے اور اپنے گھر والوں کو اس کے متعلق پہلے بات ہو چکی ہے (یعنی بیٹے کنعان کو نہ اسوار کرنا)

۴/۸۰ ہود ۱۲/۴ { وَنَادَىٰ نُوحٌ رَبَّهُ فَقَالَ رَبِّ إِنَّ ابْنِي مِنْ أَهْلِي
اور نوح علیہ السلام نے اپنے رب سے دعا کی تو فرمایا اے میرے رب بے شک میرا بیٹا میرے گھر والوں سے ہے۔

۵/۵۱ ہود ۱۲/۷ { فَأَسْرِ بِأَهْلِكَ بِقِطْعٍ مِنَ اللَّيْلِ۔
اے لوط علیہ السلام تو اپنے گھر والوں کو ایک حصے رات میں لے جا۔

۶/۵۲ یوسف ۱۲/۱۴ { قَالَ هِيَ رَاوَدَتْنِي عَن نَّفْسِي وَشَهِدَ شَاهِدٌ مِّنْ أَهْلِهَا ۔

حضرت یوسف علیہ السلام نے فرمایا اس زلیخا نے اپنے نفس سے پھسلایا اور گواہی دی ایک ملاحظہ کرنے والے نے زلیخا کے گھر والوں سے ۔

۷/۵۳ یوسف ۱۳/۸ { إِذَا انقَلَبُوا إِلَىٰ أَهْلِهِمْ ۔

جب واپس جائیں وہ اپنے گھر والوں کی طرف ۔

۸/۵۴ یوسف ۱۳/۸ { هَٰذِهِ بِضَاعَتُنَا رُدَّتْ إِلَيْنَا وَنَمِيرُ أَهْلَنَا

یہ ہمارا سامان ہے جو ہماری طرف واپس کیا گیا اور اپنے گھر والوں کے لیے ہم غلہ لائیں گے ۔

۹/۵۵ یوسف ۱۳/۸ { قَالُوا يَا أَيُّهَا الْعَزِيزُ مَسَّنَا وَأَهْلَنَا الضُّرُّ ۔

انہوں نے کہا اے عزیز ہمیں اور ہمارے گھر والوں کو تکلیف پہنچی ۔

۱۰/۵۶ یوسف ۱۳/۱۰ { وَأْتُونِي بِأَهْلِكُمْ أَجْمَعِينَ ۔

اور اپنے تمام گھر والوں کو تم میرے پاس لے آؤ ۔

۱۱/۵۷ مریم ۱۶/۴ { وَكَانَ يَأْمُرُ أَهْلَهُ بِالصَّلَاةِ وَالزَّكَاةِ ۔

اور حضرت اسماعیل علیہ السلام اپنے گھر والوں کو نماز اور زکوٰۃ کا حکم کرتے تھے ۔

۱۲/۵۸ طٰہٰ ۱۶/۲ { وَاجْعَل لِّي وَزِيرًا مِّنْ أَهْلِي ۔

اور بنا تو میرے لیے میرے گھر والوں سے نائب ۔

۱۳/۵۴ طٰہٰ ۱۶/۱۸ } وَأْمُرْ أَهْلَكَ بِالصَّلٰوةِ وَاصْطَبِرْ عَلَيْهَا
اور اپنے گھر والوں کو نماز کا ارشاد فرمایئے اور اسی پر خود ثابت رہیے۔

۱۴/۹۱ المومنون ۱۸/۲ } فَاسْلُكْ فِيهَا مِنْ كُلٍّ زَوْجَيْنِ اثْنَيْنِ وَأَهْلَكَ۔
(کہ) کشتی میں ہر قسم کے جوڑے کو اسوار کر لیجیے اور اپنے گھر والوں کو۔

۱۵/۹۱ النور ۱۸/۲ } يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَدْخُلُوا بُيُوتًا غَيْرَ بُيُوتِكُمْ حَتّٰى تَسْتَأْنِسُوا وَتُسَلِّمُوا عَلٰى أَهْلِهَا۔
اے ایمان والو تم اپنے گھروں کے سوا کسی کے گھروں میں مت داخل ہو۔ یہاں تک کہ اجازت حاصل کر لو اور گھر والوں کو السلام علیکم کہو۔

۱۶/۹۲ یٰسین ۲۳/۳ } فَلَا يَسْتَطِيعُونَ تَوْصِيَةً وَلَا إِلٰى أَهْلِهِمْ يَرْجِعُونَ ۔ تو نہ وہ وصیت کرنے کی طاقت رکھیں گے اور نہ وہ اپنے گھر والوں کی طرف لوٹ سکیں گے۔

۱۷/۹۳ الفتح ۲۶/۱ } سَيَقُولُ لَكَ الْمُخَلَّفُونَ مِنَ الْأَعْرَابِ شَغَلَتْنَا أَمْوَالُنَا وَأَهْلُونَا فَاسْتَغْفِرْ لَنَا عنقریب جنگ سے پیچھے رہ جانے والے گنوار کہیں گے ہمیں ہمارے مالوں نے اور ہمارے گھر والوں نے مشغول رکھا ہمارے لئے آپ معافی مانگیں۔

۱۸/۹۳ الفتح ۲۶/۲ } بَلْ ظَنَنْتُمْ أَنْ لَنْ يَنْقَلِبَ الرَّسُولُ وَالْمُؤْمِنُونَ إِلٰى أَهْلِيهِمْ أَبَدًا
بلکہ تم نے گمان کیا یہ کہ ہرگز واپس نہ جائیں گے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اور

مومنین اپنے گھر والوں کی طرف ہمیشہ۔

کیوں جناب اس آیۂ کریمہ میں مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی ازواج مطہرات اور مومنین کی بیویاں ہی مراد ہیں۔

۱۹/۶۵ التحریم ۲۸/۱ } یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا قُوْۤا اَنْفُسَكُمْ وَ اَهْلِیْكُمْ نَارًا
اے ایمان والو اپنے نفسوں کو اور اپنے گھر والوں کو آگ سے بچاؤ۔

۲۰/۶۶ القیمۃ ۲۹/۲ } فَلَا صَدَّقَ وَ لَا صَلّٰى وَ لٰكِنْ كَذَّبَ وَ تَوَلّٰى ثُمَّ
ذَهَبَ اِلٰۤى اَهْلِهٖ یَتَمَطّٰى۔

پھر نہ اس نے تصدیق کی اور نہ ہی نماز پڑھی اور لیکن جھٹلایا اس نے اور منہ پھیر لیا پھر وہ اپنے گھر والوں کی طرف اکڑتا ہوا گیا۔

اس آیۂ کریمہ میں دو باتیں ہیں ایک تو اہل کے معنی گھر والوں کے اور دوسری بات یہ ہے کہ یہ پانچ صفات جو رب کریم نے اس آیۂ کریمہ میں بیان فرمائی ہیں۔
(۱) فَلَا صَدَّقَ (۲) وَ لَا صَلّٰى (۳) وَ لٰكِنْ كَذَّبَ (۴) وَ تَوَلّٰى (۵) ثُمَّ ذَهَبَ اِلٰۤى اَهْلِهٖ یَتَمَطّٰى۔

یہ پانچوں صفات رب کریم نے غیر مسلم کی بیان فرمائی اب بھی جو غیر مسلم ہے وہ ان پانچوں صفات کا حامل ہے۔ سبحان اللہ رب کریم نے غیر مسلم کا نقشہ کھینچ کر رکھ دیا۔

اہل ہم عقیدہ پر بھی اطلاق ہوتا ہے

۶۷ - الطور ۲۷/۱ } قَالُوْۤا اِنَّا كُنَّا قَبْلُ فِیْۤ اَهْلِنَا مُشْفِقِیْنَ۔

کہیں گے وہ بے شک ہم پہلے د دنیا میں، اپنے ہم عقیدہ میں خدا سے ڈرنے والے تھے۔

۶۸- الانشقاق ۳۰/۲ } وَّيَنْقَلِبُ إِلَىٰ أَهْلِهِ مَسْرُورًا ۔
اور واپس ہوگا قیامت کے دن اپنے ہم عقیدہ کی طرف خوش ہونے والا۔

۶۹- الانشقاق ۳۰/۲ } إِنَّهُ كَانَ فِي أَهْلِهِ مَسْرُورًا
بے شک وہ دنیا میں، اپنے ہم عقیدہ میں خوش ہونے والا تھا۔

۷۰- المطففین ۳۰/۱ } إِذَا انْقَلَبُوا إِلَىٰ أَهْلِهِمُ انْقَلَبُوا فَكِهِينَ
جب وہ اپنے ہم عقیدہ کی طرف لوٹتے دنیا میں خوش ہونے والے لوٹتے۔

اہل جس لفظ پہ داخل ہوتا ہے کہیں جگہ اس کا عامل مراد ہوتا ہے۔

اہل عامل کے معنی میں

۷۱- الانبیاء ۱۷/۱ } فَسْئَلُوا أَهْلَ الذِّكْرِ إِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُونَ
پھر تم ذکر کرنے والوں سے دریافت کر لو اگر تمہیں علم نہ ہو

۷۲- الحجر ۱۴/۶ } فَسْئَلُوا أَهْلَ الذِّكْرِ إِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُونَ ۔
(ترجمہ گزر چکا ہے)

۷۳- الفاطر ۲۲/۵ } وَلَا يَحِيقُ الْمَكْرُ السَّيِّئُ إِلَّا بِأَهْلِهِ ۔

اور بُری خفیہ سازش کسی پر نہیں پڑتی مگر اس کے کرنے والے پر۔

۷۴۔ المدثر ۲۹/۱ } هُوَ اَهْلُ التَّقْوٰى۔ وہ تقویٰ کرنے والا ہے۔

اہل لائق کے معنی سے

۷۵۔ المدثر ۲۹/۲ } وَاَهْلُ الْمَغْفِرَةِ
اور بخشش کے لائق ہے۔

۷۶۔ الفتح ۲۶/۳ } فَاَنْزَلَ اللّٰهُ سَكِيْنَتَهٗ عَلٰى رَسُوْلِهٖ وَعَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ وَاَلْزَمَهُمْ كَلِمَةَ التَّقْوٰى وَكَانُوْۤا اَحَقَّ بِهَا وَاَهْلَهَا۔

تو اللہ تعالےٰ نے اپنی تسکین اپنے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پر نازل فرمائی اور اپنی تسلی مومنین پر نازل فرمائی اور ان کو تقویٰ کی بات پر ثابت رکھا اور وہ اس کے حقدار تھے اور اس کے لائق تھے۔

تسلیم کرنے والوں پر اہل کا اطلاق

۷۷۔ آل عمران ۳/۲ } قُلْ يٰۤاَهْلَ الْكِتٰبِ
فرما دیجئے یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اے کتاب اللہ کو تسلیم کرنے والو۔

۷۸۔ آل عمران ۴/۱۰ } قُلْ يٰۤاَهْلَ الْكِتٰبِ لِمَ تَكْفُرُوْنَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ
فرما دیجئے یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اے کتاب اللہ

(ت)سلیم کرنے والو کیوں کفر کرتے ہو تم اللہ تعالےٰ کی آیتوں کے ساتھ۔

۷۹۔ المائدۃ ۶/۷ } وَلْيَحْكُمْ أَهْلُ الْإِنْجِيلِ بِمَا أَنْزَلَ اللَّهُ۔ اور چاہیے کہ انجیل کو تسلیم کرنے والے جو اللہ تعالےٰ (نے) نازل فرمایا ہے اس کے ساتھ فیصلہ کریں۔

اہل کا استعمال بیوی پر قرآن کریم میں

۸۰۔ الذاریات ۲۶/۲ } هَلْ أَتَاكَ حَدِيثُ ضَيْفِ إِبْرَاهِيمَ الْمُكْرَمِينَ إِذْ دَخَلُوا عَلَيْهِ فَقَالُوا سَلَامًا قَالَ سَلَامٌ قَوْمٌ مُنْكَرُونَ فَرَاغَ إِلَىٰ أَهْلِهِ فَجَاءَ بِعِجْلٍ سَمِينٍ

یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کیا آپ کے پاس ابراہیم علیہ السلام کے بزرگ مہمانوں کی بات پہنچی جب وہ آپ کے پاس آئے تو انہوں نے السلام علیکم عرض کیا ابراہیم علیہ السلام نے جواب دیا وعلیکم السلام اے اجنبیو! تو حضرت ابراہیم علیہ السلام اپنی بیوی کی طرف سرکے تو موٹا بچھڑا (بھنا ہوا) لائے۔

اس آیتہ کریمہ میں بھی لفظ اہل بیوی کے معنی سے وارد ہوا ہے۔

۸۱۔ ص ۲۳/۴ } وَاذْكُرْ عَبْدَنَا أَيُّوبَ إِذْ نَادَىٰ رَبَّهُ أَنِّي مَسَّنِيَ الشَّيْطَانُ بِنُصْبٍ وَعَذَابٍ ارْكُضْ بِرِجْلِكَ هَٰذَا مُغْتَسَلٌ بَارِدٌ وَشَرَابٌ وَوَهَبْنَا لَهُ أَهْلَهُ وَمِثْلَهُمْ مَعَهُمْ رَحْمَةً مِنَّا وَذِكْرَىٰ لِأُولِي الْأَلْبَابِ وَخُذْ بِيَدِكَ ضِغْثًا فَاضْرِبْ بِهِ وَلَا تَحْنَثْ۔

اور یاد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے بندے ایوب علیہ السلام کے واقعہ کو یاد فرمایئے جب انہوں نے اپنے رب سے دعا فرمائی کہ یا اللہ بے شک شیطان نے مجھے ہاتھ لگایا تکلیف اور عذاب میں مبتلا کرنے کے لئے (تو رب کریم نے منظور کر کے فرمایا) اپنا پاؤں مارئیے (پاؤں مارا تو چشمہ جاری ہو گیا) یہ ہے ٹھنڈا غسل کی جگہ اور پینے کی اور ہم نے اس کو اس کے بیوی بچے بھی عطا کر دیے اور ان کے ساتھ ان کی مثل اپنی رحمت سے اور نصیحت ہے عقلمندوں کے لئے (ایوب علیہ السلام نے اپنے رب کو عرض کی کہ یا اللہ میں نے قسم کھائی ہوئی ہے بیوی کے پاس کیسے جاؤں ہوں تو فرمایا) ایک جھاڑو کا مٹھا اپنے ہاتھ میں لے لے پھر اس کو مار دے تو قسم نہ ٹوٹے گی (تیرا مارنا پورا ہو جائے گا)۔

۸۲۔ نمل $\frac{19}{1}$ } إِذْ قَالَ مُوسَىٰ لِأَهْلِهِ إِنِّي آنَسْتُ نَارًا جب موسیٰ علیہ السلام نے اپنی بیوی کو فرمایا کہ میں نے آگ کو معلوم کیا ہے۔

اس آیہ کریمہ میں رب کریم نے اہل بیوی پر استعمال فرمایا معلوم ہو کہ اہل بیوی کو بھی شامل ہوتا ہے۔

۸۳۔ الانبیاء $\frac{17}{6}$ } وَأَيُّوبَ إِذْ نَادَىٰ رَبَّهُ أَنِّي مَسَّنِيَ الضُّرُّ وَأَنتَ أَرْحَمُ الرَّاحِمِينَ فَاسْتَجَبْنَا لَهُ فَكَشَفْنَا مَا بِهِ مِن ضُرٍّ وَآتَيْنَاهُ أَهْلَهُ وَمِثْلَهُم مَّعَهُمْ رَحْمَةً مِّنْ عِندِنَا وَذِكْرَىٰ لِلْعَابِدِينَ۔

اور حضور آپ ایوب علیہ السلام کا واقعہ فرمایئے جب ایوب علیہ السلام نے اپنے رب کو دعا فرمائی کہ یا اللہ مجھے تکلیف پہنچتی ہے اور تو سب رحم کرنے والوں

(اور) رحم کرنے والا ہے تو ہم نے اس کی دعا کو قبول کیا اور اس کی تکلیف کو ہٹا دیا اور ہم نے اس کو اس کے گھر والے بھی دے دیے اور ان کی مثل ان کے ساتھ اور دے (دیے) یہ ہماری طرف سے رحمت تھی اور عبادت کرنے والوں کے لئے نصیحت ہے۔

چنانچہ اہل میں بیوی بھی عطا فرمائی جس کا ذکر پہلے گزر چکا ہے کہ رب کریم حضرت ایوب علیہ السلام کو خُذْ بِيَدِكَ ضِغْثًا فرمایا اور حانث نہ ہونے دیا۔

۸۴۔ ال عمران ۴/۱۲ } وَإِذْ غَدَوْتَ مِنْ أَهْلِكَ تُبَوِّئُ الْمُؤْمِنِينَ مَقَاعِدَ لِلْقِتَالِ۔

اور حضور یاد فرمایئے اس وقت کو جب آپ اپنی اہلیہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالٰی عنہا کے گھر سے باہر تشریف لائے جنگ کی جگہ پر مِنْ أَهْلِكَ یعنی اہل بَيْتِكَ تو یہاں اہل بیت سے مراد بیوی ہے یعنی اہل سے مراد اہل بیت اور اہل بیت سے مراد بیوی اور بیوی سے مراد حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالٰی عنہا ہیں۔

اس کا مطلب شیعہ تفاسیر سے

تفسیر خلاصۃ المنہج ۸۸ } (وَإِذْ غَدَوْتَ) ویاد کن اے محمد کہ چوں بامداد بیروں شدی (مِنْ أَهْلِكَ) از منزل خود کہ خانہ عائشہ بود و آں ماہ شوال بود سہ سال از ہجرت گزشتہ (وَإِذْ غَدَوْتَ) اور (یاد) فرمایئے آپ اے محمد صلے اللہ علیہ وسلم کہ جب صبح آپ باہر تشریف لے (گئے) (مِنْ أَهْلِكَ) اپنے گھر سے جو عائشہ کا گھر تھا اور وہ شوال کا مہینہ تھا

تین سال ہجرت کے گزر چکے تھے۔

کیوں بھئی تمہارے مفسر نے کان کو ہاتھ تو لگا لیا لیکن سیدھا نہیں لگایا ذرا گھما کر لگایا اہل سے مراد گھر والی نہیں کر دیا بلکہ اہل کے معنی گھر کے کیا اور تسلیم کر لیا کہ وہ گھر حضرت عائشہ کا تھا کہہ دو ایک نعرہ حیدری۔ . . یا علی المدد ایمان کو صحیح کرو اب تو شیعہ مفسر نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالے عنہا کو گھر والی تسلیم کر لیا لکھ دیا من اَهۡلِكَ خانۂ عائشہ بود سبحان اللہ! اللہ کریم سچ کو کبھی دشمن کے منہ سے بلوا دیتا ہے۔ اب یہ نہیں کہہ سکتا کہ سہواً کہہ گئے ہیں۔ یا عمداً یا انصافاً اس کو تسلیم کرنا پڑا ہر صورت اَهۡلِكَ حضرت عائشہ کا گھر کہہ کر ثابت کر دیا کہ اہل بیوی پر استعمال ہوتا ہے اور یہاں ہوا آیت کریمہ کا مطلب یہ ہوا کہ یاد فرمائیں

حضور جب آپ صبح کے وقت باہر تشریف لائے اپنی اہلیہ حضرت عائشہ کے گھر سے جنگ کی جگہ پر منوانے والا منواتا ہے لیکن حسد صراط مستقیم پر سیدھا نہیں آنے دیتا تسلیم ضرور کرتا ہے۔

تحقیق اہل "شیعہ تفاسیر سے"

۵۔ طہ $\frac{16}{1}$ } وَهَلۡ اَتٰىكَ حَدِيۡثُ مُوۡسٰىۘ اِذۡ رَاٰ نَارًا فَقَالَ لِاَهۡلِهِ امۡكُثُوۡۤا اِنِّىۡۤ اٰنَسۡتُ نَارًا لَّعَلِّىۡۤ اٰتِيۡكُمۡ مِّنۡهَا بِقَبَسٍ اَوۡ اَجِدُ عَلَى النَّارِ هُدًى ۝

اور کیا آپ کے پاس حضرت موسیٰ علیہ السلام کی بات پہنچی جب حضرت موسیٰ علیہ السلام نے آگ کو دیکھا تو آپ نے اپنی بیوی کو فرمایا تم ٹھہر جاؤ ضرور مجھے آگ معلوم ہوئی ہے

میں تمہارے پاس وہاں سے آگ کا چنگار لاؤں گا یا آگ والے سے راستہ مل جائے گا۔

تفسیر مجمع البیان ۷/۵ للطبرسی } (لِاَهْلِهٖ) وَهِيَ بِنْتُ شُعَيْبٍ كَانَ تَزَوَّجَهَا بِمَدْيَنَ۔

(اَهْلِهٖ) اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کی اہل وہ حضرت شعیب علیہ السلام کی بیٹی تھی جو حضرت موسیٰ علیہ السلام نے مدین میں نکاح کیا تھا۔

اس آیۂ کریمہ میں رب کریم نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کے واقعہ کو نقل فرمایا جب وہ اپنی بیوی کے ساتھ تشریف لا رہے تھے ان کو خدائی نور نظر آیا تو آپ نے اپنی بیوی کو فرمایا کہ تم یہاں ٹھہرو میں آگ کے پاس سے ہو کر آتا ہوں تو اللہ تعالیٰ نے اس واقعہ کو قرآن پاک میں نقل فرمایا اور فرمایا وَقَالَ لِاَهْلِهٖ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اپنے اہل کو کہا تو اللہ تعالیٰ نے اہل کے لفظ کو بیوی پر اطلاق فرمایا تو اس کا اقرار شیعہ تفسیروں سے علامہ طبرسی نے کیا جو بڑا مشہور مفسر ہے اور کہا کہ اہل سے مراد بیوی جو حضرت موسیٰ علیہ السلام نے مدین میں اس سے نکاح کیا اور وہ شعیب علیہ السلام کی بیٹی تھی۔ اگر بیٹی پر اہل کا لفظ استعمال ہوتا تو اہل شعیب کہا جاتا لیکن اللہ تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام کی اہل فرمائی جو ان کی بیوی تھی ثابت ہوا کہ بیوی پر اہل کا لفظ استعمال ہوتا ہے نہ کہ بیٹی پر۔

النمل ۱۹/۱ } اِذْ قَالَ مُوسٰى لِاَهْلِهٖٓ اِنِّیْٓ اٰنَسْتُ نَارًا۔

تفسیر مجمع البیان ۷/۲۱۱ } (اذ قال لاهله) اَیْ اِمْرَأَتِهٖ وَهِيَ بِنْتُ شُعَيْبٍ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اپنے اہل کو فرمایا یعنی عورت کو اور وہ شعیب علیہ السلام کی بیٹی تھی۔

۸۶۔ القصص ۲۰/۴ } فَلَمَّا قَضٰى مُوسَى الْاَجَلَ وَسَارَ بِاَهْلِهٖٓ اٰنَسَ مِنْ

جَانِبِ الطُّوْرِ نَارًا قَالَ لِاَهْلِهِ امْكُثُوْا اِنِّيْ اٰنَسْتُ نَارًا

ترجمہ جب حضرت موسیٰ علیہ السلام کی مدت پوری ہوئی اور وہ اپنی بیوی کو لے چلے حضرت موسیٰ علیہ السلام نے طور کی طرف سے آگ معلوم کی حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اپنی بیوی کو کہا تم ٹھہرو مجھے آگ معلوم ہوئی ہے۔

تفسیر الصافی ۳۶۹ } (وسار باهله) بامرئته حضرت موسیٰ علیہ السلام اپنے اہل کو لے چلے یعنی اپنی بیوی کو۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام کی بیوی کا نام

وفی الاکمال عن النبی ان یوشع بن نون وصی موسیٰ عاش بعد موسیٰ ثلثین سنۃ وخرجت علیہ صفراء بنت شعیب زوجۃ موسیٰ

اکمال میں نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی حدیث ہے کہ یوشع بن نون حضرت موسیٰ علیہ السلام کے وصی نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کے بعد تیس برس عمر گزاری اور ان کے پاس آئی ان کا نام صفرا تھا جو حضرت شعیب علیہ السلام کی بیٹی اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کی بیوی تھی۔ یہ شیعہ حضرات کے لئے کافی ثبوت ہے۔

۸۷۔ یوسف $\frac{12}{3}$ } قَالَتْ مَا جَزَاءُ مَنْ اَرَادَ بِاَهْلِكَ سُوْٓءًا اِلَّآ اَنْ يُّسْجَنَ اَوْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ۔

مذکورہ آیت کا ترجمہ شیعہ مترجم کا

اس عورت نے کہا کہ جو تیری زوجہ سے بدی کا قصد کرے اس کی سزا اس

کی سزا کیا ہے۔ کہ اس کو قید کیا جائے یا دردناک عذاب۔

مذکورہ آیت کا ترجمہ شیعہ تفسیر سے

تفسیر عمدۃ البیان ۱/۵۰۷ } قَالَتْ کہا زلیخا نے عزیز سے مَا جَزَآءُ مَنْ اَرَادَ بِاَھْلِکَ سُوْءً کیا ہے جزا اس شخص کی
جو ارادہ کرے ساتھ زوجہ تیری کے بدی کا اور اگر ما نافیہ ہو تو ترجمہ اس آیت کا اس طرح
ہونا چاہیئے کہ نہیں ہے جزا اس شخص کی کہ ارادہ کرے ساتھ اہلیہ تیری کے بدی کا۔
کیوں بھئی جناب کے مفسر نے اہل کے معنی بیوی کے کئے ہیں سمجھ لو اور یقین رکھو اہل
اہل بیت کے معنی میں استعمال ہوتا ہے۔ اور اہل بیت میں زوجہ بھی شامل ہے جیسا کہ
عورت اہل میں بھی شامل ہے۔

اہل متبع کے معنی شیعہ احادیث سے

کتاب العلل والشرائع ۱/۲۲ } حدثنا ابی قال حدثنا سعد بن عبد اللہ عن احمد بن محمد بن عیسٰی عن الحسن بن
علی الوشاء عن الرضا علیہ السلام قال سمعتہ یقول قال ابو عبد اللہ
علیہ السلام ان اللہ عزوجل قال لنوح انہ لیس من اھلک
لانہ کان مخالفا لہ وجعل من اتبعہ من اھلہ۔
حسن بن علی الوشا سے روایت ہے امام رضا علیہ السلام سے سنا انہوں نے کہا
کہ میں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے سنا کہ اللہ عزوجل نے نوح علیہ السلام کو فرمایا کہ

اِنَّہٗ لَیْسَ مِنْ اَھْلِکَ کہ بیٹا تیرے اہل سے نہیں اس لئے کہ وہ حضرت نوح
علیہ السلام کا مخالف تھا اور اللہ تعالیٰ نے نوح علیہ السلام کی جس نے اتباع کی
اس کو نوح علیہ السلام کے اہل میں شامل فرمایا۔

کیوں بھئی اب تو تمہاری حدیث سے حضرت امام رضا علیہ السلام اور حضرت امام
باقر علیہ السلام کی متفقہ حدیث بیان ہو گئی کہ جو نبی اللہ کا متبع ہے وہ اس کے اہل میں
داخل ہے جو نافرمان ہے وہ اہل سے خارج ہے اور حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا
اہل بیت سے خارج نہیں فرمایا بلکہ ان کا شان عظمیٰ تیئیس آیتوں سے بیان فرمایا ثابت
ہوا کہ حضرت عائشہ صدیقہ سلام رضی اللہ تعالیٰ عنہا زوجہ مطہرہ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ
سب ازواج مطہرات رضوان اللہ علیہم اجمعین سے اعلیٰ اہل ہیں اور یہ بھی ثابت ہوا کہ
زبان میں اہل ہر مذکر و مونث پر جو متبع مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم ہو استعمال ہوتا ہے
جس کی طرف اہل منسوب ہو اسی کا اہل ثابت ہوگا یا ہوگی۔

طٰہٰ ۱۶/۱۸ } وَاْمُرْ اَھْلَکَ بِالصَّلٰوۃِ وَاصْطَبِرْ عَلَیْھَا لَا نَسْئَلُکَ
رِزْقًا نَحْنُ نَرْزُقُکَ وَالْعَاقِبَۃُ لِلتَّقْوٰی۔

تفسیر قمی ۴۲۱ } وَاْمُرْ اَھْلَکَ بِالصَّلٰوۃِ، اَیْ اُمَّتَکَ۔
تفسیر البرھان جلد ۲ } اور نماز کا حکم فرمایئے حضور اپنے اہل کو یعنی اپنی امت کو
اس شیعہ تفسیر سے ثابت ہو گیا کہ اہل متبعین کو بھی کہتے ہیں۔

تفسیر الصافی ۱۹۱ } خرج مع نفر من اصحابہ یتبؤن موضع القتال کما
قال سبحانہ واذ غدوت من اھلک الآیۃ فمی ھکذا

قرآن کریم میں لفظ اہل بیت بیوی پر استعمال ہوتا ہے

۸۸ ۔ القصص ۲۰/۱ } وَحَرَّمْنَا عَلَيْهِ الْمَرَاضِعَ مِن قَبْلُ فَقَالَتْ هَلْ أَدُلُّكُمْ عَلَىٰ أَهْلِ بَيْتٍ يَكْفُلُونَهُ لَكُمْ وَهُمْ لَهُ نَاصِحُونَ ۝

اور ہم نے حضرت موسیٰ علیہ السلام پر پہلے دودھ پلانے والیوں کو حرام کر دیا تو موسیٰ علیہ السلام کی ہمشیرہ نے کہا میں تمہیں گھر والی کا پتہ بتاتی ہوں جو اس کی پرورش کریں گے تمہارے لئے اور وہ اس کے لئے خیر خواہ ہوں گے۔

اس آیۂ کریمہ میں اہل بیت سے مراد حضرت موسیٰ علیہ السلام کی والدہ ہیں جو ان کی ہمشیرہ اپنی والدہ کے پاس ہی لے گئیں ثابت ہوا کہ عربی زبان میں خصوصاً قرآن کریم میں جو عربی کی فصاحت اس کی محتاج ہے اس میں اہل بیت سے مراد بیوی گھر والی لی گئی۔ وہی لفظ اہل بیت جو الاحزاب کے پارہ ۲۲ میں عَنكُمُ الرِّجْسَ أَهْلَ الْبَيْتِ موجود ہے وہی لفظ اہل بیت اس آیۂ مذکورہ هَلْ أَدُلُّكُمْ عَلَىٰ أَهْلِ بَيْتٍ میں موجود ہے جس سے بیوی مراد ہے۔

۸۹ ۔ ھود ۱۲/۷ } قَالَتْ يَا وَيْلَتَىٰ أَأَلِدُ وَأَنَا عَجُوزٌ وَهَٰذَا بَعْلِي شَيْخًا إِنَّ هَٰذَا لَشَيْءٌ عَجِيبٌ قَالُوا أَتَعْجَبِينَ مِنْ أَمْرِ اللَّهِ رَحْمَتُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ عَلَيْكُمْ أَهْلَ الْبَيْتِ إِنَّهُ حَمِيدٌ مَّجِيدٌ ۔

حضرت ابراہیم کی بیوی سارہ نے کہا ہائے کیسے میں جنوں گی حالانکہ میں بڑھیا ہوں اور یہ میرا خاوند بھی بوڑھا ہے واقعی یہ عجیب بات ہے فرشتوں نے کہا کیا اللہ کے حکم اور

اللہ کی رحمت اور اس کی برکتوں سے تعجب کرتی ہو جو تم گھر والی پر ہیں ضرور وہی کیا گیا بڑی بزرگی والا ہے۔

کیوں بھئی اس آیۃ کریمہ میں تو آسمان کے ملائکہ بھی حضرت ابراہیم کی زوجہ کو علیکم اھل البیت سے خطاب فرما رہے ہیں اور وہی لفظ اھل بیت ما به النزاع ایۃ لیذھب عنکم الرجس اھل البیت میں مذکور ہے وہی لفظ اہل بیت اس موجودہ آیت ھود ۱۲ میں رَحْمَتُ اللّٰہِ وَ بَرَکَاتُہٗ عَلَیْکُمْ اَھْلَ الْبَیْتِ میں موجود ہے جس میں خدائی فرشتے حضرت ابراہیم علیہ السلام کی زوجہ حضرت سارہ کو اہل بیت سے خطاب فرما رہے ہیں۔

(۱) اگر بقول تمہارے اہل بیت بیوی پر نہ استعمال ہوتا تھا تو کیا ملائکہ عربی زبان سے ناواقف تھے۔

(۲) کیا معاذ اللہ خداوند کریم کو عربی زبان سے ناواقفی تھی جس نے ان دو مقامات پر اہل بیت سے گھر والی بیوی پر اہل بیت استعمال فرمایا۔

(۳) کیا مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم معاذ اللہ عربی زبان نہ جانتے تھے آپ ہی فرمائیے کہ اہل بیت کا لفظ تم بیوی پر کیوں بول رہے ہو یہ تو بیٹی اور نواسوں اور داماد پر استعمال ہوتا ہے۔ ہرگز ہرگز نہیں کبھی ممکن ہی نہیں کہ اللہ تعالےٰ اور اس کے ملائکہ اور اس کے رسول صلے اللہ علیہ وسلم عربی زبان سے ناواقف ہوں۔

(۴) کیا تمام عمر حضرت علی المرتضیٰ اور حضرت حسن اور حضرت حسین رضوان اللہ علیہم اجمعین اور ائمہ کرام نے ان دونوں آیتوں کو نہیں پڑھا وہی غلطی نکال دیتے جب انہوں نے بھی ان دونوں آیتوں میں اہل بیت سے مراد گھر والی بیوی ہی مراد

لیا ہے تو بجائی تمہاری کون سنتا ہے اور جب اور دو شہادتیں دو آیات قرآنیہ سے فقیر نے نکال کر دکھا دیا کہ اہل بیت گھر والی بیوی پر بولا گیا تو ثابت ہوا کہ مابہ النزاع آیت اِنَّمَا یُرِیۡدُ اللّٰہُ لِیُذۡہِبَ عَنۡکُمُ الرِّجۡسَ اَہۡلَ الۡبَیۡتِ وَیُطَہِّرَکُمۡ تَطۡہِیۡرًا ۔ میں اہل بیت سے مراد ازواج مطہرات مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم ہیں ۔ کیونکہ قرآنی اصطلاح یہی ہے فقیر نے اس آیۃ قرآنیہ میں اہل بیت سے گھر والی بیوی مراد کی دو آیتیں شہادۃ میں پیش کردیں جس نے یہاں بھی اہل بیت سے ازواج مطہرات ثابت کر دیا ایسے ہی جو تمہارا دعویٰ ہے کہ اہل بیت سے مراد شادی شدہ بیٹی جس کی سکونت اپنے گھر میں ہو اور داماد نواسے مراد ہیں بیویاں مراد نہیں تم بھی کوئی ایک آیت ایسی دکھا دو کہ اہل بیت کا لفظ ہو اور رب کریم نے شادی شدہ بیٹی اور داماد اور نواسے کو اہل بیت سے مراد لیا ہو اور اہل بیت کا لفظ استعمال ہو اور صاحب بیت کی بیویاں اہل بیت سے خارج ہوں تو ایسے شخص کو

یک صد روپیہ

انعام

نقد دیا جائیگا ورنہ خدا سے ڈرو مرنا ہے خداوند کریم کے روبرو پیش ہونا ہے اور قرآن کریم کے معانی بگاڑنے کا حساب تم سے لیا جائے گا ۔

دوسری قرآنی دلیل : کہ اہل بیت سے مراد ازواج مطہرات ہیں اس آیۃ کریمہ کی ابتدا وَقَرۡنَ فِیۡ بُیُوۡتِکُنَّ سے ہے [انما سے نہیں وَقَرۡنَ بُیُوۡتِکُنَّ خطاب ازواج مطہرات کو ہے اور کسی کو نہیں تو جب آیت کا آغاز ازواج مطہرات سے ہے بیٹیاں یا نواسوں یا داماد کا ذکر ان آیتوں میں چاروں طرف کہیں ہے ہی نہیں جب سارے

ازواج مطہرات رضوان اللہ علیہم اجمعین کے آیت کے شروع میں اور کوئی ذکر ہی
ازواج مطہرات مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے اور کس کو لے سکتے ہی نہیں ۔

تیسری قرآنی دلیل: آیت وَقَرْنَ فِي بُيُوتِكُنَّ کے ماقبل کی آیت کریمہ کا خطاب
يَا نِسَاءَ النَّبِيِّ ازواج مطہرات کو خطاب ہے جس پر مذکورہ آیت وَقَرْنَ
فِي بُيُوتِكُنَّ کا عطف ہے اور بعد والی آیت میں بھی وَاذْكُرْنَ مَا يُتْلَىٰ فِي بُيُوتِكُنَّ
کا خطاب ازواج مطہرات صلے اللہ علیہ وسلم کو ہے ۔ متنازعہ آیت کا ماقبل بھی ایسی آیت
جو خطاب خداوندی ازواج مطہرات مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کو ہے اور بعد والی آیت
وَاذْكُرْنَ مَا يُتْلَىٰ فِي بُيُوتِكُنَّ خطاب بھی ازواج مطہرات کو ہے تو آیت کا سابق و
ازواج مطہرات رضوان اللہ علیہم اجمعین کے متعلق ہو اور درمیان کی عبارت سے نواسے او
داماد اور شادی شدہ بیٹی مراد لی جائے تو یہ تمہاری عربی دانی گوارہ کرتی ہوگی ورنہ تمہار
مطلب کے مطابق کوئی قرینہ اول و آخر ہونا ضروری ہے ۔ جب کوئی قرینہ اول و آخر مو
ہی نہیں بلکہ ازواج مطہرات مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کا ہی ذکر اول و آخر ہے تو ان کو
کر بیٹی اور نواسے اور داماد کو مراد لینا محض قرآن کریم بلکہ عربی زبان پر بھی زیادتی ہے ۔

چوتھی دلیل: اسی آیت کریمہ میں وَقَرْنَ بُيُوتِكُنَّ لفظ بُيُوتِكُنَّ کی مخاطبات ازواج
مطہرات مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم ہیں بُيُوتِكُنَّ اور رہو تم اے ازواج مطہرات مصطفےٰ صلے اللہ
علیہ وسلم اپنے گھروں میں بیوت کی نسبت ازواج مطہرات رضوان اللہ علیہم اجمعین کی طرف رب
نے فرمائی دوسری آیت کریمہ میں آگے اللہ تعالےٰ نے پھر فرمایا وَاذْكُرْنَ مَا يُتْلَىٰ فِي بُيُوتِكُنَّ
اے ازواج مطہرات مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم جو تم پر آیتیں پڑھی جاتی ہیں تم اپنے اپنے
گھروں میں ہی ذکر کرو اللہ تعالےٰ نے مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے ازواج مطہرات کے بیوت فرما

بیوت النبی صلے اللہ علیہ وسلم ہیں وہ بیوت نساء النبی صلے اللہ علیہ وسلم بھی ہیں آپ کی ازواج کو خطاب رب کریم نے فرمایا رب کریم ازواج مطہرات مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم کو اہل بیت فرمادے اور تم آپ کے ازواج مطہرات کو گھر والیاں یعنی اہل بیت میں شامل ہی نہ ہونے دو۔ تو تمہاری کون سنتا ہے۔

پانچویں دلیل: منافقین نے اور بعض مسلمانوں نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا پر بہتان لگایا اللہ تعالےٰ نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا کے دشمنوں کو جو بہتان لگانے والے تھے اسی اسی کوڑے لگوائے اور حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا کی پاکی کے لئے ان کی تطہیر ثابت فرمائی حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ اور حضرت فاطمۃ الزہرا رضی اللہ تعالےٰ عنہا اور حسن حسین رضی اللہ تعالےٰ عنہم کے متعلق کوئی خلاف بات کہی ہی نہیں تطہیر کا سوال پیدا ہوتا ہی نہیں جس کے خلاف بات ہوئی اس کی تطہیر رب کریم نے فرما دی۔

اہل بیت کی تحقیق شیعہ تفاسیر سے

قصص ۲۰/۱ } هَلْ اَدُلُّكُمْ عَلٰٓى اَهْلِ بَيْتٍ کے ماتحت لکھا ہے۔

منہج ۴۹۳ } گفتند برو و او را بیاور کلثوم مادرا بیاورد۔

انہوں نے کہا جا اور اپنی اہل بیت کو لا وہ اپنی والدہ ام کلثوم کو لے آئی۔

اس آیت میں ام کلثوم حضرت موسیٰ علیہ السلام کی والدہ کو اہل بیت کہا گیا جس سے معلوم ہوا کہ گھر کی عورت اہل بیت میں شامل ہے۔

ھود ۱۲ } مَا تحت عَلَیْکُمْ اَھْلَ الْبَیْتِ ۔

فرمان خداوندی جو حضرات ابراہیم علیہ السلام کی بیوی کو خطاب ہوا اس کے
ماتحت شیعہ مفسر رقمطراز ہے ۔

انوکھا انصاف

تفسیر المنہج ۲۷۶ } در مجمع آوردہ کہ اینکہ سارہ را از اہل بیت ابراہیم
دلالت نمیکند کہ زوجہ مرد از اہل او باشد چہ سارہ
ابراہیم بود و بجہت این او را اہل بیت شمرد ۔

مجمع البیان میں مذکور ہے کہ اس آیت قرآنی عَلَیْکُمْ اَھْلَ الْبَیْتِ سے حضرت سارہ
حضرت ابراہیم علیہ السلام کی بیوی کو رب کریم نے اہل بیت سے بیوی مراد لیا ہے اس
یہ ثابت نہیں ہوتا کہ آدمی کی بیوی اس کے اہل سے ہوتی ہے بلکہ حقیقت یہ ہے کہ سارہ
ابراہیم علیہ السلام کے چچا کی لڑکی تھی اسی لئے اہل بیت سے رب کریم نے شمار کی
سبحان اللہ شیعہ مفسر اس تفسیر سے اپنے انصاف کا اظہار کر رہا ہے ۔ کلام الٰہی
ابراہیم علیہ السلام کی بیوی کو اہل بیت سے تعبیر فرما رہا ہے لیکن شیعہ مفسر رقمطراز ہے کہ
حضرت ابراہیم علیہ السلام کے چچا کی لڑکی تھی اس لئے اہل بیت کے خطاب سے مخاطب
ہوئی لیکن اتنا نہیں سوچا کہ کوئی پڑھنے والا اس کو تعصب سمجھے گا یا انصاف کہ چچا کی
لڑکی اہل بیت میں شامل ہے اور اپنی بیوی اہل بیت سے خارج ہے ۔

سبحان اللہ ! حالانکہ چچا خود اہل بیت میں شامل نہیں اس کی اولاد کیسے اہل بیت
میں شامل ہو سکتی ہے کیا نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے چچا ابولہب اور اس کی اولاد اہل

یہ مثال ہے قبل از دعویٰ نبوۃ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنی صاحبزادیاں اپنے چچا کے لڑکوں عتبہ اور عتیبہ کو دیں تو تم مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم سے ناراض ہو گئے کہ انہوں نے اپنے چچا کے لڑکوں کو اپنی لڑکیاں کیوں دیں لیکن جب حضرت ابراہیم علیہ السلام کی بیوی کو قرآن کریم میں اہل بیت سے خطاب ہوا تو بیرا پار فوراً پلٹا کہ بیوی کی حیثیت سے اہل بیت سے خطاب نہیں ہوا بلکہ چچا کی لڑکی تھی۔

کیوں بھئی اب خدا لگتی بات کرنا جب تمہارے مفسر نے چچا کی اولاد کو اہل بیت میں شامل کیا تو چچا بطریق اولیٰ اہل بیت میں شامل ہوا تو بقول تمہارے ابو لہب اور اس کی اولاد عتبہ و عتیبہ وغیرہ اور حضرت عباس رضی اللہ تعالےٰ عنہ اور ان کی اولاد اور حضرت حمزہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ اور ان کی اولاد بھی اہل بیت میں شامل ہو گئی تم نے تو پیار بیویوں کو خارج کرنے کی کوشش کی لیکن رب کریم نے مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے پہلے انبیاء علیہم السلام کی بیبیوں کو اہل بیت میں شامل فرمایا ہے اور ان کو اہل بیت سے خطاب فرمایا مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے ازواج مطہرات رضوان اللہ علیہم اجمعین کو بھی اہل بیت سے خطاب فرمایا لیکن تم نے مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے ازواج سے مخالفت کر کے اپنے خیال میں اہل بیت مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم سے نکال بیٹھے لیکن تمہارے مفسر نے ازواج مطہرات رضوان اللہ علیہم اجمعین کو خارج کر کے ابولہب اور اس کی اولاد کو اہل بیت میں شمار کر لیا اچھا بھئی تم ابولہب اور اس کی اولاد کو مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے اہل بیت یقین کر لو ہم ان کو اہل بیت میں سمجھنے کو تیار نہیں ہمارے نزدیک مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے ازواج مطہرات رضوان اللہ علیہم اجمعین جن کو رب کریم نے اہل بیت میں شامل فرمایا مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے ظاہر فرما کر بہترین اہل بیت فرمایا ہم ان کو اہل بیت سمجھتے ہیں یہ تو اپنی اپنی پسند ہے

کسی نے اپنے بڑے کے شامل کردہ چچا کی اولاد کو تسلیم کرلیا کسی نے خداوند کریم اور اس کے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے شمار کردہ ازواج مطہرات داخل کردہ حضرت علی المرتضیٰ اور حضرت حسن وحسین حضرت فاطمہ رضوان اللہ علیہم اجمعین کو اہل بیت سمجھ لیا۔

(۹۰) اِنَّمَا يُرِيدُ اللّٰهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ اَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيْرًا۔

اس کی تفصیل ماقبل گزر چکی ہے۔

یہ نوّے دلائل قرآنیہ آپ کے سامنے اہل کی تحقیق میں پیش کیے جاچکے ہیں۔

(۱) مکان کے حدود اربعہ کے مکین پر اہل کا لفظ استعمال ہوا۔

(۲) متبعین پر بھی اہل کا لفظ استعمال ہوا۔

(۳) مالک کے معنی سے بھی اہل کا لفظ استعمال ہوا۔

(۴) پروردہ منتظم پر بھی اہل کا لفظ استعمال ہوا

(۵) گھر کے حدود اربعہ مقیم وشمار پر بھی اہل کا لفظ استعمال ہوا

(۶) اہل ہم عقیدہ پر بھی اطلاق ہوا

(۷) اہل عامل پر بولا گیا۔

(۸) اہل کے معنی لائق بھی استعمال ہوا

(۹) تسلیم کرنے والوں کو اہل کہا گیا۔

(۱۰) اہل کا استعمال بیوی پر بھی ہوا۔

(۱۱) اہل کی اضافت جب بیت کی طرف ہو تو بیوی کی خصوصیت مراد لی گئی۔

جب اہل بیت کا استعمال دوسری جگہ پہ قرآن کریم میں استعمال ہو تو اللہ تعالےٰ نے خصوصیت

بیوی پر اطلاق فرمائے متنازع فیہا آیت کا ماقبل بھی مصطفے صلے اللہ علیہ وسلم کی ازواج مطہرات کی خصوصیت سے پُر ہے اور مابعد آیت کا بھی شان ازواج مطہرات مصطفے صلے اللہ علیہ وسلم سے کلام کا تسلسل جاری رہے لیکن دشمن اہل بیت مصطفے صلے اللہ علیہ وسلم ایسا متعصب ہے کہتا ہے کہ آیت کا ماقبل اور مابعد بھی ازواج مطہرات رضوان اللہ علیہم اجمعین کا ذکر مذکور ضرور ہے لیکن درمیان کا نہیں سبحان اللہ متنازعہ فیہا آیت کے علاوہ باقی قرآن کریم سے لفظ اہل بیت کا استعمال بیوی پر دکھا دیا قرآنی آیت کا سیاق و سباق بھی ازواج مطہرات کے ذکر کی شہادت دے رہا ہے پھر بھی جو شخص ازواج مطہرات مصطفے صلے اللہ علیہ وسلم سے بغض رکھے اور جس کو خدائی دلائل سے تسلی نہیں ہوتی اس کی تسلی انسان مسلمان کیسے کر سکتا ہے۔ وَمَا عَلَيْنَا اِلَّا الْبَلَاغُ الْمُبِيْنِ۔

شیعہ تاریخ سے اہل اور آل کی تحقیق

کشف الغمہ فی معرفۃ الائمہ ۱۴

وَقِيْلَ اٰلُ مُحَمَّدٍ كُلُّ تَقِيٍّ

فَاِنْ قِيْلَ مَا الْفَرْقُ بَيْنَ الْاٰلِ وَالْاَهْلِ قُلْتُ هُمَا سَوَالَانِ اَلْهَمْزَةُ فِي اٰلِ مُبْدَلَةٌ مِنَ الْهَاءِ فِي اَهْلٍ ثُمَّ كُتِبَتْ كَمَا قِيْلَ هَيَالَ وَاَيَالَ وَاٰلُ فِرْعَوْنَ مَنْ كَانَ عَلٰى دِيْنِهٖ وَمَذْهَبِهٖ قَالَ تَعَالٰى وَاَغْرَقْنَا اٰلَ فِرْعَوْنَ۔

اور بعض نے کہا ہے کہ ہر متقی آل محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہے۔

پھر اگر کہا جائے آل اور اہل کا فرق کیا ہے میں کہتا ہوں وہ دونوں ہمزہ آل میں

ھا ء سے بدل گیا ہے۔ پھر ادغام کیا گیا ہے جیسا کہ کہا گیا ہے ھیالک و ایاک اور
ال فرعون جو شخص اس کے دین اور مذہب پر تھا جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے۔
وَ اَغْرَقْنَا اٰلَ فِرْعَوْنَ اور ہم نے ال فرعون کو غرق کیا یعنی فرعون کے دین اور
مذہب والوں کو غرق کیا۔

درنجفیہ ۱۵ لَا بُدَّ اَنْ يُّعْلَمَ اَنَّ نِزَاعَ الْخَاصَّةِ مَعَ الْعَامَّةِ الْعَمْيَاءِ لَيْسَ فِيْ صِدْقِ اللَّفْظِ بِحَسَبِ الْعُرْفِ وَاللُّغَةِ لِظُهُوْرِ صِدْقِ اَهْلِ الْبَيْتِ لُغَةً وَّ عُرْفًا عَلَى النِّسَاءِ وَ غَيْرِهَا لِاَنَّ اَهْلَ الْبَيْتِ فِي اللُّغَةِ سُكَّانُهٗ بَلْ فِي الْمُرَادِ وَ اسْتَدَلَّ الْجُمْهُوْرُ عَلٰى اَنَّ الْمُرَادَ مِنَ الْاٰيَةِ اَزْوَاجُ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ و آلہ بِاُسْلُوْبِ الْكَلَامِ قَبْلَهَا وَ بَعْدَهَا وَ ذٰلِكَ مُخَالِفٌ لِلنَّصِّ دِرَايَةً وَّ الرِّوَايَةِ۔

ضروری ہے کہ نزاع خاصہ کا عامہ کے ساتھ معلوم کیا جائے یا عتبار عرف اور
لغت کے اہل بیت کا لفظ اور عرفا عورتوں وغیرہ پر صادق آتا ہے یا نہیں کیونکہ اہل
بیت لغتہ میں بیت یعنی گھر کے رہنے والوں کو کہا جاتا ہے بلکہ مراد بھی یہی ہے اور
جمہور نے استدلال کیا ہے کہ مراد آیتہ سے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے ازواج
ہی سیاق وسباق کلام کے موافق حالانکہ یہ درایۃً اور سمجھ کے خلاف ہے۔

"علی رضا" مولوی صاحب تمہاری ساری تقریر یعنی ان دلائل قرآنیہ سے ثابت
ہوا کہ بیوی اہل بیت میں شامل ہے لیکن ایک آیت کا شک باقی ہے جس سے ثابت
ہوتا ہے۔ کہ اہل سے نہیں دیکھو قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا لوط علیہ السلام
اِلَّا امْرَاَتَكَ تو اپنے اہل کو یہاں سے لے جا سوائے تیری عورت کے کہ

ثابت ہوا کہ عورت اہل میں شامل نہیں ۔

محمد عمر: پہلا جواب تو یہ ہے کہ تم عربی زبان سے ناواقف ہو عربی زبان کا قانون ہے کہ مستثنٰی متصل مستثنٰی منہ کا جزو ہوتا ہے ۔ جب اللہ تعالےٰ نے فرمایا کہ اپنے اہل کو لے جا سوائے اپنی بیوی کے اگر بیوی اہل میں داخل نہ ہوتی تو اللہ تعالےٰ کو استثنا کرنے کی ضرورت نہ تھی ۔ استثنا ہوا کہ بیوی اہل میں شامل ہے لیکن رب کریم نے لوط علیہ السلام کے اہل سے بیوی کو نکالا ہے اور کسی جگہ نہیں اللہ تعالےٰ کو اختیار ہے جس کو چاہے اہل میں شامل کرے جس کو چاہے نکال دے ۔

دوسرا جواب ۔

هود ۱۲/۴ وَنَادٰى نُوْحٌ رَّبَّهٗ فَقَالَ رَبِّ اِنَّ ابْنِیْ مِنْ اَهْلِیْ وَ اِنَّ وَعْدَكَ الْحَقُّ وَاَنْتَ اَحْكَمُ الْحَاكِمِيْنَ قَالَ يَا نُوْحُ اِنَّهٗ لَيْسَ مِنْ اَهْلِكَ اِنَّهٗ عَمَلٌ غَيْرُ صَالِحٍ ۔

اور حضرت نوح علیہ السلام نے اپنے رب کو پکارا تو فرمایا اے میرے رب بے شک میرا بیٹا میرے اہل سے ہے اور بے شک تیرا وعدہ سچا ہے اور تو تمام حاکموں سے زیادہ حکمران ہے اللہ تعالےٰ نے فرمایا اے نوح علیہ السلام حقیقت یہ ہے کہ وہ تیرے اہل سے نہیں ہے اس لئے کہ اس کے اعمال صالحہ نہیں ہیں ۔

تو اس آیۂ کریمہ میں حضرت نوح علیہ السلام کے حقیقی بیٹے کو اعمال غیر صالحہ یا اللہ کے نافرمان ہونے کی وجہ سے اللہ تعالےٰ نے حضرت نوح علیہ السلام کے اہل سے خارج فرمادیا اور فرمایا اِنَّهٗ لَيْسَ مِنْ اَهْلِكَ کہ وہ تیرے اہل سے نہیں ہے حضرت لوط علیہ السلام کی بیوی کو اہل سے بحرف استثنا الا امرأتك سے نکالا

تا کہ اہل میں شمولیت ہو کر اس کو مستثنٰے کیا جائے لیکن حضرت نوح علیہ السلام کے بیٹے کنعان کا تو اِنَّہٗ لَیْسَ مِنْ اَھْلِکَ فرمایا کر اہل میں شمولیت کا شائبہ بھی نہیں رہنے دیا وہاں علت بیان فرمادی اِنَّہٗ عمل غیر صالح ثابت ہوا کہ گھر والوں سے جو بھی ہو وہ اہل میں شامل ہے اہل بیت میں گھر کی بیویاں بچے جو کہ بیت کی چار دیواری میں بالاتصال مقیم ہوں وہ اہل بیت میں شامل ہیں اور جو متبعین ہوں وہ اپنے مطاع کے اہل کہلاتے ہیں گیارہ مذکورہ معنوں سے جو بھی معنی اہل کے لئے جائیں نہ بیوی خارج ہو سکتی ہے نہ اولاد نہ گھر والا ہی اہل سے خارج ہو سکتا ہے ہاں جو گھر سے علیحدہ ہو کر اپنا علیحدہ مکان مستقل تیار کر لیں جیسا کہ حضرت علی المرتضٰی کرم اللہ وجہہ نے حضرت فاطمۃ الزہرا رضی اللہ تعالٰے عنہا کے نکاح کرنے کے بعد اپنے مستقل مکان میں سکونت اختیار کی جیسا کہ مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم جب جنگ سے تشریف لائے تو حضرت فاطمۃ الزہرا رضی اللہ تعالٰے عنہا کے گھر میں دو رکعت نماز ادا فرماتے ۔

اور یہ آیت اِنَّمَا یُرِیْدُ اللّٰہُ لِیُذْھِبَ عَنْکُمُ الرِّجْسَ اَھْلَ الْبَیْتِ نازل ہوئی تو مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم حضرت فاطمۃ الزہرا رضی اللہ تعالٰے عنہا اور علی المرتضٰی رضی اللہ تعالٰے عنہا کے مکان سے یہ آیت پڑھ کر گزرتے ثابت ہوا کہ حضرت فاطمۃ الزہرا رضی اللہ تعالٰے عنہا اور علی المرتضٰی کرم اللہ وجہہ کا مکان شادی کے بعد علیحدہ ہو چکا تھا تو وہ اہل بیت مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم میں داخل نہ تھے میرے مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنے اختیار کل سے داخل فرمائے اور اللہ تعالٰے کو اختیار ہے کہ جس کو چاہے اہل بیت سے نکال دے جیسا کہ رب کریم نے حضرت لوط علیہ السلام کی بیوی کو حرف استثنٰے سے نکال دیا حضرت نوح

علیہ السلام کے بیٹے کو حرف استثنےٰ سے نکال دیا۔

جو صرف استثنا سے نکالنا ثابت کرتا ہے۔ کہ وہ اہل بیت میں داخل تھے جس کی دوسری آیت کریمہ بھی دلیل ہے لیکن رب کریم نے نکال دیا ایسے ہی میرے محبوب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کو رب کریم نے اختیار کلی دیا ہے۔ اس لئے آپ جس کو چاہیں اہل بیت میں شامل فرمادیا جیسا کہ حضرت فاطمۃ الزہرآ رضی اللہ تعالے عنہا اور حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالے عنہٗ اور حسن وحسین رضی اللہ تعالے عنہما کو جو اپنے علیحدہ گھر والے تھے لیکن میرے محبوب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے ان کو شامل فرمالیا اب جیسا کہ آپ کے ازواج مطہرات رضوان اللہ علیہم اجمعین اہل بیت تھے ویسے ہی حضرت فاطمۃ الزہرآ رضی اللہ تعالے عنہا اور حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ اور حسن وحسین رضی اللہ تعالے عنہما بھی ویسے ہی اہل بیت میں شامل ہیں کیونکہ میرے مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے ان کو شامل فرمایا ہے چنانچہ ہم تمام مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے ازواج مطہرات اور آپ کی تمام صاحبزادیوں کو اور حضرت علی المرتضیٰ اور حضرت فاطمۃ الزہرآ رضی اللہ تعالے عنہا کو اور حضرت حسن وحسین رضوان اللہ علیہم اجمعین کو اہل بیت سمجھتے ہیں اور تھے اور رہیں گے جیسا کہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالے عنہا بدری ہیں حالانکہ بدر میں تشریف نہیں لے گئے لیکن میرے مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنے اختیار سے ان کو بدریوں میں داخل فرمایا بلکہ ان کو حصہ بھی بدریوں جتنا عطا فرمایا۔ ان کو تو پھر بھی گھر سے بلا کر اہل بیت میں شامل فرمایا حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالے عنہا مکے میں تھے اور میرے مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم بیعۃ الرضوان میں مشغول تھے آپ نے اپنے دائیں دست مبارک کو نکال کر فرمایا یہ ہاتھ عثمان کا ہے اور دائیں کو اوپر رکھ کر فرمایا کہ یہ ہاتھ میرا ہے اور میں اس کی بیعت لیتا ہوں حضرت عثمان رضی اللہ تعالے عنہ بیعۃ الرضوان میں موجود نہیں لیکن

میرے مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم نے بیعت منظور فرمالی۔ ملاحظہ ہو بخاری ۱/۵۲۳ جیسا کہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالےٰ عنہا کی شمولیت کو غزوہ بدر اور بیعت الرضوان کی شمولیت سے آج تک کوئی خارج نہیں کر سکا حضرت علی المرتضٰی احمد حضرت فاطمۃ الزہرا اور حضرت حسین و حسن رضی اللہ تعالےٰ عنہم کو کوئی اہل بیت سے خارج نہیں کر سکتا۔

تیسرا جواب: حضرت عائشہ مطہرہ ام المومنین رضی اللہ تعالےٰ عنہا کی فضیلت میں رب کریم نے تئیس آیتیں نازل فرمائیں اگر تمہارے نزدیک وہ اہل بیت میں داخل نہیں جیسا کہ لوط علیہ السلام کی بیوی تو تم کوئی ایک ایسی آیت دکھاؤ جس میں رب کریم نے حضرت لوط علیہ السلام کی بیوی کی فضیلت میں آیتیں یا ایک آیت فضیلت موجود ہو۔ فَاِنْ لَّمْ تَفْعَلُوْا وَلَنْ تَفْعَلُوْا فَاتَّقُوا النَّار۔

"علی رضا" تم کہتے ہو کہ عائشہ کا بہت بڑا شان ہے لیکن حضور جس وقت محبت میں آتے تو حمیرا سے خطاب فرماتے یہ کوئی عزت کا خطاب نہیں ہے معلوم ہوا کہ حضور کے نزدیک عائشہ کا کوئی قدر نہ تھا۔

"محمد عمر" افسوس! محبت بڑھانے سے ہوئی حضرت عائشہ صدیقہ مطہرہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا کے ساتھ جو آپ کا محبت کا برتاؤ تھا وہ بیان ہو چکا مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم کو حضرت عائشہ صدیقہ مطہرہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا کے ساتھ محبت زیادہ تھی تو ہی اللہ تعالےٰ نے حضرت عائشہ صدیقہ مطہرہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا کے شان و فضیلت میں تئیس آیتیں نازل فرمائیں اگر دوسری عورتوں جیسا شان ہوتا تو رب کریم تو ایسا شان بیان کرنے کی ضرورت کیا تھی۔

دوسرا جواب: یہ حمیرا والی دو تین حدیثیں ہیں یہ سب دشمنوں کی گھڑی ہوئی ہیں۔ سنیئے

تاریخ ابن عساکر ۴/۲۴۴ { كُلُّ حَدِيثٍ فِيهِ يَا حُمَيْرَاءُ فَهُوَ مَوْضُوعٌ كَمَا ذَكَرَهُ الثِّقَاتُ

جو حدیث جس میں یا حمیرا کا خطاب ہے وہ موضوع ہے جیسا کہ اس کو ثقات نے بیان فرمایا ہے۔

محدثین نے اس حدیث کے رجال کو تصحیح کر کے ثابت کر دیا کہ یہ ایسی تمام حدیثیں موضوع ہیں مخالفین کی گھڑی ہوئی ہیں مرفوع نہیں بلکہ مرسل کذابی ہیں۔ جو قرآنی شان کے مقابلے میں حجت نہیں۔

اہل بیت شیعہ احادیث سے

بصائر الدرجات ۱/۵ { سلمان رجل منا اھل البیت

مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سلمان ہمارے اہل بیت سے ایک آدمی ہے۔

اصول کافی ۴/۲۵ { عن ابی عبد اللہ علیہ السلام و انما صار سلمان من العلماء لانہ امرء منا اھل البیت

حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے اور کوئی بات نہیں سلمان علماء سے بن گیا کیونکہ ہمارے اہل بیت سے ایک آدمی ہے۔

ثابت ہوا کہ حضرت سلمان فارسی رضی اللہ تعالےٰ عنہ کو میرے پیارے محبوب مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنے بیت میں شامل فرما لیا یہ آپ کے مختار کل ہونے کا ثبوت ہے کہ جسکو چاہیں اپنے اہل بیت میں شامل فرما لیں اسی حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے بھی یہی فتوی دیا۔

اہل بیوی پر

کتاب العلل والشرائع ۱/۴۳ } فَاِنَّ الرَّجُلَ اِذَا اَتٰی اَھْلَہٗ بِقَلْبٍ سَا[کِنٍ] وَعُرُوْقٍ ھَادِیَۃٍ وَبَدَنٍ غَیْرِ مُضْطَرِبٍ اَسْکَنَتْ تِلْکَ النُّطْفَۃُ فِیْ تِلْکَ الرَّحِمِ۔

ترجمہ: بے شک آدمی جب اپنے اہل یعنی بیوی کے پاس سکونِ قلب سے آئے اور پٹھے درست ہوں اور بدن میں اضطراب نہ ہو تو نطفہ اس رحم میں ٹھہر جائے گا۔

من لا یحضرہ الفقیہ ۱/۴۶ } روی المفضل بن عمر عن ثابت الثمالی عن حبابۃ الوالبیۃ رضی اللہ عنہا قَالَتْ سَمِعْتُ مَوْلَایَ اَمِیْرَ الْمُؤْمِنِیْنَ یَقُوْلُ اِنَّ اَھْلَ الْبَیْتِ لَا نَشْرِبُ الْمُسْکِرَ۔

ترجمہ: حبابۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ میں نے سنا اپنے مولیٰ امیر المؤمنین علیہ السلام سے فرماتے تھے کہ ہم اہل بیت نشے والی چیز نہیں پیتے۔

تو حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ نے یہاں اہل بیت سے مراد تمام مرد و عورتیں مراد لی ہیں۔ عورتوں کو خارج نہیں فرمایا۔

تحقیق اہل بیت ترجمۃ القرآن محشی شیعہ سے

ماریہ قبطیہ کو مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے اہلبیت فرمایا

حاشیہ ترجمہ مقبول ۲۹۸ } خدا کا شکر ہے جس نے ہم اہل بیت سے بدی اور بدنامی کو دور رکھا۔

کیوں جی! اب تو تمہارے معتبر شیعہ مفسر نے تسلیم کر لیا ہے کہ اہل بیت بیوی پر اطلاق ہوتا ہے اب تمہاری مرضی تسلیم کر دیا غدر۔

محدثین و مفسرین امامیہ نے خدائی آیتوں کو تسلیم کرتے ہوئے لکھ دیا کہ اہل بیت کا زوجہ پر اطلاق ہوتا ہے لیکن تعصب و ضد بڑی بری بلا ہے۔ جو مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے ازواج مطہرات رضوان اللہ علیہم اجمعین کو رب کریم نے قرآن کریم میں اہل بیت کے خطاب فرمایا لیکن تعصب ضد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے ازواج مطہرات رضوان اللہ علیہم اجمعین کو اہل بیت تسلیم کرنے نہیں دیتا اولاد کو اہل بیت تسلیم کیا جاتا ہے اور اولاد کی ماں کو اہل بیت سے خارج کیا جاتا ہے کیسی یہ تمہاری ہی نئی منطق ہوگی یا کوئی نئی لولی ہوگی ہمارا ان نہیں ہاں جس مقام پر اللہ تعالےٰ اہل بیت سے خارج کر دے تو خارج ہو سکتی ہے مثلاً لوط علیہ السلام کی بیوی کو اللہ کریم نے اہل سے خارج کر دیا یہ اس کا اختیار کلی ہے ارشاد الہٰی ہے۔

الاعراف پ ۸ } فَاَنْجَيْنٰهُ وَاَهْلَهٗۤ اِلَّا امْرَاَتَهٗ ۖ كَانَتْ مِنَ الْغٰبِرِيْنَ۔

اور یہاں اللہ تعالےٰ کا حضرت لوط علیہ السلام کی بیوی کو اہل سے خارج کرنا یہ داخل ہونے

کی دلیل ہے کیونکہ اہل میں بیوی داخل تھی تو ہی خارج کیا یعنی جو داخل ہو اس کو ہی خا
کیا جاتا ہے جو پہلے ہی خارج ہو اس کو خارج کرنا تحصیل حاصل لازم آتی ہے بیوی
داخل تھی تو ہی خارج فرمایا یہ بھی بیوی کے اہل میں داخل ہونے کی دلیل ہے اب
قانون عرض کرتا ہوں استثنیٰ متصل کا قاعدہ ہے کہ مستثنیٰ مستثنیٰ منہ کا جزو ہوتا
لیکن مستثنیٰ کو مستثنیٰ منہ سے علیحدہ کیا جاتا ہے جیسا کہ جاء نی القوم الا زیدا میرے
قوم آئی سوائے زید کے زید قوم میں داخل ہے اسی لئے متکلم نے تمام قوم کے آنے کا ا
کیا لیکن قوم کے ایک فرد کا انکار کیا زید قوم سے ہے لیکن وہ میرے پاس آیا نہیں ایسے
تعالیٰ نے فرمایا کہ لوط علیہ السلام کو اور اس کے اہل کو یعنی گھر والوں کو بھی مع اولاد
اس کی بیوی کے اس کے تمام اہل یعنی تمام متبعین کو بچا لیا لیکن بیوی چونکہ ماننے والوں
نہ تھی اس لئے اس کو نہ بچایا تو یہاں بھی اہل میں بیوی داخل تھی لیکن اللہ تعالیٰ نے
خارج کر دی۔

"علی رضا" اہل کے معنی تم کرتے ہو ماننے والے تو بیوی چونکہ ماننے والوں میں نہ تھی اس
اہل سے خارج کر دیا ایسے ہی جو بیوی ماننے والوں میں نہ ہو وہ اہل سے خارج ہوتی ہے

"محمد عمر" تم نے سچ فرمایا ہے مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے پہلے جیسا کہ دو بہنوں کو
نکاح میں رکھنا جائز تھا مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی شریعت میں حرام ہو گیا۔ ایسے ہی مصطفیٰ
اللہ علیہ وسلم سے پہلے تمام انبیاء علیہم السلام کا قانون یہی تھا کہ مومن کا غیر مومن سے نکاح
تھا جیسا کہ لوط علیہ السلام کی بیوی لوط علیہ السلام کی مومنہ نہ تھی لیکن ان کی اہلیہ تھی اور بیوی
تھی اس لئے اللہ تعالیٰ نے اس کو لوط علیہ السلام کے سامنے ہلاک کر دیا اور لوط علیہ السلام نے اس
کا ہاتھ نہ پکڑا یہ بھی ثابت ہوا کہ غیر مومنہ اہلیہ بھی ہو تو نبی اللہ اس کا ہاتھ نہیں پکڑتا لیکن مصطفیٰ

صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں جیسا کہ دو بہنوں کو اکٹھا نکاح میں رکھنا حرام ہے ایسے مومن کا مومنہ سے نکاح حرام ہے اور مومنہ کا غیر مومن سے نکاح حرام ہے جب کہ فرمان الٰہی ہے اَلْخَبِیْثٰتُ لِلْخَبِیْثِیْنَ وَالْخَبِیْثُوْنَ لِلْخَبِیْثٰتِ وَالطَّیِّبٰتُ لِلطَّیِّبِیْنَ وَالطَّیِّبُوْنَ لِلطَّیِّبٰتِ۔

جب یہ خدائی قانون مقرر ہو گیا کہ خبیث آدمی خبیثہ عورت کے لئے اور خبیث عورت خبیث مرد کے لئے اور پاک عورتیں پاک مردوں کے لئے اور پاک مرد پاک عورتوں کے لئے اللہ تعالیٰ نے امت کے لئے قانون شریعت محمدیہ مقرر فرماتا ہے اور جس کی امت ہیں وہ لَقَدْ کَانَ لَکُمْ فِیْ رَسُوْلِ اللّٰہِ اُسْوَۃٌ حَسَنَۃٌ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم جو اسوۃ حسنہ کے نمونہ ہیں ان کو بعینی طیب کر اللہ تعالیٰ نے تے معاذ اللہ . . . ، عورت عطا فرمائی معاذ اللہ خدائی قانون کو جھوٹا کر دو اور یا یہ کہہ دو کہ رب کریم نے جس رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا نمونہ پیش فرمایا وہ نمونہ ہی غلط پیش فرمایا ہرگز نہیں ہرگز نہیں ایسا کبھی ممکن ہی نہیں بلکہ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی ذات مطہرہ وہ نوری ذات ہے اور مطہرہ ذات ہے اگر کوئی خبیث سے خبیث بھی میرے مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی ذات مطہرہ سے مس کرے تو وہ بھی طاہر بن جاتا ہے اور قانون خداوندی بھی سچا کہ حضرت عائشہ صدیقہ طاہرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا مطہرہ تھی اور طیبہ تھیں تو طیب کو عطا ہوئی اگر طیبہ نہ ہوتیں طیب کو رب کریم کبھی عطا ہی نہ فرماتا آدم بر سر مطلب ثابت ہوا کہ اہل بیت بیوی داخل تھی تو اہل البیت کا خطاب رب کریم نے فرمایا اہل بیت داخل تھیں تو مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے نکاح میں آئیں اہل بیت داخل تھیں تو بُیُوْتِکُنَّ فرمایا گیا اہل بیت داخل تھیں تو ہی ان کی شان میں تیس آیتیں تطہیر و تطییب کی رب کریم نے نازل فرمائیں یہ اختیار رب کریم

کو ہے کہ جس کو چاہے اہل سے خارج کر دے جیسا کہ لوط علیہ السلام کی بیوی کو خارج فرمایا اور اگر چاہے تو اولاد کو اہل سے خارج کر دے یہ بھی اختیار اللہ اور اللہ کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ہے رب کریم نے سگے بیٹے کو اہل سے خارج کر دیا سنیئے۔

هود ۱۲/۴ } وَنَادَىٰ نُوحٌ رَّبَّهُ فَقَالَ رَبِّ إِنَّ ابْنِي مِنْ أَهْلِي وَإِنَّ وَعْدَكَ الْحَقُّ وَأَنتَ أَحْكَمُ الْحَاكِمِينَ قَالَ يَا نُوحُ إِنَّهُ لَيْسَ مِنْ أَهْلِكَ إِنَّهُ عَمَلٌ غَيْرُ صَالِحٍ۔

اور نوح علیہ السلام نے اپنے رب کو پکارا تو کہا اے میرے پروردگار میرا بیٹا میرے اھل سے ہے اور بے شک تیرا وعدہ سچا ہے اور تو سب حاکموں سے بڑا حکم والا ہے فرمایا اللہ تعالے نے اے نوح علیک السلام بے شک وہ تیرے گھر والوں سے نہیں ہے بے شک اس کے عمل اچھے نہیں۔

نوح علیہ السلام کے بیٹے کنعان کو اللہ تعالے نے گھر والوں سے نکال دیا۔

اب کہدو کہ بیٹا بھی اھل سے یعنی گھر والوں سے نہیں ہے ہرگز نہیں بیٹا گھر والوں میں داخل ہے لیکن رب کریم جس کو چاہے گھر والوں سے نکال دے بیٹا اگر نبی اللہ کا متبع نہیں تو وہ بیٹا اھل بیت سے نکال دیا جاتا ہے بیوی اگر نبی اللہ کی متبعہ نہ ہو تو اس کو بھی اھل سے نکال دیا جاتا ہے لیکن مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم کی اھلیہ اگر متبعہ نہ ہوتی تو رب کریم کو کس کا ڈر تھا فوراً اھل بیت سے خارج کر دیتا لیکن خارج کرنے کے رب کریم نے میرے پیارے محبوب مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم کی اھلیہ حضرت عائشہ صدیقہ مطہرہ رضی اللہ تعالے عنہا جن کے شان میں جن کی برأت میں جن کی تطییب و تطہیر میں رب کریم نے ۲۳ تیئیس قرآنی آیتیں نازل فرمادیں متعصب اپنے تعصب کی

دعوے دن رات کر رہا ہے ایمان کی ماں کو کفر سمجھ رہا ہے ۔ جہانوں کے نذیر کی اہلیہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا کو اپنی بیوی سے بھی کمتر سمجھ رہا ہے یہ سراسر قرآن کریم کا انکار ہے خدا سے دشمنی مول لیتا ہے مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کو یُؤْذُوْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ کے ارشاد خداوندی کے موافق مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کو تکلیف پہنچاتا ہے اور اپنا ٹھکانا جہنم بنا رہا ہے قرآن کریم سے حسب مفصل ثابت ہو گیا کہ ازواج مطہرات صلے اللہ علیہ وسلم آپ کے اہل بیت ہیں تو اب تمہاری اصول کافی کا اصل عرض کرتا ہوں۔

حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کا فیصلہ

اصول کافی ۱/۳۲ فَقَالَ اَبُو الْحَسَنِ الْاَوَّلِ مَنْ تَرَكَ اَهْلَ بَيْتِ نَبِيِّهٖ ضَلَّ وَمَنْ تَرَكَ كِتَابَ اللّٰهِ وَقَوْلَ نَبِيِّهٖ كَفَرَ ۔

حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے فرمایا جس شخص نے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے اہل بیت کو ترک کیا گمراہ ہوا اور جس شخص نے قرآن کریم کتاب اللہ کو اور اپنے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے قول کو ترک کیا کافر ہو گیا ۔

دوازدہ اماموں سے حضرت امام کاظم علیہ السلام کا فتویٰ تمہارے سامنے ہے اور قرآنی فیصلہ اور مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وسلم کا فیصلہ بھی تمہارے سامنے ہے اب تمہاری جیسے مرضی ہو مذہبی تعصب پر اڑے رہو یا ان فیصلوں کو تسلیم کرو حساب آپ کریم نے ضرور لینا ہے جیسا کہ ارشاد الٰہی ہے۔

عَلَيْكَ الْبَلَاغُ وَعَلَيْنَا الْحِسَابُ ۔

تحقیق ال از قرآن شریف

(۱) البقرہ $\frac{1}{6}$ } وَاِذْ نَجَّیْنٰکُمْ مِّنْ اٰلِ فِرْعَوْنَ یَسُوْمُوْنَکُمْ سُوْٓءَ الْعَذَابِ
اور جب ہم نے تمہیں فرعون کے ماننے والوں سے بچایا وہ تمہیں بڑا
عذاب چکھاتے تھے۔

(۲) البقرہ $\frac{2}{32}$ } وَقَالَ لَهُمْ نَبِیُّهُمْ اِنَّ اٰیَةَ مُلْكِهٖٓ اَنْ یَّاْتِیَكُمُ التَّابُوْتُ
فِیْهِ سَكِیْنَةٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَبَقِیَّةٌ مِّمَّا تَرَكَ اٰلُ
مُوْسٰى وَاٰلُ هٰرُوْنَ تَحْمِلُهُ الْمَلٰٓئِكَةُ۔

اور کہا ان کو ان کے نبی نے بے شک اس کی بادشاہی کی علامت یہ ہے کہ
تمہارے پاس ایک تابوت آئے گا تمہارے رب کی طرف سے اس میں تسلی ہوگی۔ اور
موسیٰ علیہ السلام اور ھرون علیہ السلام کے ماننے والوں نے جو چھوڑا اس کا بقیہ ہوگا۔
اس کو ملائکہ نے اٹھایا ہوگا۔

(۳) ال عمران $\frac{3}{4}$ } اِنَّ اللّٰهَ اصْطَفٰٓى اٰدَمَ وَنُوْحًا وَّاٰلَ اِبْرٰهِیْمَ
وَاٰلَ عِمْرٰنَ عَلَى الْعٰلَمِیْنَ۔

بے شک اللہ تعالےٰ نے حضرت آدم علیہ السلام اور نوح علیہ السلام کو چنا اور ال
ابراہیم علیہ السلام اور ال عمران کو تمام جہان والوں پر برگزیدہ فرمایا۔

۴۔ نساء $\frac{5}{8}$ } فَقَدْ اٰتَیْنَآ اٰلَ اِبْرٰهِیْمَ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ۔
تو ضرور ہم نے ال ابراہیم علیہ السلام کو کتاب اور حکمت دی۔

۵۔ انفال $\frac{1}{7}$ } وَاَغْرَقْنَآ اٰلَ فِرْعَوْنَ وَكُلٌّ كَانُوْا ظٰلِمِیْنَ۔

اور ہم نے آل فرعون کو غرق کیا اور سب کے سب وہ ظالم تھے۔

۶۔ یوسف ۱۲/۱ } وَيُتِمُّ نِعْمَتَهُ عَلَيْكَ وَعَلَىٰ آلِ يَعْقُوبَ

تم پر اور آل یعقوب پر وہ اپنی نعمت کو پورا کرے گا۔

۷۔ حجر ۱۴/۴ } قَالَ فَمَا خَطْبُكُمْ أَيُّهَا الْمُرْسَلُونَ قَالُوا إِنَّا أُرْسِلْنَا إِلَىٰ قَوْمٍ مُجْرِمِينَ إِلَّا آلَ لُوطٍ إِنَّا لَمُنَجُّوهُمْ أَجْمَعِينَ

حضرت ابراہیم علیہ السلام نے فرمایا اے اللہ کے مرسلو تمہارا کیا حال ہے انہوں نے کہا کہ ہم مجرموں کی قوم کی طرف بھیجے گئے ہیں۔ سوائے آل لوط علیہ السلام کے بے شک ہم ضرور ان تمام کو بچانے والے ہیں۔

۸۔ نمل ۱۹/۴ } فَمَا كَانَ جَوَابَ قَوْمِهِ إِلَّا أَنْ قَالُوا أَخْرِجُوا آلَ لُوطٍ مِنْ قَرْيَتِكُمْ إِنَّهُمْ أُنَاسٌ يَتَطَهَّرُونَ۔

پھر قوم لوط علیہ السلام کا جواب اور کوئی نہ تھا مگر یہ کہ کہا انہوں نے نکال دو لوط کے ماننے والوں کو اپنے شہر سے بے شک یہ لوگ پاک بنتے ہیں۔

۹۔ مومن ۲۴/۴ } وَقَالَ رَجُلٌ مُؤْمِنٌ مِنْ آلِ فِرْعَوْنَ يَكْتُمُ إِيمَانَهُ أَتَقْتُلُونَ رَجُلًا أَنْ يَقُولَ رَبِّيَ اللَّهُ۔

اور فرعون کے ماننے والوں سے ایک ایماندار آدمی نے کہا جو اپنے ایمان کو چھپاتا تھا کیا تم ایسے آدمی کو قتل کرتے ہو جو یہ کہتا ہے کہ میرا رب اللہ ہے۔

۱۰۔ مومن ۲۴/۵ } وَيَوْمَ تَقُومُ السَّاعَةُ أَدْخِلُوا آلَ فِرْعَوْنَ أَشَدَّ الْعَذَابِ۔

اور جس دن قیامت قائم ہوگی۔ اللہ تعالے حکم فرمائے گا کہ فرعون کے ماننے

والوں کو عذاب میں داخل کرو۔

مختصراً یہ دس آیتیں قرآن کریم سے ذکر کی گئی ہیں جن میں لفظ ال المعنی متبعین ہے

تِلْكَ عَشَرَةٌ كَامِلَةٌ

تحقیق ال شیعہ احادیث سے

بصائر الدرجات ۳ { قَالَ ابو جعفر عندنا ال محمد نادر من الباب وَهُوَ مِنْهُ اَنَّ الْعُلَمَاءَ هُمْ اٰلُ مُحَمَّدٍ۔

حضرت امام باقر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا ال محمد ہمارے نزدیک نادر الباب ہے اور اسی سے ہے کہ علماء وہی ال محمد ہیں۔

اب تو فیصلہ تم پر ہے حدیث تمہاری حضرت امام باقر علیہ السلام کا فیصلہ ہے کہ علماء دین بھی ال محمد صلے اللہ علیہ وسلم میں شامل ہیں۔

کتاب الامالی للطوسی ۲۹۱ { بسم اللہ الرحمٰن الرحیم من یعقوب بن اسحٰق بن ابراھیم خلیل اللہ عَزَّ وَجَلَّ اِلٰی عَزِیْزِ اٰلِ فِرْعَوْنَ۔

حضرت یعقوب علیہ السلام عزیز ال فرعون کی طرف خط روانہ فرماتے ہیں۔

الاعراف ۸/۲ { یٰبَنِیْٓ اٰدَمَ قَدْ اَنْزَلْنَا عَلَیْكُمْ لِبَاسًا یُّوَارِیْ سَوْاٰتِكُمْ وَرِیْشًا وَلِبَاسُ التَّقْوٰی ذٰلِكَ خَیْرٌ۔

الانعام ۸/۲۰ } يَوْمَ يَأْتِي بَعْضُ آيَاتِ رَبِّكَ لَا يَنْفَعُ نَفْسًا إِيمَانُهَا لَمْ تَكُنْ آمَنَتْ مِنْ قَبْلُ أَوْ كَسَبَتْ فِي إِيمَانِهَا خَيْرًا قُلِ انْتَظِرُوا إِنَّا مُنْتَظِرُونَ ۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا وصال اور تاریخ اور نماز جنازہ

طبقات ابن سعد ۸/۸ } اخبرنا محمد بن عمر عن عبید اللہ بن عروۃ عن عثمان بن عروۃ عن ابیہ قال تُوُفِّيَتْ عَائِشَةُ لَيْلَةَ الثَّلَاثَاءِ لِسَبْعَ عَشْرَةَ خَلَتْ مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ سَنَةَ ثَمَانٍ وَخَمْسِينَ وَصَلَّى عَلَيْهَا أَبُو هُرَيْرَةَ ۔

حضرت عروہ سے روایت ہے فرمایا کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا وصال بروز منگل کی رات انیسویں رمضان شریف کی ۵۸ھ اور حضرت عائشہ صدیقہ مطہرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا جنازہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے پڑھا۔

طبقات ابن سعد ۸/۸۰ } اخبرنا محمد بن عمر عن عبید اللہ بن عروۃ عن عیسیٰ بن معمر عن عباد بن عبد اللہ بن الزبیر قال مَدَدْنَا عَلَى قَبْرِ عَائِشَةَ ثَوْبًا وَحَمَلْنَا جَرِيدًا فِيهِ الْخُوصُ وَدَفَنَّاهَا لَيْلًا بَعْدَ الْوِتْرِ فِي شَهْرِ رَمَضَانَ ۔

عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے آپ نے فرمایا کہ ہم نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی قبر پہ کپڑا بچھایا اور قبر پر چھوٹے چھوٹے سبزی کے بھی رکھے اور رات کو انہیں ہم نے دفن کیا وتر کے بعد رمضان

تشریف میں ۔

ذکر ماریہ زوجہ مطہرہ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم

طبقات ابن سعد ۱/۱۳۴ } قال اخبرنا محمد بن عمر بن واقد الاسلمی اخبرنا عبد الحمید بن جعفر عن ابیہ قال

لَمَّا رَجَعَ رَسُوْلُ اللهِ صلی الله علیہ وسلم مِنَ الْحُدَيْبِيَّةِ فِي ذِي الْقَعْدَةِ سَنَةَ سِتَّةٍ مِّنَ الْهِجْرَةِ بَعَثَ حَاطِبَ بْنَ اَبِي بَلْتَعَةَ اِلَى الْمُقَوْقِسِ الْقِبْطِيِّ صَاحِبِ الاسکندریۃ وَكَتَبَ مَعَهُ اِلَيْهِ كِتَابًا يَدْعُوهُ فِيهِ اِلَى الْاِسْلَامِ فَلَمَّا قَرَءَ الْكِتَابَ قَالَ خَيْرًا وَ اَخَذَ الْكِتَابَ فَكَانَ مَخْتُومًا فَجَعَلَهُ فِي حُقٍّ مِنْ عَاجٍ وَخَتَمَ عَلَيْهِ وَدَفَعَهُ اِلَى جَارِيَةٍ لَهُ وَكَتَبَ اِلَى النَّبِيِّ صلی الله علیہ وسلم جَوَابَ كِتَابِهِ وَلَمْ يُسْلِمْ وَاَهْدَى اِلَى النَّبِيِّ صلی الله علیہ وسلم مَارِيَةَ الْقِبْطِيَّةَ وَاُخْتَهَا سِيْرِيْنَ وَحِمَارَهُ يَعْفُوْرَ وَبَغْلَتَهُ دُلْدُلَ وَكَانَتْ بَيْضَاءَ وَلَمْ يَكُ فِي الْعَرَبِ يَوْمَئِذٍ غَيْرُهَا ۔

جب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم حدیبیہ سے ذو القعدۃ سنہ ۶ھ میں واپس تشریف لائے اپنے حاطب بن ابی بلتعہ کو مقوقس قبطی اسکندریہ کے بادشاہ کی طرف بھیجا اور اس کی طرف ایک بند چٹھی لکھی جس میں اسلام کی دعوت دی تو جب مقوقس نے آپ کی چٹھی کو پڑھا تو اس نے کہا بہت اچھا تو اس نے بھی ایک اور مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی طرف آپ کی چٹھی کے جواب میں ایک جوابی چٹھی لکھی اور ایک اپنی لونڈی کی

سا تو بھی اور مسلمان نہ ہوا اور مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی طرف ماریۃ القبطیہ مع اس کی ہمشیرہ سیرین اور اپنے گدھے یعفور اور اپنی خچر دلدل سفید کو جو اس وقت عرب میں سفید خچر اس کے سوا نایاب تھی تحفہ بھیجا۔

مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے ازواج مطہرات سے دو کی بحث لمبی ہو گی خصوصاً حضرت عائشہ صدیقہ مطہرہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا کے متعلق اعتراضات نے واقعہ طول کر دیا اور یہ سنت خداوندی ہے کیونکہ رب کریم نے بھی حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا کا شان قرآن کریم میں زیادہ بیان فرمایا ہے اس لئے فقیر نے اسی کو زیادہ قرآن کریم سے بیان کر دیا تاکہ اہل بصیرت کے لئے کافی ہو جائے اور دل میں خدشہ نہ رہ جائے اور مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی اولاد پاک رضی اللہ تعالےٰ عنہا کا ذکر مختصراً عرض کرتا ہوں مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے تین صاحبزادے تھے قبل اظہار نبوۃ حضرت قاسم پیدا ہوئے حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا سے اور مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی حقیقی صاحبزادیاں چار تھیں حضرت زینب حضرت رقیہ حضرت ام کلثوم حضرت فاطمۃ الزہرا رضوان اللہ علیہم اجمعین۔

اور دو صاحبزادے طیب اور طاہر مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی سب اولاد حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ تعالےٰ عنہا کے بطن مبارک سے پیدا ہوئی سوائے ابراہیم کے وہ ماریہ قبطیہ سے پیدا ہوئے اور ابراہیم کی کنیت قاسم تھی اسی کنیت پر مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی کنیت ابو القاسم تھی مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سموا باسمی ولا تکنوا بکنیتی میرے نام سے نام رکھو یعنی محمد یا احمد صلے اللہ علیہ وسلم لیکن میری کنیت ابو القاسم یہ کنیت میری امت سے کوئی نہ رکھے۔

حقیقی اولادِ مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم کے دلائل

ازواجِ مطہرات مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم کا شان اور ان کا ذکرِ خیر خصوصاً حضرت عائشہ صدیقہ مطہرہ رضی اللہ عنہا کا شان قرآن کریم واحادیث صحیحہ اور تواریخ سے درج کیا گیا اور ان کے فضائل ضروریہ اور تاریخ پیدائش اور مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم سے ان کا نکاح اور ان کی تاریخ از ابتدا تا انتہا مختصراً بیان ہو چکی۔ اب مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم کی اولادِ پاک کا ذکر مختصراً عرض کرتا ہوں کیونکہ ازواجِ مطہرات مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد درجہ آپ کی اولادِ پاک کا ہے اس لئے اب مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم کی اولادِ پاک کا ذکرِ خیر قرآن کریم واحادیث صحیحہ اہل سنت جماعت وکتب تواریخ اسلامیہ سے بھی عرض کرتا ہوں تاکہ فقیر کے اعمال نامہ میں بھی اولادِ مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم کا شان درج ہو جائے۔

واللہ اعلم بالخیر

ذکرِ اولادِ پاک مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم

مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی اولاد پاک کا مختصر ذکر اسلامی تواریخ واحادیث سے

(۱) الاستیعاب ۱/۲۲ { أَمَّا وَلَدُهُ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكُلُّهُمْ مِنْ خَدِيجَةَ إِلَّا إِبْرَاهِيمَ فَإِنَّهُ مِنْ مَارِيَةَ

الْقِبْطِيَّةِ وَوُلِدَ مِنْ خَدِيجَةَ أَرْبَعُ بَنَاتٍ لَا خِلَافَ فِي ذَالِكَ الْأَكْ

هُنَّ زَيْنَبُ بِلَا خِلَافٍ وَبَعْدَهَا أُمُّ كُلْثُومٍ وَقِيلَ رُقَيَّةُ وَهُوَ

أَوْلَى لِأَنَّ رُقَيَّةَ تَزَوَّجَهَا عُثْمَانُ قَبْلُ وَمَعَهَا هَاجَرَ إِلَى الْأَرْضِ

الْحَبْشَةِ ثُمَّ تَزَوَّجَ بَعْدَهَا وَبَعْدَ وَقْعَةِ بَدْرٍ أُمَّ كُلْثُومٍ

وَالصَّحِيحُ إِنَّ أَصْغَرَهُنَّ فَاطِمَةُ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا وَعَنْ جَمِيعِهِنَّ .

لیکن مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی اولاد تو وہ سب کی سب حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا سے ہے سوائے ابراہیم کے اس لئے کہ وہ ماریۃ قبطیۃ سے تھا اور خدیجہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا سے حضور صلے اللہ علیہ وسلم کی چار بیٹیاں ہوئیں اس میں اختلاف نہیں ان کی بڑی زینب ہے بغیر اختلاف کے اور اس کے بعد ام کلثوم بعض نے کہا اس کے بعد رقیہ ہے اور وہ پہلی ہے رقیہ بنت نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے حضرت عثمان رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے نکاح کیا پہلے اور اس کے ساتھ حبشہ کی طرف ہجرت کی اور واقعہ بدر کے ساتھ حضرت رقیہؓ کے مرنے کے بعد ام کلثوم رضی اللہ تعالےٰ عنہا سے اور صحیح یہ ہے کہ حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا ان تمام سے چھوٹی تھیں۔

۲- الاستیعاب ۲/۲۴۹ { عَلَى مَا تَوَاتَرَتْ بِهِ الْأَخْبَارُ فِي تَرْتِيبِ بَنَاتِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ

...الاُولٰی ثُمَّ الثَّانِیَةُ رُقَیَّةُ ثُمَّ الثَّالِثَةُ اُمُّ کُلْثُوْمٍ ثُمَّ الرَّابِعَةُ فَاطِمَةُ الزَّهْرَاءُ رضی اللہ تعالٰی عَنْهُنَّ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ ۔

متواترات احادیث سے مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی حقیقی صاحبزادیوں کے متعلق یہ ... کہ حضرت زینب رضی اللہ تعالےٰ عنہا مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی اول صاحبزادی ہیں اور آپ کی دوسری حقیقی صاحبزادی حضرت رقیہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا ہیں اور آپ کی تیسری حقیقی صاحبزادی حضرت ام کلثوم رضی اللہ تعالےٰ عنہا ہیں اور مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی چوتھی صاحبزادی حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا تھیں ۔

۳ - الاستیعاب ۲/۱۸ح } وَكَانَتْ زَيْنَبُ اَكْبَرَ بَنَاتِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ قَتَادَةُ وُلِدَتْ لَهُ خَدِيْجَةُ غُلَامَيْنِ وَاَرْبَعَ بَنَاتٍ اَلْقَاسِمُ وَبِهِ كَانَ يُكْنٰى وَعَاشَ حَتّٰى مَشٰى وَعَبْدُ اللّٰهِ مَاتَ صَغِيْرًا وَمِنَ النِّسَاءِ فَاطِمَةُ وَزَيْنَبُ وَرُقَيَّةُ وَاُمُّ كُلْثُوْمٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ ۔

نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی بیٹیوں سے بڑی بیٹی زینب تھی اور قتادہ نے کہا نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے صاحبزادے حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ تعالےٰ عنہا سے دو صاحبزادے تھے اور چار صاحبزادیاں تھیں قاسم اسی صاحبزادے کے نام سے آپ کی کنیت ابوالقاسم تھی چلنے تک زندہ رہا اور عبداللہ چھوٹی عمر میں ہی فوت ہوگیا اور لڑکیوں سے حضرت فاطمہ اور حضرت زینب اور حضرت رقیہ اور حضرت ام کلثوم رضوان اللہ علیہن اجمعین تھیں ۔

سیرۃ ابن ہشام ۱/۲۰۶ } وَاَوْلَادُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ

خَدِیْجَۃَ، قَالَ اِبْنُ اِسْحَاقَ فَوَلَدَتْ لِرَسُوْلِ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم

وَلَدَہٗ کُلَّھُمْ اِلَّا اِبْرَاھِیْمَ۔ اَلْقَاسِمَ وَبِہٖ یُکْنٰی صلی اللہ

علیہ وسلم وَالطَّاھِرَ وَالطَّیِّبَ وَزَیْنَبَ وَرُقَیَّۃَ وَاُمَّ کُلْثُوْمَ

وَفَاطِمَۃَ عَلَیْھِنَّ السَّلَامُ۔

ابن اسحاق نے کہا کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی اولاد تمام حضرت خدیجہ رضی

اللہ تعالےٰ عنہا سے ہے سوائے ابراہیم کے پہلا صاحبزادہ آپ کا قاسم اسی کے

ساتھ آپ کی کنیت ہوئی اور طاہر اور طیب اور زینب اور رقیہ اور ام کلثوم اور

فاطمہ علیہم السلام۔

۵۔ تاریخ کامل لابن اثیر ۲/۱۴ تاریخ الطبری ۱/۳۵

فَخَطَبَھَا اِلَیْہِ فَتَزَوَّجَھَا فَوَلَدَتْ لَہٗ اَوْلَادَہٗ

کُلَّھُمْ اِبْرَاھِیْمَ زَیْنَبَ وَرُقَیَّۃَ وَاُمَّ کُلْثُوْمَ

وَفَاطِمَۃَ وَالْقَاسِمَ وَبِہٖ کَانَ یُکْنٰی

عَبْدُ اللّٰہِ وَالطَّاھِرَ وَالطَّیِّبَ

حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا کی طرف مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے خطبہ

فرمایا پھر ان سے نکاح کیا تو حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا سے مصطفےٰ صلے اللہ علیہ

وسلم کی تمام اولاد پیدا ہوئی سوائے ابراہیم کے اور مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی

حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا سے زینب ہے اور رقیہ اور ام کلثوم اور فاطمہ اور

قاسم اور اسی کے ساتھ آپ کی کنیت ہے اور عبداللہ اور طاہر اور طیب

۷۔ بقیہ تاریخ ابن خلدون ۲/۹

وَخَرَجَ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ وَامْرَأَتُہٗ

رُقَیَّۃُ بِنْتُ النَّبِیِّ صلی اللہ علیہ وسلم

اور حضرت عثمان بن عفان ہجرت کو نکلے اور آپ کی عورت رقیہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی لڑکی۔

۸۔ طبقات ابن سعد ۱/۱۳۳ } قال اخبرنا هشام بن محمد بن السائب الکلبی عن ابیہ عن ابی صالح عن ابن عباس قَالَ كَانَ اَوَّلُ مَنْ وُّلِدَ لِرَسُوْلِ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم بِمَكَّةَ قَبْلَ النُّبُوَّةِ اَلْقَاسِمُ وَبِهٖ كَانَ يُكْنٰى ثُمَّ وُلِدَلَهٗ زَيْنَبُ ثُمَّ رُقَيَّةُ ثُمَّ فَاطِمَةُ ثُمَّ اُمُّ كُلْثُوْمٍ ثُمَّ وُلِدَ لَهٗ فِى الْاِسْلَامِ عَبْدُ اللّٰهِ فَسُمِّىَ الطَّيِّبَ وَالطَّاهِرَ وَاُمُّهُمْ جَمِيْعًا خَدِيْجَةُ بِنْتُ خُوَيْلِدِ بْنِ اَسَدِ بْنِ عَبْدِ الْعُزّٰى بْنِ قُصَىٍّ۔

ابن عباس رضی اللہ تعالےٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا پہلا لڑکا جو مکّے میں نبوت سے پہلے پیدا ہُوا تھا قاسم ہے اور اسی سے آپ ابو القاسم کہا جاتا تھا پھر مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے ہاں جو بچہ پیدا ہُوا وہ زینب تھی پھر رقیہ پھر فاطمہ پھر ام کلثوم پھر اسلام میں جو پیدا ہوا عبد اللہ تھا اس کا نام طیب رکھا گیا اور طاہر اور ان تمام کی ماں خدیجہ بنت خویلد بیٹی اسد کی اسد بیٹا عبد العزیٰ بیٹا قصی کا ہے۔

۹۔ البدایہ والنہایہ ۲/۲۹۴ } قَالَ ابْنُ اِسْحٰقَ فَوُلِدَتْ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم وَلَدُهٗ كُلُّهُمْ اِبْرَاهِيْمَ الْقَاسِمُ وَكَانَ بِهٖ يُكْنٰى وَالطَّيِّبُ وَالطَّاهِرُ وَزَيْنَبُ وَرُقَيَّةُ وَاُمُّ كُلْثُوْمٍ وَفَاطِمَةُ۔

ابن اسحٰق نے کہا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی تمام اولاد حضرت خدیجہ رضی اللہ

تعالےٰ عنہا کے بطن سے ہے سوائے ابراہیم کے مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کو اسی
ابو القاسم کہا جاتا تھا اور طیب اور طاہر اور زینب اور رقیہ اور ام کلثوم اور فاطمہ رضی
اللہ علیہم اجمعین ۔

۱۰۔ البدایہ والنہایہ ۲/۲۹۴ } اَكْبَرُ وَلَدِهٖ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ الْقَاسِمُ ثُمَّ زَيْنَبُ ثُمَّ عَبْدُ اللّٰهِ ثُمَّ اُمُّ
كُلْثُوْمٍ ثُمَّ فَاطِمَةُ ثُمَّ رُقَيَّةُ ۔

نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی بڑی اولاد قاسم ہے پھر زینب پھر عبداللہ پھر ام کلثوم
پھر فاطمہ پھر رقیہ رضوان اللہ علیہم اجمعین ۔

۱۱۔ البدایۃ والنہایۃ ۵/۳۰۶ } لَاخِلَافَ اَنَّ جَمِيْعَ اَوْلَادِهٖ مِنْ خَدِيْجَةَ بِنْتِ خُوَيْلِدٍ سِوَى اِبْرَاهِيْمَ فَمِنْ
مَارِيَةَ بِنْتِ شَمْعُوْنَ الْقِبْطِيَّةِ قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ سَعْدٍ اَنْبَانَا هِشَامُ بْنُ
الْكَلْبِيُّ اَخْبَرَنِيْ اَبِيْ عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ اَكْبَرُ وَلَدِ
رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم اَلْقَاسِمُ ثُمَّ زَيْنَبُ ثُمَّ عَبْدُ اللّٰهِ ثُمَّ
اُمُّ كُلْثُوْمٍ ثُمَّ فَاطِمَةُ ثُمَّ رُقَيَّةُ فَمَاتَ الْقَاسِمُ وَهُوَ اَوَّلُ مَيِّتٍ
مِنْ وَلَدِهٖ بِمَكَّةَ ثُمَّ مَاتَ عَبْدُ اللّٰهِ فَقَالَ الْعَاصُ بْنُ وَائِلِ السَّهْمِيُّ
قَدِ انْقَطَعَ نَسْلُهٗ فَهُوَ اَبْتَرُ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ اِنَّا اَعْطَيْنَاكَ
الْكَوْثَرَ فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَانْحَرْ اِنَّ شَانِئَكَ هُوَ الْاَبْتَرُ، قَالَ وَوَلَدَتْ
لَهٗ مَارِيَةُ بِالْمَدِيْنَةِ اِبْرَاهِيْمَ فِيْ ذِي الْحِجَّةِ سَنَةَ ثَمَانٍ مِنَ
الْهِجْرَةِ فَمَاتَ ابْنُ ثَمَانِيَةَ عَشَرَ شَهْرًا

ابن عباس رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی اولاد قاسم رضی اللہ تعالےٰ عنہ ہیں۔ پھر حضرت زینب رضی اللہ تعالےٰ عنہا پھر حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ پھر عاص بن وائل سہمی نے کہا کہ (معاذ اللہ) یہ ابتر ہے اس کی نسل منقطع ہو چکی تو اللہ تعالےٰ نے اِنَّا اَعْطَیْنٰکَ الْکَوْثَرَ (پوری سورۃ) نازل فرمائی۔ فرمایا حضرت ماریہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا سے مدینے میں حضرت ابراہیم ۸ھ میں پیدا ہوئے پھر اٹھارہ ماہ کے بعد فوت ہو گئے۔

۱۲- البدایۃ والنہایۃ ۵/۳۰۷ } وَقَدْ وُلِدَتْ لِرَسُوْلِ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم اَلْقَاسِمُ وَھُوَ اَکْبَرُ وَلَدِہٖ وَبِہٖ کَانَ یُکْنٰی ثُمَّ زَیْنَبُ ثُمَّ عَبْدُ اللّٰہِ وَکَانَ یُقَالُ لَہُ الطَّیِّبُ وَیُقَالُ لَہُ الطَّاھِرُ وُلِدَ بَعْدَ النُّبُوَّۃِ فَمَاتَ صَغِیْرًا ثُمَّ ابْنَتُہٗ اُمُّ کُلْثُوْمٍ ثُمَّ فَاطِمَۃُ ثُمَّ رُقَیَّۃُ ھٰکَذَا الْاَوَّلُ فَالْاَوَّلُ ثُمَّ مَاتَ الْقَاسِمُ بِمَکَّۃَ وَھُوَ اَوَّلُ مَیِّتٍ مِنْ وَلَدِہٖ ثُمَّ مَاتَ عَبْدُ اللّٰہِ ثُمَّ وُلِدَتْ لَہٗ مَارِیَۃُ بِنْتِ شَمْعُوْنَ اِبْرَاھِیْمَ وَھِیَ الْقِبْطِیَّۃُ الَّتِیْ اَھْدَاھَا الْمُقَوْقَسُ صَاحِبُ اِسْکَنْدَرِیَّۃَ وَاَھْدٰی مَعَھَا اُخْتَھَا سِیْرِیْنَ وَخَصِیًّا یُقَالُ لَہٗ مَابُوْرُ فَوَھَبَ سِیْرِیْنَ لِحَسَّانِ بْنِ ثَابِتٍ فَوُلِدَتْ لَہٗ اِبْنَہٗ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ وَقَدِ انْقَرَضَ نَسْلُ حَسَّانِ بْنِ ثَابِتٍ۔

رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے لئے حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا سے قاسم پیدا ہوئے اور وہ آپ کی اولاد سے بڑا لڑکا تھا اور اسی کے ساتھ آپ کی کنیت تھی پھر

حضرت زینب رضی اللہ تعالٰے عنہا پھر حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالٰے عنہ اور اس کو طاہر کہا جاتا تھا نبوۃ کے بعد پیدا ہوا اور بچپن میں ہی فوت ہو گیا پھر آپ کی بیٹی حضرت ام کلثوم رضی اللہ تعالٰے عنہا اور پھر حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالٰے عنہا پھر حضرت رقیہ رضی اللہ تعالٰے عنہا اسی طرح اول پھر حضرت قاسم رضی اللہ تعالٰے مکے میں فوت ہو گئے اور یہ آپ کی اولاد سے پہلی میت ہے۔ پھر حضرت عبداللہ اللہ تعالٰے فوت ہو گئے پھر ماریۃ بنت شمعون سے ابراہیم پیدا ہوئے وہ قبطی تھی جس کو اسکندریہ کے بادشاہ مقوقس نے ھدیہ بھیجا تھا اور اس کے ساتھ اس کی ہمشیرہ شیریں کو شیریں آپ نے حسان بن ثابت رضی اللہ تعالٰے عنہ کو عنایت فرما دی تو شیریں سے حسان بن ثابت کی اولاد ایک بیٹا عبدالرحمٰن پیدا ہوا اور حسان کی نسل منقطع ہو گئی۔

۱۳۔ البدایۃ والنہایہ ۵/۳۰۸ } فقال عبدُ الرزاقِ عن ابنِ جُریجٍ قال لی غیرُ واحدٍ کانتْ زینبُ اکبرَ بناتِ رسولِ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وکانتْ فاطمۃُ اصغرَ هُنَّ واحبَّهُنَّ الی رسولِ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وتزوجَ زینبَ ابو العاصِ بنُ الربیعِ فولدتْ منہ علیاً وامامۃَ وھی التی کانَ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یحملُھا فی الصلوۃِ فاذا سجدَ وضعَھا واذا قامَ حملَھا ولعلَّ ذالک کانَ بعدَ موتِ امِّھا سنۃَ ثمانٍ من الھجرۃِ علی ما ذکرہُ الواقدیُّ وقتادۃُ وعبدُ اللہِ بنُ ابی بکرِ بنِ حزمٍ وغیرُھم وکانتْ طفلۃً صغیرۃً فاللہُ اعلمُ

تَزَوَّجَهَا عَلِيُّ بْنُ اَبِی طَالِبٍ رضی اللہ عنہ بَعْدَ مَوْتِ فَاطِمَةَ
وَفَاةُ زَيْنَبَ رضی اللہ عَنْهَا فِی سَنَةِ ثَمَانٍ -

عبدالرزاق نے ابن جریج سے روایت کی ہے اس نے کہا سوائے ایک کے کہ
زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی بڑی صاحبزادی تھی
حضرت فاطمۃ الزہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا سب سے چھوٹی تھی اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ
کی زیادہ محبوبہ تھی اور آپ نے حضرت زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا نکاح ابوالعاص
ربیع سے کیا تو اس سے ایک لڑکا علی پیدا ہوا اور ایک لڑکی امامہ رضی اللہ
عنہا پیدا ہوئے اور امامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا وہ آپ کی نواسی ہے جس کو آپ نماز میں
اٹھایا کرتے تھے پھر جب سجدہ فرماتے تو امامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو رکھ دیتے اور جب
قیام فرماتے اس کو اٹھا لیتے اور شاید یہ اس کی والدہ کے وصال کے بعد کا واقعہ ہے
ھ کا جیسا کہ واقدی اور قتادہ اور عبداللہ بن ابی بکر بن حزم وغیرہم نے بیان
کیا کہ وہ امامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا چھوٹی بچی تھی پھر اللہ بہتر جانتا ہے اور ضرور
حضرت امامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے
حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے وصال کے بعد نکاح کر لیا اور حضرت زینب رضی
اللہ تعالیٰ عنہا کی وفات ۸ھ میں ہوئی -

۱۴۔ طبقات ابن سعد ۸/۲۱۶ { ثُمَّ تَزَوَّجَهَا رَسُولُ اللہِ صلی اللہ علیہ وسلم وَهُوَ يَوْمَئِذٍ ابْنُ خَمْسٍ وَ
عِشْرِيْنَ سَنَةً وَخَدِيْجَةُ ابْنَةُ اَرْبَعِيْنَ سَنَةً فَوَلَدَتْ لَهُ الْقَاسِمَ
وَالطَّاهِرَ وَهُوَ الْمُطَهَّرُ فَمَاتَا قَبْلَ النُّبُوَّةِ وَوَلَدَتْ لَهُ مِنَ النِّسَاءِ

زَيْنَبُ الَّتِيْ كَانَتْ تَحْتَ اَبِى الْعَاصِ بْنِ الرَّبِيْعِ وَكَانَتْ اَكْبَرُ بَنَاتِ
النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم ثُمَّ رُقَيَّةَ تَزَوَّجَهَا عُتْبَةُ بْنُ اَبِىْ
لَهَبٍ فَطَلَّقَهَا قَبْلَ اَنْ يَدْخُلَ بِهَا فَتَزَوَّجَهَا عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ بَعْدَ
النُّبُوَّةِ ثُمَّ وُلِدَتْ اُمُّ كُلْثُوْمٍ فَتَزَوَّجَهَا عُثْمَانُ بَعْدَ رُقَيَّةَ
ثُمَّ وُلِدَتْ فَاطِمَةُ فَتَزَوَّجَهَا عَلِىُّ بْنُ اَبِىْ طَالِبٍ وَتُوُفِّيَتْ خَدِيْجَةُ
لِعَشْرٍ خَلَوْنَ مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ فِى السَّنَةِ الْعَاشِرَةِ مِنَ النُّبُوَّةِ
قَبْلَ الْهِجْرَةِ بِثَلَاثِ سِنِيْنَ وَهِىَ بِنْتُ خَمْسٍ وَسِتِّيْنَ سَنَةً۔

پھر حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا سے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے نکاح کیا آپ کی عمر اس وقت پچیس برس کی تھی اور حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا کی عمر چالیس برس کی تھی نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی اولاد حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا سے قاسم اور طاہر نبوۃ کے اظہار سے پہلے ہی فوت ہو گئے اور حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی اولاد حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا سے جو لڑکیاں پیدا ہوئیں زینب رضی اللہ تعالےٰ عنہا جو سب سے بڑی تھی اس سے ابی العاص بن ربیع نے نکاح کیا پھر رقیہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا ان سے عتبہ بن ابی لہب نے نکاح کیا پھر اس نے طلاق دے دی پھر اس سے حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے بعد نبوۃ نکاح کیا پھر ام کلثوم پیدا ہوئیں پھر رقیہ کے بعد حضرت عثمان رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے نکاح کیا پھر حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا پیدا ہوئیں ان سے حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے نکاح کیا اور دس رمضان المبارک نبوۃ کے سنہ ۱۰ھ میں تین برس ہجرت کے پہلے حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا کا وصال ہوا۔ اس وقت حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا کی عمر (۶۵) پینسٹھ

... تھی۔

۱۵۔ طبقات ابن سعد ۸/۱۶ } تزوجها رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مرجعہ من الشام وھو ابن خمس وعشرین
سنۃ فولدت القاسم وعبد اللہ وھو الطاھر والطیب سمّی بذالک لانہ
ولد فی الاسلام وزینب ورقیۃ وام کلثوم وفاطمۃ۔

میرے محبوب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے شام سے واپسی پر حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالےٰ
عنہا سے نکاح کیا آپ کی عمر اس وقت پچیس برس تھی تو حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا سے
مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی اولاد حضرت قاسم اور عبد اللہ رضی اللہ تعالےٰ عنہما دو لڑکے
پیدا ہوئے اور وہی طیب ہیں یہ اسلام میں پیدا ہوئے اس لیے ان کا یہ نام رکھا گیا اور مصطفےٰ
صلے اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادیاں حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا سے حضرت زینب حضرت
رقیہ ام کلثوم حضرت فاطمہ رضوان اللہ علیہم اجمعین پیدا ہوئیں۔

۱۶۔ تاریخ ابن عساکر ۱/۲۹۲ } روی ابن سعد عن ابن عباس انہ قال کان اکبر اولاد رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم القاسم وکانت ولادتہ قبل النبوۃ وبہ کان
یکنی ثم زینب ثم عبد اللہ ثم ام کلثوم ثم فاطمۃ ثم رقیۃ۔

ابن سعد نے ابن عباس رضی اللہ تعالےٰ عنہما سے روایت کی ہے ابن عباس رضی
اللہ تعالےٰ عنہما نے کہا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی بڑی اولاد حضرت قاسم رضی اللہ
تعالےٰ عنہ اور ان کی ولادت اظہار نبوۃ سے پہلے ہوئی اور اسی کے ساتھ ہی مصطفےٰ صلے
اللہ علیہ وسلم کی کنیت ابو القاسم تھی پھر حضرت زینب رضی اللہ تعالےٰ عنہا پھر حضرت

عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ پھر ام کلثوم رضی اللہ تعالیٰ عنہا پھر حضرت فاطمۃ الزہرا پھر رقیہ
رضی اللہ تعالیٰ عنہا۔

۱۷۔ تاریخ ابن عساکر ۱/۲۹۲ { وكان اول من مات ولده القاسم ثم
مات عبد الله بمكة ثم ولدت له مارية
بالمدينة ابراهيم في ذي الحجة سنة ثمان من الهجرة فمات ابن
ثمانية عشر شهرا قال هشام ابن الكلبي قد تزوج زينب
بنت رسول الله صلى الله عليه وسلم ابو العاص بن ربيع بن عبد العزى
بن شمس بن عبد مناف فولدت له عليا و امامة وتوفيت سنة ثمان
من الهجرة و اما رقية فقد تزوجها عتبة بن ابي لهب وتزوج
ام كلثوم عتيبة بن ابي لهب فلم يبنيا بهما حتى بعث رسول
الله صلى الله عليه وسلم فلما انزل الله تعالى تبت يدا ابي لهب
قال لهما ابوهما راسي من راسكما حرام ان لم تطلقا ابنتيه ففار
قاهما ولم يكونا دخلا بهما فتزوج عثمان بن عفان رقية فولدت
له عبد الله الذي تكنى بها وبلغ ست سنين فنقره ديك على
عينيه فمات وتوفيت رقية ورسول الله صلى الله عليه وسلم ببدر
فقدم زيد بن حارثة المدينة بشيرا بما فتح الله على نبيه
ببدر فجاء حين سوى التراب على رقية وكانت بدر صبيحة
يوم الجمعة لسبع عشرة ليلة مضت من شهر رمضان من
السنة الثانية من الهجرة ثم تزوج عثمان ام كلثوم فماتت

وَلَدَتْ فِي شَعْبَانَ سَنَةَ تِسْعٍ مِنَ الْهِجْرَةِ وَلَمْ تَلِدْ لَهُ شَيْئًا فَقَالَ رَسُوْلُ
صَلَّى اللّٰهُ عليه وسلم لَوْ كَانَتْ عِنْدِيْ ثَالِثَةٌ لَزَوَّجْتُهَا عُثْمَانَ وَ
زَوَّجَ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ فَاطِمَةَ لِثَلَاثٍ بَقِيْنَ مِنْ شَهْرِ صَفَرٍ مِنَ
السَّنَةِ الثَّانِيَةِ مِنَ الْهِجْرَةِ فَوَلَدَتْ لَهُ الْحَسَنَ وَالْحُسَيْنَ وَأُمَّ كُلْثُوْمٍ
وَزَيْنَبَ وَتُوُفِّيَتْ بَعْدَ النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم بِسِتَّةِ أَشْهُرٍ وَقَالَ
مُحَمَّدُ بْنُ عُرْوَةَ هٰذَا أَثْبَتُ الْأَقَاوِيْلِ عِنْدَنَا۔

مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی اولاد سے پہلا جو فوت ہوا وہ حضرت قاسم تھا پھر حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ کا مکے میں وصال ہوا پھر مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے ہاں ماریہ سے حضرت ابراہیم مدینہ طیبہ میں ذی الحجہ ۸ھ میں پیدا ہوئے پھر اٹھارہ ماہ کی عمر میں فوت ہو گئے ھشام بن کلبی نے کہا حضور حضرت زینب بنت النبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ابوالعاص بن ربیع بن عبدالعزیٰ بن شمس بن عبد مناف سے نکاح کیا تو حضرت زینب رضی اللہ تعالےٰ عنہا سے ابوالعاص کے ہاں ایک لڑکا علی اور لڑکی امامہ پیدا ہوئی اور حضرت زینب بنت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا ۸ھ میں وصال ہو گیا اور لیکن حضرت رقیہ بنت النبی صلے اللہ علیہ وسلم تو اس نے عتبہ بن ابی لہب سے نکاح کیا اور حضرت ام کلثوم بنت النبی صلے اللہ علیہ وسلم سے عتیبہ بن ابی لہب نے نکاح کیا دونوں ابھی دونوں صاحبزادیوں کے قریب نہیں گئے کہ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے اظہار نبوۃ فرمایا تو جب اللہ تعالےٰ نے تبت یدا ابی لہب نازل فرمائی ان دونوں کو ان کے باپ ابولہب نے کہا کہ میری سرداری کی سجادگی تمہارے لئے حرام ہو گی اگر تم نے محمد (صلے اللہ علیہ وسلم) کی دونوں صاحبزادیوں حضرت

رقیہ اور حضرت ام کلثوم رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو قبل از آباد کرنے کے ہی چھوڑ دیا تو حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت رقیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے نکاح کر لیا تو حضرت رقیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی اولاد لڑکا عبد اللہ پیدا ہوا اور اس کے نام سے آپ کی کنیت تھی چھ برس کی عمر کو پہنچے تو مرغ نے ان کی آنکھ پر چونچ ماری تو حضرت عبد اللہ بن عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا وصال ہو گیا۔ اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم غزوۂ بدر میں تشریف فرما تھے تو حضرت رقیہ بنت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا انتقال ہو گیا۔

پھر زید بن حارثہ مدینہ طیبہ بدر کی فتح کی خوش خبری لے کر پہنچا تو حضرت رقیہ بنت نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی قبر شریف پر مٹی ڈالی جا رہی تھی اور بدر کا واقعہ جمعہ کی صبح سترھویں رمضان شریف ۲ھ میں ہوا پھر حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت ام کلثوم رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے نکاح کیا تو وہ بھی حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے گھر شعبان ۹ھ میں فوت ہو گئیں اور ان سے کوئی بچہ پیدا نہ ہوا پھر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر میرے پاس تیسری لڑکی کنواری ہوتی تو میں اس کا نکاح عثمان سے ہی کرتا اور حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ نے حضرت فاطمۃ الزہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے ستائیس صفر ۲ھ میں نکاح کیا حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی اولاد حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے حضرت حسن اور حضرت حسین اور حضرت ام کلثوم اور حضرت زینب رضوان اللہ علیہم اجمعین پیدا ہوئیں اور حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے وصال کے چھ ماہ بعد عالم جاودانی میں پہنچ گئیں اور محمد بن عمرو نے کہا ہے یہ ہمارے نزدیک سب باتوں سے مضبوط بات ہے۔

۱۸۔ زرقانی ۳/۱۹۲ } (اِعْلَمُوا اَنَّ جُمْلَةَ مَا اتَّفَقَ عَلَيْهِ مِنْهُمْ سِتَّةٌ اَلْقَاسِمُ اَوَّلُهُمْ وَاِبْرَاهِيْمُ) اٰخِرُهُمْ وَاَرْبَعُ بَنَاتٍ زَيْنَبُ) اَكْبَرُهُنَّ وَرُقَيَّةُ وَاُمُّ كُلْثُوْمٍ وَفَاطِمَةُ) اَصْغَرُهُنَّ عَلَى الْاَصَحِّ۔

سمجھ لے کہ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی اولاد جس پر سب کا اتفاق ہے چھ ہیں قاسم ان کا اوّل ہے اور ابراہیم ان کا آخر ہے اور چار صاحبزادیاں آپ کی زینب ان کی بڑی اور رقیہ اور ام کلثوم اور فاطمہ سب سے چھوٹی ہیں۔

۱۹۔ بیہقی شریف ج } عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ اَوَّلُ امْرَءَةٍ تَزَوَّجَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم خَدِيْجَةُ بِنْتُ خُوَيْلِدِ بْنِ اَسَدِ بْنِ عَبْدِ الْعُزّٰى بْنِ قُصَيٍّ تَزَوَّجَهَا فِي الْجَاهِلِيَّةِ وَاَنْكَحَهُ اِيَّاهَا اَبُوْهَا خُوَيْلِدُ فَوَلَدَتْ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم الْقَاسِمَ وَبِهٖ كَانَ يُكَنّٰى وَالطَّاهِرَ وَزَيْنَبَ وَرُقَيَّةَ وَاُمَّ كُلْثُوْمٍ وَفَاطِمَةَ رضی اللہ عنہم

زہری سے روایت ہے کہا اس نے کہ پہلی عورت جس سے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے نکاح کیا خدیجہ بنت خویلد بن اسد بن عبد العزی بن قصی ہے مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے اظہار نبوۃ سے پہلے حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالے عنہا سے نکاح کیا اور حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالے عنہا کا نکاح ان کے باپ خویلد نے کیا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی اولاد حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالے عنہا سے قاسم ہے اسی کے ساتھ آپ کی کنیت ہے ابو القاسم اور دوسرا لڑکا آپ کا طاہر ہے اور چار بیٹیاں ہیں زینب

ورقیہ ام کلثوم وفاطمہ ہیں رضوان اللہ علیہم اجمعین۔

بنات مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا مفصل ذکر احادیث صحیحہ و تواریخ اسلامیہ سے

ذکر حضرت زینب الکبریٰ رضی اللہ تعالےٰ عنہا بنت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم

۲۰۔ الاستیعاب ۴/۳۲ { زَیْنَبُ بِنْتِ رَسُوْلِ اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم کَانَتْ اَکْبَرُ بَنَاتِہٖ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُنَّ قَالَ

محمد بن اسحاق السراج سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰہ بن محمد بن سلیمان الہاشمی یَقُوْلُ وُلِدَتْ زَیْنَبُ بِنْتِ رَسُوْلِ اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم فِی سَنَۃِ ثَلَاثِیْنَ مِنْ مَوْلِدِ النَّبِیّ صلی اللّٰہ علیہ وسلم وَمَاتَتْ فِی سَنَۃِ ثَمَانٍ مِنَ الْھِجْرَۃِ۔

حضرت زینب رضی اللہ تعالےٰ عنہا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی سب صاحبزادیوں سے بڑی تھی محمد بن اسحاق السراج نے کہا میں نے عبداللہ بن محمد بن سلیمان ہاشمی سے سنا فرماتے تھے حضرت زینب رضی اللہ تعالےٰ عنہا مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی کی ولادت ہوئی مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی عمر تیس برس کی تھی اور سنہ ۸ ہجری میں حضرت زینب رضی اللہ تعالےٰ عنہا کا وصال ہوا۔

۲۱۔ الاستیعاب ۴/۳۲ { قَالَ اَبُوْ عُمَرَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم مُحِبًّا فِیْھَا اَسْلَمَتْ وَھَاجَرَتْ

وَبَيْنَ اَبِيْ زَوْجِهَا اَبُوالْعَاصِ بْنِ الرَّبِيْعِ اَنْ يُّسْلِمَ وَلَدَتْ مِنْ اَبِي الْعَاصِ غُلَامًا يُقَالُ لَهٗ عَلِيٌّ وَجَارِيَةٌ اِسْمُهَا اُمَامَةُ ۔

ابو عمر نے کہا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم حضرت زینب رضی اللہ تعالےٰ عنہا سے بہت محبت فرماتے حضرت زینب رضی اللہ تعالےٰ عنہا مسلمان ہو گئیں اور جب ان کے خاوند ابو العاص بن ربیع نے اسلام سے انکار کیا تو حضرت زینب رضی اللہ تعالےٰ عنہا نے ہجرت کی ابو العاص سے حضرت زینب بنت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ہاں ایک لڑکا پیدا ہوا اس کو علی کہا جاتا تھا اور ایک لڑکی پیدا ہوئی اس کا نام امامہ تھا ۔

۲۲ - الاستیعاب ۲/۳۲ } وَتُوُفِّيَتْ زَيْنَبُ بِنْتُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم فِي حَيَاةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم سَنَةَ ثَمَانٍ مِّنَ الْهِجْرَةِ ۔

اور زینب بنت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا وصال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حیاۃ مبارکہ میں ۸ھ میں ہوا ۔

۲۳ - الاصابہ ۸/۹۱ } زَيْنَبُ بِنْتُ سَيِّدِ وُلْدِ اٰدَمَ مُحَمَّدِ بْنِ عبد اللّٰہ بن عبد المطلب القرشیۃ الهاشمیۃ وَهِيَ اَكْبَرُ بَنَاتِهٖ وَاَوَّلُ مَنْ تَزَوَّجَ مِنْهُنَّ وُلِدَتْ قَبْلَ الْبَعْثَةِ بِمُدَّةٍ قِيْلَ اِنَّهَا عَشْرُ سِنِيْنَ وَتَزَوَّجَهَا ابْنُ خَالَتِهَا اَبُو الْعَاصِ بْنُ الرَّبِيْعِ وَكَانَتْ زَيْنَبُ وَلَدَتْ مِنْ اَبِي الْعَاصِ عَلِيًّا مَاتَ وَمَاتَ فِي حَيَاتِهٖ وَاُمَامَةَ عَاشَتْ حَتّٰى تَزَوَّجَهَا عَلِيٌّ بَعْدَ فَاطِمَةَ ۔

زینب بنت سید ولد آدم علیہ السلام محمد علیہ السلام بن عبد اللہ بن عبد المطلب کی بیٹی تھی

قویلیہ ہاشمیہ تھی اور حضرت زینب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادیوں سے بڑی صاحبزادی تھی اور مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنی صاحبزادیوں سے پہلے حضرت زینب رضی اللہ تعالےٰ عنہا کا نکاح کیا حضرت زینب رضی اللہ تعالےٰ عنہا کی ولادت اظہار نبوۃ سے کچھ عرصہ پہلے ہوئی بعض نے کہا ہے دس سال پہلے ولادت ہوئی۔ اور مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے حضرت زینب رضی اللہ تعالےٰ عنہا کا نکاح ان کے خالہ زاد ابو العاص بن ربیع سے کیا اور حضرت زینب رضی اللہ تعالےٰ عنہا سے ابو العاص کا ایک بیٹا پیدا ہوا جس کا نام علی تھا وہ آپ کی زندگی میں ہی فوت ہو گیا اور ابو العاص کی بیٹی حضرت زینب رضی اللہ تعالےٰ عنہا سے امامہ وہ زندہ رہی حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ نے حضرت فاطمۃ الزہرا رضی اللہ تعالےٰ عنہا کے وصال کے بعد حضرت امامہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا سے نکاح کیا۔

۲۴۔ طبقات ابن سعد $\frac{۸}{۳۳}$ } وَرَجَعَ اَبُو الْعَاصِ اِلٰی مَکَّۃَ فَادّٰی اِلٰی کُلِّ ذِیْ حَقٍّ حَقَّہٗ ثُمَّ اَسْلَمَ وَرَجَعَ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللہُ علیہ وسلم مُسْلِمًا مُھَاجِرًا فِی الْمُحَرَّمِ سَنَۃَ سَبْعٍ مِنَ الْھِجْرَۃِ فَرَدَّ عَلَیْہِ رَسُوْلُ اللہِ صلی اللہ علیہ وسلم زَیْنَبَ بِذٰلِکَ النِّکَاحِ الْاَوَّلِ ابو العاص نے مکّے کی طرف رجوع کیا تو اپنے حقداروں کو اس نے حق ادا کیا پھر وہ اسلام لایا تو مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے حضرت زینب رضی اللہ تعالےٰ عنہا اپنی صاحبزادی کو نکاح اول میں ہی ابو العاص کو واپس دے دی۔

۲۵۔ المستدرک $\frac{۴}{۴۲}$ } اخبرنی محمد بن یعقوب الحافظ انبأنا محمد

ابو اسحاق الثقفی قال سمعت عبید اللہ بن محمد بن سلیمان الہاشمی یقول ولدت زینب بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سنۃ ثلاثین من مولد النبی صلی اللہ علیہ وسلم بمکۃ و ماتت سنۃ ثمان من الھجرۃ۔

عبید اللہ بن محمد بن سلیمان الہاشمی فرماتے تھے کہ زینب بنت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی ولادۃ ہوئی اس وقت مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم کی عمر شریف تیس ۳۰ برس کی تھی اور مکہ شریف میں حضرت زینب رضی اللہ تعالے عنہا کی ولادت ہوئی اور ۸ھ میں آپ کا وصال ہوا۔

۲۶۔ المستدرک ۴/۴۳ } فکان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقول ھی افضل بناتی اصیبت فی

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا کرتے تھے کہ زینب میری سب بیٹیوں سے افضل ہے میرے لئے اس کو بہت تکلیف دی گئی۔

۲۷۔ المستدرک ۴/۴۴ } قال محمد بن عمر واخبرنی ہشام بن محمد الکلبی قال اخبرنی ابی عن صالح عن ابن عباس رضی اللہ عنہما قال اسن ولد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم القاسم ثم زینب فتزوج زینب ابو العاص بن الربیع فولدت لہ علیا و امامۃ۔

ابن عباس رضی اللہ تعالے عنہما سے روایت ہے فرمایا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی اولاد کے سب سے بڑے حضرت قاسم رضی اللہ تعالے عنہ تھے پھر حضرت زینب رضی اللہ تعالے عنہا تو حضرت زینب رضی اللہ تعالے عنہا سے ابو العاص بن ربیع نے نکاح کیا

توحضرت زینب رضی اللہ تعالےٰ عنہا سے حضرت علی اور امامہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا پیدا

۲۸ طبقات ابن سعد ج ۸ ص ۳۰ { زَيْنَبُ بِنْتُ رَسُوْلِ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم وَاُمُّهَا خَدِيْجَةُ بِنْتُ خُوَيْلِدِ ابْنِ اَسَد

بْنِ عَبْدِ الْعُزّٰى بْنِ قُصَيٍّ وَكَانَتْ اَكْبَرُ بَنَاتِ رَسُوْلِ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم تَزَوَّجَهَا ابْنُ خَالَتِهَا اَبُو الْعَاصِ بْنُ الرَّبِيْعِ بْنِ عَبْدِ الْعُزّٰى ابْنُ عَبْدِ الشَّمْسِ بْنِ عَبْدِ مَنَافِ بْنِ قُصَيٍّ قَبْلَ النُّبُوَّةِ وَكَانَتْ اَوَّلُ بَنَاتِ رَسُوْلِ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم تَزَوَّجَ وَاُمُّ اَبِی الْعَاصِ هَالَةُ بِنْتُ خُوَيْلِدِ بْنِ اَسَدِ بْنِ عَبْدِ الْعُزّٰى بْنِ قصی خالۃ زینب بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وولدت زینب لابی العاص عَلِيًّا وَاُمَامَةَ امْرَاَةً فَتُوُفِّيَ عَلِيٌّ وَهُوَ صَغِيْرٌ وَبَقِيَتْ اُمَامَةُ فَتَزَوَّجَهَا عَلِيُّ بْنُ اَبِی طَالِبٍ بَعْدَ مَوْتِ فَاطِمَةَ بِنْتِ رَسُوْلِ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم

حضرت زینب رضی اللہ تعالےٰ عنہا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی تھی اور ان کی والدہ حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا خویلد کی بیٹی خویلد بن اسد بن عبدالعزیٰ بن قصی اور حضرت زینب رضی اللہ تعالےٰ عنہا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی بیٹیوں سے بڑی صاحبزادی تھی حضرت زینب رضی اللہ تعالےٰ عنہا سے ان کے خالہ زاد ابوالعاص بن ربیع بن عبدالعزیٰ بن عبدالشمس بن عبدمناف بن قصی نے نبوۃ کے پہلے نکاح کیا اور حضرت زینب رضی اللہ تعالےٰ عنہا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی پہلی صاحبزادی ہیں جن کا سب سے پہلے نکاح کیا اور ابوالعاص کی ماں ہالۃ بنت خویلد بن اسد بن عبدالعزیٰ بن قصی حضرت زینب بنت

...اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی خالہ تھیں اور حضرت زینب رضی اللہ تعالےٰ عنہا کی
...ابو العاص بن ربیع سے ایک لڑکا علی اور ایک لڑکی امامہ تھی علی بچپن میں
...ہو گیا اور امامہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا زندہ رہیں تو حضرت فاطمۃ الزہراء
...اللہ تعالےٰ عنہا کے وصال کے بعد حضرت امامہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا سے حضرت
...المرتضیٰ رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے نکاح کیا۔

۳۹۔ المستدرک ۴۲/۴ } حدثنی محمد بن القاسم العتکی ثنا الفضل بن محمد الشعرانی ثنا ابو صالح حدثنی اللیث عن عقیل
...عن ابن شہاب قَالَ اَکْبَرُ بَنَاتِ النَّبِیِّ صلی اللہ علیہ وسلم زَیْنَبُ
...بنت خدیجۃ۔

ابن شہاب سے یہ روایت ہے فرمایا نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی بیٹیوں سے
...سب سے بڑی بیٹی زینب بنت خدیجہ تھی۔

۴۰۔ بخاری شریف ۲۴/۱ } حدثنا عبد اللہ بن یوسف قال انا مالک عن عامر بن عبد اللہ بن الزبیر
...عن عمرو بن سلیم الزرقی عن ابی قتادۃ الانصاری اَنَّ رَسُوْلَ اللہِ صلی
اللہ علیہ وسلم کَانَ یُصَلِّیْ وَھُوَ حَامِلٌ اُمَامَۃَ بِنْتِ زَیْنَبَ بِنْتِ رَسُوْلِ
...اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وَلِاَبِی الْعَاصِ بْنِ رَبِیْعَۃَ بْنِ عَبْدِ شَمْسٍ فَاِذَا
سجد وَضَعَھَا وَاِذَا قَامَ حَمَلَھَا۔

ابو قتادہ انصاری سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نماز پڑھتے
...نماز کی حالت میں ہی آپ امامہ بنت زینب بنت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم

اپنی نواسی کو جو ابو العاص بن ربیعہ سے تھیں اٹھائے ہوئے تو جب سجدہ فرماتے اس کو رکھ دیتے اور جب کھڑے ہوتے اٹھا لیتے۔

۳۱۔ طبقات ابن سعد $\frac{۸}{۳۴}$ } اخبرنا محمد بن عمر حدثنی یحییٰ بن عبد اللہ بن ابی قتادۃ عن عبد اللہ بن ابی بکر بن محمد بن عمرو بن حزم قال تُوُفِّیَتْ زَیْنَبُ بِنْتُ رَسُوْلِ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فِی اَوَّلِ سَنَۃِ ثَمَانٍ مِنَ الْھِجْرَۃِ

عمرو بن حزم نے کہا زینب بنت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا وصال سنہ ہجری کی ابتدا میں ہوا۔

۳۲۔ طبقات ابن سعد $\frac{۸}{۳۴}$ } اخبرنا محمد بن عمر حدثنی معاویۃ بن عبد اللہ بن عبید اللہ بن ابی رافع عن ابیہ عن جدہ قال کانت اُمُّ اَیْمَنَ مِمَّنْ غَسَّلَ زَیْنَبَ بِنْتَ رَسُوْلِ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وَسَوْدَۃَ بِنْتَ زَمْعَۃَ وَاُمَّ سَلَمَۃَ زَوْجَ النَّبِیِّ صلی اللہ علیہ وسلم

عبید اللہ بن ابی رافع نے اپنے دادا سے روایت کی فرمایا ام ایمن اور سودہ بنت زمعہ اور ام سلمہ زوج النبی صلے اللہ علیہ وسلم رضوان اللہ علیہم اجمعین نے زینب بنت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو غسل دیا۔

مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم خود اپنی صاحبزادی حضرت زینب رضی اللہ تعالےٰ عنہا کی قبر میں نازل ہوئے

۳۳۔ المستدرک $\frac{۴}{۴۶}$ } حدثنا ابو عمرو احمد بن الحسن الاصبہانی

ابوجعفر محمد بن عمر بن حفص ثنا اسحٰق بن ابراہیم بن شاذان
سعید بن الصلت ثنا الاعمش عن ابی سفیان عن انس بن مالک رضی اللہ
قال توفیت زینب بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فخرج
بها وخرجنا معه فرأيناه كئيبا حزينا فلما دخل النبي
الله عليه وسلم قبرها خرج ممتقع اللون وسألناه عن
ذلك فقال انها كانت امرءة مسقامة فذكرت شدة الموت
على القبر فدعوت الله ان يخفف عنها۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے فرمایا حضرت زینب
رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی کا وصال ہوا تو مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم اس کے
جنازے کے ساتھ خود تشریف لے گئے اور ہم بھی آپ کے ساتھ تھے تو ہم نے آپ کو
غمگین دیکھا تو جب نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم اپنی لڑکی زینب کی قبر میں داخل
ہو کے پھر نکلے تو آپ کا رنگ مبارک زرد چمکیلا تھا اور اس کے متعلق ہم نے آپ سے
سوال کیا تو آپ نے فرمایا کہ میری لڑکی کمزور عورت تھی۔ تو اس نے موت کی سختی
اور قبر کی تکلیف کا ذکر کیا تو میں نے اللہ تعالیٰ سے دعا کی کہ اے اللہ اس سے
تخفیف فرمائے۔

ذکر حضرت رقیہ بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

۳۱۔ الاستیعاب ۲/۷۲۷ } رقیۃ بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم امها خدیجۃ رضی اللہ تعالیٰ

عَنْهَا بِنْتِ خُوَيْلِدٍ اَكْبَرُ بَنَاتِهٖ زَيْنَبُ ثُمَّ رُقَيَّةُ

رقیہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی ان کی والدہ حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا خویلد کی بیٹی آپ کی سب بیٹیوں سے بڑی حضرت زینب رضی اللہ تعالی عنہا پھر حضرت رقیہ رضی اللہ تعالے عنہا تھیں۔

۳۵۔ الاستیعاب $\frac{2}{727}$ } ذکر ابو العباس محمد بن اسحاق السراج قال سمعت عبد اللہ بن محمد بن سلیمان بن جعفر بن سلیمان الہاشمی قَالَ وُلِدَتْ زَيْنَبُ بِنْتُ رَسُوْلِ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم وَرَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم ابْنُ ثَلَاثِیْنَ سَنَۃً وَوُلِدَتْ رُقَیَّۃُ بِنْتُ رَسُوْلِ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم ابْنُ ثَلَاثٍ وَّثَلَاثِیْنَ سَنَۃً

جعفر بن سلیمان ہاشمی نے کہا کہ حضرت زینب رضی اللہ تعالے عنہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی پیدا ہوئیں اس وقت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی عمر تیس برس تھی اور آپ کی صاحبزادی رقیہ پیدا ہوئیں تو اس وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی عمر تینتیس ۳۳ برس تھی۔

۳۶۔ الاستیعاب $\frac{2}{727}$ } قال ابن شہاب فَتَزَوَّجَ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ رضی اللہ عنہ رُقَیَّۃَ بِمَکَّۃَ وَھَاجَرَ بِھَا مَعَہٗ اِلٰی اَرْضِ الْحَبَشَۃِ وَوُلِدَتْ لَہٗ ھُنَالِكَ ابْنًا فَسَمَّاہُ عَبْدَ اللّٰہِ یُکْنٰی بِہٖ فَبَلَغَ الْغُلَامُ سِتَّ سِنِیْنَ فَنَقَرَ عَیْنَہٗ دِیْكٌ فَتَوَرَّمَ وَجْھُہٗ وَمَرِضَ وَمَاتَ وَقَالَ غَیْرُہٗ تُوُفِّیَ عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ عُثْمَانَ

رُقَيَّةُ بِنْتِ رَسُوْلِ اللّٰہ صلی اللہ علیہ وسلم فِی جُمَادِی الْاُوْلٰی سَنَۃِ اَرْبَعٍ فِی الْہِجْرَۃِ وَہُوَ ابْنُ سِتِّ سِنِیْنَ وَصَلّٰی عَلَیْہِ رَسُوْلُ اللّٰہ صلی اللہ علیہ وسلم وَنَزَلَ فِیْ حُفْرَتِہٖ اَبُوْہُ عُثْمَانُ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ ۔

زہری نے کہا کہ حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی حضرت رقیہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا کے ساتھ مکے میں نکاح کیا اور حضرت رقیہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا نے حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ تعالےٰ عنہ کے ساتھ حبشہ کی طرف ہجرت کی اور حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ تعالےٰ عنہ کے حضرت رقیہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا سے ایک لڑکا پیدا ہوا عبداللہ اور اسی کے ساتھ حضرت عثمان رضی اللہ تعالےٰ عنہ کی کنیت ابوعبداللہ تھی ۔ عبداللہ چھ برس کو پہنچا تو اس کی آنکھ کو مرغ نے چونچ ماری تو آنکھ متورم ہو گئی بچہ بیمار ہو گیا اور اسی بیماری میں فوت ہو گیا ۔

زہری کے سوا نے کہا کہ عبداللہ بن عثمان رقیہ بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے جمادی الاولیٰ سنہ چار ہجری میں فوت ہوا اس وقت عبداللہ بن عثمان رضی اللہ عنہا کی عمر چھ برس کی تھی اور عبداللہ بن عثمان رضی اللہ تعالےٰ عنہا کی نماز جنازہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پڑھائی اور ان کی قبر کے دہانے میں حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ تعالےٰ عنہ اترے ۔

٣٧ طبقات ابن سعد $\frac{٨}{٣٦}$ } رُقَیَّۃُ بِنْتِ رَسُوْلِ اللّٰہ صلی اللہ علیہ وسلم وَاُمُّہَا خَدِیْجَۃُ بِنْتُ خُوَیْلِدٍ

ابْنِ اسد بن عبد العزی بن قصی کَانَ تَزَوَّجَہَا عُتْبَۃُ بْنُ اَبِیْ لَہَبِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ قَبْلَ النُّبُوَّۃِ فَلَمَّا بَعَثَ رَسُوْلُ اللّٰہ صلی اللہ علیہ وسلم

وَاُنْزِلَ اللّٰهُ تَبَّتْ يَدَا اَبِي لَهَبٍ قَالَ لَهُ اَبُو لَهَبٍ رَأْسِي مِنْ رَأْسِكَ
حَرَامٌ اِنْ لَّمْ تُطَلِّقِ اِبْنَتَهُ فَفَارَقَهَا وَلَمْ يَكُنْ دَخَلَ بِهَا وَاَسْلَمَتْ
حِيْنَ اَسْلَمَتْ اُمُّهَا خَدِيْجَةُ بِنْتُ خُوَيْلِدٍ وَبَايَعَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هِيَ وَاَخَوَاتُهَا حِيْنَ بَايَعَهُ النِّسَاءُ وَتَزَوَّجَهَا
عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ وَهَاجَرَتْ ۔

رقیہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی اور ان کی والدہ حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالے عنہا بنت خویلد بن اسد بن عبد العزیٰ بن قصیٰ حضرت رقیہ رضی اللہ تعالے عنہا سے عتبہ بن ابی لہب بن عبد المطلب نے نبوت کے پہلے نکاح کیا تو جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اظہار نبوت فرمایا اور اللہ تعالے نے تَبَّتْ يَدَا اَبِي لَهَبٍ نازل فرمائی تو عتبہ کو اس کے باپ ابولہب نے کہا میری سرداری کی جانشینی تیرے لئے حرام ہے اگر تو نے محمد (صلے اللہ علیہ وسلم) کی بیٹی کو طلاق نہ دی تو عتبہ نے رقیہ بنت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو بغیر آباد کئے چھوڑ دیا اور حضرت رقیہ رضی اللہ تعالے عنہا مسلمان ہوئیں جب ان کی والدہ ماجدہ حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالے عنہا مسلمان ہوئیں اور حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالے عنہا نے اپنی بیٹیوں کے ساتھ مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم کی بیعت کی جب اور عورتوں نے بیعت کی اور حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالے عنہ نے حضرت رقیہ بنت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے نکاح کیا اور ہجرت کی ۔

۳۸- البداية والنهاية $\frac{۵}{۳۰۸}$ { وَاَمَّا رُقَيَّةُ فَكَانَ قَدْ تَزَوَّجَهَا
اَوَّلًا اِبْنُ عَمِّهَا عُتْبَةُ بْنُ اَبِي

لہب لما تزوج اختہا ام کلثوم اخوہ عتیبۃ بن ابی لہب ثم طلقاہما
قبل الدخول بہما لبغضہ فی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حین انزل
اللہ تبت یدا ابی لہب الخ، فتزوج عثمان بن عفان رضی اللہ تعالی
عنہ رقیۃ وہاجرت معہ الی ارض الحبشۃ ویقال انہ اول من ہاجر
الیہا ثم رجعا الی مکۃ کما قدمنا وہاجر الی المدینۃ وولدت
لہ ابنہ عبد اللہ فبلغ ست سنین فنقرہ دیک فی عینیہ فمات
وبہ کان یکنی اولا ثم اکتنی بابنہ عمرو وتوفیت وقد انتصر
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ببدر یوم الفرقان یوم التقی
الجمعان ولما ان جاء البشیر بالنصر الی المدینۃ وہو زید بن حارثۃ
وجدہم قد ساووا الی قبرہا التراب وکان عثمان قد اقام
علیہا بمرضہا بامر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وضرب
لہ بسہمہ واجرہ ولما رجع زوجہ باختہا ام کلثوم ایضا
ولہذا کان یقال لہ ذو النورین ثم ماتت عندہ فی شعبان سنۃ
تسع ولم یلد لہ شیئا وقد قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
لو کانت عندی ثالثۃ لزوجتہا عثمان وفی روایۃ قال رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لو کن عشرا لزوجتہن عثمان ۔

۳۹- بخاری شریف ۱/۵۲۳، ۲/۵۷۴ } عثمن بن عفان القرشی خلفہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم
علی ابنتہ وضرب لہ بسہمہ ۔

حضرت عثمان بن عفان قریشی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو اپنی حقیقی بیٹی کی بیماری کے لئے پیچھے چھوڑا اور اس کا مقررہ حصہ بدر کا ان کو عطا فرمایا۔

اس حدیث شریف مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم سے چار امور ثابت ہوئے

(۱) مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم کی رحمت اور محبت حضرت عثمان رضی اللہ تعالٰے عنہ

(۲) شان حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالٰے عنہ کہ جنگ بدر میں تشریف نہیں لے گئے بدریوں میں مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم نے شمار بھی فرمالیا اور حصہ دوسرے بدریوں جیسا عطا فرمایا۔

(۳) یہ بھی ثابت ہوا کہ حضرت عثمان رضی اللہ تعالٰے عنہ کے نکاح میں مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم کی حقیقی صاحبزادی تھی۔

(۴) مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم کا اختیار کلی بھی ثابت ہوا جس کو چاہیں پیچھے چھوڑ جائیں اور غازیوں میں شامل بھی فرمالیں بدر میں تشریف نہیں لے گئے لیکن پیارے مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم نے حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالٰے عنہ بدریوں میں شامل فرمالیا۔

۴۰۔ المستدرک ۴/۶ } اخبرنا ابو جعفر محمد بن محمد بن عبد اللہ البغدادی ثنا ابو علاثہ محمد بن عمرو بن خالد ثنا ابی ثنا ابن لهيعة ثنا ابو الاسود عَنْ عُرْوَةَ فِى تَسْمِيَةِ الَّذِيْنَ خَرَجُوْا اِلَى الْمَدِ... الْاُوْلٰى اِلٰى هِجْرَةِ الْحَبَشَةِ قَبْلَ خُرُوْجِ جَعْفَرَ وَاَصْحَابِهٖ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ مَعَ اِمْرَأَتِهٖ رُقَيَّةَ بِنْتِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم۔

حضرت عروہ رضی اللہ تعالٰے عنہ سے روایت ہے جو پہلی دفعہ مکہ معظمہ سے ہجرت

کے حبشہ کی طرف نکلے حضرت جعفر رضی اللہ تعالٰے عنہ اور اس کے ساتھیوں سے پہلے حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ تعالٰے عنہ اور ان کی زوجہ حضرت رقیہ رضی اللہ تعالٰے عنہا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی بیٹی کے ساتھ ۔

۴۱ - المستدرک ۴/۴۶ { سَمِعْتُ اَبَا اِسْحٰقَ اِبْرَاهِیْمَ بْنَ مُحَمَّدِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ یَحْیٰی یَقُوْلُ سَمِعْتُ اَبَا الْعَبَّاسِ مُحَمَّدَ بْنَ اِسْحَاقَ یَقُوْلُ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰہِ بْنَ مُحَمَّدِ بْنِ سُلَیْمَانَ بْنِ جَعْفَرِ بْنِ سُلَیْمَانَ الْهَاشِمِیَّ یَقُوْلُ وُلِدَتْ رُقَیَّةُ بِنْتُ رَسُوْلِ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم سَنَةَ ثَلَاثٍ وَّثَلَاثِیْنَ مِنْ مَّوْلِدِ النَّبِیِّ صلی اللہ علیہ وسلم

محمد بن اسحٰق نے کہا میں نے عبداللہ سے سنا کہتے تھے کہ رقیہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی کی ولادت ہوئی اس وقت مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم کی عمر شریف تینتیس برس کی تھی ۔

۴۲ - المستدرک ۴/۴۷ { حدثنا ابو العباس محمد بن یعقوب ثنا احمد بن عبد الجبار ثنا یونس بن بکیر عَنْ ابن اِسْحَاقَ قَالَ عَاشَتْ رُقَیَّةُ رضی اللہ تعالٰی عَنْهَا حَتّٰی تَزَوَّجَهَا عُثْمَانُ رضی اللہ عنہ وَوُلِدَ مِنْ رُقَیَّةَ غُلَامٌ یُسَمّٰی عَبْدُ اللّٰہِ وَمَاتَ وَهُوَ صَغِیْرٌ وَکَانَ عُثْمَانُ یُکْنٰی بَعْدَ ذٰلِكَ اَبَا عَبْدِ اللّٰہِ ۔

ابن اسحاقؒ سے روایت ہے اس نے کہا حضرت رقیہ رضی اللہ تعالٰے عنہا زندہ رہیں حتٰی کہ حضرت عثمان رضی اللہ تعالٰے عنہ سے نکاح کیا اور حضرت رقیہ رضی اللہ تعالٰے عنہا سے ایک صاحبزادہ پیدا ہوا جس کا نام عبداللہ رکھا گیا اور بچپن ہی میں فوت

ہو گئے اور حضرت عثمان رضی اللہ تعالےٰ عنہ کی اپنے صاحبزادے عبداللہ کے نام سے ہی کنیت اور ابو عبداللہ تھی ۔

۴۳ ۔ المستدرک ۴/۴۷ { قال ابن اسحٰق ويقال ان عبد الله بن عثمان مات في جمادي الاولٰى سنة اربع وهو ابن ست سنين ۔

ابن اسحٰق نے کہا کہ حضرت عبداللہ بن حضرت عثمان رضی اللہ تعالےٰ عنہما کا وصال جمادی الاولیٰ سنہ ۴ھ میں ہوا اس وقت حضرت عبداللہ بن حضرت عثمان رضی اللہ تعالےٰ عنہما کی عمر شریف چھ برس کی تھی ۔

۴۴ ۔ المستدرک ۴/۴۷ { حدثنا ابو العباس محمد بن يعقوب ثنا محمد بن عبد الله المنادي ثنا يونس بن محمد ثنا فليح عن هلال بن علي بن اسامة عن انس بن مالك رضي الله تعالىٰ عنه قال شهدت دفن بنت رسول الله صلى الله عليه وسلم وهو جالس على القبر ورأيت عينيه تدمعان ۔

انس بن مالک رضی اللہ تعالےٰ عنہما سے روایت ہے فرمایا کہ جب رقیہ بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دفن کا وقت تھا تو میں اس وقت حاضر تھا مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم اپنی صاحبزادی حضرت رقیہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا کی قبر پہ تشریف فرما تھے اور میں نے دیکھا کہ آپ کی دونوں آنکھوں سے آنسو بہ رہے تھے ۔

۴۵ ۔ المستدرک ۴/۴۸ { اخبرني ابو بكر بن ابي نصر الداركي والحسن بن حكيم المروزيان بمرو قالا : انبا ابو الموجه

...اعبدان انا عبد اللہ اخبرنی یونس بن یزید قال و قال ابن شہاب
...بلغنا واللہ اعلم ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قسم یوم
بدر لعثمان سہمہ وکان قد تخلف علی امرأتہ رقیۃ بنت رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم واصابتھا حصبۃ فجاء زید بن حارثۃ بشیرا
بالفتح ومعہ بدنۃ وعثمان علی قبر رقیۃ رضی اللہ عنہا یدفنھا

ابن شہاب زہری نے کہا خدا بہتر جانتا ہے مجھے یہ بات پہنچی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عثمان رضی اللہ تعالے عنہ کو بدر کے دن حصہ عطا فرمایا حالانکہ حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ تعالے عنہ کو اپنی بیوی رقیہ بنت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی بیماری کی وجہ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پیچھے چھوڑ گئے اور حضرت رقیہ رضی اللہ تعالے عنہا کو چیچک لگی تھی پھر زید بن حارثہ فتح کی خوش خبری لے کر آیا اس کے ساتھ ایک اونٹ کا بچہ تھا اس وقت حضرت عثمان رضی اللہ تعالے عنہ حضرت رقیہ رضی اللہ تعالے عنہا کی قبر پر ان کو دفن کر رہے تھے۔

۴۳۔ الاستیعاب ۲/۷۲۷ } واما وفاۃ رقیۃ فالصحیح فی ذلک ان عثمان تخلف علیہا بامر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وھی مریضۃ فی حین خروج رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الی بدر وتوفیت یوم وقعۃ بدر ودفنت ...جاء زید بن حارثۃ بشیرا بما فتح اللہ علیہم ببدر۔

اور لیکن حضرت رقیہ رضی اللہ تعالے عنہا کا وصال تو اس میں صحیح یہ ہے کہ نکلے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم غزوہ بدر کے لئے حضرت عثمان رضی اللہ تعالے عنہ

رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ارشاد سے حضرت رقیہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا کے لئے پیچھے رہے اس وقت حضرت رقیہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا بیمار تھیں اور بدر کے جنگ کے دن حضرت رقیہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا کا وصال ہوا اور جس دن زید بن حارثہ بدر کی فتح کی مبارک لے کر آیا اس دن حضرت رقیہ رضی اللہ عنہا کو دفن کیا گیا۔

۴۷۔ الاستیعاب ۲/۷۲۸ { قال ابو عمر لا اختلاف بین اھل السیر ان عثمان بن عفان رضی اللہ تعالیٰ عنہ انما تخلف عن بدر علی امرأتہ رقیۃ بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وانہ ضرب لہ بسہمہ واجرہ وکانت بدر فی رمضان من السنۃ الثانیۃ من الھجرۃ۔

ابو عمر نے کہا کہ تاریخ دانوں کا اس میں اختلاف نہیں ہے کہ حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ تعالےٰ عنہ اپنی عورت رقیہ بنت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے لئے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ارشاد سے غزوہ بدر سے پیچھے رہے اور حضرت عثمان رضی اللہ تعالےٰ عنہ کا حصہ اور تنخواہ ان کو دی گئی اور غزوہ بدر رمضان شریف ۲ھ میں واقع ہوا تھا۔

۴۸۔ طبقات ابن سعد ۸/۳۶ { رقیۃ بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وامھا خدیجۃ بنت خویلد بن اسد بن عبد العزی بن قصی کان تزوجھا عتبۃ بن ابی لھب بن عبد المطلب قبل النبوۃ فلما بعث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وانزل اللہ تبت یدا ابی لھب قال لہ ابو لھب راسی من راس

ان لم تطلق إمرءته ففارقها ولم يكن دخل بها و اسلمت

اسلمت أمها خديجة بنت خويلد و بايعت رسول الله صلى

الله عليه وسلم هي و أخوت انها حين بايعة النساء و تزوجها عثمان

بن عفان و هاجرت معه الى أرض الحبشة الهجرتين جميعا قال

رسول الله صلى الله عليه وسلم انهما لأول من هاجر الى الله تعالى

بعد لوط وكانت في الهجرة الاولى قد اسقطت من عثمان سقطا

ثم ولدت له بعد ذالك ابنا فسماه عبد الله وكان عثمان يكنى

به في الاسلام و بلغ سنة سنتين فنقره ديك في وجهه

فطمر وجهه فمات ولم تلد له شيئا بعد ذالك فتوفيت

و رسول الله ببدر في شهر رمضان على رأس سبعة عشر

شهرا من مهاجر رسول الله صلى الله عليه وسلم ۔

حضرت رقیہ رضی اللہ تعالے عنہا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی حقیقی بیٹی تھی اور ان کی والدہ حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالے عنہا خویلد ابن اسد بن عبد العزی بن قصی کی بیٹی حضرت رقیہ بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عتبہ بن ابی لہب بن عبد المطلب نے اظہار نبوۃ کے پہلے نکاح کیا تو جب مصطفے صلے اللہ علیہ وسلم نے اظہار نبوت فرمایا اور اللہ تعالے نے تبت یدا ابی لہب نازل فرمائی تو عتبہ نے اپنے لڑکے کو کہا کہ اگر تو نے محمد (صلے اللہ علیہ وسلم) کی لڑکی کو طلاق نہ دی تو میری سجادگی تیرے لئے حرام ہے تو عتبہ نے حضرت رقیہ رضی اللہ تعالے عنہا کو بغیر آباد کیے چھوڑ دیا اور حضرت رضی اللہ تعالے مسلمان ہوئیں جب ان کی والدہ ماجدہ حضرت خدیجہ رضی اللہ

بنت خویلد ایمان لائیں اور حضرت رقیہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا نے مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم
سے بیعت کی اور ان کی تمام حقیقی بہنوں نے بھی حضور صلے اللہ علیہ وسلم سے بھی بیعت
کی جب اور عورتوں نے بیعت کی اور حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے حضرت ر...
بنت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے نکاح کیا اور حضرت رقیہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا نے
حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالےٰ عنہ کے ساتھ حبشہ کی طرف اکٹھے ہجرت کی رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ لوط علیہ السلام کے بعد حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالےٰ عنہ اور حضرت
رقیہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا اللہ تعالےٰ کی طرف پہلے مہاجرین ہیں ہجرۃ اولیٰ حضرت عثمان رضی
اللہ تعالےٰ عنہ سے ساقط ہو گئی پھر حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالےٰ کا ایک بیٹا حضرت
رقیہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا سے پیدا ہوا تو آپ نے اس کا نام عبداللہ رکھا اور اسلام میں
حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالےٰ عنہ کو اسی کنیت ابوعبداللہ سے یاد کیا جاتا تھا حضرت
عبداللہ کی دو برس کی عمر ہوئی تو اس کے منہ پر مرغ نے چونچ ماری تو اس کا منہ ورم
ہو گیا پھر اسی مرض سے فوت ہو گیا اور حضرت عثمان رضی اللہ تعالےٰ عنہ کے گھر سے
اس کے بعد حضرت رقیہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا کو کوئی اولاد نہیں ہوئی حضرت رقیہ
رضی اللہ تعالےٰ عنہا کا وصال ہوا تو اس وقت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم غزوہ بدر
میں تھے رمضان کا مہینہ تھا اور ہجرت کے سترویں ماہ کی ابتدا تھی۔

رُقَیَّۃ بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

۴۹۔ الاصابہ ۸/۹۱ } وَتَزَوَّجَهَا عُتْبَةُ بْنُ أَبِي لَهَبٍ قَبْلَ النُّبُوَّةِ
فَلَمَّا بُعِثَ قَالَ أَبُو لَهَبٍ رَأْسِي مِنْ رَأْسِكَ

اِنْ لَمْ تُطَلِّقْ اِبْنَتَهٗ فَفَارَقَهَا وَلَمْ يَكُنْ دَخَلَ بِهَا فَتَزَوَّجَهَا عُثْمَانُ وَالَّذِيْ عَلَيْهِ اَهْلُ السِّيَرِ اَنَّ عُثْمَانَ رَجَعَ اِلٰى مَكَّةَ مِنَ الْحَبَشَةِ مَعَ مَنْ رَجَعَ ثُمَّ هَاجَرَ بِاَهْلِهٖ اِلَى الْمَدِيْنَةِ وَمَرِضَتْ بِالْمَدِيْنَةِ لَمَّا خَرَجَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم اِلٰى بَدْرٍ فَتَخَلَّفَ عَلَيْهَا عُثْمَانُ عَنْ بَدْرٍ فَمَاتَتْ يَوْمَ وُصُوْلِ زَيْدِ بْنِ حَارِثَةَ مُبَشِّرًا بِوَقْعَةِ بَدْرٍ۔

رقیہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حقیقی صاحبزادی تھی۔ نبوت سے پہلے ان سے عتبہ بن ابی لہب نے نکاح کیا تو جب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے اظہار نبوت فرمایا ابولہب نے اپنے بیٹے کو کہا کہ اگر تو نے محمد صلے اللہ علیہ وسلم کی بیٹی کو طلاق نہ دی تو میری سرداری کی سجادگی تیرے لیے حرام ہو گی تو عتبہ نے حضرت رقیہ رضی اللہ تعالے عنہا کو قریب جانے سے پہلے ہی طلاق دے دی پھر حضرت عثمان رضی اللہ تعالے عنہ نے حضرت رقیہ رضی اللہ تعالے عنہا سے نکاح کیا اور تمام مورخین کا اس بات پر اتفاق ہے کہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالے عنہ نے اپنے ساتھیوں کے ساتھ حبشے سے مکے کی طرف رجوع کیا اور حضرت رقیہ رضی اللہ تعالے عنہا کو ساتھ لے کر مدینہ کی طرف ہجرت فرمائی اور حضرت رقیہ رضی اللہ تعالے عنہا مدینے میں بیمار ہو گئیں جب نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم بدر کی طرف نکلے تو حضرت عثمان رضی اللہ تعالے عنہا کو بدر سے پیچھے چھوڑ گئے آپ کی صاحبزادی رقیہ رضی اللہ تعالے عنہا کی علالت پر پھر جس دن زید بن حارثہ رضی اللہ تعالے عنہ بدر کی فتح کی خوشخبری لے کر پہنچے کے دن حضرت رقیہ رضی اللہ

تعالےٰ عنہا کا وصال ہوا۔

ام کلثوم بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

۵۰۔الاستیعاب ۲/۷۷۱ } اُمُّ کُلْثُوْمَ بِنْتِ رَسُوْلِ اللّٰہ صلی اللہ علیہ وسلم اُمُّھَا خَدِیْجَۃُ بِنْتِ خُوَیْلِد

وَلَدَتْھَا قَبْلَ فَاطِمَۃَ وَقِیْلَ رُقَیَّۃُ رضی اللہ تعالےٰ عنہا فِیْمَا ذَکَرَہٗ

مُصْعَبٌ وَلَمْ یَخْتَلِفُوْا اَنَّ عُثْمَانَ رَضِیَ اللہُ عنہ اِنَّمَا تَزَوَّجَ

کُلْثُوْمَ بَعْدَ رُقَیَّۃَ وَکَانَتْ اُمُّ کُلْثُوْمٍ تَحْتَ عُتَیْبَۃَ بْنِ اَبِیْ لَھَب

یَبْنِ بِھَا حَتّٰی بُعِثَ النَّبِیُّ صلی اللہ علیہ وسلم فَلَمَّا بُعِثَ فَارَقَھَا

بِاَمْرِ اَبِیْہِ اِیَّاہُ بِذَالِکَ ثُمَّ تَزَوَّجَھَا عُثْمَانُ رضی اللہ تعالیٰ

عنہ بَعْدَ مَوْتِ اُخْتِھَا رُقَیَّۃَ وَکَانَ نِکَاحُہٗ اِیَّاھَا فِیْ سَنَۃِ ثَلَاثٍ

مِنَ الْھِجْرَۃِ بَعْدَ مَوْتِ رُقَیَّۃَ وَکَانَ عُثْمَانُ رضی اللہ تعالیٰ عنہ

اِذْ تُوُفِّیَتْ رُقَیَّۃُ قَدْ عَرَضَ عَلَیْہِ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ حَفْصَۃَ

اِبْنَتَہٗ لِیَتَزَوَّجَھَا فَسَکَتَ عُثْمَانُ عَنْہُ لِاَنَّہٗ قَدْ کَانَ سَمِعَ رَسُوْلَ

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یَذْکُرُھَا فَلَمَّا بَلَغَ ذَالِکَ رَسُوْلَ اللّٰہِ

صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ اَلَا اَدُلُّ عُثْمَانَ عَلٰی مَنْ ھُوَ خَیْرٌ لَہٗ مِنْھَا

وَاَدُلُّھَا عَلٰی مَنْ ھُوَ خَیْرٌ لَھَا مِنْ عُثْمَانَ فَتَزَوَّجَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی

اللہ علیہ وسلم حَفْصَۃَ وَزَوَّجَ عُثْمَانَ اُمَّ کُلْثُوْمَ فَتُوُفِّیَتْ عِنْدَہٗ

وَلَمْ تَلِدْ مِنْہُ وَکَانَ نِکَاحُہٗ لَھَا فِیْ رَبِیْعِ الْاَوَّلِ وَبَنٰی عَلَیْھَا

[فی] جمادی الاخرۃ من السنۃ الثالثۃ من الھجرۃ وتوفیت
[سنۃ] تسع من الھجرۃ وصلی علیھا ابوھا رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم ونزل فی حفرتھا علی والفضل واسامۃ بن زید
[وغس]لتھا اسماء بنت عمیس وصفیۃ بنت عبد المطلب ۔

ام کلثوم رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی تھی ان کی والدہ حضرت خدیجہ بنت [خو]یلد رضی اللہ تعالے عنہا تھے حضرت فاطمۃ الزہرا رضی اللہ تعالے عنہا سے پہلے حضرت [رق]یہ رضی اللہ تعالے عنہا سے حضرت ام کلثوم رضی اللہ تعالے عنہا کی ولادت ہوئی اور [مص]عب نے کہا ہے کہ حضرت رقیہ رضی اللہ تعالے عنہا کی ولادت پہلے ہوئی ۔ اور اس میں اختلاف نہیں کہ حضرت رقیہ رضی اللہ تعالے عنہا کی وفات کے بعد حضرت عثمان [رضی] اللہ تعالے عنہ نے حضرت ام کلثوم رضی اللہ تعالے عنہا سے نکاح کیا اور ام کلثوم رضی اللہ تعالے عنہا پہلے عتیبۃ بن ابی لہب کے نکاح میں تھی عتیبۃ حضرت ام کلثوم رضی اللہ تعالے عنہا کے قریب نہیں گیا حتی کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے دعوئ نبوت کا اظہار فرمایا عتیبۃ نے اپنے باپ ابولہب کے حکم سے حضرت ام کلثوم رضی اللہ تعالے عنہا کو علیحدہ کر دیا پھر حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالے عنہا نے حضرت ام کلثوم رضی اللہ تعالے عنہا سے نکاح کیا حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالی عنہ سنہ ۳ ھ میں حضرت رقیہ رضی اللہ تعالے عنہا کے وصال کے بعد حضرت ام کلثوم سے نکاح کیا جب حضرت رقیہ بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال ہوا تو حضرت عمر رضی اللہ تعالے عنہ نے حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالے عنہ کو اپنی بیٹی حضرت حفصہ رضی اللہ تعالے عنہا کے نکاح کرنے کے متعلق پیش کش فرمائی حضرت عثمان

رضی اللہ تعالٰے عنہ خاموش رہے کیونکہ اپنے مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم سے سنا تھا کہ آپ حضرت حفصہ رضی اللہ تعالٰے عنہا سے نکاح کرنے کا ذکر فرماتے تھے۔ جب یہ بات محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو پہنچی تو آپ نے فرمایا کیا میں عثمان کو اس سے بہتر رشتہ نہ بتاؤں اور حفصہ کو عثمان سے بہتر آدمی کا مشورہ نہ دوں تو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے حضرت حفصہ رضی اللہ تعالٰے عنہا سے نکاح کیا اور حضرت عثمان رضی اللہ تعالٰے عنہ نے حضرت ام کلثوم رضی اللہ تعالٰے عنہا سے نکاح کیا اور حضرت ام کلثوم رضی اللہ تعالٰے عنہا کا وصال حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالٰے عنہ کے پاس ہی ہوا اور حضرت ام کلثوم رضی اللہ تعالٰے عنہا سے کوئی اولاد نہیں ہوئی اور حضرت ام کلثوم رضی اللہ تعالٰے عنہا کا نکاح ربیع الاول ۳ھ میں ہوا اور جمادی الاول میں حضرت عثمان رضی اللہ تعالٰے عنہ کے گھر آباد ہوئیں اور حضرت ام کلثوم رضی اللہ تعالٰے عنہا کی نماز جنازہ حضرت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے خود پڑھایا اور ۹ھ میں حضرت ام کلثوم کا وصال ہوا اور حضرت ام کلثوم رضی اللہ تعالٰے عنہا کی قبر میں حضرت علی رضی اللہ تعالٰے عنہا اور حضرت فضل اور اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما اترے اور حضرت ام کلثوم رضی اللہ تعالٰے عنہا کو حضرت اسماء بنت عمیس اور صفیہ بنت عبد المطلب نے غسل دیا۔

۵۱۔ طبقات ابن سعد $\frac{8}{۳۶}$ اُمِّ كُلْثُوْمِ بِنْتِ رَسُوْلِ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم وَ اُمُّهَا خَدِيْجَةُ بِنْتُ خُوَيْلِدِ بْنِ اَسَدِ بْنِ عَبْدِ الْعُزّٰى بْنِ قُصَيّ تَزَوَّجَهَا عُتَيْبَةُ بْنُ اَبِيْ لَهَبِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ قَبْلَ النُّبُوَّةِ فَلَمَّا بُعِثَ رَسُوْلُ اللهِ صلی اللہ علیہ

وسلم وأنزل الله تبت يدا أبي لهب قال له أبوه أبو لهب
رأسي من رأسك حرام إن لم تطلق ابنته ففارقها ولم يكن دخل
بها فلم تزل بمكة مع رسول الله صلى الله عليه وسلم وأسلمت
حين أسلمت أمها وبايعت رسول الله صلى الله عليه وسلم مع أخواتها حين
بايعه النساء وهاجرت إلى المدينة حين هاجر رسول الله صلى
الله عليه وسلم وخرجت مع عيال رسول الله صلى الله عليه وسلم
إلى المدينة فلم تزل بها فلما توفيت رقية بنت رسول الله صلى
الله عليه وسلم خلف عثمان بن عفان على أم كلثوم بنت رسول
الله صلى الله عليه وسلم وكانت بكرا وذلك في شهر ربيع الأول
سنة ثلاث من الهجرة وأدخلت عليه في هذه السنة في جمادى
الآخرة فلم تزل عنده إلى أن ماتت ولم تلد له شيئا
وماتت في شعبان سنة تسع من الهجرة فقال رسول الله صلى الله
عليه وسلم لو كن عشرا لزوجتهن عثمان ۔

حضرت ام کلثوم رضی اللہ تعالٰے عنہا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حقیقی بیٹی
تھی اور حضرت ام کلثوم رضی اللہ تعالٰے عنہا کی والدہ خدیجہ بنت خویلد بن اسد بن عبد العزی
بن قصی تھی حضرت ام کلثوم رضی اللہ تعالٰے عنہا سے عتیبہ بن ابی لہب بن عبد المطلب
نے قبل از اظہار نبوت نکاح کیا تو جب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اظہار نبوۃ فرمایا
اور اللہ تعالٰے نے آپ پر تبت یدا ابی لہب نازل فرمائی تو عتیبہ کے باپ ابولہب
نے اپنے لڑکے عتیبہ کو کہا کہ اگر تو نے محمد (صلے اللہ علیہ وسلم) کی بیٹی کو نہ طلاق دی

تو میری سرداری کی جانشینی تیرے لئے حرام ہو گی تو عتیبہ نے آپ کی صاحبزادی
ام کلثوم رضی اللہ تعالے عنہا کو جدا کر دیا اور عتیبہ حضرت ام کلثوم رضی اللہ تعالے عنہا
نہیں گیا حضرت ام کلثوم رضی اللہ تعالے عنہا ہمیشہ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ
ہی رہیں جب آپ کی والدہ ماجدہ حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالے عنہا اسلام لائیں
حضرت رقیہ رضی اللہ تعالے عنہا بھی مسلمان ہو گئیں اور جب دوسری عورتوں نے
صلے اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی تو حضرت ام کلثوم رضی اللہ تعالے عنہا نے اپنی
کے ساتھ اپنے والد حقیقی مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی اور جب رسول
صلے اللہ علیہ وسلم نے مدینہ طیبہ کی طرف ہجرت فرمائی تو رسول اللہ صلے
وسلم کے تمام اہل وعیال کے ساتھ حضرت ام کلثوم رضی اللہ تعالے عنہا نے ہجرت
کی اور آپ کے اہل وعیال میں زندگی بسر فرمائی پھر جب حضرت رقیہ بنت رسول
صلے اللہ علیہ وسلم کا وصال حضرت عثمان رضی اللہ تعالے عنہا کے گھر ہوا تو مصطفےٰ
صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنی صاحبزادی حضرت رقیہ رضی اللہ تعالے عنہا کی بہن
ام کلثوم رضی اللہ تعالے عنہا کنواری کا ہی نکاح حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالے
سے کر دیا حضرت ام کلثوم رضی اللہ تعالے عنہا حقیقی بیٹی مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم
ربیع الاوّل ۳ھ میں ہوا اور جمادی الآخر ۳ھ میں حضرت عثمان غنی رضی
عنہ کے گھر حضرت ام کلثوم رضی اللہ تعالے عنہا بنت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم
ہو گئیں اور آخر موت تک حضرت ام کلثوم رضی اللہ تعالے عنہا نے حضرت عثمان
رضی اللہ تعالے عنہ کے گھر زندگی گزاری اور حضرت ام کلثوم رضی اللہ تعالے
حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالے عنہ کی کوئی اولاد نہیں ہوئی اور حضرت ام کلثوم

...عنہا بنت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا وصال شعبان سنہ ۹ھ میں ہوا تو میرے
پیارے محبوب محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کہ میرے پاس دس لڑکیاں
بھی ہوتیں تو یکے بعد دیگرے میں حضرت عثمان کے ہی نکاح میں دے دیتا۔

۵۲۔ المستدرک ۴/۴۹ اخبرنی الحسین بن الحسن بن ایوب ثنا ابوحاتم الرازی ثنا عبد اللہ بن صالح المصری ثنا
ابن لہیعۃ حدثنی عقیل بن خالد عن ابن شہاب الزہری عن
سعید بن المسیب عن ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالی عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ
صلی اللہ علیہ وسلم لَقِیَ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ وَھُوَ مَغْمُوْمٌ فَقَالَ
مَا شَانُکَ یَا عُثْمَانُ قَالَ بِاَبِیْ اَنْتَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ وَاُمِّیْ ھَلْ دَخَلَ
عَلٰی اَحَدٍ مِّنَ النَّاسِ مَا دَخَلَ عَلَیَّ تُوُفِّیَتْ بِنْتُ رَسُوْلِ اللّٰہِ صلی اللہ
علیہ وسلم رَحِمَہَا اللّٰہُ وَانْقَطَعَ الصِّھْرُ فِیْمَا بَیْنِیْ وَبَیْنَکَ
اِلَی الْاٰخِرِ الْاَبَدِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم اَتَقُوْلُ
ذٰلِکَ یَا عُثْمَانُ وَھٰذَا جِبْرِیْلُ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ
یَاْمُرُنِیْ عَنْ اَمْرِ اللّٰہِ عَزَّوَجَلَّ اَنْ اُزَوِّجَکَ اُخْتَھَا اُمَّ کُلْثُوْمٍ عَلٰی
مِثْلِ صَدَاقِھَا وَعَلٰی مِثْلِ عِدَّتِھَا فَزَوَّجَہٗ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ
علیہ وسلم اِیَّاھَا۔

ابوہریرہ رضی اللہ تعالٰے عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم
نے حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالٰے عنہ سے مغموم حالت میں ملاقات کی تو مصطفٰے صلے اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا۔ اے عثمان تیرا کیا حال ہے حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالٰے عنہ نے عرض کیا

میرا ماں باپ آپ پر قربان ہو گیا لوگوں پر ایسی مصیبت آئی جب مجھے پہنچی اللہ تعالیٰ کے
رسول کی صاحبزادی رحمہا اللہ تعالیٰ کا وصال ہو گیا جو دامادی رشتہ میرے اور آپ
کے درمیان تھا وہ ہمیشہ کے لیے منقطع ہو گیا تو رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
اے عثمان تو یہ کیا بات کر رہا ہے حالانکہ یہ جبریل تیرے پاس ہی اللہ تعالیٰ کے امر
سے مجھے کہہ رہا ہے کہ میں تجھے رقیہ کی ہمشیرہ اپنی بیٹی ام کلثوم کا اسی کے حق مہر
کی عدۃ پہ تجھ سے نکاح کر دوں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ام
رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا نکاح حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کر دیا۔

۵۳۔ المستدرک ۴/۴۹ } حدثنا ابو العباس اسماعیل بن عبد اللہ بن محمد بن میکال ثنا عبد اللہ بن احمد بن موسی الحافظ عبدان حدثنا ایوب بن محمد الوزان ثنا الولید ابن الولید ثنا عبد الرحمن بن ثوبان عن بکر بن عبد اللہ عن ابیہ عن ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما عن أُمِّ كُلْثُومٍ بِنْتِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم أَنَّهَا قَالَتْ يَا رَسُولَ اللهِ زَوْجِي خَيْرٌ أَوْ زَوْجُ فَاطِمَةَ قَالَتْ فَسَكَتَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم ثُمَّ قَالَ زَوْجُكِ مِمَّنْ يُحِبُّ اللهَ وَرَسُولَهُ وَيُحِبُّهُ اللهُ وَرَسُولُهُ فَوَلَّتْ فَقَالَ لَهَا هَلُمِّي مَاذَا قُلْتِ قَالَتْ قُلْتُ زَوْجِي مِمَّنْ يُحِبُّ اللهَ وَرَسُولَهُ وَيُحِبُّهُ اللهُ وَرَسُولُهُ قَالَ نَعَمْ وَأَزِيدُكِ دَخَلْتُ الْجَنَّةَ فَرَأَيْتُ مَنْزِلَهُ وَلَمْ أَرَ أَحَدًا مِنْ أَصْحَابِي يَعْلُوهُ فِي مَنْزِلِهِ۔

ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے ام کلثوم بنت النبی صلی اللہ

وسلم سے انہوں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم میرا خاوند عثمان رضی بہتر
یا فاطمہ کا خاوند علیؓ حضرت ام کلثوم رضی اللہ تعالے عنہا نے فرمایا کہ حضور
یہ بات سن کر خاموش ہو گئے پھر مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے ام
کلثوم تیرا خاوند عثمان وہ شخص ہے جو اللہ اور اس کے رسول سے محبت کرتا
تو حضرت ام کلثوم رضی اللہ تعالے عنہا نے منہ پھیر لیا تو مصطفٰے صلے اللہ علیہ
وسلم نے فرمایا ادھر آؤ میں نے کیا کہا حضرت ام کلثوم رضی اللہ تعالے عنہ نے عرض کیا کہ
آپ نے فرمایا ہے کہ میرا خاوند وہ شخص ہے جو اللہ اور اس کے رسول اللہ صلے اللہ علیہ
وسلم سے محبت کرتا ہے اور اللہ تعالے اور اس کا رسول صلے اللہ علیہ وسلم عثمان
سے محبت کرتے ہیں مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہاں اور میں تمہیں اور زیادہ
بتاتا ہوں میں جنت میں گیا تو میں نے عثمان کی جگہ دیکھی اپنے اصحاب سے میں نے
اس کے مرتبے پر کسی کو بلند ہوتے نہیں دیکھا۔

۵۲- المستدرک ۴/۴۹ } حدثنا ابو العباس محمد بن یعقوب ثنا محمد بن عبد اللہ المنادی ثنا داؤد بن محبر ثنا
حشرج بن فرقد عن ثابت البنانی عن انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ
قال لما ماتت رقیۃ بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مرّ عُمَرُ
بعثمان فقال ھل لک فی حفصۃ بنت عمر فلم یرد علیہ شیئا
فاتی عمر النبی صلی اللہ علیہ وسلم فاخبرہ فقال رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم لعل اللہ تعالیٰ یا عمر ان یأتیک لصھر ھو
خیر لک من عثمان فتزوج رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بابنتہ

عُمَرَ وَ زَوَّجَ رَسُوْلُ اللّٰہ صلی اللہ علیہ وسلم اُمَّ کُلْثُوْمٍ مِنْ عُثْمَان

قَدْ کَانَ قَبْلَ ذٰلِکَ خَطَبَہَا اَبُوْ بَکْرٍ وَ خَطَبَہَا عُمَرُ رضی اللہ تعالیٰ

عَنْہُمَا فَلَمْ یُزَوِّجْہَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم

خَیْرُ الشَّفِیْعِ لِعُثْمَانَ مَا اَنَا اُزَوِّجُ بَنَاتِیْ وَلٰکِنَّ اللّٰہَ تَعَالٰی یُزَوِّجُہُنَّ

انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے فرمایا جب رقیہ بنت

صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال ہوا حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہا حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ

عنہ کے قریب سے گزرے اور کہا کہ میری بیٹی حفصہ کے نکاح کے متعلق تیرا کیا خیال

حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کوئی جواب نہیں دیا تو حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ

عنہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے آپ کو خبر دی تو رسول اللہ صلے اللہ علیہ

وسلم نے فرمایا اے عمر شاید اللہ تعالیٰ تجھے بہتر داماد لائے جو عثمان سے تیرے لئے بہتر

تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بیٹی سے نکاح کیا اور

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی صاحبزادی ام کلثوم کا نکاح حضرت عثمان غنی رضی

اللہ تعالیٰ عنہ سے کیا اور پہلے اس کے حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ

نے بھی شادی کا پیغام بھیجا تو آپ نے ان سے نکاح نہیں کیا پھر رسول اللہ صلی اللہ

علیہ وسلم نے فرمایا بہتر سفارشی میں نہیں ہوں کہ میں اپنی بیٹیوں کا نکاح کروں بلکہ

اللہ تعالیٰ خود حضرت عثمان سے میری لڑکیوں کا نکاح کرتا ہے۔

۵۵ المستدرک ۴/۴۸ } حدثنی ابوبکر محمد بن بالویہ ثنا ابراہیم

بن اسحاق الحربی ثنا مصعب بن عبد اللہ

الزبیری قَالَ وَاسْمُہَا اُمُّ کُلْثُوْمٍ بِنْتُ رَسُوْلِ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ

...مَيَّةَ زَوَّجَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم مِنْ عُثْمَانَ بَعْدَ رُقَيَّةَ
...ي شَهْرِ رَبِيْعِ الْأَوَّلِ وَدَخَلَتْ عَلَيْهِ فِيْ جُمَادَى الْآخِرَةِ سَنَةَ
...لَاثٍ وَتُوُفِّيَتْ وَهِيَ عِنْدَ عُثْمَانَ فِيْ شَعْبَانَ سَنَةَ تِسْعٍ وَكَانَتْ
...أُمُّ عَطِيَّةَ الْأَنْصَارِيَّةُ الَّتِيْ هِيَ غَسَّلَتْهَا فِيْ نِسْوَةِ الْأَنْصَارِ۔

ام کلثوم رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی کا نام امیۃ تھا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے حضرت رقیہ رضی اللہ تعالے عنہا کی وفات کے بعد حضرت عثمان رضی اللہ تعالے عنہ سے اپنی صاحبزادی ام کلثوم سے ربیع الاول کے مہینے میں کیا اور حضرت عثمان رضی اللہ تعالے عنہ کے پاس حضرت ام کلثوم رضی اللہ تعالے عنہا جمادی الاخر ۳ھ میں تشریف لے گئے اور ان کا وصال حضرت عثمان رضی اللہ تعالے عنہا کے پاس ہی شعبان ۹ھ میں ہوا اور ام عطیہ انصاریہ نے ان کو غسل دیا جو انصار کی عورتوں کو غسل دیتی تھی۔

۵۶۔ المستدرک ۴/۴۹ } حدثنا موسیٰ بن اسماعیل القاضی ثنا ابی ثنا عبد الجبار بن سعید المساحقی ثنا سلیمان بن بلال عن یحییٰ بن سعید قَالَ مَاتَتْ رُقَيَّةُ بِنْتُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم وَتَزَوَّجَ عُثْمَانُ أُمَّ كُلْثُوْمٍ بِنْتَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم هذا حديث صحيح على شرط الشيخين ولم يخرجاه۔

یحییٰ بن سعید نے کہا کہ حضرت رقیہ بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال ہوا اور حضرت عثمان رضی اللہ تعالے عنہ نے ام کلثوم رضی اللہ تعالے عنہا حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی سے نکاح کیا یہ حدیث صحیح ہے شیخین کی شرط پر

اور دونوں نے اس حدیث کو بیان نہیں کیا۔

۵۷۔ طبقات ابن سعد ۸/۳۸ { اخبرنا محمد بن عمر حدثنا سفیان بن عیینۃ عن عمر بن عبد اللہ العنسی ابن المطلب بن عبد اللہ بن حنطب عن فاطمۃ الخزاعیۃ عن اسماء بنت عمیس قَالَتْ اَنَا غَسَلْتُ اُمَّ كُلْثُوْمِ بِنْتَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم وَصَفِیَّۃَ بِنْتَ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ وَجُعِلَتْ عَلَیْہِ نَعْشًا اَمَرَتْ بِجَرَائِدَ رَطْبَۃٍ فَوَارَیْتُہَا۔

اسماء بنت عمیس رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ میں نے خود ام کلثوم بنت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو غسل دیا اور صفیۃ بنت عبد المطلب نے بھی اور ام کلثوم کے حکم کے موافق ان کا گہوارہ بھی بنایا گیا۔

۵۸۔ طبقات ابن سعد ۸/۳۹ { وَ نَزَلَ فِیْ حُفْرَتِہَا عَلِیُّ بْنُ اَبِیْ طَالِبٍ وَالْفَضْلُ بْنُ عَبَّاسٍ وَاُسَامَۃُ بْنُ زَیْدٍ

حضرت ام کلثوم رضی اللہ عنہا کی قبر میں علی بن ابی طالب اور فضل بن عباس اور اسامہ بن زید اترے اور انہوں نے حضرت ام کلثوم رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو لحد میں اتارا

ذکر سیدۃ نساء الدنیا والاخرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

۵۹۔ الاستیعاب ۲/۷۴۹ { قال ابن سراج سمعت عبد اللہ محمد بن سلیمان بن جعفر الہاشمی یَقُوْلُ وُلِدَتْ فَاطِمۃُ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سَنَۃَ اِحْدٰی وَ اَرْبَعِیْنَ مِنْ مَوْلِدِ النَّبِیِّ صلی اللہ

...علیہ وسلم وَ اَنْکَحَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم فَاطِمَةَ عَلِیَّ بْنَ
...طَالِبٍ بَعْدَ وَقْعَةِ اُحُدٍ ۔

سلیمان بن جعفر ہاشمی فرماتے تھے مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم اکتالیس [۴۱] برس کے تھے۔
...حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا پیدا ہوئیں اور حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا کا
...مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے نکاح کیا حضرت علی بن ابی طالب سے غزوہ احد کے بعد۔

۲۰- الاستیعاب ۲/۷۴۹ { وَكَانَ سِنُّهَا يَوْمَ تَزْوِيْجِهَا خَمْسَ عَشَرَةَ سَنَةً وَخَمْسَةَ اَشْهُرٍ وَنِصْفًا
...وَكَانَتْ سِنُّ عَلِيٍّ اِحْدٰى وَعِشْرِيْنَ سَنَةً وَخَمْسَةَ اَشْهُرٍ ۔

اور نکاح کے دن حضرت فاطمۃ الزہرا سیدۃ نساء العالمین رضی اللہ تعالیٰ عنہا
کی عمر شریف پندرہ برس اور ساڑھے پانچ ماہ کی تھی اور حضرت علی المرتضیٰ شیر خدا
کرم اللہ وجہہ کی عمر شریف اکیس برس اور پانچ ماہ کی تھی۔

۲۱- الاستیعاب ۲/۷۵۰ { وَقِيْلَ اَنَّ عَلِيًّا تَزَوَّجَ فَاطِمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا عَلٰى اَرْبَعِ مِائَةٍ وَّثَمَانِيْنَ ۔

اور بعض نے کہا ہے کہ علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت سیدۃ نساء العالمین
رضی اللہ تعالےٰ عنہا سے نکاح کیا چار سو اسی حق مہر پہ۔

۲۲- طبقات ابن سعد ۸/۱۹ { فَاطِمَةُ بِنْتُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم وَاُمُّهَا خَدِيْجَةُ بِنْتُ خُوَيْلِدِ
بْنِ اَسَدِ بْنِ عَبْدِ الْعُزّٰى بْنِ قُصَيٍّ وَلَدَتْهَا وَقُرَيْشٌ تَبْنِي الْبَيْتَ
وَذٰلِكَ قَبْلَ النُّبُوَّةِ بِخَمْسِ سِنِيْنَ ۔

حضرت فاطمہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی ان کی والدہ خدیجہ بنت خویلد کی خویلد اسد کا بیٹا اسد عبدالعزی عبدالعزی قصی کا بیٹا حضرت فاطمہ الزہرا سیدۃ نساء العالمین کی ولادت اس وقت ہوئی جب قریش بیت اللہ کی تعمیر کر رہے تھے اور یہ نبوۃ سے پہلے پانچ برس کا واقعہ ہے۔

۶۳۔ طبقات ابن سعد ۸/۲۲ } اخبرنا محمد بن الفضل عن یحیٰی بن سعید عن محمد بن ابراہیم قال کان صداق بَنَاتِ رَسُوْلِ اللّٰہ صلی اللہ علیہ وسلم وَنِسَائِہٖ خَمْسُ مِائَۃِ دِرْھَمٍ اِثْنَتَیْ عَشَرَۃَ اُوْقِیَۃً وَنِصْفًا۔

محمد بن ابراہیم سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادیوں اور ازواج مطہرات کا حق مہر پانچ صد درہم تھے ساڑھے بارہ اوقیہ۔

فضائل حضرت سیدۃ نساء العالمین فاطمۃ الزہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا

۶۴۔ الاستیعاب ۲/۷۵۰ } قال وا خبرنا ابراہیم بن سعید قال حدثنا یحیی بن سعید عن یزید بن سنان ابی فروۃ عن عقبۃ بن یریم عن ابی ثعلبۃ الخشنی قال کان رَسُوْلُ اللّٰہ صلی اللہ علیہ وسلم اِذَا قَدِمَ مِنْ غَزْوٍ اَوْ سَفَرٍ بَدَأَ بِالْمَسْجِدِ فَصَلّٰی فِیْہِ رَکْعَتَیْنِ ثُمَّ یَاْتِیْ فَاطِمَۃَ ثُمَّ یَاْتِیْ اَزْوَاجَہٗ وَذکر تمام الحدیث۔

ابی ثعلبہ خشنی سے روایت ہے فرمایا جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کسی
یا کسی سفر سے تشریف لاتے تو ابتدا مسجد سے فرماتے تو اس میں دو رکعت نماز
ادا فرماتے پھر حضرت سیدۃ نساء العالمین فاطمۃ الزہراء رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے
پاس تشریف لاتے پھر اپنے ازواج مطہرات رضوان اللہ علیہن اجمعین کے پاس
تشریف لاتے اور تمام حدیث کا ذکر کیا۔

حضرت ام المومنین عائشہ صدیقہ مطہرہ رضی اللہ تعالے عنہا کی زبانی

حضرت سیدۃ نساء العالمین فاطمۃ الزہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا

۶۵۔ الاستیعاب ۲/۷۵۱ قال حدثنا محمد بن الصباح قال حدثنا عثمان بن عمر عن اسرائیل عن میسرہ بن حبیب عن المنہال بن عمرو عن عائشۃ اُمِّ المُؤمِنِیْنَ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اَنَّہا قَالَتْ مَا رَاَیْتُ اَحَدًا کَانَ اَشْبَہَ کَلَامًا وَحَدِیْثًا بِرَسُوْلِ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم مِنْ فَاطِمَۃَ وَکَانَتْ اِذَا دَخَلَتْ عَلَیْہِ قَامَ اِلَیْہَا فَقَبَّلَہَا وَرَحَّبَ بِہَا کَمَا کَانَتْ تَصْنَعُ ہِیَ بِہٖ صلی اللہ علیہ وسلم۔

حضرت ام المومنین عائشہ صدیقہ مطہرہ رضی اللہ تعالے عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی طرح کلام کرتے ہوئے حضرت فاطمۃ الزہرا کے سوا میں نے اور کسی کو نہیں دیکھا اور جب حضرت فاطمۃ الزہرا رضی اللہ تعالے عنہا تشریف لاتیں حضرت مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم اس کے سامنے کھڑے ہو جاتے اور اس کے سا

...سے جیسا کہ حضرت فاطمۃ الزہرا رضی اللہ تعالےٰ عنہا مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم

...ادا کریں۔

...الاستیعاب ۲/۷۴۹ } وقال ابو عمر فولدت له الحسن والحسین وام کلثوم وزینب ولم یتزوج علی علیها

...حتی ماتت رضی اللہ تعالیٰ عنها وعنهما اجمعین۔

...عساکر ۲/۳۶۱ } وَاَسْنَدَ اِلَی ابْنِ عَبَّاسٍ مَرْفُوْعًا کَبَّرَتِ الْمَلَائِکَةُ عَلٰی آدَمَ اَرْبَعًا وَکَبَّرَ اَبُوْبَکْرٍ عَلٰی فَاطِمَةَ اَرْبَعًا

...صُهَیْبٌ عَلٰی عُمَرَ اَرْبَعًا۔

...طبقات ابن سعد ۸/۲۸ } اخبرنا محمد بن عمر وَهُوَ اَثْبَتُ عِنْدَنَا وَتُوُفِّیَتْ لَیْلَةَ الثُّلَاثَاءِ لِثَلَاثٍ

...مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ سَنَةَ اِحْدٰی عَشَرَةَ وَهِیَ اِبْنَةُ تِسْعٍ وَعِشْرِیْنَ

...اَوْ نَحْوِهَا۔

...بن عمر نے خبر دی ہمارے نزدیک وہ بڑا مضبوط ہے کہ حضرت فاطمۃ الزہرا

...تعالےٰ عنہا کا وصال منگل کی رات ماہ رمضان شریف کی تیسری تاریخ سنہ گیارہ

...حضرت فاطمۃ الزہرا رضی اللہ تعالےٰ عنہا کی عمر انتیس ۲۹ برس کی تھی یا قریباً اس کے۔

...طبقات ابن سعد ۸/۲۹ } اخبرنا محمد بن عمر حدثنا قیس بن الربیع عن مجالد عن الشعبی قَالَ صَلّٰی عَلَیْهَا

...رضی اللہ عَنْهُ وَعَنْهَا۔

...سے روایت ہے کہ فرمایا حضرت فاطمۃ الزہرا رضی اللہ تعالےٰ عنہا پر

ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے نماز جنازہ پڑھی۔

۶۹۔ طبقات ابن سعد $\frac{۸}{۲۹}$ { اخبرنا شبابة بن سوار حدثنا عبد الملک بن ابی المساور عن حماد عن ابراهیم قال

صَلّٰی اَبُوْبَکْرٍ الصِّدِّیْقُ عَلٰی فَاطِمَةَ بِنْتِ رَسُوْلِ اللّٰہ صلی اللہ علیہ وسلم فَکَبَّرَ عَلَیْهَا اَرْبَعًا۔

ابراہیم نے کہا۔ ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت فاطمہ بنت رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر نماز جنازہ پڑھی اور چار تکبیریں پڑھیں۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی چار لڑکیوں کی ۶۹ حدیثیں پوری ہوئیں۔

"علی رضا" مولوی صاحب ہم تو اپنے مذہب کی کتابوں کے قائل ہیں یا قرآن کی بات کو تسلیم کرتے ہیں میں نے سنا ہے کہ حضور کی بیٹی صرف ایک ہی فاطمہ تھی تم نے سا تھ اور بھی بنا دیں یہ حضور کی پچھلگ لڑکیاں تھیں سگی نہ تھیں یہ تو سنیوں کی گھڑی ہوئی بات ہے۔

"محمد عمر" مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا کے بطن سے مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی پشت مبارک سے یہ آپ کی صاحبزادیاں پیدا ہوئیں کہنے والوں نے تو سوتیلی ان کو کہا نہیں تمہارے مسلمہ بارہ اماموں نے سوتیلی صاحبزادیاں فرمایا نہیں خداوند تعالےٰ نے صرف بنت کرکے فرمایا نہیں بلکہ بنات جمع کا لفظ فرمایا تاکہ تین سے زائد ثابت ہوجائیں۔

مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادیوں کا ذکر قرآن کریم میں

احزاب ۲۲/۸ { قُلْ لِاَزْوَاجِكَ وَبَنَاتِكَ وَنِسَاءِ الْمُؤْمِنِيْنَ ۔
یارسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم آپ اپنے ازواج مطہرات اور بیٹیوں اور مومنین کی عورتوں کو فرما دیجیے ۔

(۱) پہلی دلیل تو یہ ہے کہ اللہ تعالٰے نے تین اقسام کی عورتوں کا ذکر فرمایا اور تینوں پہ لفظ جمع استعمال فرمایا (۱) ازواج (۲) بنات (۳) نساء المومنین ان تینوں میں کسی لفظ میں واحد کا شائبہ ہی نہیں بنت کا لفظ واحد کا کہاں سے لاؤ گے ۔

(۲) بنات کا لفظ حقیقی بیٹیوں پہ استعمال ہوتا ہے سوتیلی بیٹیوں پر نہیں ہوتا ۔

(۳) بنات کی اضافت اللہ تعالٰے نے ك خطاب کی طرف فرمائی تاکہ مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم کی خصوصیت ثابت ہو جائے اگر حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالٰے عنہ سے پہلی لڑکیاں ہوتیں تو بنات زوجك ہوتا و بناتك میں ك اضافی نے مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم کی حقیقی صاحبزادیاں ثابت کر دیں ۔

اب اس لفظ بنات کی تشریح شیعہ تفسیر سے واضح کرتا ہوں ۔

بنت کی تشریح شیعہ تفسیر سے

تفسیر مجمع البیان ۔ (وَبَنَاتُكُمْ) اے دَنِكَاحُ بَنَاتِكُمْ وَكُلُّ اِمْرَءَةٍ
علامہ طبرسی ۲۸ رَجَعَ نَسَبُهَا اِلَيْكَ بِاَوْلَادِهِ بِدَرَجَةٍ اَوْ دَرَجَاتٍ
بنات رَجَعَ نَسَبُهَا اِلَيْكَ اَوْ بِذُكُوْرٍ فَهِيَ بِنْتُكَ ۔

(اور تمہاری بیٹیاں (یعنی تمہاری بیٹیوں کا نکاح تمہارے ساتھ حرام ہے

بنت کی تشریح فرماتے ہیں)

بنت ہر اس عورت کو کہا جاتا ہے جس کی نسب ولادۃ کے ساتھ تیری طرف رجوع کرے مونث کے ایک درجے سے یا کئی درجوں سے اس کی نسب تیری طرف رجوع کرے یا پوتی وہ بھی بیٹی ہے۔

علامہ نوری طبرسی نے جو امام الطائفۃ الشیعہ ہے اس نے فیصلہ کر دیا کہ جو اپنی عورت سے اپنی نسب سے پیدا ہو وہی بیٹی کہلاتی ہے جس بیٹی کی نسب آدمی کی طرف نہ ہو وہ اس آدمی کی بیٹی نہیں کہلا سکتی۔

قرآنی فیصلہ بنت کے متعلق

۴۔ اور جو شخص بنات سے سوتیلی بیٹی مراد لیتا ہے وہ بیچارہ علم عربی سے ناواقف کیونکہ عربی زبان میں سوتیلی بیٹی یعنی بیوی کی پچھلی لڑکی کو ربیبہ کہا جاتا ہے بنت کا لفظ اس پر دوسرے خاوند کے لئے استعمال ہوتا ہی نہیں جیسا کہ قرآن مجید میں مذکور

وَرَبَائِبُكُمُ اللَّاتِي فِي حُجُورِكُم مِّن نِّسَائِكُمُ اللَّاتِي دَخَلْتُم

النساء ۴/۴ بِهِنَّ۔

جن عورتوں سے تم نے دخول کیا ان کی گودیوں میں جو تمہاری سوتیلی بیٹیاں ہیں اور بیچارے منکرین بنات مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم علم عربی سے ایسے کورے ہیں ان کو علم بھی نہیں کہ بنات کا لفظ سوتیلی بیٹی پر استعمال نہیں ہوتا اگر کوئی قرآنی اصطلاح سے کے لفظ کو سوتیلی بیٹی میں شامل دکھائے تو اس کو مبلغات پانچ روپے نقد انعام دیے

...ائیں گے ۔

ورنہ فقیر قرآنی اصطلاح کو شیعہ تفسیر سے دکھا دیتا ہے ۔

سوتیلی لڑکیوں کی اصطلاح شیعہ تفسیروں سے

تفسیر مجمع البیان مطبع طہران { الرَّبَائِبُ جَمْعُ رَبِيْبَةٍ وَهِيَ بِنْتُ زَوْجَةِ
مولفہ ابی علی طبرسی ۳/۳۴ } الرَّجُلِ مِنْ غَيْرِهِ سُمِّيَتْ بِذٰلِكَ
لِتَرْبِيَتِهِ إِيَّاهَا فَهِيَ مَعْنَى مَرْبُوْبَةٍ نَحْوَ قَتِيْلَةٍ فِي مَوْضِعِ مَقْتُوْلَةٍ
وَيَجُوْزُ أَنْ تُسَمَّى رَبِيْبَةً سَوَاءٌ تَوَلّٰى تَرْبِيَتَهَا أَوْ لَمْ يَتَوَلَّ وَ
سَوَاءٌ كَانَتْ فِي حِجْرِهِ أَوْ لَمْ تَكُنْ لِأَنَّهُ إِذَا تَزَوَّجَ بِأُمِّهَا فَهُوَ
رَابُّهَا وَهِيَ رَبِيْبَتُهُ وَالْعَرَبُ تُسَمِّي الْفَاعِلِيْنَ وَالْمَفْعُوْلِيْنَ بِمَا
يَقَعُ بِهِمْ ۔

تفسیر عمدۃ البیان ۱/۲۲۵ { (وَرَبَائِبُكُمُ اللَّاتِي فِي حُجُوْرِكُمْ)
اور گلڑیں تمہاری جو کہ بیچ گودیوں تمہارے کی
ہیں کہ تم ان کی پرورش کرتے ہو اور ربائب جمع ربیبہ کی ہے اور ربیبہ اس کو اس
واسطے کہتے ہیں کہ اس کی ماں کا دوسرا شوہر اس کی پرورش کرتا ہے یعنی تمہاری
جوروؤں کی بیٹیاں جو کہ دوسرے شوہروں سے ہیں ۔

شیعہ احادیث سے حقیقی ربعہ بنات مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر

محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فیصلہ آپ کی حقیقی بنات اربعہ کے متعلق

۱۔ خصال لابن بابویہ ۲/۲۷ } حدثنا محمد بن الحسن بن احمد بن الولید رضی اللہ قال حدثنا محمد بن الحسن الصفار عن احمد بن محمد بن خالد قال حدثنی ابو علی الواسطی عن عبد اللہ بن عصمۃ عن یحییٰ بن عبد اللہ عن عمرو بن ابی المقدام عن ابیہ عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال دَخَلَ رَسُوْلُ اللّٰہِ مَنْزِلَہٗ فَاِذَا عَائِشَۃُ مُقْبِلَۃٌ عَلٰی فَاطِمَۃَ تُصَایِحُھَا وَ تَقُوْلُ وَاللّٰہِ یَا بِنْتَ خَدِیْجَۃَ اَمَا تَرَیْنَ اِلَّا اَنَّ لِاُمِّکِ عَلَیْنَا فَضْلًا وَاَیُّ فَضْلٍ کَانَ لَھَا عَلَیْنَا مَا ھِیَ اِلَّا کَبَعْضِنَا فَسَمِعَ مَقَالَتَھَا لِفَاطِمَۃَ فَلَمَّا رَأَتْ فَاطِمَۃُ رَسُوْلَ اللّٰہِ بَکَتْ فَقَالَ مَا یُبْکِیْکِ یَا بِنْتَ مُحَمَّدٍ قَالَتْ ذَکَرَتْ اُمِّیْ فَتَنَقَّصَتْھَا فَبَکَیْتُ فَغَضِبَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ثُمَّ قَالَ مَہْ یَا حُمَیْرَاءُ فَاِنَّ اللّٰہَ تَبَارَکَ وَتَعَالٰی بَارَکَ فِی الْوَدُوْدِ الْوَلُوْدِ وَاِنَّ خَدِیْجَۃَ رَحِمَہَا اللّٰہُ وَلَدَتْ مِنِّیْ طَاھِرًا وَھُوَ عَبْدُ اللّٰہِ وَھُوَ الْمُطَھَّرُ وَوَلَدَتْ مِنِّی الْقَاسِمَ وَفَاطِمَۃَ وَرُقَیَّۃَ وَاُمَّ کُلْثُوْمٍ وَزَیْنَبَ وَاَنْتِ مِمَّنْ اَعْقَمَ اللّٰہُ رَحِمَہٗ فَلَمْ تَلِدِیْ شَیْئًا

حضرت جعفر صادق رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اپنے دولتکدہ پر تشریف لائے تو اچانک حضرت عائشہؓ حضرت فاطمہؓ کے سامنے کھڑی تھیں چیخ رہی تھیں اور عائشہ فرماتی تھیں خدا کی قسم اے خدیجہ

...بیٹی کیا تو نے نہیں دیکھا کہ تیری ماں کی کوئی ہم پر فضیلت تھی اور کونسی فضیلت
...ان کو ہم پر تھی ہمارے بعض کی مثل تھی حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا نے ان
کی بات کو سنا تو جب حضرت فاطمہؓ نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ والہ وسلم کو دیکھا
...پڑیں تو آپ نے فرمایا اے بنت محمد صلے اللہ علیہ وسلم تمہیں کس نے رلایا فرمایا اس
نے میری والدہ کا ذکر کیا تو اس کی تنقیص کی تو میں رو پڑی تو نبی کریم صلے اللہ علیہ والہ
وسلم کو غصہ آگیا پھر فرمایا چھوڑ اے حمیرا ضرور اللہ تعالےٰ نے اچھی اولاد میں برکت ڈالی
ہے اور بیشک خدیجہ نے میری پشت سے دو بیٹے جنے طاہر جس کا نام عبداللہ ہے اور
...مطہر ہے اور میری پشت سے قاسم جنا اور فاطمہ اور رقیہ اور ام کلثوم اور زینب کو اور
تو ان عورتوں سے ہے جس کے رحم کو اللہ تعالےٰ نے بانجھ بنایا تو نے کچھ جنا نہیں،
کیوں بھئی اب تو شیعہ مذہب کی مستند کتاب سے حدیث مصطفےٰ صلے اللہ علیہ والہ
وسلم مصطفےٰ صلے اللہ علیہ والہ وسلم کی زبانی معلوم ہوا کہ حضور صلے اللہ علیہ والہ وسلم کی
پشت مبارک سے آپ کی چار بیٹیاں حقیقی نسبی ثابت ہوگئیں اور جو چاروں کا منکر ہے
...نبی کریم صلے اللہ علیہ والہ وسلم کا منکر ہے۔

سائل "مولوی صاحب یہ حدیث منقطع ہے اس لئے حجت نہیں ہے۔

محمد عمر" یہ ہمارے مذہب کی بات سناتے ہو یہ مذہب شیعہ کی حدیث ہے اسلئے
اصول حدیث شیعہ دیکھو یہ حدیث تمہارے نزدیک منقطع نہیں ہے سنیئے حدیث بھی
حضرت جعفر صادق رضی اللہ تعالےٰ عنہ کی روایت شدہ ہے اور آپ کی
زبانی اصول حدیث سنیئے۔

قانون

حدیث امام جعفر صادق رضی اللہ تعالےٰ عنہ خدا کا فرمان ہے

اصول کافی ۲۹ { علی بن محمد عن سھل بن زیاد عن احمد بن محمد عن عمر عبد العزیز عن ھشام بن سالم وحماد بن عثمان

وغیرۂ قالوا سمعنا اباعبد اللہ علیہ السلام یقول حدیثی حدیث ابی وحدیث ابی حدیث جدی وحدیث جدی حدیث الحسین وحدیث الحسین حدیث الحسن وحدیث الحسن حدیث امیر المومنینؑ وحدیث امیر المومنینؑ حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہٖ وحدیث رسول اللہ قول اللہ عزوجل ۔

حماد بن عثمان وغیرہ نے کہا کہ ہم نے حضرت جعفر صادق علیہ السلام سے سنا فرماتے تھے میری میرے باپ محمد باقر علیہ السلام کی حدیث ہے اور حدیث میرے باپ محمد باقر علیہ السلام کی میرے داوے حضرت علی زین العابدین کی ہے اور حدیث زین العابدین حدیث حضرت حسینؓ کی ہے اور حدیث حضرت حسینؓ کی حدیث حضرت حسنؓ کی ہے اور حدیث حضرت حسنؓ کی حدیث امیر المومنین حضرت علی المرتضیٰ کی ہے اور حدیث امیر المومنین کی حدیث رسول اللہ صلے اللہ علیہ و الہٖ کی ہے اور حدیث رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی فرمان خداوندی ہے کیوں جی! جعفری صاحب تم تو یار جعفری ہونے کا دعوےٰ رکھتے ہو اور جعفر

جعفر صادق رضی اللہ نے فرمایا کہ میری حدیث اللہ کا فرمان ہے۔

شیعہ دوستو! حضرت کا نعرہ لگا کر ایمان درست کرلو اگر جعفری بننا ہے تو اس اصول شیعہ کی اور وضاحت تمہاری ہی شرح سے عرض کر دیتا ہوں سن لیجئے

دوسرا جواب۔

الصافی شرح اصول کافی ۱/۱۱ } مراد اینست کہ حدیث مرا از ہر کدام کہ خواہی نقل میتوانی کردو احتیاج بذکر واسطہ نیست چہ حدیث ما محض نقل است و خود رائی درآں نیست۔

حضرت جعفر صادق رضی اللہ عنہ کی حدیث کی شرح تمہارے ملا خلیل شیعہ فرماتے ہیں کہ امام جعفر صادق فرمایا کہ میری حدیث جہاں سے چاہو نقل کرلو واسطے کے ذکر کی ضرورت نہیں ہے کیونکہ حدیث ہماری محض نقل ہی ہے اور اس میں خود رائی نہیں ہے

جعفری باش گر خدا خواہی

ورنہ درہمہ طریق گمراہی

کیوں جناب۔ اب تو حضرت جعفر صادقؓ کی حدیث بلا واسطہ کو بھی واسطے سے طلب نہیں کرسکتے کیونکہ پھر تم جعفری نہیں رہو گے بلکہ اعتراض واسطہ کرنے سے خود رائی کہلاؤ گے شیعہ نہیں کہلا سکتے۔

تیسرا جواب یہ ہے کہ شیعہ مذہب میں بارہ امام ائمہ معصومین ہیں۔ اس لئے ان کی غلطی تمہارے مذہب میں ممکن ہی نہیں اس لئے جو حدیث مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم اور اماموں سے بلا واسطہ بھی ہوگی وہ حدیث متصل کا درجہ رکھے گی ورنہ ائمہ معصومیت میں فرق لازم آتا ہے۔

بولو نعرۂ حیدری یا علی رضی اللہ تعالےٰ عنہ اور حدیث مصطفےٰ صلے اللہ علیہ والہ وسلم
جو فرمان الٰہی کا درجہ رکھتا ہے حضور کی زبانی چار بیٹیاں پڑھ کر سن کر آپ کی چار
صاحبزادیوں رضوان اللہ علیہم اجمعین پر ایمان لا کر مومن بن جاؤ ورنہ ہاتھی کے
دانت دکھانے کے اور اور کھانے کے اور سمجھے جاؤ گے۔ وَذَكِّرْ فَإِنَّ
الذِّكْرَىٰ تَنْفَعُ الْمُؤْمِنِينَ۔

حضرت امام جعفر صادق و امام محمد باقر علیہما السلام کا عقیدہ

حضور صلے اللہ علیہ والہ وسلم کی چار صاحبزادیوں کے متعلق

(۲) قرب الاسناد لابی العباس عبد اللہ بن جعفر الحمیری ص۶

قال وحدثنی مسعدۃ بن صدقۃ قال و
حدثنی جعفر بن محمد (ع) عن ابیہ (ع)
قال وُلِدَ لرسول اللہ (ص) من خدیجۃ
القاسم والطاہر وام کلثوم ورقیۃ

فاطمۃ وزینب فَتَزَوَّجَ عَلِیٌّ (ع) مِنْ فَاطِمَۃَ (ع) وَتَزَوَّجَ اَبُو الْعَاصِ
بْنُ رَبِیْعَۃَ وَهُوَ مِنْ بَنِیْ اُمَیَّۃَ زَیْنَبَ وَتَزَوَّجَ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ
اُمَّ کُلْثُوْمٍ وَلَمْ یَدْخُلْ بِہَا حَتّٰی هَلَکَتْ وَزَوَّجَہٗ رَسُوْلُ اللّٰہِ (ص)
مَکَانَہَا رُقَیَّۃَ۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام اپنے والد ماجد حضرت امام محمد باقر علیہ السلام
سے روایت فرماتے ہیں محمد باقر رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے فرمایا کہ حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالےٰ

عنہا سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی اولاد پیدا ہوئی۔ قاسمؓ اور طاہرؓ رضی اللہ تعالےٰ عنہما اور ام کلثومؓ اور رقیہؓ اور فاطمہؓ اور زینبؓ رضی اللہ تعالےٰ عنھن پھر نکاح کیا علیؓ نے حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا سے اور نکاح کیا ابوالعاص بن ربیعہ نے جو بنی امیہ کی قوم سے تھا حضرت زینب رضی اللہ تعالےٰ عنہا سے اور نکاح کیا حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے ام کلثوم رضی اللہ تعالےٰ عنہا سے دخول نہیں کیا تو وہ فوت ہو گئیں اور نکاح کیا حضرت عثمان رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے رسول اللہ صلے اللہ علیہ والہ وسلم نے ام کلثوم کی جگہ حضرت رقیہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا کا۔

کیوں بھئی جعفری ہونے کا دعویٰ کرنے والو اگر صحیح جعفری ہو تو معتبر کتاب حدیث بھی تمہارے مذہب کی اور حضرت جعفر صادق رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے صاف مصطفےٰ صلے اللہ علیہ والہ وسلم کی چاروں صاحبزادیوں کا صحیح فیصلہ فرما دیا اور آپ کے والد ماجد محمد باقر رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے بھی یہی فیصلہ سنا دیا۔

ثابت ہوا کہ جعفری اور باقری حقیقۃً وہ ہیں جو مصطفےٰ صلے اللہ علیہ والہ وسلم کی چاروں صاحبزادیوں کو تسلیم کرتے ہیں منکرین بنات حقیقی مصطفےٰ صلے اللہ علیہ والہ وسلم نہ جعفری ہیں نہ باقری۔

ع ورنہ در ہر طریق گمراہی

۳۔ وعنہ عن حماد بن عیسٰی قال سمعت ابا عبد اللہ علیہ السلام یَقُولُ مَا زَوَّجَ رَسُوْلُ اللّٰہِ (ص) بِشَیْءٍ مِنْ بَنَاتِہٖ وَلَا تَزَوَّجَ امْرَأَۃً مِنْ نِسَائِہٖ عَلٰی اَکْثَرَ مِنْ عَشْرَۃِ اَوْقِیَۃٍ وَنَشٍّ۔

حماد بن عیسٰی فرماتے ہیں میں نے حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے

سنا آپ فرماتے تھے۔ کہ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ والہ وسلم اپنی کسی بیٹی کا اور اپنی کسی بیوی کا نکاح نہیں کیا مگر وحی الٰہی کے حکم پر نکاح کیا۔ اس حدیث سے بھی ثابت ہوا کہ آپ کی ایک بیٹی نہ تھی بلکہ کئی تھیں جس کی تشریح آپ نے دوسری حدیث میں فرمادی

حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ تعالےٰ عنہ کا عقیدہ بنات حقیقی مصطفےٰ صلے اللہ علیہ والہ وسلم کے متعلق

۴۔ خصال لابن بابویہ المجلد الثانی ۳۷

حدثنا ابی ومحمد بن الحسن رضی اللہ عنہما قالا حدثنا سعد بن عبد اللہ عن احمد ابی عبد اللہ البرقی عن ابیہ عن ابی عمیر عن علی ابن حمزۃ عن ابی بصیر عن ابی عبد اللہ قال وُلِد لِرسُولِ اللہِ مِنْ خَدِیجَۃَ اَلْقَاسِمُ وَ الطَّاھِرُ وَھُوَ عَبْدُ اللہِ وَ اُمُّ کُلثُوم وَرُقَیَّۃُ وَزَیْنَبُ وَفَاطِمَۃُ وَ تَزَوَّجَ عَلِیُّ ابْنُ ابی طالب فاطِمَۃَ علیہا السلام وَتَزَوَّجَ اَبُو الْعَاصِ بْنِ الرَّبِیْعِ وَھُوَ رَجُلٌ مِنْ بَنِی اُمَیَّۃَ زَیْنَبَ وَ تَزَوَّجَ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ اُمَّ کُلْثُوْمَ فَمَاتَتْ وَلَمْ یَدْخُلْ بِھَا فَلَمَّا سَارُوْا اِلٰی بَدْرٍ زَوَّجَہٗ رَسُوْلُ اللہِ رُقَیَّۃَ۔

ابو بصیر حضرت جعفر صادق رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی اولاد حقیقی حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا سے پیدا ہوئی قاسم اور طاہر ان کا نام عبد اللہ تھا۔ ام کلثومؓ اور رقیہؓ اور زینبؓ اور فاطمہؓ نکاح کیا علی بن ابی طالب رضی

...علیہ و آلہ وسلم نے فاطمہ علیہا السلام سے اور نکاح کیا ابوالعاص بن ربیع نے اور وہ بنی امیہ سے تھے حضرت زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے اور نکاح کیا حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ام کلثوم رضی اللہ عنہا سے پھر وہ فوت ہو گئیں اور ان کے ساتھ مجامعت نہیں فرمائی پھر جب وہ جنگ بدر کی طرف چلے تو مصطفیٰ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے حضرت رقیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا نکاح کر دیا۔

سیدۃ نساء العالمین حضرت فاطمۃ الزہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا حضرت زینب بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر نماز پڑھنا

کتاب الاستبصار ۱/۴۴۵ } علی بن الحسین عن عبدالرحمن بن ابی نجران وسندی بن محمد ومحمد بن الولید جمیعا عن عاصم بن حمید عن یزید بن خلیفۃ قَالَ كُنْتُ عِنْدَ اَبِیْ عَبْدِ اللّٰهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَسَاَلَهٗ رَجُلٌ مِّنَ الْقُمِّيِّيْنَ فَقَالَ يَا اَبَا عَبْدِ اللّٰهِ اَتُصَلِّي النِّسَاءُ عَلَى الْجَنَازَةِ قَالَ فَقَالَ اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ اٰلِهٖ كَانَ فِيْمَا هَدَّ بِكَذَا الْمُغِيْرَةُ بْنُ اَبِي الْعَاصِ وَحَدَّثَ حَدِيْثًا طَوِيْلًا وَاِنَّ زَيْنَبَ بِنْتَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ اٰلِهٖ تُوُفِّيَتْ وَاِنَّ فَاطِمَةَ عَلَيْهَا السَّلَامُ خَرَجَتْ فِي نِسَائِهَا فَصَلَّتْ عَلٰى اُخْتِهَا۔

یزید بن خلیفہ نے کہا کہ میں حضرت جعفر صادق کے پاس تھا تو ایک آدمی نے
آپ سے سوال کیا کہ یا ابا عبد اللہ کیا عورتیں نماز جنازہ پڑھ سکتی ہیں کہا راوی نے
جعفر صادق رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ و الہ وسلم مغیرہ بن ابی
کے خون ضائع ہونے کی بات فرما رہے تھے اور آپ نے لمبی حدیث بیان فرمائی
بلاشک زینب نبی کریم صلے اللہ علیہ و الہ وسلم کی صاحبزادی فوت ہوئی اور یہ یقینی بات
ہے کہ حضرت فاطمہ علیہا السلام اپنی عورتوں میں نکلے تو آپ نے اپنی ہمشیرہ حضرت زینب پر نماز جنازہ پڑھی

۶۔ اصول کافی کتاب الحجۃ مطبع نولکشوری ۲۷۸ مطبع ایران ۱۱۶

وَمَاتَ عَبْدُ الْمُطَّلِبِ وَالنَّبِيُّ نَحْوَ ثَمَانِ سِنِيْنَ وَتَزَوَّجَ
خَدِيْجَةَ وَهُوَ ابْنُ بِضْعٍ وَعِشْرِيْنَ سَنَةً فَوُلِدَ لَهُ
مِنْهَا قَبْلَ مَبْعَثِهِ الْقَاسِمُ وَرُقَيَّةُ وَزَيْنَبُ
وَأُمُّ كُلْثُوْمٍ وَوُلِدَ لَهُ بَعْدَ الْمَبْعَثِ الطَّيِّبُ وَالطَّاهِرُ
وَالْفَاطِمَةُ عَلَيْهَا السَّلَامُ وَرُوِيَ أَيْضًا أَنَّهُ لَمْ يُوْلَدْ
لَهُ بَعْدَ الْمَبْعَثِ إِلَّا فَاطِمَةُ وَإِنَّ الطَّيِّبَ وَالطَّاهِرَ وُلِدَ قَبْلَ مَبْعَثِهِ

اور عبد المطلب فوت ہوئے اس وقت نبی کریم صلے اللہ علیہ و الہ وسلم تقریباً آٹھ برس
کے تھے اور آپ نے حضرت خدیجہؓ کے ساتھ نکاح کیا اس وقت تقریباً ۲۲ یا ۲۳ برس کے تھے
تو مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم اظہار نبوت سے پہلے حضرت خدیجۃ الکبریٰؓ سے قاسم اور رقیہ اور
زینب اور ام کلثوم پیدا ہوئے اور اظہار نبوت کے بعد طیب اور طاہر اور فاطمہؓ پیدا ہوئے

۷۔ کتاب الامالی للشیخ الطوسی ۲۷

وروی ان امیر المومنین علیہ السلام دخل
لفاطمۃ علیہا السلام بعد وفات اختہا
رقیۃ عثمان لسنۃ عشر یوما۔

اور روایت کیا گیا ہے کہ تحقیق امیر المومنین علیہ السلام حضرت فاطمہؓ کے قریب آپ ... رقیہ زوجہ عثمانؓ کے وصال کے ۳۰ دس دن بعد گئے

۸۔ تہذیب الاحکام ۱/۲۸۴ } اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی رُقَیَّةَ بِنْتِ نَبِیِّكَ وَالْعَنْ مَنْ اٰذٰی نَبِیَّكَ فِیْهَا اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی اُمِّ كُلْثُوْمَ بِنْتِ نَبِیِّكَ وَالْعَنْ عَلٰی مَنْ اٰذٰی نَبِیَّكَ فِیْهَا۔

اے اللہ صلوۃ بھیج اپنے نبی کی بیٹی رقیہ پر اور لعنت بھیج اس شخص کو جس نے تیرے نبی کو رقیہ کے متعلق تکلیف دی اے اللہ صلوۃ بھیج اپنے نبی کی بیٹی ام کلثوم پر اور لعنت بھیج اس شخص پر جس نے ام کلثوم کے متعلق تیرے نبی کو تکلیف دی۔

۹۔ من لایحضرہ الفقیہ ۳۰۷ } روی محمد بن احمد الاشعری عن السندی بن محمد عن یونس بن یعقوب عن ابی مریم ذکرہٗ عَنْ اَبِیْهِ اَنَّ اُمَامَةَ بِنْتَ الْعَاصِ وَاُمُّهَا زَیْنَبُ بِنْتُ رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ والہ وسلم كَانَتْ تَحْتَ عَلِیِّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ علیہ السلام بَعْدَ وَفَاتِ فَاطِمَةَ عَلَیْهَا السَّلَامُ فَخَلَفَ عَلَیْهَا بَعْدَ عَلِیٍّ علیہ السلام الْمُغِیْرَةُ بْنُ نَوْفَلٍ۔

بے شک امامہ بنت عاص اور جس کی والدہ زینب رسول اللہ صلے اللہ علیہ والہ وسلم کی صاحبزادی علی بن ابی طالب علیہ السلام کے نکاح میں تھیں حضرت فاطمہؓ کے وصال کے بعد حضرت علی المرتضیٰؓ کے بعد مغیرہ بن نوفل نے امامہ بنت عاص سے نکاح کیا۔

کیوں جی شیعہ صاحب آپ کے مذہب کی مستند صحاح اربعہ کی حدیث سے ثابت ہوا کہ امامہ بھی نبی کریم صلے اللہ علیہ والہ وسلم کی نواسی تھیں اور حضور صلے اللہ علیہ والہ

وسلم کی صاحبزادی زینبؓ کی لڑکی تھی اور حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ نے
فاطمۃ الزہرأؓ کے وصال کے بعد امامہ بنت زینب بنت رسول اللہ صلے اللہ علیہ و
وسلم سے نکاح کیا۔ اور امامہ حضرت زینبؓ کے بطن سے عاص کی بیٹی تھی تم امامہ بنت
بنت رسول اللہ صلے اللہ علیہ و آلہٖ وسلم کو کسی اور کے بطن سے ثابت کر دو اپنی ہی
کتب احادیث مسلمہ سنن اربعہ سے ثابت کر دو کہ امامہ نبی کریم صلے اللہ علیہ و آلہٖ وسلم
کی نواسی نہ تھی یا حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ نے امامہؓ سے نکاح نہیں کیا تو
انشاء اللہ العزیز

مبلغات

یک صد روپیہ بطور

انعام پیش کرے گا۔

ذرا خدا سے ڈرو حبیب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ و آلہٖ وسلم کی صاحبزادی حضرت
زینبؓ کی لڑکی حضرت علی المرتضیٰؓ کے نکاح میں ہو پھر بھی تم انکار کرو تو اس کا
مطلب تو یہ ہے کہ تم نے انکاری طریقہ سیکھا ہے اظہر من الشمس کا بھی تم انکار
ہی کرتے ہو۔

○

بنات النبی صلی اللہ علیہ وسلم کا ثبوت شیعہ کتب تواریخ سے

ابن شہر آشوب 1/88 } اولادہ من خدیجہ القاسم وعبد اللہ وہما الطاہر والطیب واربع بنات زینب ورقیہ وہی ام کلثوم وہی امنہ وفاطمہ۔

مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی اولاد حضرت خدیجہؓ سے قاسم اور عبد اللہ ان کی کنیت طاہر اور طیب اور چار بیٹیاں زینب اور رقیہ اور ام کلثوم اس کو امنہ بھی کہا جاتا ہے اور فاطمہ۔

وَاَمَّا رُقَيَّةُ فَتَزَوَّجَهَا عُتْبَةُ وَاُمُّ كُلْثُوْمَ تَزَوَّجَهَا عُتَيْقُ وَهُمَا اِبْنَا اَبِي لَهَبٍ طَلَّقَاهُمَا فَتَزَوَّجَ عُثْمَانُ رُقَيَّةَ بِالْمَدِيْنَةِ وَوُلِدَتْ لَهُ عَبْدُ اللهِ الْمُعَجَّا وَذُ سِتِّ سِنِيْنَ۔

اور لیکن رقیہ ان سے نکاح کیا عتبہ نے اور ام کلثوم ان سے نکاح کیا عتیق نے اور دونوں ابولہب کے بیٹے تھے تو ان دونوں نے ان کو طلاق دے دی پھر نکاح کیا حضرت عثمان رضی اللہ عنہ رقیہؓ سے مدینہ طیبہ میں حضرت عثمانؓ کا حضرت رقیہؓ سے لڑکا عبد اللہ پیدا ہوا اور چھ سال سے زیادہ عمر کا نہیں ہوا۔

علی رضا" توبہ توبہ نبی کریم صلے اللہ علیہ والہ وسلم کی لڑکیاں ہوں اور ابولہب کے بیٹوں کفار کے نکاح میں ہوں یہ ممکن ہی نہیں۔

محمد عمر" افسوس ہے دوست تم نے تو مذہب کو اپنی عقل کے سانچے میں ڈھالا ہوا ہے

جو تمہاری عقل نے بھی صحیح کر دیا وہ صحیح اور جو تمہاری عقل غلط کر دے وہ غلط

تھوڑا سا دین کو بھی دخل دے دو تو تم کبھی غلط راستے پر نہ جاؤ پہلے

تک اپنے دعویٰ نبوت کا اظہار یا اعلان نہیں فرمایا تب تک کوئی

مکلف نہیں ہو سکتا پہلے جب اپنے دعویٰ نبوت کا اعلان نہیں فرمایا

کفر کیسے لگ سکتے ہو اور جب فتویٰ کفر نہیں تو مصطفےٰ صلے اللہ علیہ

قریش خاندان میں شادی کرتے تو اور کہاں کرتے جب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ

اعلان نبوت فرمایا۔ تو مکلف ہوتا ہے۔

ابن شہر اشوب $\frac{1}{115}$ } خنث ابو العاص بن ربیع زوج بنت النبی

اخبار ماتم ۸۵ } فی البحار وسئل بزل الهروی الحسین بن روم
بنات رسول اللہ فقال اربعۃ

جلد عاشر بحار میں یہ قول لکھا ہے کہ بزل ہروی نے حسین بن روح

دختران رسول خدا کتنی پیدا ہوئیں جواب دیا کہ چار بنات مصطفےٰ تھیں

اَفْضَلُ فَقَالَ فَاطِمَةُ قَالَ وَلِمُ صَارَت افضل الخ

دربیان احوال اولاد امجاد آنحضرت است

۱۱ حیات القلوب $\frac{2}{18}$ } در قرب الاسناد معتبر از حضرت
کردہ است کہ از برائے رسول خدا

متولد شدند طاہر و قاسم و فاطمہ و ام کلثوم و رقیہ و زینب و فاطمہ را آنحضرت

تزویج نمود و تزویج کرد با ابو العاص ابن ربیع کہ از بنی امیہ بود زینب را

ام کلثوم را و پیش از آنکہ سبحانہ آن برود برحمت الٰہی واصل شد و بعد از و حضرت رقیہ را باو تزویج نمود۔

۱۲ حیات القلوب ۲ } وابن بابویہ بسند معتبر از آنحضرت روایت کردہ است کہ از برائے حضرت رسول متولد شد از خدیجہ قاسم و طاہر و نام طاہر عبداللہ بود و ام کلثوم و رقیہ و زینب و فاطمہ و حضرت امیرالمومنین فاطمہ را تزویج نمود و تزویج نمود زینب را ابوالعاص بن ربیعہ و او مردے بود از بنی امیہ و عثمان بن عفان ام کلثوم را تزویج نمود پیش از آنکہ سبحانہ او برود برحمت الٰہی واصل شد پس چوں بجنگ بدر رفتند حضرت رسول رقیہ را باو تزویج نمود و مشہور آنست کہ دختر آنحضرت چہار بودند و ہمہ از حضرت خدیجہ بوجود آمدند اول زینب و حضرت پیش از بعثت و حرام شدن دختر بکافران دادن او را بابی العاص بن ربیع تزویج نمود و امامہ دختر ابی العاص از و بوجود آمد و حضرت امیرالمومنین بعد از حضرت فاطمہ بمقتضائے وصیت آنحضرت امامہ را بنکاح خود در آورد و بعد از شہادت آنحضرت مغیرہ بن نوفل بن حارث بن عبدالمطلب او را بحبالہ خود در آورد و ابن بابویہ بسند معتبر روایت کردہ است کہ امامہ بنت ابوالعاص کہ دختر زینب بود بعد از وفات حضرت فاطمہ حضرت امیرالمومنین او را تزویج نمود۔

۱۳ حیات القلوب ۲/۶۱۹ } زینب در مدینہ در سال ہفتم ہجرت و بروایتے در سال ہشتم برحمت ایزدی واصل شد دوم رقیہ گویند کہ او را پسر ابولہب تزویج نمود و بکہ پیش از دخول او را طلاق گفت و در مدینہ عثمان او را تزویج نمود و عبداللہ از و بوجود آمد و در کودکی مرد و رقیہ در مدینہ برحمت ایزدی واصل شد در ہنگامے کہ جنگ بدر بود۔

ملا باقر مجلسی صاحب حیات القلوب جلد دوسری صفحہ سات سو اٹھارہ پر لکھتے ہیں کہ قرب الاسناد میں معتبر سند کے ساتھ حضرت جعفر صادق علیہ السلام نے روایت کی کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اولاد جو اپنی زوجہ مطہرہ حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا سے پیدا ہوئیں وہ یہ ہیں طاہر و قاسم و فاطمہ و ام کلثوم و رقیہ و زینب اور فاطمہ کا حضرت امیر المومنین سے نکاح کیا اور زینب کا ابو العاص بن ربیعہ جو بنی امیہ سے تھا نکاح کیا اور ام کلثوم کا عثمان بن عفان کے ساتھ نکاح کیا اس کے گھر جانے سے پہلے اس کا وصال ہو گیا اور بعد اس کے عثمان بن عفان کے ساتھ رقیہ کا نکاح کیا اور ابن بابویہ نے معتبر سند کے ساتھ روایت کی ہے کہ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی اولاد حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا سے قاسم اور طاہر اور طاہر کا نام عبد اللہ تھا اور ام کلثوم اور رقیہ اور زینب اور فاطمہ پیدا ہوئے فاطمہ کا نکاح حضرت امیر المومنین سے کیا اور زینب کا نکاح ابو العاص بن ربیعہ سے کیا اور ابو العاص بنی امیہ سے تھا اور عثمان بن عفان سے ام کلثوم کا نکاح کیا عثمان کے گھر جانے سے پہلے ہی اس کا وصال ہو گیا جنگ بدر کو جب باہر گئے حضرت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے عثمان سے رقیہ کا نکاح کر دیا مشہور یہی ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی چار لڑکیاں تھیں اور تمام ہی حضرت خدیجہ سے پیدا ہوئیں پہلی زینب حضرت نے قبل از بعثت اور کفار کو لڑکی دینا حرام ہونے سے قبل آپ نے ابو العاص بن ربیع سے نکاح کر دیا اور ابو العاص سے زینب کی ایک لڑکی امامہ پیدا ہوئی اور حضرت امیر المومنین نے بمقتضائے وصیت حضرت فاطمہ حضرت فاطمہ کے وصال کے بعد امامہ کو اپنے نکاح میں لے آئے اور امیر المومنین علیہ السلام کی شہادت کے بعد امامہ کو مغیرہ بن نوفل بن عبد المطلب اپنے نکاح میں لایا

اور ابن بابویہ نے معتبر سند کے ساتھ روایت کی ہے کہ امامہ بنت ابوالعاص جو زینب کی لڑکی تھی حضرت فاطمہ کے وفات کے بعد حضرت امیر المومنین نے اس سے نکاح کیا۔

حیات القلوب ۲/۱۹ } زینب کا مدینہ میں ۷ھ یا ۸ھ میں وصال ہوا رقیہ جس کا نکاح ابولہب کے لڑکے کے ساتھ مکے میں ہوا تھا اور قبل از دخول اس کو اس نے طلاق دے دی مدینہ میں عثمان نے اس سے نکاح کر لیا اور اس سے عبداللہ پیدا ہوا اور بچپن میں ہی فوت ہو گیا اور رقیہ مدینہ میں جنگ بدر کے موقعہ پر فوت ہو گئی۔

وسوم ام کلثوم وا ورا نیز عثمان بعد از رقیہ تزویج نمود۔

۱۴۔ حیات القلوب ۲/۲۸ } اول زنے کہ آنحضرت تزویج نمود خدیجہ دختر خویلد بود۔ و چہار دختر از برائے حضرت آورد زینب و رقیہ و ام کلثوم و فاطمہ۔

۱۵۔ تحفۃ العوام ۱۱۳ } اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى الْقَاسِمِ وَالْقَاسِمِ وَالطَّاهِرِ ابْنَيْ نَبِيِّكَ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى رُقَيَّةَ بِنْتِ نَبِيِّكَ الْعَنْ مَنْ اٰذٰى نَبِيَّكَ فِيْهَا اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى اُمِّ كُلْثُوْمٍ بِنْتِ نَبِيِّكَ وَالْعَنْ مَنْ اٰذٰى نَبِيَّكَ فِيْهَا۔

۱۶۔ حیات القلوب ۲/۴۲ } وعبداللہ پسر رقیہ کہ از عثمان بہم رسیدہ بود فوت شد۔

۱۷۔ حیات القلوب ۲/۳۳۰ } پس یازدہ مرد و چہار زن مخفیہ از اہل مکہ گریختند و بجانب حبشہ رواں شدند و از جملہ آنہا عثمان بود و رقیہ دختر حضرت رسول کہ زن او بود۔

۱۸۔ ناسخ التواریخ ۲/۲۴۴ — عثمان بن عفان بن ابی العاص بن امیہ بن عبدالشمس بن عبد مناف نسب او بارسول خدا ایئے در عبد مناف پیوستہ شود کنیت او ابو عبداللہ بود پسرے کہ از رقیہ دختر رسول خدا داشت نامش عبداللہ بود۔

۱۹۔ منتہی الآمال مؤلفہ شیخ عباس قمی ۱/۷۹ — در قرب الاسناد از حضرت صادق علیہ السلام روایت شدہ است کہ از برائے رسول خدا صلے اللہ علیہ والہ از خدیجہ متولد شدند طاہر و قاسم و فاطمہ و ام کلثوم و رقیہ و زینب و تزویج نمود فاطمہ را بحضرت امیر المومنین علیہ السلام و زینب را با بی العاص بن ربیع کہ از بنی امیہ بود و ام کلثوم را بعثمان بن عفان و پیش از آنکہ بخانہ عثمان برود برحمت الٰہی واصل شد و بعد از و حضرت رقیہ را باو تزویج نمود پس از برائے حضرت رسول صلے اللہ علیہ والہ در مدینہ ابراہیم متولد شد از ماریہ قبطیہ کہ بہدیہ فرستادہ بود از برائے آنحضرت اورا پادشاہ اسکندریہ با استر اشہبی بہ بعضی از صدایائے دیگر فقیر گوید آنچہ مشہور است ومورخین نوشتہ اند تزویج ام کلثوم بعثمان بعد از وفات رقیہ است و رقیہ در سال دوم ہجری در ہنگامے کہ جنگ بدر بود وفات کرد و شیخ طبرسی و ابن شہر آشوب روایت کردہ اند کہ اولاد امجاد آنحضرت عباد از غیر خدیجہ بہم نرسید مگر ابراہیم کہ از ماریہ بوجود آمد۔

قرب الاسناد میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت ہوئی ہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ والہ کی اولاد حضرت سے پیدا ہوئی طاہر و قاسم و فاطمہ و ام کلثوم و رقیہ و زینب اور حضرت فاطمہ کا نکاح حضرت امیر المومنین سے ہوا اور زینب کا ابو العاص بن ربیع سے نکاح ہوا جو خاندان بنی امیہ سے تھا اور ام کلثوم کا نکاح عثمان بن عفان سے ہوا

کے گھر جانے سے پہلے اس کا وصال ہو گیا اس کے بعد نبی کریم صلے اللہ علیہ
نے حضرت رقیہ کا عثمان سے نکاح کیا پھر رسول اللہ صلے اللہ علیہ و آلہ سے مدینہ میں
حضرت ابراہیم رضی اللہ تعالے عنہ ماریہ قبطیہ سے پیدا ہوا جو رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم کو اسکندریہ کے بادشاہ نے ماریہ اور اشتر انگبی اور دوسرے کئی
تحائف کے ساتھ پیش کیا تھا شیخ عباس قمی کہتا ہے مورخین نے لکھا ہے کہ مشہور ہے کہ
ام کلثوم کا نکاح عثمان کے ساتھ رقیہ کی وفات کے بعد ہوا اور رقیہ کا وصال سنہ ۲ھ
جنگ بدر کے موقعہ پر ہوا اور شیخ طبرسی اور ابن شہر آشوب نے روایت کیا
کہ آپ صلے اللہ علیہ وسلم کی اولاد پاک سوائے خدیجہ کے اور کسی عورت سے نہیں
سوائے ابراہیم جو ماریہ قبطیہ سے پیدا ہوئے ۔

شیخ عباس قمی منتہی الامال ۱/۷۹	تزویج زینب با بی العاص پیش از بعثت و حرام شدن دختر بکافران بود و از زینب امامۃ دختر ابی العاص بوجود آمد و حضرت امیر المومنین علیہ السلام بعد از فاطمہ

علیہا بمقتضائے وصیت آنمخدرہ او را تزویج فرمود و نقل شدہ کہ ابو العاص
در بدر اسیر شد و زینب قلادہ ای کہ حضرت خدیجہ باو دادہ بود نزد حضرت رسول
صلی اللہ علیہ و آلہ فرستاد برائے فدائے شوہر خود چوں حضرت نظرش بر قلادہ افتاد
یاد خدیجہ نمود و رقت کرد و از اصحاب طلب نمود کہ فدائے او را ببخشند و ابو العاص
را برائے رہا کنند صحابہ چنیں کردند حضرت از ابو العاص شرط گرفت کہ چوں بمکہ برگرد
زینب را بخدمت آنحضرت فرستد و بشرط خود وفا نمود زینب را فرستاد و بعد از آن خود
آمد و مسلمان شد و زینب در مدینہ سال ہفتم و بقولے در سال ہشتم ہجرت برحمت ایزدی

واصل شد منہ رحمۃ اللہ علیہ ۔

حضرت زینب رضی اللہ تعالےٰ عنہا کا نکاح ابو العاص کے ساتھ اظہار نبوت سے پہلے اور کافروں کے لیے مومنہ دختر کے ساتھ نکاح حرام ہونے سے پہلے ہوا اور حضرت زینب رضی اللہ تعالےٰ عنہا سے حضرت فاطمہ سلام اللہ علیہا کے وصال کے بعد بمقتضائے وصیت حضرت فاطمۃ الزہرا رضی اللہ تعالےٰ عنہا امامہ بنت زینب بنت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے نکاح کیا اور منقول ہے کہ ابو العاص جنگ بدر میں قیدی ہوا اور حضرت زینب رضی اللہ تعالےٰ عنہا نے اپنی والدہ حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا کا ہار جو ان کو ان کی والدہ نے دیا تھا ابو العاص کے فدیہ کے لیے حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ارسال کیا جب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی نظر پاک ہار پر پڑی حضرت خدیجہؓ کو یاد کیا اور رو پڑے اور اصحاب سے مطالبہ کیا کہ ابو العاص کا فدیہ معاف کر دو اور ابو العاص کو بغیر فدیہ کے بری کر دو صحابہ کرام نے ایسے ہی کیا حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے ابو العاص سے یہ شرط کی کہ جب مکے واپس جائے تو حضرت زینب رضی اللہ تعالےٰ عنہا کو حضرت مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بھیج دے ابو العاص نے شرط کو پورا کرتے ہوئے حضرت زینب کو بھیج دیا بعد ازاں خود مدینے پہنچ کر مسلمان ہو گیا حضرت زینب کا مدینہ طیبہ میں ۸ھ یا ۷ھ وصال ہو گیا۔

شیخ عباس قمی مصنف منتہی الآمال بقلم خود

اہل سنت و جماعت اور شیعہ مذہب کی کتب احادیث صحیحہ و تفاسیر و تواریخ سے ثابت ہو چکا کہ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی حقیقی چار صاحبزادیاں تھیں ان میں کسی کو اختلاف نہیں اور اگر کوئی مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی مسلمہ چار حقیقی صاحبزادیوں کا شک کرے

انکار کرے تو وہ میدان حشر میں مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے منکرین میں شمار ہوگا کیونکہ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادیاں کو غیر کی طرف منسوب کرنا یہ قرآن و حدیث اور مذہب حقہ کے اصول کے خلاف ہے۔

یک صد روپیہ
انعام

اس شخص کو دیا جائیگا جو ایک حدیث ایسی دکھاوے کہ جس میں یہ مذکور ہو کہ حضرت زینب اور حضرت رقیہ اور حضرت ام کلثوم رضوان علیہم اجمعین آپ کی ربائب تھیں کیونکہ عربی میں پچھلگ لڑکی کو ربیبہ کہا جاتا ہے اور ربیبہ کی جمع ربائب تم ایک حدیث صحیح ایسی دکھاو کہ یہ تینوں آپ کی ربائب تھیں یا قرآن کریم سے جیسا کہ فقرہ نے وَبَنَاتِكَ کا خطاب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کرکے حقیقی بنات کا دکھایا ہے ورنہ مُبلغ قرآن سے دکھاو تو بھی یک صد روپیہ نقد انعام لو ورنہ مخالفین مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم و دشمنان اہل بیت مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی اطاعت میں اپنے ایمانوں کو ضائع نہ کرو۔

مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی اسواریاں اور اسلحہ کے اسماء

مستدرک ۲/۶۰۸ } حدثنا ہ احمد بن یحیی المقری بالکوفۃ ثنا عبد اللہ بن غنام ثنا ابراھیم بن اسحٰق الجعفی ثنا حبان بن علی عن ادریس الاودی عن الحکم عن یحیی بن الجزار عن علی قال کان لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرس یقال لہ المرتجز و ناقتہ القصوی وبغلتہ دلدل وحمارہ عفیر ودرعہ الفصول

وَسَیْفُہٗ ذُوْالْفِقَار۔

علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے گھوڑے کا نام مُرْتَجَزْ تھا اور اپنی اونٹنی کا نام قُصْویٰ اور آپ کی خچر کا نام دُلْدُل تھا اور آپ کے گدھے کا نام عفیر تھا اور آپ کی زرع کا نام فضول تھا اور آپ کی تلوار کا نام ذوالفقار تھا۔

پہلے مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی ولادت باسعادت کا ذکر پاک آپ کے ازواج مطہرات کا ذکر خیر بعد ازاں مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی حقیقی اولاد پاک کا ذکر مختصراً عرض کیا گیا اور کچھ مختصراً مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی طاقت نبوی صلے اللہ علیہ وسلم کے واقعات عرض کیے گئے۔

اصحاب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں جو جو
کیے اور جن جن اصحاب نے شمولیت فرمائی ان کا مختصراً ذکر کرتا ہوں۔

زرقانی ۱/۳۸۷ { وَقَدْ جَرَتْ عَادَةُ الْمُحَدِّثِيْنَ وَ اَهْلُ السِّيَرِ وَ اصْطِلَاحُهَا غَالِبًا اَنْ يُّسَمُّوْا كُلَّ عَسْكَرٍ حَضَرَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ
علیہ وسلم بِنَفْسِهِ الْكَرِيْمَةِ غَزْوَةً وَ مَا لَمْ يَحْضُرْهُ بَلْ اَرْسَلَ بَعْضًا
مِنْ اَصْحَابِهِ اِلَى الْعَدُوِّ سَرِيَّةً وَ بَعْثًا۔

محدثین اور مورخین کی عادۃ ہے اور ان کی اکثر اصطلاح ہے کہ جس فوجی لشکر میں
مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم خود تشریف فرما ہوں اس کو غزوۃ کہتے ہیں اور جس میں آپ نہ
تشریف لے جائیں بلکہ دشمن کے مقابلہ میں اپنے بعض اصحاب کو بھیج دیں اس کو سریہ اور
بعث کہتے ہیں۔

زرقانی ۱/۳۸۷ { وَكَانَ عَدَدُ مَغَازِيْهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ الَّتِيْ خَرَجَ فِيْهَا بِنَفْسِهِ سَبْعًا وَ عِشْرِيْنَ وَ كَانَتْ سَرَايَاهُ الَّتِيْ بَعَثَ
فِيْهَا سَبْعًا وَ اَرْبَعِيْنَ سَرِيَّةً۔

جن جنگوں میں مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم خود تشریف لے گئے ستائیس ہیں اور جن
میں آپ نے اپنے اصحاب کو بھیجا وہ سینتالیس ہیں جن کا نام سریہ رکھا گیا۔

طبقات ابن سعد ۲/۵ { وَكَانَ عَدَدُ مَغَازِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّتِيْ غَزَا بِنَفْسِهِ سَبْعًا وَ عِشْرِيْنَ غَزْوَةً وَ كَانَتْ سَرَايَاهُ
الَّتِيْ بَعَثَ بِهَا سَبْعًا وَ اَرْبَعِيْنَ سَرِيَّةً وَ كَانَ مَا قَاتَلَ فِيْهِ مِنَ الْمَغَازِيْ تِسْعَ
غَزَوَاتٍ بَدْرُ الْقِتَالِ وَ اُحُدٌ وَ الْمُرَيْسِيْعُ وَ الْخَنْدَقُ وَ قُرَيْظَةُ وَ خَيْبَرُ وَ فَتْحُ

وَحُنَیْنٌ وَالطَّائِفُ فَهٰذَا مَا اجْتَمَعَ لَنَا عَلَیْهِ ۔

جن غزوات میں مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم خود تشریف لے گئے ستائیس ۲۷ تھے اور بعض میں فوجی لشکروں کو کفار کے مقابلے میں بھیجا اور نو جنگوں میں مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے خود لڑائی فرمائی غزوہ بدر غزوۂ احد غزوہ مریسیع غزوہ خندق غزوہ قریظہ غزوہ خیبر غزوہ فتح مکہ غزوہ حنین غزوہ طائف ۔

نام غزوات مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم	تاریخ	تعداد صحابہ کرام	جھنڈا	جسکو عطا ہوا	بالمقابل	فتح یا واپس
۱۔ غزوہ ابواء مقام ابواء	صفر سنہ ۲ھ	خروج فی المہاجرین لیس فیہم انصاری تمام مہاجرین	لواء ابیض سفید جھنڈا	چاروں خلفاء موجود حمزہ بن عبدالمطلب	بالمقابل	واپس
۲۔ غزوہ بواطؓ	ربیع الاول سنہ ۲ھ	غزوہ مائتین دوصد فوج	لواء ابیض سفید جھنڈا	چاروں خلفاء موجود سعد بن معاذ	امیہ بن خلف الجمحی بمع دوہزار کیعد	واپس

دونسو کی فوج

[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
۳ غزوہ طلب کرز بن جابر الفہری	سفوان	ربیع الاول سنہ ۲ھ		لواء ابیض سفید جھنڈا	علی بن ابی طالب	زید بن حارثہ	کرز بن جابر الفہری	
۴۔ غزوہ ذی العشیرہ	ذوالعشیرہ	جمادی الآخر سنہ ۲ھ	مائتین من المہاجرین دو سو مہاجرین	لواء ابیض سفید جھنڈا	حمزہ بن عبدالمطلب	ابا سلمہ بن عبدالاسد		بلا مقابلہ واپسی
۵۔ غزوہ بدر	بدر	۱۷ رمضان سنہ ۲ھ بروز جمعہ	ثلثمائة وثلاثة عشر و کان المہاجرین ستة وسبعین وسبع ومائتان من الانصار تین سو تیرہ مہاجرین چھہتر مہاجرین اور دو سو سات انصار	لواء المہاجرین مع مصعب بن عمیر لواء الخزرج مع الحباب بن منذر و لواء الاوس مع سعد بن معاذ		عمرو بن ام کلثوم	تسعمائة وخمسین	فتح

نام غزوہ	تاریخ غزوہ	جماعت صحابہ رضی اللہ	جھنڈا	جسکو عطا ہوا	پچھلا محافظ	بالمقابل	کیفیت	فتح یا واپسی
۶۔ غزوہ بنی قینقاع	۱۵ شوال ۲ھ بروز ہفتہ		لواء ابیض سفید جھنڈا	حمزہ بن المطلب	ابولبابہ بن عبدالمنذر العمری	یہود خلفاء عبداللہ بن ابی بن سلول	وکانوا اشجع یہود	
۷۔ غزوہ السویق	۵ ذی الحجہ ۲ھ	مائتی رجل من المہاجرین دوسرے مہاجرین			ابولبابہ بن عبدالمنذر العمری		لم یلتقوا بعضہم ملاقات نہیں ہوئی	
۸۔ غزوہ قرقرۃ الکدر	۱۵ محرم ۳ھ	مائتی رجل دوسرے آدمی		علی بن ابی طالب	عبداللہ بن ام کلثوم			

نام غزوہ	تاریخ غزوہ	جماعت صحابہؓ	جھنڈا	جس کو عطا تھا	پچھلا محافظ	بالمقابل	فتح یا واپسی	کیفیت
۹ غزوہ غطفان مالی نجد	ربیع الاول ۳ھ					دعثور بن حارث		
۱۰۔ غزوہ بنی	جمادی الاول ۳ھ	ثلث مائۃ رجل			ابن ام مکتوم		واپسی	

	نام غزوہ	تاریخ غزوہ	جماعت صحابہؓ	جھنڈا	جس کو ملا	کس کو چھوڑا	
۱۴	غزوہ بدر الموعد	ذوالقعدہ ۴ھ			علی المرتضیٰ	عبداللہ بن رواحۃ	
۱۵	غزوۃ ذات الرقاع	۱۰ محرم ۵ھ بروز ہفتہ	اربعمائۃ وقیل سبعمائۃ			عثمان بن عفان رضی اللہ تعالےٰ عنہ	
۱۶	غزوۃ دومۃ الجندل	ربیع الاول ۵ھ	الف			سباع بن عرفطۃ الغفاری	واپسی کفار بھاگتے گئے باقی مسلمان ہوگئے

	نام غزوہ	تاریخ غزوہ	جماعت صحابہؓ	جھنڈا	جس کو عطا ہوا	پچھلا محافظ	بالمقابل	فتح یا واپسی	کیفیت
۱۷	غزوۃ المریسیع	۲ شعبان ۵ھ	دفع رایۃ المہاجرین الی ابی بکر الصدیق ورایۃ الانصار الی سعد بن عبادہ			زید بن حارثہ	حارث بن ابی ضرار		اسی غزوہ میں واقعہ افک ہوا

کیفیت	فتح یا واپسی	بالمقابل	پچھلا محافظ	جسکو عطا ہوا	جھنڈا	جماعت صحابہؓ	تاریخ غزوہ	نام غزوہ
	کفار کے حملے کو پسپا کر دیا	ثلاثۃ آلاف بعیر ثلاثۃ آلاف رجل تین ہزار اونٹ اسوار	عبداللہ بن ام کلثوم	فعقد ثلاثۃ الویۃ فدفع لواء الاوس الی اسید بن حضیر و دفع لواء الخزرج الی الحباب بن منذر ویقال الی سعد بن عبادہ و دفع لواء المہاجرین الی علی بن ابی طالب		سبعمائۃ	۵ شوال ۳ھ	۱۱۔ غزوہ احد

کس کو چھوڑا	جس کو ملا	جھنڈا	جماعت صحابہؓ	تاریخ غزوہ	نام غزوہ
				۸ شوال ۳ھ بروز ہفتہ	۱۲۔ غزوہ حمل مالاشد
ابن ام کلثوم	علی المرتضیٰ			ربیع الاول ۴ھ ہفتہ	۱۳۔ غزوہ بنی نضیر

۱۸۔ غزوۃ الخندق وھی غزوۃ الاحزاب	۴ ذو القعدۃ سنہ ۵ھ	ثلاثۃ آلاف تین ہزار	حمل لوا الانصار سعد بن عبادہ وحمل لواء المہاجرین زید بن حارثہ	عبد اللہ بن ام کلثوم	اربعۃ آلاف عشرۃ آلاف دس ہزار	(رفز جمع)	عقد والالوا ء فی دار الندوہ وحملہ عثمان بن طلحۃ بن ابی طلحۃ وقادوا معھم ثلثمائۃ فرس وکان معھم الف وخمسمائۃ بعیر وکان عباد بن بشر علی حرس قبۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مع غیرہ من الانصار یحرسونہ کل لیلۃ ۔
۱۹۔ غزوۃ بنی قریظۃ	۲۳ ذی قعدہ سنہ ۵ھ بروز بدھوار	ثلاثۃ آلاف تین ہزار	علی بن ابی طالب	عبد اللہ بن ام کلثوم			۳ ربیع الاول سعد وصار الخمس الی محمیۃ بن جزء الزبیدی
۲۰۔ غزوۃ بنی لحیان	ربیع الاول سنہ ۶ھ	مائتی رجل دو سو آدمی	بعث ابا بکر	عبد اللہ ابن ام کلثوم			واذا اولھم الاخرم الاسدی وعلی اثرہ ابو قتادۃ فارس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وعلی اثر ابی قتادۃ المقداد فولی المشرکون مدبرین

نام غزوہ	تاریخ غزوہ	جماعت صحابہؓ	جھنڈا	جس کو عطا ہوا	پیچھے محافظ	بالمقابل	فتح یا واپسی	کیفیت
۲۱ غزوۃ الغابۃ	ربیع الاول			مقداد بن عمرو	عبداللہ بن ام کلثوم وخلف سعد بن عبادہ فی ثلاثمائۃ من قومہ یحرس المدینۃ			وقد قتل ابو قتادہ مسعدۃ فاعطاہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرسہ وسلاحہ
۲۲ غزوۃ حدیبیۃ بیعۃ الرضوان	۲ ذوالقعدہ ۶ھ	الف و ستمائۃ	محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم فارسل عثمان بن عفان		عبداللہ بن ام کلثوم			خرج للعمرۃ وورکب راحلۃ القصواء
۲۳ غزوہ خیبر	جمادی الاول ۷ھ		لواءہ ابیض فدایۃ الی الحباب بن منذر ورایۃ الی سعد	علی بن ابی طالب	سباع بن عرفطۃ الغفاری			فکانت رایۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم السوداء من برد لعائشۃ تدعی العقاب ولواءہ ابیض

۲۴	غزوہ عام الفتح	۱۰ رمضان ۸ھ	عشرۃ الاف دس ہزار	سعد بن عبادہ	عبداللہ بن ام کلثوم	
	نام غزوہ	تاریخ	جماعت صحابہ	جھنڈا	پچھلا محافظ	کیفیت
۲۵	غزوہ حنین	۶ شوال ۸ھ یکشنبہ	اثنی عشر الفاً عشرۃ الاف من اہل المدینہ والفان من مکۃ بارہ ہزار مسلمان دس ہزار مدینہ والے اور دو ہزار مکہ والے	مع المہاجرین لواء یحملہ علی بن ابی طالب ورایۃ یحملہا سعد بن ابی وقاص ورایۃ یحملہا عمر بن الخطاب ولواء الخزرج یحملہ حباب بن المنذر ویقال لواء الخزرج الاخر مع سعد بن عبادۃ ولواء الاوس مع اسید بن حضیر		
۲۶	غزوہ الطائف	شوال ۸ھ		ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم نصب المنجنیق علی اہل الطائف اربعین یوماً		
۲۷	غزوہ تبوک	رجب ۹ھ				محمد بن مسلمۃ: کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم استخلف علی عسکرہ ابا بکر الصدیق یصلی بالناس۔ غزا رسول اللہ تبوکا فاقام بہا عشرین لیلۃ یصلی بہا صلوٰۃ المسافر۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اپنے تمام صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین کا پیچھے امام مقرر فرمایا اور تبوک میں جنگ لئے اور وہاں بیس رات قیام فرمایا اور نمازیوں کو نماز قصر پڑھاتے رہے۔

(۱) تفصیل غزوۂ ابواء

طبقات ابن سعد ۲/۸ ﴿ غَزْوَةُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم الأَبْوَاء فِي صَفَرٍ عَلَى رَأْسِ اِثْنَىْ عَشَرَ شَهْرًا مِنْ مُهَاجَرِهِ وَحَمَلَ لِوَاءَهُ حَمْزَةُ بْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ وَكَانَ لِوَاءً اَبْيَضَ وَاسْتَخْلَفَ عَلَى الْمَدِيْنَةِ سَعْدَ بْنَ عُبَادَةَ وَخَرَجَ مِنَ الْمُهَاجِرِيْنَ لَيْسَ فِيْهِمْ اَنْصَارِيٌّ حَتّٰى بَلَغَ الْاَبْوَاءَ لِيَعْتَرِضَ قُرَيْشٍ فَلَمْ يَلْقَ كَيْدًا وَهِيَ غَزْوَةُ وَدَّانَ وَكِلَاهُمَا قَدْ ذُكِرَ بَيْنَهُمَا سِتَّةُ اَمْيَالٍ وَهِيَ اَوَّلُ غَزْوَةٍ غَزَاهَا بِنَفْسِهِ۔

رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا غزوۂ ابواء صفر سنہ ۲ھ میں ہوا اور آپ کا جھنڈا حمزہ ابن عبدالمطلب رضی اللہ تعالےٰ عنہ کے ہاتھ میں تھا اور آپ کا جھنڈا سفید تھا اور مدینہ طیبہ میں آپ نے سعد بن عبادۃ کو اپنا خلیفہ مقرر فرمایا اور تمام فوجی مہاجرین تھے ان میں انصاری ایک بھی نہ تھا حتیٰ کہ ابواء کے مقام پہ پہنچے قریش کے جاسوس اونٹوں کی تلاش میں رہے ان کی خفیہ سازش نہ پکڑی گئی اور اس کو غزوہ وُدّان کہتے ہیں اور وُدّان اور ابواء کے درمیان چھ میلوں کا فاصلہ ہے اور یہ پہلا غزوہ ہے جس میں مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم خود تشریف لے گئے۔

(۲) تفصیل غزوۂ بُواط

طبقات ابن سعد ۲/۸ ﴿ ثُمَّ غَزْوَةُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم

بواطا فی شهرِ ربیعِ الاوّل علی رأسِ ثلاثۃَ عشرَ شهرًا من مهاجرِہ
وحمل لواءَہٗ سعدُ بن ابی وقّاصٍ واستخلف علی المدینۃِ سعدَ بن
معاذ وخرج فی مائتین من اصحابہ لیعترض لعیرِ قریشٍ فیها امیّۃُ بن
خلفٍ الجمحی ومائۃُ رجلٍ من قریشٍ والفانِ وخمسمائۃِ بعیرٍ فبلغ
بواطا وهی جبالٌ من جبالِ جهینۃَ من ناحیۃِ رضوی وهی قریبٌ من
ذی خشبٍ مما یلی طریقَ الشامِ وبین بواطٍ والمدینۃِ نحوٌ من اربعۃِ
بُردٍ فلم یلقَ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیدًا فرجع الی المدینۃِ

پھر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا غزوۂ بواط ہے جو ربیع الاول ۲ھ میں ہوا اور آپ کا جھنڈا سعد بن ابی وقاص کے ہاتھ میں تھا اور مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم سعد بن معاذ رضی اللہ تعالےٰ عنہ کو مدینہ میں اپنا خلیفہ مقرر فرمایا اور دو سو اصحاب آپ کے ساتھ تھے قریش کی جاسوس اونٹوں کی پڑتال میں تشریف لے گئے ان میں امیہ بن خلف بھی تھا اور کفار قریش کے سو آدمی پیدل تھے اور دو ہزار پانصد (۲۵۰۰) اونٹ اسوار تھے تو بواط کے مقام پہنچے اور بواط جہینۃ کے پہاڑوں سے ایک پہاڑ تھا رضوی کے کنارے اور وہ ذی خشب کے قریب ہے جو شام کی سڑک کے متصل ہے اور بواط اور مدینہ طیبہ کا فاصلہ اڑتالیس مقابلہ نہیں ہوا اور آپ مدینہ طیبہ کو واپس تشریف لائے۔

۳ـ تفصیل غزوۂ طلب کرز بن جابر الفہری

طبقات ابن سعد ۲/۹ { ثُمَّ غزوۃُ رسولِ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لطلبِ کُرزِ بنِ جابرٍ الفهری فی شهرِ ربیعِ الاوّل

عَلٰی رَأْسِ ثَلَاثَةَ عَشَرَ شَهْرًا مِنْ مُهَاجَرِهٖ وَحَمَلَ لِوَاءَهٗ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ وَكَانَ لِوَاءً أَبْيَضَ وَاسْتَخْلَفَ عَلَى الْمَدِيْنَةِ زَيْدَ بْنَ حَارِثَةَ وَكَانَ كُرْزُ بْنُ جَابِرٍ قَدْ أَغَارَ عَلٰی سَرْحِ الْمَدِيْنَةِ فَاسْتَاقَهٗ وَفَاتَهٗ كُرْزُ بْنُ جَابِرٍ فَرَجَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم اِلَى الْمَدِيْنَةِ۔

پھر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا غزوہ کرز بن جابر فہری کی تلاش کے لیے ربیع الاول میں ہوا اور اس میں جھنڈا علی بن ابی طالب کے ہاتھ میں تھا اور جھنڈا سفید تھا اور زید بن حارثہ کو آپ مدینہ طیبہ میں خلیفہ چھوڑ گئے۔

۴۔ تفصیل غزوۃ ذی العشیرۃ

طبقات ابن سعد ۲/۹ } ثُمَّ غَزْوَةُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم ذَا الْعُشَيْرَةِ فِي جُمَادَى الْآخِرَةِ عَلٰی رَأْسِ سِتَّةَ عَشَرَ شَهْرًا مِنَ الْمُهَاجَرَةِ حَمَلَ لِوَاءَهٗ حَمْزَةُ بْنُ عَبْدِالْمُطَّلِبِ وَكَانَ لِوَاءً أَبْيَضَ وَاسْتَخْلَفَ عَلَى الْمَدِيْنَةِ أَبَا سَلَمَةَ بْنَ عَبْدِ الْأَسَدِ الْمَخْزُوْمِيَّ وَخَرَجَ فِي خَمْسِيْنَ وَمِائَةٍ وَيُقَالُ فِي مِائَتَيْنِ مِنَ الْمُهَاجِرِيْنَ مِمَّنِ انْتَدَبَ وَلَمْ يُكْرِهْ أَحَدًا عَلَى الْخُرُوْجِ وَخَرَجُوْا عَلٰی ثَلَاثِيْنَ بَعِيْرًا يَعْتَقِبُوْنَهَا خَرَجَ يَعْتَرِضُ لِعِيْرِ قُرَيْشٍ حِيْنَ اِبْتَدَأَتْ اِلَى الشَّامِ وَبِذِي الْعُشَيْرَةِ كَنّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ أَبَا تُرَابٍ وَذٰلِكَ أَنَّهٗ رَآهُ نَائِمًا مُتَمَرِّغًا فِي الْبَوْغَاءِ فَقَالَ اِجْلِسْ أَبَا تُرَابٍ۔

ہجرت ۲ھ جمادی الاخریٰ میں مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے غزوہ ذی العشیرہ فرمایا اور آپ کا جھنڈا حمزہ بن عبدالمطلب نے اٹھایا اور جھنڈا سفید تھا اور اپنے مدینہ طیبہ میں اپنے پیچھے ابو سلمہ کو خلیفہ مقرر فرمایا اور تقریباً ڈیڑھ سو یا دو سو غازی جنگ کے لئے ساتھ گئے اور کسی کو زبردستی نہیں بلایا گیا تیس اونٹ تھے جو ان کا تعاقب کرتے تھے کفار قریش کے اونٹ شام کی طرف جاسوسی کو جا رہے تھے تو ذی العشیرہ میں ان کا تعاقب کیا گیا اور اسی جنگ میں علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالےٰ عنہ کا نام ابوتراب رکھا گیا جب حضرت علی المرتضیٰ لو غار میں ننگے بدن سو رہے تھے تو آپ نے فرمایا اُٹھ ابو تراب ۔

تفصیل غزوۃ بدر الکبریٰ

طبقات ابن سعد ۲/۱۱ } فَخَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم مِنَ الْمَدِیْنَۃِ یَوْمَ السَّبْتِ لِاثْنَتَیْ عَشْرَۃَ لَیْلَۃً خَلَتْ مِنْ شَھْرِ رَمَضَانَ عَلٰی رَأْسِ تِسْعَۃَ عَشَرَ شَھْرًا مِنْ مُھَاجَرِہٖ وَخَرَجَ مَنْ خَرَجَ مَعَہٗ مِنَ الْمُھَاجِرِیْنَ وَخَرَجَتْ مَعَہُ الْاَنْصَارُ فِیْ ھٰذِہِ الْغَزَاۃِ وَلَمْ یَکُنْ غَزَا بِاَحَدٍ مِنْھُمْ قَبْلَ ذَالِکَ وَکَانَ الْمُھَاجِرُوْنَ مِنْھُمْ اَرْبَعَۃً وَّسَبْعِیْنَ رَجُلًا وَسَائِرُھُمْ مِنَ الْاَنْصَارِ وَکَانَتِ الْاِبِلُ سَبْعِیْنَ بَعِیْرًا یَتَعَاقَبُ النَّفَرُ الْبَعِیْرَ وَکَانَتِ الْخَیْلُ فَرَسَیْنِ

تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہفتے کے دن رمضان شریف کی بارہ تاریخ میں غزوہ بدر کے لئے تشریف لے گئے اور اس جنگ میں آپ کے ساتھ مہاجرین ۷۴ آدمی تھے اور باقی تمام انصار تھے اور ستر اونٹ تھے جو ان کے پیچھے تھے اور دو گھوڑے تھے۔

طبقات ابن سعد ۲/۲۰ } کَانَ عِدَّۃُ اَھْلِ بَدْرٍ ثَلٰثَمِائَۃٍ وَّثَلَاثَۃَ عَشَرَ سَبْعُوْنَ وَمِائَتَانِ مِنَ الْاَنْصَارِ وَبَقِیَّتُھُمْ مِنْ سَائِرِ النَّاسِ۔

غزوہ بدر والے مسلمانوں کی تعداد تین سو تیرہ تھی دو سو ستر انصار سے بقیہ تمام عوام سے۔

طبقات ابن سعد ۲/۲۰ } عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّہٗ قَالَ کَانَ اَھْلُ بَدْرٍ

الثمانیة و ثلاثة عشر کان المهاجرون منهم ستة و سبعین

حضرت عباس رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے اصحاب بدر تین سو تیرہ ۳۱۳ تھے

ان سے چھتر مہاجرین تھے۔

طبقات ابن سعد ۲/۲۰ اخبرنا عفان بن مسلم و سعید بن سلیمان قالا اخبرنا خالد بن عبد اللہ اخبرنی

عمر بن یحیی عن عامر بن عبد اللہ بن الزبیر عن ابیه عن عامر

بن ربیعه البدری قال کان یوم بدر یوم الاثنین لسبع

عشرة من رمضان۔

غزوۂ بدر ہفتے کے دن سترہ رمضان شریف کو ہوا۔

طبقات ابن سعد ۲/۲۰ اخبرنا خالد بن خداش اخبرنا حاتم بن اسماعیل عن جعفر بن محمد عن ابیه

قال کانت بدر لسبع عشرة من رمضان یوم الجمعة۔

جنگ بدر میں مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے جھنڈے

طبقات ابن سعد ۲/۱۴ وعقد رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم یومئذ الالویة وکان لواء رسول اللہ

صلی اللہ علیه وسلم یومئذ الاعظم لواء المهاجرین مع مصعب

بن عمیر و لواء الخزرج مع الحباب بن المنذر و لواء الاوس

مع سعد بن معاذ۔

بدر کے دن مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے کئی جھنڈے تیار فرمائے اس دن رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا جھنڈا تمام کے جھنڈوں سے بہت بڑا تھا مہاجرین کا جھنڈا مصعب بن عمیر کے پاس تھا اور خزرج کا جھنڈا حباب بن منذر کے پاس تھا اور اوس کا جھنڈا سعد بن معاذ کے پاس تھا۔

جنگ بدر میں مشرکین کے جھنڈے

طبقات ابن سعد ۲/۱۵ } وَكَانَ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ثَلَاثَةُ اَلْوِيَةٍ لِوَاءٌ مَعَ اَبِي عُزَيْزِ بْنِ عُمَيْرٍ وَلِوَاءٌ مَعَ النَّضْرِ بْنِ الْحَارِثِ وَلِوَاءٌ مَعَ طَلْحَةَ بْنِ اَبِي طَلْحَةَ وَكُلُّهُمْ مِنْ بَنِي عَبْدِ الدَّارِ وَنَزَلَ رَسُوْلُ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم اَدْنٰى بَدْرٍ عِشَاءً لَيْلَةَ جُمُعَةٍ لِسَبْعَ عَشْرَةَ مَضَتْ مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ۔

بدر میں مشرکین کے جھنڈے تین تھے ایک جھنڈا عزیز بن عمیر کے پاس تھا اور دوسرا جھنڈا نضر بن حارث کے پاس تھا اور تیسرا جھنڈا طلحہ بن ابی طلحہ کے پاس تھا اور تینوں بنی عبدالدار کی طرف سے تھے اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے بدر کے قریب جمعہ کی رات کو عشاء کے وقت سترہ رمضان شریف کو آن ڈیرا لگایا۔

جنگ بدر میں مقابلین کفار کی تعداد

طبقات ابن سعد ۲/۵ } فَقَالَ صلی اللہ علیہ وسلم اَلْقَوْمُ مَا بَيْنَ الْاَلْفِ وَالتِّسْعِ مِائَةٍ فَكَانُوْا تِسْعَمِائَةٍ

[ا]لمؤمنین اِنسانٌ وکانت خیلُهم مائةَ فرسٍ

[پ]ھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کفار کی قوم تقریباً ایک ہزار نو سو کے
[قر]یب ہے اور وہ تقریباً نو سو تھے اور ان کے گھوڑے سو تھے۔

جنگ بدر میں شان صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین

[ط]بقات ابن سعد ۲/۱۵ وَبُنِیَ لِرسُولِ اللهِ صلی اللهُ عَلَیْهِ وسلم عَرِیْشٌ مِنْ جَرِیْدٍ فَدَخَلَهُ النَّبِیُّ وَاَبُوْ بَکْرٍ
الصِّدِّیْقُ وَقَامَ سَعْدُ بْنُ مُعَاذٍ عَلٰی بَابِ الْعَرِیْشِ مُتَوَشِّحًا بِالسَّیْفِ فَلَمَّا
[ا]صْبَحَ صَفَّ اَصْحَابَهٗ قَبْلَ اَنْ تَنْزِلَ قُرَیْشٌ وَطَلَعَتْ قُرَیْشٌ وَ
[ر]سُوْلُ اللهِ صلی الله علیه وسلم یَصُفُّ اَصْحَابَهٗ وَیُعِدُّ لَهُمْ کَاَنَّمَا
[یُقَ]وِّمُ بِهِمُ الْقِدْحَ وَمَعَهٗ یَوْمَئِذٍ قِدْحٌ یُشِیْرُ بِهٖ اِلٰی هٰذَا تَقَدَّمْ
وَاِلٰی هٰذَا تَاَخَّرْ حَتّٰی اِسْتَوَوْا وَجَاءَتْ رِیْحٌ لَمْ یَرَوْا مِثْلَهَا شِدَّةً
ثُمَّ ذَهَبَتْ فَجَاءَتْ رِیْحٌ اُخْرٰی ثُمَّ ذَهَبَتْ فَجَاءَتْ رِیْحٌ اُخْرٰی فَکَانَتِ
الْاُوْلٰی جِبْرِیْلُ عَلَیْهِ السَّلَامُ فِیْ اَلْفٍ مِّنَ الْمَلٰٓئِکَةِ مَعَ رَسُوْلِ اللهِ
صلی الله عَلَیْهِ وسلم وَالثَّانِیَةُ مِیْکَائِیْلُ عَلَیْهِ السلامُ فِیْ اَلْفٍ مِّنَ
الْمَلٰٓئِکَةِ عَنْ مَیْمَنَةِ رَسُوْلِ اللهِ صلی الله عَلَیْهِ وسلم وَالثَّالِثَةُ
اِسْرَافِیْلُ عَلَیْهِ السلامُ فِیْ اَلْفٍ مِّنَ الْمَلٰٓئِکَةِ عَنْ مَیْسَرَةِ رَسُوْلِ اللهِ
صلی الله علیه وسلم وَکَانَ سِیْمَاءُ الْمَلٰٓئِکَةِ عَمَائِمَ قَدْ اَرْخَوْهَا
بَیْنَ اَکْتَافِهِمْ خُضْرٌ وَصُفْرٌ وَحُمْرٌ مِّنْ نُوْرٍ۔

طبقات ابن سعد ۲ / ۱۲

وَخَرَجَ فِي ثَلَاثِمِائَةِ رَجُلٍ وَخَمْسَةِ نَفَرٍ كَانَ الْمُهَاجِرُونَ مِنْهُمْ أَرْبَعَةً وَسَبْعِينَ رَجُلًا وَسَائِرُهُمْ مِنَ الْأَنْصَارِ وَثَمَانِيَةٌ تَخَلَّفُوا لِعِلَّةٍ ضَرَبَ لَهُمْ رَسُولُ اللهِ صلى الله عَلَيْهِ وسلم بِسِهَامِهِمْ وَأُجُورِهِمْ ثَلَاثَةٌ مِنَ الْمُهَاجِرِينَ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ خَلَّفَهُ رَسُولُ اللهِ صلى الله عَلَيْهِ وسلم عَلَى امْرَأَتِهِ رُقَيَّةَ بِنْتِ رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وسلم وَكَانَتْ مَرِيضَةً فَأَقَامَ عَلَيْهَا حَتَّى مَاتَتْ وَطَلْحَةُ بْنُ عُبَيْدِ اللهِ وَسَعِيدُ بْنُ زَيْدٍ بَعَثَهُمَا يَتَحَسَّسَانِ خَبَرَ الْعِيرِ وَخَمْسَةٌ مِنَ الْأَنْصَارِ أَبُو لُبَابَةَ بْنُ عَبْدِ الْمُنْذِرِ خَلَّفَهُ عَلَى الْمَدِينَةِ وَعَاصِمُ بْنُ عَدِيٍّ الْعَجْلَانِيُّ خَلَّفَهُ عَلَى أَهْلِ الْعَالِيَةِ وَالْحَارِثُ بْنُ حَاطِبٍ الْعَمْرِيُّ رَدَّهُ مِنَ الرَّوْحَاءِ إِلَى بَنِي عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ لِشَيْءٍ بَلَغَهُ عَنْهُمْ وَالْحَارِثُ بْنُ الصِّمَّةِ كُسِرَ بِالرَّوْحَاءِ وَخَوَّاتُ بْنُ جُبَيْرٍ كُسِرَ أَيْضًا فَهَؤُلَاءِ ثَمَانِيَةٌ لَا اخْتِلَافَ فِيهِمْ عِنْدَنَا وَكُلُّهُمْ مُسْتَوْجِبٌ۔

مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم تین سو پانچ صحابہ کی جماعت میں بدر کو روانہ ہوئے مہاجرین چوہتر آدمی تھے۔ باقی تمام انصار تھے اور آٹھ بیماری کی وجہ سے پیچھے رہے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے ان کو حصے دیے اور ان کو اجر بھی دیے گئے پیچھے رہنے والوں سے تین مہاجرین سے عثمان بن عفان اس کو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنی لگی بیٹی رقیہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا زوجہ حضرت عثمان رضی اللہ تعالےٰ عنہ کی بیماری کی وجہ سے پیچھے چھوڑ گئے۔ حضرت عثمان رضی اللہ تعالےٰ عنہ اپنی زوجہ حضرت رقیہ رضی اللہ

تعالیٰ عنہا کے پاس ہی رہے حتیٰ کہ حضرت رقیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا غزوہ بدر کے دنوں میں ہی مدینہ طیبہ میں وصال ہو گیا اور طلحہ بن عبید اللہ اور سعید بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے دشمن کے اونٹوں کا پتہ لگانے کے لئے بھیجا اور انصار سے پانچ کو اپنے مدینہ طیبہ میں پیچھے چھوڑا ابولبابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو مدینہ طیبہ کے لئے پیچھے چھوڑا اور عاصم بن عدی کو گرد و نواح کے محلوں کے لئے چھوڑا اور حارث بن حاطب کو بنی عمرو بن عوف کی طرف کسی کام کے لئے بھیجا جو ان کی طرف سے پیغام آیا تھا اور حارث بن صمہ کو علیحدہ کیا گیا روحاء سے اور خوات بن جبیر کو بھی تو یہ آٹھ ہیں ہمارے نزدیک ان میں اختلاف نہیں اور سب حقدار تھے۔

بدر کے شہداء مسلمان

طبقات ابن سعد ۲/۱۷ { وَاسْتُشْهِدَ يَوْمَئِذٍ مِنَ الْمُسْلِمِينَ أَرْبَعَةَ
عَشَرَ رَجُلًا سِتَّةٌ مِنَ الْمُهَاجِرِينَ وَثَمَانِيَةٌ
مِنَ الْأَنْصَارِ فِيهِمْ عُبَيْدَةُ بْنُ الْحَارِثِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ بْنِ عَبْدِ مَنَافٍ
وَعُمَيْرُ بْنُ أَبِي وَقَّاصٍ وَعَاقِلُ بْنُ أَبِي الْبُكَيْرِ وَمِهْجَعٌ مَوْلَى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ
وَصَفْوَانُ بْنُ بَيْضَاءَ وَسَعْدُ بْنُ خَيْثَمَةَ وَمُبَشِّرُ بْنُ عَبْدِ الْمُنْذِرِ وَ
حَارِثَةُ بْنُ سُرَاقَةَ وَعَوْفٌ وَمُعَوِّذٌ ابْنَا عَفْرَاءَ وَعُمَيْرُ بْنُ
الْحُمَامِ وَرَافِعُ بْنُ مُعَلًّى وَيَزِيدُ بْنُ الْحَارِثِ بْنِ فُسْحُمَ

جنگ بدر میں صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین سے چودہ شہید ہوئے چھ مہاجرین سے اور آٹھ انصار سے عبیدہ بن حارث عمیر بن ابی وقاص عاقل بن

ابی البکیر، مہجع[?] عمر بن خطاب رضی اللہ تعالٰی عنہ کا غلام صفوان بن بیضاء سعد بن
خیثمہ مبشر بن عبد المنذر حارثہ بن سراقہ عوف معوذ ابنا عفراء عمیر بن حمام رافع بن
معلّٰی یزید بن حارث۔

مشرکین کے مقتولین اور اسیروں کی تعداد

طبقات ابن سعد ۲/۱۸ } وَقُتِلَ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ يَوْمَئِذٍ سَبْعُوْنَ رَجُلًا وَاُسِرَ مِنْهُمْ سَبْعُوْنَ رَجُلًا وَكَانَ فِيْ مَنْ قُتِلَ

مِنْهُمْ شَيْبَةُ وَعُتْبَةُ ابْنَا رَبِيْعَةَ بْنِ عَبْدِ الشَّمْسِ وَالْوَلِيْدُ بْنُ
عُتْبَةَ وَالْعَاصُ بْنُ سَعِيْدِ بْنِ الْعَاصِ وابوجهل بن هشام وابو البختری
وحنظلة بن ابی سفیان والحارث بن عامر بن نوفل بن عبد مناف
وطعیمة بن عدی وزمعة بن الاسود بن المطلب ونوفل بن خویلد
هو ابن عدویة والنضر بن الحارث قتله صبرا بالاثیل وعقبة
بن ابی معیط قتله صبرا بالصفراء والعاص بن هشام بن المغیرة خال
امیر المومنین عمر بن الخطاب وامیة بن خلف وعلی بن امیة بن خلف
ومنبه بن الحجاج ومعبد بن وهب۔

جنگ بدر میں مشرکین سے جو مسلمانوں نے قتل کئے ستر آدمی تھے اور ستر ہی قید کر
لائے گئے۔ ان سے چند کے خاص نام اوپر درج ہیں۔

غزوہ بدر میں مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم حضرت عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہ کی زبانی

طبقات ابن سعد ٢/٢٥ } قَالَ وَقَالَ عُمَرُ لَمَّا نَزَلَتْ سَيُهْزَمُ الْجَمْعُ وَ يُوَلُّوْنَ الدُّبُرَ قَالَ قُلْتُ وَاَيُّ جَمْعٍ يُهْزَمُ وَمَنْ يُغْلَبُ فَلَمَّا كَانَ يَوْمُ بَدْرٍ نَظَرْتُ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم يَثِبُ فِى الدِّرْعِ وَثْبًا وَهُوَ يَقُوْلُ سَيُهْزَمُ الْجَمْعُ وَيُوَلُّوْنَ الدُّبُرَ فَعَلِمْتُ اَنَّ اللّٰهَ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى سَيَهْزِمُهُمْ۔

محمد بن سعد نے کہا اور کہا حضرت عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے کہ جب سَيُهْزَمُ الْجَمْعُ وَيُوَلُّوْنَ الدُّبُرَ نازل ہوئی میں نے کہا کونسی جماعت شکست کھائیگی اور مغلوب ہوگی تو بدر کے دن میں نے مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کو دیکھا اچھلتے تھے خوب اچھلنا اور آپ پڑھتے تھے سَيُهْزَمُ الْجَمْعُ وَيُوَلُّوْنَ الدُّبُرَ جلد جماعت شکست کھائیگی اور پیٹھ پھیرینگے تو آپکے پڑھنے سے مجھے معلوم ہوگیا کہ اللہ تعالےٰ نے کفار کو جلد شکست دیگا۔

غزوہ بدر کے دن مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالےٰ عنہ کی زبانی

طبقات ابن سعد ٢/٢٦ } عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِىْ طَالِبٍ قَالَ لَمَّا كَانَ يَوْمُ بَدْرٍ قَاتَلْتُ شَيْئًا مِنْ قِتَالٍ ثُمَّ جِئْتُ مُسْرِعًا اِلَى النَّبِىِّ صلى الله عليه وسلم لِاَنْظُرَ مَا فَعَلَ فَاِذَا هُوَ سَاجِدٌ يَقُوْلُ يَا حَىُّ يَا قَيُّوْمُ يَا حَىُّ يَا قَيُّوْمُ لَا يَزِيْدُ عَلَيْهِمَا ثُمَّ رَجَعْتُ اِلَى الْقِتَالِ ثُمَّ جِئْتُ وَهُوَ سَاجِدٌ يَقُوْلُ ذَالِكَ ثُمَّ ذَهَبْتُ اِلَى الْقِتَالِ ثُمَّ رَجَعْتُ

وَهُوَ سَاجِدٌ يَقُولُ ذَالِكَ فَفَتَحَ اللهُ عَلَيْهِ ۔

حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا بدر کے
کچھ جنگ میں حصہ لیا پھر میں دوڑتا ہوا نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی طرف آیا تاکہ
کہ آپ کیا کر رہے ہیں تو اس وقت آپ سجدے میں یا حی یا قیوم یا حی یا قیوم
رہے تھے اس سے زیادہ اور کچھ نہیں فرماتے تھے پھر میں جنگ کی طرف واپس
تو آپ سجدے میں یا حی یا قیوم ہی پڑھ رہے ہیں پھر میں جنگ کی طرف گیا
میں واپس آیا تو آپ سجدے میں ہی پڑھ رہے ہیں حتیٰ کہ اسی پر اللہ تعالےٰ نے فتح
دے دی ۔

غزوہ بدر اور مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالےٰ عنہ کی زبانی

طبقات ابن سعد $\frac{2}{26}$ { اخبرنا سعید بن منصور اخبرنا عبد الرحمٰن
بن ابی الزناد عن ابیہ عن عبید اللہ بن عبد اللہ
عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ تَنَفَّلَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم سَيْفَهُ
ذُوالْفِقَارِ يَوْمَ بَدْرٍ ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالےٰ عنہما سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ
علیہ وسلم کی تلوار ذو الفقار کو بدر کے دن وندا لے پڑے گئے تھے ۔

تاریخ کامل $\frac{2}{48}$ { وَنَزَلَ فِي الْعَرِيشِ وَمَعَهُ اَبُوبَكْرٍ وَهُوَ يَدْعُوا
وَيَقُولُ اَللّٰهُمَّ اِنْ تُهْلِكْ هٰذِهِ الْعِصَابَةَ مِنْ
اَهْلِ الْاِسْلَامِ لَا تُعْبَدُ فِي الْاَرْضِ ۔

[illegible] مصطفے صلے اللہ علیہ وسلم نے ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے ساتھ شامیانے میں ڈیرا [illegible] اس وقت آپ دعا فرما رہے تھے کہ اے اللہ اگر مسلمانوں سے اس چھوٹی سی [illegible] نے ہلاک کر دیا تو زمین میں عبادت نہ کیا جائے گا۔

[illegible] میں مشرکین سے ستر آدمی قتل ہوئے اور ستر قیدی ہوئے جن میں بعض کے نام یہ ہیں۔

[illegible] مقتولین کا نام	مسلمان قاتلین کا نام
[illegible]	علی رضی اللہ تعالے عنہ
[illegible]	حمزۃ رضی اللہ تعالے عنہ
[illegible]	عبیدہ بن الحارث نے زخمی کیا اور حضرت علی المرتضی اور حضرت حمزہؓ نے قتل کیا
العاص بن سعید بن العاص	
ابو جہل بن ہشام	
ابو البختری	
حنظلہ بن ابی سفیان بن حرب	
حارث بن عامر بن نوفل بن عبد مناف	
طعیمہ بن عدی	
زمعہ بن الاسود بن المطلب	
نوفل بن خویلد	
نضر بن الحارث	
عقبہ بن ابی معیط	

عاص بن ہشام بن المغیرہ خال امیر المومنین عمر بن الخطاب

امیۃ بن خلف

علی بن امیہ بن خلف

منبۃ بن الحجاج

معبد بن وہب

عقیل بن ابی طالب

ابو العاص بن ربیع

عدی بن الخیار

ابو عزیز بن عمیر

ولید بن ولید بن مغیرہ

عبد اللہ بن ابی بن خلف

ابو عزۃ عمرو بن عبد اللہ الجمحی الشاعر

وہب بن عمیر بن وہب الجمحی

ابو وداعۃ بن ضبیرۃ السہمی

سہیل بن عمرو العامری۔

تفصیل غزوہ احد

غزوہ احد میں مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے حضرات ابوبکر و عمر رضی اللہ تعالے عنہما کو عمامہ اور لباس پہنایا

طبقات ابن سعد ۲/۳۸ { ثُمَّ دَخَلَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم بَیْتَہٗ وَمَعَہٗ اَبُوْ بَکْرٍ وَعُمَرُ فَعَمَّمَاہُ وَلَبَّسَاہُ وَصَفَّ النَّاسُ لَہٗ یَنْتَظِرُوْنَ خُرُوْجَہٗ فَقَالَ لَھُمْ سَعْدُ بْنُ مُعَاذٍ وَاُسَیْدُ بْنُ حُضَیْرٍ اِسْتَکْرَھْتُمْ رَسُوْلَ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم عَلَی الْخُرُوْجِ وَالْاَمْرُ یَنْزِلُ عَلَیْہِ مِنَ السَّمَاءِ فَرُدُّوا الْاَمْرَ اِلَیْہِ۔

پھر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اپنے دولت کدہ پر تشریف لے گئے اور آپ کے (ساتھ) حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ تعالے عنہما تھے تو انہوں نے ان دونوں کو عمامہ بندھایا اور لباس پہنایا اور لوگ صف باندھ کر مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی تشریف آوری کا انتظار کر رہے تھے تو سعد بن عبادہ اور اسید بن حضیر رضی اللہ تعالے عنہما نے لوگوں کو کہا کہ کیا تم مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو زبردستی بلانا چاہتے ہو حالانکہ آپ پر آسمان سے حکم نازل ہوتا ہے تو اس امر کو بھی آپ کے سپرد کر دو۔

طبقات ابن سعد ۲/۳۸ { فَبَقِیَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم فِیْ سَبْعِمِائَةٍ وَمَعَہٗ فَرَسُہٗ وَفَرَسٌ لِاَبِیْ

بُرْدَةَ بْنَ نِيَارٍ وَأَقْبَلَ يَصُفُّ أَصْحَابَهُ وَيُسَوِّي الصُّفُوفَ عَلَى
رِجْلَيْهِ وَجَعَلَ مَيْمَنَةً وَمَيْسَرَةً وَعَلَيْهِ دِرْعَانِ وَمِغْفَرٌ
وَجَعَلَ أُحُدًا خَلْفَ ظَهْرِهِ وَاسْتَقْبَلَ الْمَدِينَةَ وَجَعَلَ عَيْنَيْنِ
بِقَنَاةٍ عَنْ يَسَارِهِ وَجَعَلَ عَلَيْهِ خَمْسِينَ مِنَ الرُّمَاةِ وَاسْتَعْمَلَ عَلَيْهِمْ
عَبْدَ اللهِ بْنَ جُبَيْرٍ وَأَوْعَزَ إِلَيْهِمْ فَقَالَ قُومُوا عَلَى مَصَافِّكُمْ
هٰذِهِ فَاحْمُوا ظُهُورَنَا فَإِنْ رَأَيْتُمُونَا قَدْ غَنِمْنَا فَلَا تُشْرِكُونَا
إِنْ رَأَيْتُمُونَا نُقْتَلُ فَلَا تَنْصُرُونَا وَأَقْبَلَ الْمُشْرِكُونَ قَدْ صَفُّوا
صُفُوفَهُمْ وَكَانُوا مِائَةَ رَاجِلٍ وَدَفَعُوا اللِّوَاءَ إِلَى طَلْحَةَ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ
وَاسْمُ أَبِي طَلْحَةَ عَبْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ الْعُزَّى بْنِ عُثْمَانَ بْنِ عَبْدِ الدَّارِ
بْنِ قُصَيٍّ وَسَأَلَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم مَنْ يَحْمِلُ لِوَاءَ الْمُشْرِكِينَ
قِيلَ عَبْدُ الدَّارِ قَالَ نَحْنُ أَحَقُّ بِالْوَفَاءِ مِنْهُمْ أَيْنَ مُصْعَبُ بْنُ
عُمَيْرٍ؟ قَالَ هَا أَنَا ذَا! قَالَ خُذِ اللِّوَاءَ فَأَخَذَهُ مُصْعَبُ بْنُ عُمَيْرٍ
فَتَقَدَّمَ بَيْنَ يَدَيْ رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وسلم۔

شہداء احد سے بعض کے اسماء

شہداء احد	قاتلین مشرکین سے
حمزہ بن عبدالمطلب	وحشی غلام جبیر بن مطعم
عبداللہ بن جحشؓ	ابن قمئۃ اللیثی
عبداللہ بن جبیر	

ایاس بن عثمان

عمرو بن معاذ بن النعمان

ملیک بن انس بن رافع

عمارہ بن زید

سلمہ بن ثابت

عمرو بن ثابت

رفاعہ بن وقش

حسیل بن جابر ابوحذیفہ

صیفی بن قیظی

حباب بن قیظی

عباد بن سہل

حارث بن اوس بن معاذ

ایاس بن اوس

عبید بن التیہان

حبیب بن یزید بن تیم

یزید بن حاطب

ابوسفیان ابن الحرث

حنظلہ بن ابی عامر

قیس بن زید

انیس بن قتادہ

عمر بن عوف

عبد اللہ بن جبیر

حیثمۃ

غزوہ احد کے چند مقتولین کفار وقاتلین مسلمانوں کے اسماء

مقتولین جماعت کفار غزوہ احد میں	جماعت مسلمین قاتلین غزوۂ احد میں
طلحۃ بن ابی طلحۃ	علی المرتضیٰ
عثمان بن ابی طلحۃ ابوشیبہ	حمزۃ بن عبد المطلب
ابو سعد بن ابی طلحۃ	سعد بن ابی وقاص
مسافع بن ابی طلحۃ	عاصم بن ثابت بن ابی الاقلح
حارث بن طلحہ بن ابی طلحۃ	عاصم بن ثابت
کلاب بن طلحۃ بن ابی طلحۃ	زبیر بن العوام
جلاس بن طلحۃ بن ابی طلحۃ	طلحۃ بن عبید اللہ
ارطاۃ بن شرجیل	علی بن ابی طالب
شریح بن قارظ	قاتل کا علم نہیں
صؤاب	سعد بن ابی وقاص

تفصیل غزوہ خندق میں مقابلہ

طبقات ابن سعد ۲/۸ { فجعل عمرو بن عبدود یدعو الی البراز

العمر ابن تسعین سنۃ فقال علی بن ابی طالب انا اُبارِزُہٗ یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فاعطاہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سیفہ وعممہ وقال اللّٰھم اعنہ علیہ ثم برز لہ ودنا احدھما من صاحبہ وثارت بینھما غبرۃ وضربہ علی فقتلہ وکبر وحمل الزبیر بن العوام علی نوفل بن عبد اللہ بالسیف فضربہ فشقہ باثنین۔

مہاجرین و انصار کے لیے مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی دعا

طبقات ابن سعد ۲/۲ } اخبرنا عبد الوہاب بن عطا قال اخبرنا حمید الطویل عن انس بن مالک قال خرج المہاجرون والانصار یحفرون الخندق فی غداۃ باردۃ فجعل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول اللّٰھم ان الخیر خیر الاخرۃ فاغفر للانصار والمہاجرۃ فاجابوہ نحن الذین بایعوا محمدا علی الجھاد ما بقینا ابدا۔

انس بن مالک رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے کہ مہاجرین و انصار مدینہ طیبہ سے باہر نکلے اور وہ صبح کے وقت سردی میں خندق کھودتے تھے تو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے پڑھنا شروع کردیا اے اللہ بے شک نیکی آخرت کی نیکی ہے اے اللہ تو ان انصار و مہاجرین کو ان کے گناہ معاف فرمادے تو اصحاب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے جواب دیا کہ ہم نے نبی محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے دست پاک پر جہاد کے لیے بیعت کی ہے جب تک ہم زندہ ہیں۔

طبقات ابن سعد ۲/۷۲ } اخبرنا عبد الوہاب بن عطا اخبرنا شعبۃ عن ابی اسحق الہمدانی عن البراء بن عازب

قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہ صلی اللہ عَلَیْہِ وسلم یَوْمَ الْاَحْزَابِ یَنْقُلُ مَعَنَا التُّرَابَ وَقَدْ وَارَ التُّرَابُ بَیَاضَ بَطْنِہٖ وَیَقُوْلُ۔ لَاھُمَّ لَوْلَا اَنْتَ مَا اھْتَدَیْنَا۔ وَلَا تَصَدَّقْنَا وَلَا صَلَّیْنَا۔ فَاَنْزِلَ سَکِیْنَۃً عَلَیْنَا وَثَبِّتِ الْاَقْدَامَ اِنْ لَاقَیْنَا۔

اِنَّ الْاُوْلٰی لَقَدْ بَغَوْا عَلَیْنَا۔ اِذَا اَرَادُوْا فِتْنَۃً اَبَیْنَا۔ اَبَیْنَا یَرْفَعُ بِھَا صَوْتَہٗ صلی اللہ علیہ وسلم

غزوہ خندق میں محاصرے کے دن

طبقات ابن سعد ۲/۷۴ } اخبرنا عارم بن الفضل اخبرنا حماد بن زید عن یحیٰی بن سعید قَالَ قَالَ سَعِیْدُ بْنُ الْمُسَیَّبِ حَاصَرَ النَّبِیَّ صلی اللہ عَلَیْہِ وسلم الْمُشْرِکُوْنَ فِی الْخَنْدَقِ اَرْبَعًا وَعِشْرِیْنَ لَیْلَۃً۔

سعید ابن مسیب رضی اللہ تعالے عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم کو غزوہ خندق میں مشرکوں نے چوبیس راتیں محاصرہ کیا۔

غزوہ حدیبیۃ کے واقعات

طبقات ابن سعد ۲/۹۵ } وَصَلّٰی رَسُوْلُ اللّٰہ صلی اللہ علیہ وسلم باصحابہ

صلوٰۃ الخوف۔

غزوہ حدیبیہ میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے صلوٰۃ خوف پڑھائی۔

طبقات ابن سعد ۲/۹۶ } فَاَرْسَلَ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ فَقَالَ اِذْهَبْ اِلٰى قُرَيْشٍ فَاَخْبِرْهُمْ اِنَّا لَمْ نَاْتِ لِقِتَالِ اَحَدٍ وَاِنَّمَا جِئْنَا زُوَّارًا لِهٰذَا الْبَيْتِ۔

طبقات ابن سعد ۲/۹۷ } وَبَلَغَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم اَنَّ عُثْمَانَ قَدْ قُتِلَ فَذَالِكَ حَيْثُ دَعَا الْمُسْلِمِيْنَ اِلٰى بَيْعَةِ الرِّضْوَانِ فَبَايَعَهُمْ تَحْتَ الشَّجَرَةِ وَبَايَعَ لِعُثْمَانَ رضی اللہ تعالی عنہ فَضَرَبَ لِشِمَالِهٖ عَلٰى يَمِيْنِهٖ لِعُثْمَانَ رضي الله عنه وَقَالَ اِنَّهٗ ذَهَبَ فِيْ حَاجَةِ اللّٰهِ وَحَاجَةِ رَسُوْلِهٖ۔

غزوہ حدیبیہ میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ تعالے عنہ کو کفار قریش کی طرف بھیجا تاکہ آپ ان کو بتائیں کہ ہم کسی کے ساتھ جنگ کے لئے نہیں آئے ہم صرف بیت اللہ کی زیارت کو آئے ہیں۔ اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو کسی نے اطلاع دی کہ حضرت عثمان شہید کر دیئے گئے ہیں تو اس اطلاع نے مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنے اصحاب کو بیعۃ الرضوان کی دعوت دی تو آپ نے ان سے ایک درخت کے نیچے بیعت لی اور مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے بائیں دست پاک پہ دایاں دست پاک رکھ کر فرمایا کہ میں نے عثمان سے بیعت لے لی ہے۔

تحریر صلح حدیبیہ

طبقات ابن سعد ۲/۹۷ } فاجتمعوا على الصلح والموادعة فبعثوا سهيل بن عمرو في عدة من رجالهم فصالحه على ذلك وكتبوا بينهم هذا ما صالح عليه محمد بن عبد الله وسهيل بن عمرو واصطلحا على وضع الحرب عشر سنين يامن فيها الناس و يكف بعضهم عن بعض على انه لا اسلال ولا اغلال وان بيننا عيبة مكفوفة وانه من احب ان يدخل في عهد محمد وعقده فعل وانه من احب ان يدخل في عهد قريش وعقدها فعل وانه من اتى محمدا منهم بغير اذن وليه رده اليه وانه من اتى قريشا من اصحاب محمد لم يردوه وان محمدا يرجع عنا عامه هذا باصحابه علينا قابلا في اصحابه فيقيم بها ثلاثا لا يدخل علينا بسلاح الا سلاح المسافر السيوف في القرب شهد ابو بكر بن ابي قحافة وعمر بن الخطاب وعبد الرحمن بن عوف وسعد بن ابي وقاص وعثمان بن عفان وابو عبيدة بن الجراح ومحمد بن مسلمة وحويطب بن عبد العزى ومكرز بن حفص بن الاخيف وكتب على صدر هذا الكتاب فكان هذا عند رسول الله صلى الله عليه وسلم وكانت نسخة عند سهيل بن عمرو.

مسلمانوں اور کفار نے صلح اور ایک دوسرے کی امانت پر اجماع کیا کفار نے سہیل

بن عمرو کو مع چند آدمیوں کے صلح کے لئے بھیجا تو اس نے اس تحریر پہ صلح کی اور باتفاق رائے یہ تحریر لکھی۔

مضمون تحریر

اس تحریر پہ محمد (رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم) بن عبداللہ اور سہیل بن عمرو کے مابین مصالحت ہوئی۔

۱۔ دس برس تک ایک دوسرے سے جنگ نہیں کرینگے مصالحت سے رہیں گے اور فریقین کے لوگ امن سے زندگی بسر کریں گے۔

۲۔ ایک دوسرے پر فریقین سے کوئی چڑھائی نہیں کریگا اور نہ ہی کسی قسم کی اندرونی کج روی کرے گا۔

۳۔ جو شخص مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے معاہدے میں داخل ہونا چاہے اور معاہدہ کرے تو بے شک کرے فریق ثانی کسی قسم کی مداخلت نہ کرے گا اور اگر کوئی شخص کفار قریش کے معاہدے میں داخل ہونا چاہے اور معاہدہ کرے تو بے شک کرے مسلمان اس میں مداخلت نہ کریں گے۔

۴۔ اور جو شخص کفار قریش سے اپنے ولی کی اجازت کے بغیر مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس آجائے تو وہ اس کو لوٹا دینگے اور جو شخص کفار قریش کے پاس اصحاب محمد صلے اللہ علیہ وسلم سے بھاگ کر آجائے تو وہ اس کو نہیں لوٹا دینگے۔

۵۔ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم اس سال اپنے اصحاب کو ساتھ لے کر واپس تشریف لے جائیں گے۔ بیت اللہ کی طرف نہیں جائیں گے۔

۶۔ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم آئندہ سال مع اپنے اصحاب کے بیت اللہ میں داخل ہو سکتے ہیں اور تین دن قیام کر سکتے ہیں۔

۷۔ آئندہ سال مکے میں تشریف لاتے وقت مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم اور ان کے اصحاب جنگ کا اسلحہ نہیں لا سکتے سوائے سامان سفر کے اور تلوار نیام میں ہوگی تلوار مکے کی حدود میں نہیں نکال سکتے۔

گواہان تحریر

شہادۃ ابوبکرؓ بن ابی قحافہ	شہادۃ عمرؓ بن خطاب	شہادۃ عبدالرحمٰنؓ بن عوف
شہادۃ سعدؓ بن ابی وقاص	شہادۃ عثمانؓ بن عفان	شہادۃ ابوعبیدہؓ بن جراح
شہادۃ محمدؓ بن مسلمہ	شہادت حویطب بن عبدالعزیٰ	شہادۃ بکرزؓ بن حفص اور شریح

تحریر میں سرخی لکھی گئی کہ یہ تحریر محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس رہیگی اور اس کی نقل سہیل بن عمرو کے پاس ہوگی۔

(۱) سریہ حمزہ بن عبد المطلب

(۱) سرایا	مقام	تاریخ روانگی	مہاجرین و انصار کی تعداد	جھنڈا	جس کو جھنڈا دیا	بالمقابل		فتح یا واپسی
۱- سریہ حمزہ بن عبد المطلب			ثلاثین رجلاً من المهاجرین	لواء ابیض	ابو مرثد کناز بن الحصین الغنوی حلیف حمزہ بن عبد المطلب	ابوجہل بن ہشام ثلاثمائۃ رجل		واپسی
۲- سریہ ابی عبیدہ بن الحارث	بطن رابغ	ثمانیۃ اشہر من مہاجر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم	ستین رجلاً من المهاجرین لیس معهم انصاری / ساٹھ مہاجرین	سفید جھنڈا	مسطح بن اثاثہ	بین سو آدمی ابو سفیان بن حرب	ماتین کفار / دو سو کفار	
۳- سریہ سعد بن	خرار	تسعۃ اشہر من مہاجر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم	عشرین رجلاً	″	المقداد بن عمرو	لیتم رض عیسیر قریش		واپسی
				″				فتح العیر
الیوبوت من		صلی اللہ علیہ وسلم	من المهاجرین		عمرو الحضرمی	قتل شبہ		
۴- سریہ عبد اللہ بن جحش الاسدی	بطن نخلہ	سبعۃ عشر شہراً من مہاجر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم	اثنی عشر رجلاً من المهاجرین / بارہ مہاجرین					وفی ہذہ سریہ سمی عبد اللہ بن جحش امیر المومنین فقتلہا عمیر البصیر نابینے نے اپنی مرتد ماں کو قتل کیا
۵- سریہ عمیر بن عدی	الی عصماء بنت مروان	۲۵ رمضان تسعۃ عشر شہراً من مہاجر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم						
۶- سریہ [illegible]	الی ابی عفک	[illegible]						

۷ - سریہ قتل کعب بن اشرف	۱۰ ربیع الاول خمسۃ وعشرین شھر من مہاجر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم			
۸ - سریہ زید بن	الی القردۃ جمادی الآخرۃ ثمانیۃ و عشرین شھرا من مہاجر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم	زید بن حارثہ	مائۃ راکب سو اسوار	وھی اول سریۃ خرج فیھا زید امیرا بحثہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
۹ - سریۃ عبد اللہ بن انیس	محرم خمسۃ وثلاثین شھرا من مہاجر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم			
۱۰ - سریۃ المنذر	صفر ستۃ وثلاثین شھرا من مہاجر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم	سبعین رجلا من القراء ستر قاری		
۱۱ - سریۃ مرثد بن ابی مرثد	ستۃ وثلاثین شھرا من مہاجر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم			
۱۲ - سریۃ محمد بن مسلمہ	الی القرطاء	تسعۃ وخمسین شھرا من مہاجر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم	بعثہ فی ثلاثین راکب الی القرطاء	
۱۳ - سریۃ عکاشۃ بن محصن الاسدی	الی الغمر	ربیع الاول ستۃ ستین من مہاجر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم	اربعین رجلا چالیس آدمی	

۱۴۔ سریہ محمد بن مسلمہ	الی ذی القصہ	شہر ربیع الاول سنہ ست من المہاجر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم	[illegible] رجلا چالیس آدمی
۱۵۔ سریہ ابی عبیدہ بن الجراح	الی ذی القصہ	مشہور ربیع الاول سنہ ست من مہاجر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم	زید بن حارثہ
۱۶۔ سریہ زید بن حارثہ الی بنی سلیم	بالجموم الی بنی سلیم		
۱۷۔ سریہ زید بن حارثہ	الی العیص	جمادی الاول سنہ ست من مہاجر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم	سبعین ومائۃ راکب ایک سو ستر اسوار
۱۸۔ سریہ زید بن حارثہ	الی الطرف	جمادی الاخر سنہ ست من مہاجر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم	خمسۃ عشر رجلا عشرون لعبیرا پندرہ پیدل بیس اونٹ
۱۹۔ سریہ زید بن حارثہ	الحاسمی		زید اا قمیرا
۲۰۔ سریہ زید بن حارثہ	الی وادی القری	رجب سنہ ست من مہاجر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم	
۲۱۔ سریہ عبدالرحمن بن عوف	الی دومۃ الجندل	شعبان سنہ ست من مہاجر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم	
۲۲۔ سریہ علی بن ابی طالب	الی بنی سعد بن بکر بالفدک	شہر رمضان سنہ ست من مہاجر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم	
۲۳۔ سریہ زید بن حارثہ	وادی القری		ام قرفہ اسمہ فاطمہ بنت ربیعہ بن بدر
۲۴۔ سریہ عبداللہ بن عتیک	الی ابی رافع	ست من مہاجر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم	

۲۵۔ سریۃ عبداللہ بن رواحۃ	بخیبر	شوال سنہ ست من مہاجر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم		الی اسیر بن زارم
۲۶۔ سریۃ کرز بن جابر الفہری		ست من مہاجر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم		
۲۷۔ سریۃ عمرو بن امیۃ الضمری	بمکۃ			الی العرنیین
۲۸۔ سریۃ عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ				الی ابی سفیان بن حرب
۲۹۔ سریۃ ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہ	بنجد		ثلاثین رجلا	الی تربۃ
۳۰۔ سریۃ بشیر بن سعد الانصاری	الی فدک	شعبان سنہ سبع من مہاجر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم		الی کلاب
۳۱۔ سریۃ غالب بن عبداللہ اللیثی	الی المیفعۃ	رمضان سنہ سبع من مہاجر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم		
۳۲۔ سریۃ بشیر بن سعد الانصاری	الی یمن وجبار	شوال سنہ سبع من مہاجر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم	وبعث معہ ثلاثمائۃ رجل یعنی تین سو آدمی	
۳۳۔ سریۃ ابن ابی العوجاء السلمی الی بنی سلیم	فی خمسین رجلا			الی بنی سلیم
۳۴۔ سریۃ غالب بن عبداللہ اللیثی	بنی الملوح	صفر سنہ ۸		الی اصحاب بشیر بن سعد
۳۵۔ سریۃ غالب بن عبداللہ اللیثی			مائتی رجل دو سو آدمی	
۳۶۔ سریۃ شجاع بن وہب الاسدی				الی بنی عامر

۔ سریۃ کعب بن عمیر الغفاری — ربیع الاول سنہ ثمان

۔ سریۃ موتہ — سنہ ثمان جمادی الاول — لواء ابیض سفید جھنڈا — زید بن حارثہؓ — اکثر من مائۃ الف

موتہ کے ضروری نوٹ

فاخذ اللواء زید بن حارثۃ فقاتل وقاتل المسلمون معہ
ابن سعد ۲/۲۹ علی صفوفہم حتی قتل طعناً بالرماح رحمۃ اللہ
ثم اخذ اللواء جعفر بن ابی طالب فنزل عن فرس لہ شقراء فعرقبہا
فکان اول فرس عرقبت فی الاسلام وقاتل حتی قتل رضی اللہ عنہ
ضربہ رجل من الروم فقطعہ بنصفین فوجد فی احد نصفیہ بضعۃ
وثلاثون جرحا ووجد فیما قبل من بدن جعفر اثنتان وسبعون
ضربۃ بسیف وطعنۃ برمح ثم اخذ اللواء عبد اللہ بن رواحۃ
فقاتل حتی قتل رحمہ اللہ فاصطلح الناس علی خالد بن الولید فاخذ
اللواء ورفعت الارض لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حتی نظر الی
معترک القوم فلما اخذ خالد بن الولید اللواء قال رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم الآن حمی الوطیس۔

موتہ کے ضروری نوٹ

ترجمہ: جھنڈا زید بن حارثہ نے پکڑا پھر جنگ شروع کیا اور تمام مسلمانوں نے ان کے ساتھ اپنی اپنی صفوں پر
قتال شروع کیا حتی کہ زید بن حارثہ رحمۃ اللہ علیہ نیزے سے شہید کیا گیا پھر جعفر بن ابی طالب اپنے شقرا
گھوڑے سے اترا تو اس کی کونچیں کاٹ دیں اسلام میں یہ پہلا گھوڑا ہے جس کی کونچیں کاٹی گئیں اور جنگ کیا

حتیٰ کہ شہید کیے گئے ایک رومی نے آپ کو شہید کیا رومی نے آپ کے دو ٹکڑے کر دیے ...
ایک حصے میں ۳۰ زخم تھے اور حضرت جعفر کے بدن پر تلوار کی ۹۲ ضربیں تھیں اور نیزے ...
تھیں پھر عبد اللہ بن رواحہ نے جھنڈا لیا تو جنگ کیا حتیٰ کہ عبد اللہ شہید کیے گئے تو لوگوں کی ...
خالد بن ولید کی طرف ہوئی تو خالد نے جھنڈا لیا اور مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے سامنے تمام ...
پیش کی گئی حتیٰ کہ آپ نے حضرت علی رضی اللہ تعالےٰ عنہ کی طرف نگاہ فرمائی جب خالد بن ولید ...
عنہ نے جھنڈا لیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اب میدان گرم ہوا یا اب دشمن ...
سعد اور بخاری ۲/۶۱۱ میں ہے کہ خالد بن ولید رضی اللہ تعالےٰ عنہ کی موتہ کے جنگ میں ...

۳۹ - سریۃ عمرو بن العاص	ذات السلاسل	جمادی الاخریٰ ثمان	ثلاثمائة تین سو آدمی تو ابھی سفینہ ...
۴۰ - سریۃ الخبط		رجب ثمان سنہ	ثلاثمائة تین سو آدمی
۴۱ - سریۃ ابی قتادہ بن ربعی	الی خضرة	سنہ ثمان شعبان	خمسة عشر رجلا پندرہ آدمی
۴۲ - سریۃ ابی قتادة بن ربعی	الی بطن اضم	رمضان سنہ ثمان	ثمانية نفر آٹھ آدمی
۴۳ - سریۃ خالد بن الولید	الی العزی	سنہ ثمان لخمس لیال بقین من شہر رمضان	ثلاثین فارسا تیس سوار

کیفیت: بعث رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم حین فتح مکة خالد بن الولید الی العزی لیہدمہا فہدمہا۔

۴۴ - سریۃ عمرو بن العاص الی سواع شہر رمضان سنہ ثمان

بعث النبی صلی اللہ علیہ وسلم حین فتح مکۃ عمرو بن العاص الی سواع صنم

ھذیل لیھدمہ قال فدنوت منہ فکسرتہ

۴۵۔ سریۃ سعد بن زید الی مناۃ سنۃ ثمان ست بقین عشرین فارسا

الاشھلی من شہر رمضان بیس سوار

بعث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حین فتح مکۃ سعد بن زید الاشھلی

الی مناۃ وکانت بالمشلل للاوس والخزرج وغسان لیھدمھا فھدمھا۔

۴۶۔ سریۃ خالد الی بنی جذیمۃ سنۃ ثمان ثلثمائۃ وخمسین رجلا

بن الولید من کنانۃ شوال ساڑھے تین سو آدمی

۴۷۔ سریۃ طفیل بن الی ذی فی شوال اربعمائۃ سراعا فھدم ذی

عمرو الدوسی الکفین سنۃ ثمان چارسو آدمی الکفین

۴۸۔ سریۃ عیینہ بن الی بنی تمیم سنۃ تسع

حصن الفزاری فی محرم

۴۹۔ سریۃ قطبۃ الی خثعم سنۃ تسع فی عشرین رجلا فتح وقتل قطبۃ

بن عامر بن حدیدۃ فی صفر بیس آدمی بن عامر

۵۰۔ سریۃ ضحاک الی بنی سنۃ تسع

بن سفیان الکلابی کلاب فی ربیع الاول

۵۱۔ سریۃ علقمۃ بن الی الحبشۃ سنۃ تسع فی شہر فی ثلاثمائۃ۔

المجزز المدلجی ربیع الاول تین سو آدمی

۵۲۔ سریۃ علی بن ابی الی الفلس سنۃ تسع خمسین ومائۃ صنم بنی طی

طالب ربیع الاخر رجل علی مائۃ لعیر لیہد
وخمسین فرسا

۵۳ سریۃ عکاشۃ بن محصن الاسدی الی الجناب ارض عذرہ و بلی فی شہر ربیع الاخر سنہ تسع

۵۴ حجۃ ابی بکر ذی الحجۃ سنہ تسع ثلثمائۃ رجل

ضروری نوٹ حج ابوبکر

استعمل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ابا بکر الصدیق رضی اللہ عنہ علی الحج فخرج فی ثلاثمائۃ رجل من المدینۃ وبعث معہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بعشرین بدنۃ قلدھا واشعرھا بیدہ علیھا ناجیۃ بن جندب الاسلمی وساق ابوبکر خمس بدنات فلما کان بالعرج لحقہ علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ علی ناقۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم القصواء فقال لہ ابوبکر استعملک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی الحج؟ قال لا ولکن بعثنی اقرء براءۃ علی الناس وانبذ الی کل ذی عھد عھدہ فمضی ابوبکر فحج بالناس وقرء علی بن ابی طالب براءۃ علی الناس یوم النحر عند الجمرۃ ونبذ الی کل ذی عھد عھدہ وقال لا یحج بعد العام مشرک ولا یطوف بالبیت عریان ثم رجعا قافلین الی المدینۃ طبقات ابن سعد ۲/۱۶۸

مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو قائم مقام امیر حج مقرر فرما کر ارسال فرمایا

رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو حج کے لئے مدینہ طیبہ کے تین سو آدمیوں کا امیر حج بنا کر بھیجا اور حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ کے ساتھ اپنی طرف سے بیس اونٹ قلادہ باندھ کر ارسال فرمائے اور ناجیہ بن جندب نے ان کو شعار کیا اور ابو بکر رضی اللہ تعالےٰ عنہ پانچ اونٹ لے کر چلے جب مقام عرج پر پہنچے تو ان کو حضرت علی رضی اللہ تعالےٰ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی اونٹنی قصواء پر اسوار ہو کر آملے تو حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے فرمایا اے علی کیا تمہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے امیر حج بنا کر بھیجا ہے؟ حضرت علی رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے فرمایا نہیں لیکن مجھے بھیجا ہے کہ میں مسلمانوں کے روبرو سورۃ براءۃ پڑھوں اور ہر افسر کے عہدے کا اعلان کروں تو حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے پہنچکر مسلمانوں کو حج پڑھایا اور قربانی کے دن حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے منیٰ میں جمرے کے قریب مسلمانوں کے سامنے سورۃ براءۃ پڑھی اور مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے ہر افسر کا عہدہ بیان فرمایا اور فرمایا اس سال کے بعد کوئی مشرک حج نہیں کر سکتا اور کوئی ننگا بیت اللہ کا طواف نہیں کر سکتا پھر دونوں مل کر مدینہ طیبہ پہنچ گئے۔ طبقات ابن سعد ۲/۱۶۸

۵۵- سریۃ خالد بن الولید	الی بنی عبد المدان بنجران	شہر ربیع الاول سنہ عشر
۵۶- سریۃ علی بن ابی طالب رحمۃ اللہ	الی الیمن	ثلاثمائۃ فارس تین سو اسوار

بعث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علیا الی الیمن وعقد لہ لواءً

وَعَمَّتُهُ بِيَدِهِ وَقَالَ امْضِ وَلَا تَلْتَفِتْ۔

۵۷۔ سریۃ اسامۃ بن زید بن حارثۃ	الی اھل النبی	اربع لیال بقین من سفر سنۃ احدی عشر

کیفیت سریۃ اسامۃ

فَتَكَلَّمَ قَوْمٌ وَقَالُوْا يُسْتَعْمَلُ هٰذَا الْغُلَامُ عَلَى الْمُهَاجِرِيْنَ الْاَوَّلِيْنَ فَصَعِدَ الْمِنْبَرَ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَاَثْنٰى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ اَمَّا بَعْدُ اَيُّهَا النَّاسُ فَمَا مَقَالَةٌ بَلَغَتْنِيْ عَنْ بَعْضِكُمْ فِيْ تَامِيْرِيْ اُسَامَةَ وَلَئِنْ طَعَنْتُمْ فِيْ اِمَارَتِيْ اُسَامَةَ لَقَدْ طَعَنْتُمْ فِيْ اِمَارَتِيْ اَبَاهُ مِنْ قَبْلِهِ وَ اَيْمُ اللّٰهِ اِنْ كَانَ لِلْاِمَارَةِ لَخَلِيْقًا وَاِنَّ ابْنَهُ مِنْ بَعْدِهِ لَخَلِيْقٌ لِلْاِمَارَةِ وَاِنْ كَانَ لَمِنْ اَحَبِّ النَّاسِ اِلَيَّ وَاِنَّهُمَا لَمَخِيْلَانِ لِكُلِّ خَيْرٍ وَاسْتَوْصُوْا بِهِ خَيْرًا فَاِنَّهُ مِنْ خِيَارِكُمْ ثُمَّ نَزَلَ فَدَخَلَ بَيْتَهُ۔ ابن سعد ۲/۱۹۰

اسامہ کی لشکر کشی کی کیفیت

بعض لوگوں نے چہ میگوئیاں کیں کہ اولیں مہاجرین پر اس بچے کو امیر مقرر کیا گیا ہے مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم تک یہ بات پہنچی تو آپ منبر پر تشریف فرما ہوئے پھر اللہ تعالےٰ کی حمد وثنا پڑھی پھر فرمایا بعد حمد وثنا کے اے لوگو! کیا بات ہے۔ اسامہ کو میرے مقرر کرنے کے متعلق جو تمہارے بعض کی طرف سے مجھے پہنچی ہے اگر اسامہ کو میرے امیر مقرر کرنے پر تم نے اعتراض کیا ہے تو پہلے تم نے اسامہ

باپ زید کے امیر مقرر کرنے پر بھی اعتراض کیا خدا کی قسم اسامہ کا باپ زید بھی امارۃ کے لائق تھا اور اس کے بعد اس کا بیٹا بھی امارۃ کے لائق ہے اور اسامہ میرے نزدیک تمام لوگوں سے زیادہ محبوب ہے اور دونوں کا ہر ارادہ نیکی کا ہوتا ہے اور وہ بہتری کی ہی تبلیغ کرتے ہیں ضرور بہ ضرور اسامہ تمہارے اچھے آدمیوں سے ہے بعد ازاں مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم منبر سے اترے اور اپنے دولتکدہ میں تشریف لے گئے ابن سعد ۲/۹۰

اور مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے تقریباً ستائیس غزوات کئے بعض میں خود بھی تشریف لے گئے اور بعض میں صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کو ہی اختیار کلی دیا اور ارشاد لشکر کشی فرمایا بعض میں غزوۃ تو نہیں ہوا بغیر جنگ ہی کامیابیاں حاصل ہوئیں جن سے ثابت ہوتا ہے کہ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے کفر ونفاق کے مٹانے کے لئے ہر طرح کوشش فرمائی اور رب کریم نے بھی فرمایا وَمَا رَمَيْتَ إِذْ رَمَيْتَ وَلَكِنَّ اللّٰهَ رَمٰى حضور آپنے کفار کی طرف کنکریاں پھینک کر جو ان کو جماعت مومنین سے تابع بنا دیا یہ آپ کے دست پاک سے کنکریاں نہ تھیں بلکہ خدائی ہاتھ تھا اور حضور صلے اللہ علیہ وسلم کے دست پاک پر دست صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین إِنَّ الَّذِينَ يُبَايِعُونَكَ إِنَّمَا يُبَايِعُونَ اللّٰهَ تو صحابہ کا ہاتھ خداوند کریم کے ہاتھ میں ثابت ہوا اگر خلفاء مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے متعلق کسی قسم کی تشنیع کی ضرورت پڑتی تو دست مصطفوی صلے اللہ علیہ وسلم اور خداوندی ہاتھ دونوں ہی معاذ اللہ کمزور ثابت ہوں گے رب کریم وحدہ لاشریک معاذ اللہ لاشریک ثابت نہ ہو سکے گا اور معاذ اللہ حامی کفر ونفاق ثابت ہو گا جس سے ذُو الْقُوَّةِ الْمَتِيْن کا

انکار لازم ہے تو ذات خداوندی کے متعلق ایسا کہنے والا خود ایمان سے خارج
اور یہ عقیدہ ذات خداوندی کے متعلق کسی بھلائی کا بھی نہیں اور نبی کریم صلے اللہ علیہ
کے کئی غزوات اور لاتعداد لشکر کشیاں معاذ اللہ محض حصول سلطنت کے لئے تھیں
کفر و نفاق کے مٹانے کے لئے نہ تھیں حالانکہ آپ نے ابوجہل کی اولاد و مال کی
کے باوجود وجاہت کو مٹا دیا ابولہب کے کفاری رعب کو ملیامیٹ کر دیا عقبہ اور
وغیرہ کے وقار کا نام نہ رہنے دیا زندہ درگور کرنے والی اجڈ قوم کا مقابلہ کر کے
دختر پرور اور وَالْمُتَصَدِّقِيْنَ وَالْمُتَصَدِّقٰتِ کا حامل بنا دیا کفرستان
کو پاکستان بنا دیا ایسا پاکستان کہ تا قیامت کفر مسلط ہو سکتا ہی نہیں بیت اللہ کو
تین سو ساٹھ بتوں سے ایسا پاک فرمایا کہ قیامت تک وہاں بت بھٹک نہیں سکتا ایسے
رسول و نبی عالمین کی فوج کے مالک دست خداوندی کے حامل نے کافر ملک کو امت
وسطیٰ بنا دیا بت خانے کو بیت اللہ بنا دیا لیکن دشمن ایسا ضدی و حاسد ہے دنیا
میں اعلان کرتا پھرتا ہے کہ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے کفر و نفاق کی بنیاد اسلام
میں ڈال دی اب جس کا ایمان گوارہ کرے وہ ایسے ذُوْ مِرَّةٍ فَاسْتَوٰى وَقَابَ
قَوْسَيْنِ کے مرتبہ پر فائض کے متعلق ایسی بدظنی رکھے اور جس کا دل چاہے غزوات
اور سرایا سے آپ کو قاطع کفر و نفاق قامع بدعت حامی اسلام و ایمان یقین کرے
اور آپ کے امتی کا تو اس بات پر ایمان ہے کہ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرام
رضوان اللہ علیہم اجمعین کو بغیر غزوے اور لشکر کشی کے مسلمان و مومن بنا کر طاہر و طیب
بنا کر تمام مومنین کے لئے آپ نے ایسے جانشین مقرر فرما دیے کہ خلفاء اربعہ نے
یہودیت و نصرانیت بت پرستوں اور آتش پرستوں کے بلند قصور میں زلزلہ ڈال

کفر کی جڑیں اکھاڑ کر ایمان کی بنیادیں قائم فرمادیں جو ان سے ایمان رکھنے والے
آج بھی انہی کی قوت سے سرشار ہیں اور معاندین چودہ سو سال گزرنے کے بعد
آج بھی لرزتے ہیں تو اے اللہ اور اللہ کے رسول صلے اللہ علیہ وسلم کے تسلیم کرنے
والو! مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے برگزیدہ اور مایۂ ناز خلفاء اربعہ کے شان خلافت
تسلیم کرلو اور اسلام میں رخنہ اندازی اور دھڑے بندی نہ ڈالو آج چودھویں صدی میں
خلفاء مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے خلاف کہہ کر لکھ کر تم ان کا کچھ بگاڑ نہیں سکتے ان
کی لائے کردہ دَورِ خلافت کو تم دوبارہ لوٹا نہیں سکتے نہ وہ دَور آئے اور نہ تم محفل
پاسکو سوا اس کے کہ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی زندگی کے سعی تبلیغ غزوات وسرایا
سے خلق خداوند کو دوزخ کی آگ سے بچانے کا انکار کرتے ہو اور طاقت خداوندی
اور رسالت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی عالمینی حد میں ایک رخنہ اندازی کر رہے
ہو اور قرآن مجید کی آیات صریحہ دوبارہ خلفاء مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کا انکار کرکے
منکر قرآن بن کر خداوند کریم سے مقابلہ کرنا ہے اور کچھ نہیں پھر وہ دنیا وعقبیٰ میں سزاوار
ہو جائے تو دنیا والے بھی مشاہدہ کرتے ہیں اور عقبیٰ میں بھی اور برزخ میں بھی صحابہ کرام
رضوان اللہ علیہم اجمعین اور حضور صلے اللہ علیہ وسلم اس ذلت کو ملاحظہ فرمادینگے۔

توبوا الی اللہ ایہا المؤمنون ان کنتم صدقین وکونوا مع الصدقین

وماعلینا الا البلاغ المبین۔

اپنے گریبان میں منہ ڈال کر ذرا دیکھ کے لیے

انصاف

سے سوچو کہ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے اصدق الصدقین خلفاء اربعہ نے مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے روبرو تمام عمر یا بعد ازاں جو جو خدمات دین اسلام کیں یا اطاعت مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی کیں یا تمام عمر جو جو نمازیں مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم اقتدا میں ادا کیں اور جو جو غزوات مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی معیت میں کفار و منافقین سے لڑے اور اپنے مال و اولاد کو مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے روبرو قربان کر کے تارکین وطن ہوئے مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی حمایت میں اپنی خاص برادری ترک فرمائی اور باقی جو جو اعمال صالحہ خداوند کریم کی رضا کے لئے کرتے رہے اور ان کو رب کریم نے اپنے پیارے محبوب رحمۃ للعالمین صلے اللہ علیہ وسلم کی معیت نصیب فرمائی اور رب کریم نے خلفاء مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے اعمال صالحہ کو قرآن مجید میں درج فرما کر ان کے شان کو خلق کے روبرو منتشر فرمایا اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالے عنہ اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالے عنہ اور حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالے عنہ اور حضرت علی المرتضی اسد اللہ الغالب رضی اللہ تعالے عنہ کے تمام اعمال صالحہ کو جو مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی معیت میں انہوں نے تمام عمر کئے ان کے کراما کاتبین ان کے اعمال نامے میں اس وقت درج کر چکے کیا آج ان کے خلاف آوازیں کسنا یا کتابیں لکھنا ان کے اعمال نامے میں ردّ و بدل کر سکتا ہے ؟ یا اس وقت کی ان کی معیت مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم میں کوئی جدائی لکھوا سکتا ہے ؟ یا ان کا شان قرآن مجید

اور لوح محفوظ میں درج شدہ نکال سکتا ہے؟ نہیں! آج تک نہ کوئی نکال سکا اور نہ ہی انشاء اللہ نکال سکتا ہے تو خدائی و رسولی جماعت سے ٹکر لینا سوائے وما یُہلِکُونَ اِلَّا اَنفُسَہُم کے اور کچھ ہاتھ نہیں آسکتا۔ فافہم ولا تکن اور اے مسلمانو سابقین اولین مومنین کے خلاف کہہ کر لکھ کر اپنے اعمال نامے کیوں سیاہ کرتے ہو۔ یہی وقت ہے اپنی قیمتی عمر عبادت خداوندی میں اور ذکر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم میں صرف کرو تاکہ تمہارے اعمال صالحہ کا خاتمہ صحیح ہو۔

وصالِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم

وصال مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم

وَكَانَ مَوْتُهٗ يَوْمَ الْاِثْنَيْنِ لِثِنْتَيْ عَشْرَةَ لَيْلَةً
...بیع کامل ۲/۱۲۳ } خَلَتْ مِنْ رَبِيْعِ الْاَوَّلِ وَدُفِنَ مِنَ الْغَدِ نِصْفَ النَّهَارِ

...مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کا وصال پیر کے دن بارھویں ربیع الاول کی ہوا ...دوسرے دن نصف نہار کے دن آپ کو دفن کیا گیا۔

...مصطفےٰ صلے اللہ علیہ و نوحے اور ماتم کی ممانعت

...ل رضا" مولانا یہ تو بھلا بتایئے کہ سرورِ عالم علیہ الصلوٰۃ کا وصال ہوا تو فاطمہ علیہا السلام ...یا لوگوں نے نوحہ یا ماتم بہت کیا ہوگا کیونکہ آپ کا تشریف لے جانا کوئی معمولی بات نہیں۔

...مر" میرے پیارے محبوب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے عورتوں سے بیعت لی اور قرآن ...کریم کی آیت پڑھ کر منع فرمایا کہ مجھ پر تم سے کوئی نوحہ نہ کرے اور بال نہ نوچے اور اپنا منہ نہ پیٹے ...اگر تم اپنی کتاب احادیث سے بھی دکھا دو کہ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم پر کسی نے نوحہ یا ...سینہ کوبی یا اپنے منہ کو پیٹا یا بال نوچے ہوں تو تمہیں فقیر انشاء اللہ العزیز

پانچ روپے
نقد انعام

...ے گا اور تم سے پہلے فقیر ایسا ماتم کرنے کو تیار ہے۔

اب فقیر تمہاری تسلی کے لئے تمہارے مذہب کی کتب تفاسیر و احادیث سے ماتم ...سینہ کوبی اور اپنے منہ کو پیٹنے کی ممانعت دکھاتا ہے۔

مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم کی وصیت نوحے کے متعلق

قرآن کریم سے نوحے کی ممانعت اور قرآن کریم کی تفسیر شیعہ احادیث سے

۱- فروع کافی ۲/۲۲۸ { حدثنا محمد بن یحیی عن سلمة بن الخطاب عن ا
بن سماعة الخثعمی عن علی بن اسماعیل عن
بن ابی المقدام قال سمعت ابا جعفر علیه السلام یقول تدرون م
قوله تعالی ولا یعصینك فی معروف قلت لا قال ان رسول الله
صلی الله علیه وآله قال لفاطمة علیها السلام اذا انا مت فلا
علیّ وجها ولا ترخی علیّ شعرا ولا تنادی بالویل ولا تقیمی
نائحة قال ثم قال هذا المعروف الذی قال الله عز وجل

عمرو بن ابی المقدام فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت باقر علیہ السلام سے سنا فرماتے تھے
جانتے ہو اللہ تعالیٰ کے فرمان کو وَلَا یَعْصِیْنَکَ فِیْ مَعْرُوْفٍ کہ عورتیں نیکی میں
کی نافرمانی نہ کریں میں نے عرض کیا کہ حضور میں نے نہیں سنا حضرت باقر علیہ السلام
کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے حضرت فاطمہ علیہا السلام کو وصیت فرمائی کہ جب میں
ہو جاؤں تو تم مجھ پر اپنے منہ کو نوچنا اور مجھ پر اپنے بالوں کو نہ کھولنا اور مجھ پر
ہائے کر کے نہ پکارنا اور مجھ پر نوحہ کرنے والی نہ کھڑے ہونا حضرت امام باقر علیہ
السلام نے فرمایا کہ پھر نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے حضرت فاطمہ علیہا السلام کو فرمایا کہ
مطلب ہے معروف کا جو اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے وَلَا یَعْصِیْنَکَ فِیْ مَعْرُوْفٍ

۲ تفسیر قمی ۳۳۵ فَقَامَتْ اُمُّ حَکِیْمٍ اِبْنَةُ الْحَارِثِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ فَقَالَتْ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ مَا ھٰذَا الْمَعْرُوْفُ الَّذِیْ اَمَرَنَا اللّٰہُ بِہٖ اَنْ لَّا نَعْصِیَكَ فِیْهِ فَقَالَ اَنْ لَّا تَخْمِشْنَ وَجْهًا وَلَا تَلْطِمْنَ خَدًّا وَلَا تَنْتِفْنَ شَعْرًا وَلَا تُمَزِّقْنَ جَیْبًا وَلَا تُسَوِّدْنَ ثَوْبًا وَلَا تَدْعُوْنَ بِالْوَیْلِ وَالثُّبُوْرِ وَلَا تُقِمْنَ عِنْدَ قَبْرٍ فَبَایَعَهُنَّ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ عَلٰی ھٰذِہِ الشُّرُوْطِ۔

ام حکیم بنت حارث بن عبد المطلب کھڑی ہوئی تو اس نے عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالےٰ نے ہمیں معروف کے متعلق یہ کیا حکم فرمایا ہے کہ ہم اس معروف میں آپ کی نافرمانی نہ کریں تو مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ خداوندی فرمان معروف کے معنی یہ ہیں کہ تم اپنے مونہوں کو نہ نوچو اور اپنے رخساروں کو طمانچے نہ مارو اور اپنے بالوں کو بھی نہ نوچو اور اپنے کرتوں کو نہ ٹکڑے ٹکڑے کرو اور اپنے کپڑے سیاہ نہ بناؤ اور ہائے ہائے اور ہلاکت نہ پکارو اور قبر کے پاس نہ کھڑی ہو تو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ان شروط پر عورتوں سے بیعت فرمائی۔

۳ تفسیر مجمع البیان ۹/۲۷۶ وَلَا یَعْصِیْنَكَ فِیْ مَعْرُوْفٍ عُنِیَ بِالْمَعْرُوْفِ النَّهْیُ عَنِ النَّوْحِ وَتَمْزِیْقِ الثِّیَابِ وَجَزِّ الشَّعْرِ وَشَقِّ الْجَیْبِ وَخَمْشِ الْوَجْهِ وَالدُّعَاءِ بِالْوَیْلِ عَنِ الْمُقَاتِلِیْنَ۔

فرمانِ خداوندی وَلَا یَعْصِیْنَكَ فِیْ مَعْرُوْفٍ میں معروف سے مراد لیا گیا ہے نوحے سے رکنا اور کپڑے پھاڑنے سے باز رہنا بال اکھاڑنے سے منع رہنا کرتے نہ پھاڑنا اور منہ نہ نوچنے

سے باز رہنا مقتولین پر ہائے ہائے پکارنا۔

۴۔ فروع کافی $\frac{۲}{۲۲۸}$ } وَقَالَتْ اُمُّ الْحَكِيمِ بِنْتُ الْحَارِثِ هِشَامٍ وَكَانَتْ عِنْدَ عِكْرِمَةَ بْنِ اَبِي جَهْمٍ يَارَسُولَ اللهِ مَاذَالِكَ الْمَعْرُوْفُ الَّذِي اَمَرَنَا اللهُ اَنْ لَا نَعْصِيَكَ فِيْهِ قَالَ لَا تَلْطِمْنَ خَدًّا وَلَا تَخْمِشْنَ وَجْهًا وَلَا تَنْتِفْنَ شَعْرًا وَلَا تَشُقَّقْنَ جَيْبًا وَلَا تَسْوَدُنَ ثَوْبًا وَلَا تَدْعِيْنَ بِوَيْلٍ فَبَايَعَهُنَّ رَسُوْلُ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ عَلٰی هٰذَا فَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللهِ كَيْفَ نُبَايِعُكَ قَالَ اِنَّنِي لَا اُصَافِحُ النِّسَاءَ فَدَعَا بِقَدَحٍ مِنْ مَاءٍ فَاَدْخَلَ يَدَهٗ ثُمَّ اَخْرَجَهَا فَقَالَ اُدْخُلْنَ اَيْدِيَكُنَّ فِي هٰذَا الْمَاءِ فَهِيَ الْبَيْعَةُ۔

ام حکیم بنت حارث بن ہشام ام حکیم عکرمہ بن ابی جہم کے پاس تھیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں التجا کی کہ یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم یہ معروف جو اللہ تعالے نے فرمایا وَلَا يَعْصِيْنَكَ فِي مَعْرُوْفٍ اس آیۃ کریمہ میں معروف کے کیا معنی ہیں جو رب کریم نے مصطفے صلے اللہ علیہ وسلم کے عورتوں کی بیعت کے وقت فرمایا کہ یہ بیعت کرنے والی عورتیں معروف میں آپ کی نافرمانی نہ کریں مصطفے صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ عورتیں اپنے رخساروں پر طمانچے نہ ماریں اور اپنے مونہہ اور بالوں کو نہ نوچیں اور اپنے کرتے نہ پھاڑیں اور اپنے کپڑے سیاہ نہ کریں اور ہائے ہائے نہ پکاریں تو رسول اللہ صلے اللہ علیہ والہ وسلم نے اس حکم خداوندی پر عورتوں سے بیعت فرمائی پھر ام حکیم نے عرض کیا یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ہم آپ سے کیسے بیعت کریں اپنے ارشاد فرمایا میں عورتوں سے مصافحہ نہیں آپ نے ایک پانی کا پیالہ منگایا تو اس میں اپنا دست

نکال لیا تو فرمایا اپنے ہاتھوں کو اس پانی میں داخل کرو تو یہ بیعت ہو جائیگی۔ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی اس حدیث سے ثابت ہوا کہ میرے مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے عورتوں سے چھ امورات پہ بیعت لی کہ بفرمان خداوندی تم نے چھ امورات میں نافرمانی نہ کرنا جو میں بروقت بیعت کہ دوں اس کے خلاف قطعاً نہیں کرنا۔

(۱) لا تلطمن خدا	اے مومنات خبردار تم اپنے رخساروں کو طمانچے نہ مارنا
(۲) ولا تخمشن وجھا	اور اپنے مونہوں کو بھی نہ نوچنا
(۳) ولا تنتفن شعرا	اور اپنے بالوں کو بھی نہ نوچنا
(۴) ولا تشققن جیبا	اور اپنے کرتوں کو نہ پھاڑنا
(۵) ولا تسودن ثوبا	اور اپنے کپڑے بھی سیاہ نہ کرنا
(۶) ولا تدعین بویل	اور ہائے ہائے نہ پکارنا

ان چھ امورات میں میرے پیارے مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے بیعت فرمائی کہ میرے امورات کو بھولنا نہیں اور نہ ہی میرے اس حکم کے خلاف ورزی کرنا جس نے اس حکم خلاف کیا اس نے میری بیعت کو توڑ دیا یعنی (۱) اپنے رخسارے پیٹے (۲) منہ نوچا (۳) بال نوچے (۴) کرتا پھاڑا (۵) اپنے کپڑے سوگ میں سیاہ کیے (۶) ہائے ہائے پکارا تو ایسا کرنے والا میری اطاعت سے باہر ہے میری اس سے کوئی بیعت نہیں۔ دوست یہ حدیث قرآنی تفسیر تمہاری کتاب حدیث میں بیان کیا گیا ہے اب تمہاری مرضی اپنی ہی شریعت کو تسلیم کرو یا نہ۔

"علی رضا" مولوی صاحب میری سمجھ میں بات آ تو گئی واقعی ان تمام امورات کا مرتکب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کا منکر ہے لیکن ایک عرض ہے کہ یہ حدیث ہے تو ہمارے پاک کتاب کی لیکن ضعیف نہ ہو اگر ضعیف ہوئی تو پھر قابل عمل نہیں۔

"محمد عمر" علی رضا صاحب تمہاری اس حدیث کی توثیق بھی تمہارے مذہب ہی کی
ہوں تاکہ تمہارا یہ شک بھی زائل ہو جائے اور مسئلہ یقینی ہو جائے آگے ایمان
یہ تمہاری مرضی پر موقوف ہے۔

المرآۃ العقول ۵/۱۴ موثق او حسن یہ حدیث مضبوط ہے
کیوں جی اب تو حدیث کی توثیق بھی ثابت ہو گئی اب اور ایسی حدیثیں
کریم کے اس فرمان کی شرح جو عرض کر دیتا ہوں۔

ماتم کے متعلق حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی تفسیر قرآنی

۵ فروع کافی ۲/۲۲۸ { عدۃ من اصحابنا عن احمد بن محمد عن عثمان بن عیسیٰ عن ابی ایوب الخزاز عن رجل عن ابی

علیہ السلام فی قول اللہ عزوجل ولا یعصینک فی معروف قال
یشققن جیبا ولا یلطمن خدا ولا یدعون ویلا ولا یتخلفن عند
قبر ولا یسودن ثوبا ولا ینشرن شعرا

حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے اللہ تعالیٰ کے فرمان
یعصینک فی معروف کے متعلق حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے
کا مطلب یہ ہے کہ اپنے کرتے نہ پھاڑیں اور اپنے رخساروں پر طمانچے نہ ماریں اور
ہائے نہ پکاریں اور قبر کے پاس نہ بیٹھیں اور اپنے کپڑے سیاہ نہ کریں اور بال نہ

جعفری باش گر خدا خواہی
ورنہ در ہر طریق گمراہی

قرآن کریم کی آیت ممانعت ماتم کا ترجمہ امیر المومنین علیہ السلام

اور حضرت امام باقر علیہ السلام کی زبانی

مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم کی وصیت اپنی صاحبزادی حضرت فاطمۃ الزہرا

کو مجھ پر ماتم نہ کرنا

۶- کتاب العلل والشرائع ۲/۱۱ { حدثنا ابی رحمۃ اللہ علیہ قال حدثنا احمد بن ادریس عن سلمۃ بن الخطاب عن الحسین بن راشد بن یحییٰ عن علی بن اسماعیل عن عمرو بن ابی المقدام قَالَ سَمِعْتُ اَبَا الْحَسَنِ اَوْ اَبَا جَعْفَرٍ عَلَیْہِ السَّلَامِ یَقُوْلُ فِیْ ھٰذِہٖ الْاٰیَۃِ وَلَا یَعْصِیْنَکَ فِیْ مَعْرُوْفٍ قَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وَاٰلِہٖ قَالَ لِفَاطِمَۃَ اِذَا اَنَا مِتُّ فَلَا تَخْمِشِیْ عَلَیَّ وَجْھًا وَلَا تُرْخِیْ عَلَیَّ شَعْرًا وَلَا تُنَادِیْ بِالْوَیْلِ وَلَا تُقِیْمِیْ عَلَیَّ نَائِحَۃً ثُمَّ قَالَ ھٰذَا الْمَعْرُوْفُ الَّذِیْ قَالَ اللّٰہُ عَزَّ وَجَلَّ فِیْ کِتَابِہٖ وَلَا یَعْصِیْنَکَ فِیْ مَعْرُوْفٍ ٥

حضرت امیر المومنین علیہ السلام یا امام باقر علیہ السلام وَلَا یَعۡصِیۡنَکَ فِیۡ مَعۡرُوۡفٍ
متعلق فرماتے تھے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے حضرت فاطمۃ الزہرا رضی اللہ تعالے عنہا
فرمایا کہ جب میں فوت ہو جاؤں تو مجھ پر تو اپنے منہ کو نہ نوچنا اور مجھ پہ اپنے بالوں کو
ڈھیلا نہ چھوڑنا اور مجھ پہ تو ہائے ہائے نہ پکارنا اور مجھ پہ تو کھڑی ہو کر نوحہ
کرنا پھر مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ وہی معروف ہے جو اللہ تعالے نے اپنی
کتاب میں فرمایا وَلَا یَعۡصِیۡنَکَ فِیۡ مَعۡرُوۡفٍ ۔

۷- جلاء العیون ۵۸ { بداں اے فاطمہ کہ برائے پیغمبر گریبان نمے باید درید و رو نمے باید خراشید و واویلا نمے باید گفت و لیکن
بگو آنچہ پدر تو در وفات ابراہیم فرزند خود گفت کہ چشماں می گریند و دل بدرد مے آید و نمیگوئیم
چیزے کہ موجب غضب پروردگار باشد ۔

مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنی صاحبزادی کو وصیت فرمائی مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا کہ اے فاطمہ پیغمبر کے لئے گریبان نہیں پھاڑنا چاہیئے اور منہ نوچنا نہیں چاہیئے
اور واویلا نہیں کہنا چاہیئے اور لیکن جو کچھ تیرے باپ نے اپنے فرزند ابراہیم کی وفات پر کہا
وہ کہو کہ آنکھیں روتی ہیں اور دل میں درد آتا ہے پر وہ چیز نہیں کہتا جو پروردگار کے غضب کا
سبب بن جائے ۔

نوٹ :- اس حدیث سے ثابت ہوا کہ مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم کی وصیت
کے خلاف اگر واویلا یا مونہہ پیٹا تو اللہ تعالے کے غضب کا باعث ہے ۔

جو شخص ماتم کرتا ہے وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو تکلیف دیتا ہے

۸۔ جلاء العیون ۶۹ } پس شما فرج فوج بایں خانہ در آئید و بر من صلوٰۃ فرستید و سلام کنید مرا آزار مکنید بگریہ و فریاد و نالہ۔

مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم فوج فوج اس گھر میں آنا اور مجھ پر صلوٰۃ بھیجنا اور سلام کہنا رو کر اور فریاد کر کے واویلا کر کے مجھے تکلیف نہ دینا۔

۹۔ حلیۃ المتقین ۱۸۸ } حضرت رسول نہی فرمود از گریہ بلند و نوحہ کردن در مصیبت و نہی فرمود از رفتن زنان پے جنازہا۔

حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مصیبت میں بلند رونے اور نوحہ کرنے سے منع فرمایا اور جنازے کے پیچھے عورتوں کے جانے سے بھی منع فرمایا۔

۱۰۔ کتاب الامالی للصدوق ۲۵۴ } نَهٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ (ص) عَنِ الرَّنَّةِ عِنْدَ الْمُصِیْبَةِ وَنَهٰی عَنِ النِّیَاحَةِ وَالْاِسْتِمَاعِ اِلَیْهَا۔

شیخ الطائفہ امامیہ صدوق صاحب نے دو صد چوں صفحہ میں مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی حدیث نقل فرمائی ہے کہ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے مصیبت کے وقت بلند رونے سے منع فرمایا اور نوحے سے بھی منع فرمایا اور مرد سننے سے بھی منع فرمایا۔

۱۱۔ اصول کافی ۴۲۰ } مَنْ دَقَّ وَجْهَهٗ دَقَّ عَمَلَهٗ
جس نے اپنے منہ کو نوچا اس کے نیک اعمال پھاڑے گئے

۱۲۔ قرب الاسناد ۱۲۳ } وَسَاَلْتُهٗ عَنِ النَّوْحِ فَكَرِهَهٗ۔

حضرت امیر المومنین علیہ السلام سے نوحے کے متعلق سوال کیا گیا تو آپ نے اسکو ناپسند

۱۳- حلیۃ المتقین ۱۸۹ } و رسول خدا نہی فرمود از طمانچہ بر رو زدن وقت مصیبۃ۔

اور رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے مصیبت کے وقت مونہہ پر طمانچہ مارنے سے منع

۱۴- من لایحضرۃ الفقیہ ۲/۳۵۷ } نَھٰی رسول اللہ عن الرنّۃ عِندَ مُصِیبَۃٍ وَنَھٰی عن النیاحۃ وَالاِستِمَاعِ اِلَیھَا۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مصیبت کے وقت چلانے سے منع فرمایا اور نوحے سے بھی منع فرمایا اور نوحہ سننے کی طرف جانے سے بھی منع فرمایا۔

کیوں جی یہ حدیث تمہارے سنن اربعہ کی ہے اب تسلیم کرنا تمہارے اختیار ہے

۱۵- حلیۃ المتقین ۴۶ } و حضرت رسولؐ فرمود کہ ہر کہ اطاعت زن خود بکند خدا او را سرنگوں در جہنم اندازد و گفتند یا رسول اللہ ایں اطاعت کدام است فرمود کہ از و رخصت طلبد کہ برائے سیر حمامہائے و عروسیہا و عیدہا و عزاہا برود و او را رخصت بدہد و جامہائے نازک از و طلبد کہ در برون بپوشد و برائے او بگیرد۔

اور حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص اپنی عورت کی اطاعت کرتا ہے اس کو سر کے بل اوندھا کر کے جہنم میں ڈالتے ہیں صحابہ کرام نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اس اطاعت کا کیا مطلب ہے فرمایا کہ عورت خاوند سے حماموں اور عرسوں اور عیدوں اور تعزیوں میں جانے کے لیے رخصت طلب کرتی ہے اور خاوند رخصت دے دیتا

...عورت خاوند سے باریک کپڑے پہننے کے لئے طلب کرتی ہے تو خاوند اس کو باریک

...دیتا ہے۔

...ماتم میں بھیجنے کے متعلق مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا فتویٰ

خصال لابن بابویہ ۹۲ { حدثنا ابو الحسین محمد بن علی الشاۃ
قال حدثنا ابو حامد احمد بن محمد

...الحسین قال حدثنا ابو یزید احمد بن خالد الخالدی قال حدثنا

...بن احمد بن صالح قال حدثنا ابی قال حدثنا انس بن محمد ابو مالک

...ابیہ عن جعفر بن محمد عن ابیہ عن جدہ عَنْ عَلِیّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ

...النبی صلی اللہ علیہ وَآلِہٖ اَنَّہٗ قَالَ فِیْ وَصِیَّتِہٖ لَہٗ یَا عَلِیُّ

...اَطَاعَ اِمْرَءَتَہٗ اَکَبَّہُ اللّٰہُ عَلٰی وَجْہِہٖ فِی النَّارِ فَقَالَ عَلِیٌّ وَمَا تِلْکَ

...الطَّاعَۃُ قَالَ یَاْذَنُ لَہَا فِی الذَّہَابِ اِلَی الْحَمَّامَاتِ وَالْعُرُسَاتِ وَالنِّیَاحَاتِ

...لُبْسِ الرِّقَاقِ۔

حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالےٰ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے

...ہیں مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالےٰ عنہ کو وصیت فرمائی

...اے علی جس شخص نے اپنی عورت کی اطاعت کی اللہ تعالےٰ اُس کو دوزخ میں مونہہ کے

...بل اوندھا کرے گا تو علی علیہ السلام نے عرض کیا حضور عورت کی اطاعت کیا ہے۔

...مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عورت کو حماموں اور شادیوں اور نوحے کی طرف جانے

...کی اور باریک کپڑے پہننے کی اجازت دینا۔

۱۷۔ من لا یحضرہ الفقیہ ۲/۲۴۸ } قَالَ النَّبِیُّ صلی اللہ علیہ
یَا عَلِیُّ مَنْ اَطَاعَ اِمْرَءَتَہٗ اَکَبَّہُ اللّٰہُ عَلیٰ وَجْھِہٖ فِی النَّارِ فَقَالَ
علیہ السلام وَمَا تِلْکَ الطَّاعَۃُ قَالَ یَاْذَنُ لَھَا فِی الذَّھَابِ اِلَی
وَالْعُرُسَاتِ وَالنِّیَاحَاتِ وَلُبْسِ الثِّیَابِ الرِّقَاقِ۔

ابو جعفر قمی نے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی حدیث نقل فرمائی ہے کہ فرمایا
صلے اللہ علیہ وسلم نے اے علی جس شخص نے اپنی عورت کی اطاعت کی اللہ تعالیٰ
اس کو مونہہ کے بل دوزخ میں اوندھا لٹکائے گا حضرت علی علیہ السلام نے فرمایا
کس بات میں عورت کی اطاعت میں یہ سزا ملے گی فرمایا مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم
اپنی عورت کو حماموں و عرسوں اور نوحے کی طرف جانے کی اجازت دینا اور باریک
کپڑے پہننے کی اجازت دینا۔

عورتوں کو ماتم کی طرف بھیجنے کے متعلق حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا فتویٰ

۱۸۔ خصال لابن بابویہ ۹۲ } حدثنا ابی قال حدثنا محمد بن یحییٰ العطار عن محمد بن احمد عن العباس
بن معروف عن ابی ھمام اسماعیل بن حمام عن محمد بن سعید بن غزوان
عن السکونی عن جعفر بن محمد عن ابیہ عن آبائہ عن علیؑ قَالَ مَنْ
اَطَاعَ اِمْرَءَتَہٗ فِیْ اَرْبَعَۃِ اَشْیَاءَ کَبَّہُ اللّٰہُ عَلیٰ مَنْخِرَیْہِ فِی النَّارِ
قِیْلَ وَمَا ھِیَ قَالَ فِی الثِّیَابِ الرِّقَاقِ وَالْحَمَّامَاتِ وَالْعُرُسَاتِ وَالنِّیَاحَاتِ
حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا جس شخص نے چار چیزوں میں اپنی عورت

[کی] اطاعت کی اللہ تعالیٰ نے دوزخ میں اس کو اوندھا لٹکائے گا عرض کیا گیا حضور [عو]رتوں کی اطاعت کیا ہے آپ نے فرمایا باریک لباس پہننے میں حماموں اور [شا]دیوں اور نوحے کے جانے میں اطاعت کرنا۔

۱۹۔ خصال لابن بابویہ ۱۲۶ { عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قَالَ رَنَّ اِبْلِیْسُ اَرْبَعَ رَنَّاتٍ [ا]وَّلُهُنَّ یَوْمَ لُعِنَ وَحِیْنَ اُهْبِطَ اِلَى الْاَرْضِ وَحِیْنَ بُعِثَ مُحَمَّدٌ عَلٰى حِیْنَ [فَت]رَةٍ مِّنَ الرُّسُلِ وَحِیْنَ اُنْزِلَتْ اُمُّ الْکِتَابِ۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت ہے فرمایا سب سے پہلے شیطان نے چار وقتوں میں چیخیں ماریں جس دن لعنت کیا گیا اس دن اس کی چیخیں نکلیں دوسری دفعہ جب زمین پر اتارا گیا تو اس کی چیخیں نکلیں تیسرے جب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی نبوۃ کو ظاہر کیا گیا چوتھی جب الحمد شریف نازل کی گئی تو ابلیس کی چیخیں نکلیں۔

نوحے کی ممانعت

۲۰۔ مجمع المعارف ۱۶۲ { ودر حدیث است کہ غنا نوحہ ابلیس بود بر فراق بہشت وفرمود نوحہ کنندہ بیاید روز قیامت نوحہ کناں مانند سگ وفرمود نوحہ وغنا فسون زنانست۔

اور حدیث شریف میں مذکور ہے کہ نوحہ گانا بہشت کے فراق پہ ابلیس کا تھا اور فرمایا مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے قیامت کے دن نوحہ کرنے والا کتوں کی مانند نوحہ کرنے والا ہوگا اور فرمایا مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے نوحہ گانا عورتوں کا طریقہ ہے۔

۲۱۔ حیات القلوب ۱/۷۳
مولفہ ملا باقر مجلسی

از حضرت رسول منقول است کہ شیطان اول کسے بود کہ سرود خواند واول کسے بود کہ حدے خواند واول کسے بود کہ نوحہ کرد۔

حضرت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے کہ سب سے پہلا شخص راگ گانے والا شیطان تھا اور سب سے پہلے چوپائے کومست کرنے والا راگ گایا تو شیطان نے اور سب سے پہلے نوحہ کیا تو شیطان نے۔

۲۲۔ نفس الرحمٰن
مولفہ محمد تقی نوری طبرسی ۱۲۴

الیوم الخامس قال ابو عبد اللہ علیہ السلام ھذا یَوْمٌ وُلِدَ فِیْہِ قَابِیْلُ الشَّقِیُّ وَفِیْہِ قُتِلَ اَخَاہُ وَدَعَا فِیْہِ بِالْوَیْلِ عَلٰی نَفْسِہٖ وَھُوَ اَوَّلُ مَنْ بَکٰی فِی الْاَرْضِ مِنْ بَنِیْ آدَمَ وَکَانَ مَلْعُوْنًا۔

حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے فرمایا جمعرات کا دن یہ وہ دن ہے جس میں قابیل پیدا کیا گیا اور اسی میں اس کا بھائی ہابیل قتل کیا گیا اور قابیل نے اپنے نفس کے لئے اسی دن میں ہائے ہائے میں مرگیا کہا اور وہی قابیل پہلا شخص ہے جس نے آدم علیہ السلام کی اولاد سے پہلے واویلا کیا اور ملعون ہوا۔

حضرت جعفر علیہ السلام کا فتویٰ کہ ماتم نہ کرنے والے کے نزدیک شیطان نہیں بھٹکتا

۲۳۔ خصال لابن بابویہ ۱۳۷

حدثنا احمد بن ھارون الفامی قال حدثنا محمد بن جعفر بن بطۃ قال حدثنا احمد بن ابی عبد اللہ البرقی عن ابیہ عن صفوان بن یحیی یرفعہ

...عبد اللہ علیہ السلام انہ قال قال ابلیس خمسۃ لیس فیھن ...لا حیلۃ و سائر الناس فی قبضتی من اعتصم باللہ عن نیۃ صادقۃ و اتکل علیہ فی جمیع اموره و من کثر تسبیحہ فی لیلہ و نہاره و من رضی لاخیہ المؤمن بما یرضاه لنفسہ و من لم یجزع علی المصیبۃ حین تصیبہ و من رضی بما قسم اللہ لہ ۔

صفوان بن یحییٰ اس حدیث کو حضرت جعفر صادق علیہ السلام تک مرفوع کرتا ہے حضرت ...جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ ابلیس نے کہا ہے کہ پانچ ہیں جن میں میرا کوئی چارہ نہیں ...باقی تمام میرے قبضے میں ہیں (۱) جس شخص نے سچی نیت سے خداوند کریم کو تسلیم کر لیا ...تمام امورات میں اس پر بھروسہ کر لیا ۔ (۲) دن رات میں جس کی تسبیح خداوندی زیادہ ...(۳) اپنے مومن بھائی کے لئے وہ چیز پسند کرے جو اپنے نفس کے لئے کرتا ہے (۴) ...کوئی مصیبت اس کو پہنچے تو وہ مصیبت پر جزع فزع نہیں کرتا یعنی واویلا نہیں ...(۵) جو اللہ نے اس کے حصے میں دے دیا اس سے راضی ہو جائے ۔

...نوحہ کرنے والے کو سزا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کی زبانی مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث

۲۴ حیات القلوب ۲/۸۳۸ ابن بابویہ بسند معتبر از امام جعفر صادق روایت کردہ است کہ حضرت رسول فرمود کہ چہار خصلت ...ہمیشہ در امت من خواہد بود تا روز قیامت اول فخر کردن بحسبہائے خود دوم طعن کردن

در نسبت دادن بمردم سوم آمدن باران بسازد اوضاع کواکب دانستن و اعتقاد بودن
چہارم نوحہ کردن و بدرستیکہ اگر نوحہ کنندہ توبہ نکند پیش از مردن چون روز قیامت مبعوث شود
جامہ از مس گداختہ و جامہ از جرب برا بپوشانند۔

ابن بابویہ نے معتبر سند کے ساتھ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت
کی ہے کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا چار خصلتیں میری امت میں قیامت
تک ہمیشہ رہیں گی۔ (۱) اپنے حسب پر فخر کرنا (۲) آدمیوں کے نسبوں پر طعن کرنا (۳) یہ گمان کرنا کہ
بارش ستاروں کے چلنے سے ہوتی ہے اور علم نجوم پر عقیدہ رکھنا (۴) نوحہ کرنا اور
ہے کہ نوحہ کرنے والا از مرنے سے پہلے اگر توبہ نہ کرے تو جب قیامت کے دن
گا پگھلے ہوئے تانبے کا لباس اس کے بدن پر پہنائیں گے۔

حضرت امیر المومنینؓ کا فتویٰ کہ ماتم کرنے والے کی عبادت حبط ہو جاتی ہے

۲۵۔ نہج البلاغۃ $\frac{3}{185}$ ﴿ وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَنْزِلُ الصَّبْرُ عَلَى قَدْرِ
الْمُصِيبَةِ وَمَنْ ضَرَبَ يَدَهُ عَلَى فَخِذِهِ
عِنْدَ مُصِيبَتِهِ حَبِطَ عَمَلُهُ

اور حضرت امیر المومنین علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا صبر مصیبت اندازہ
سے نازل ہوتا ہے اور جس شخص نے مصیبت کے وقت اپنے ہاتھ رانوں پر مارے
اس کے نیک اعمال ضائع ہو گئے۔

مومن اور کافر کا فیصلہ حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی زبانی

من لایحضرہ الفقیہ ۳۵ } وَقَالَ (الصَّادِقُ) عَلَيْهِ السَّلَامُ إِنَّ الْبَلَاءَ وَالصَّبْرَ تَسْتَبِقَانِ إِلَى الْمُؤْمِنِ فَيَأْتِيهِ الْبَلَاءُ وَهُوَ صَبُورٌ وَإِنَّ الْجَزَعَ وَالْبَلَاءَ يَسْتَبِقَانِ إِلَى الْكَافِرِ فَيَأْتِيهِ الْبَلَاءُ وَهُوَ جَزُوعٌ۔

اور حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ تکلیف اور صبر مومن کی طرف سبقت کرتے ہیں اس کو تکلیف پہنچتی ہے تو مومن صبر کرتا ہے اور واویلا اور تکلیف کافر کی طرف سبقت کرتے ہیں کافر کو تکلیف پہنچتی ہے تو وہ اس وقت واویلا کرتا ہے یہ حدیث بھی آپ کے مشہور سنن اربعہ کی ہے اور فیصلہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کا ہے تو خود گفتہ ای

جعفری باش گر خدا خواہی ورنہ در ہر طریق گمراہی

[illegible] رضا ”تم نے کہا ہے کہ حضور پر کسی نے واویلا نہیں کیا حالانکہ حضرت فاطمہ علیہا السلام کا شعر مشہور ہے۔

صُبَّتْ عَلَيَّ مَصَائِبُ لَوْ أَنَّهَا صُبَّتْ عَلَى الْأَيَّامِ صِرْنَ لَيَالِيَا۔

مجھ پر جو مصائب ڈالے گئے ہیں اگر ان کو دنوں پر ڈال دیا جائے تو دن رات بن جائیں۔

اس سے اور زیادہ کیا ماتم ہوتا ہے۔

محمد حسین: اس سے واویلا کیسے ثابت ہوا اور کن الفاظ سے ثابت ہوا اور یہی کھاؤ

کہ حضرت فاطمہ علیہا السلام نے منہ پر طمانچے مارے ہوں سینہ کوبی کی ہو ران پیٹے ہوں
تم یہ ثابت کر دو تو انشاء اللہ دس روپے

نقد انعام

پیش کروں گا آگے تم خود سوچ لو یہ افعال و اقوال ماتم کن الفاظ سے ثابت ہیں
دوسرا جواب یہ کہ شعر ایک دفعہ ہی پڑھ دیا یا پڑھتے رہے اور نوحہ کرتے رہے
اور منہ اور سینہ کوٹتے رہے گھنٹہ دو گھنٹے چار گھنٹے ایک دفعہ شعر پڑھنے سے اور
گھنٹوں واویلا کرنا ثابت نہیں اور رو دل ہی برداشت کرنا تو یہ تمام عمر بھی ہے تو کوئی مضائقہ
"علی رضا" مولانا یہ تو سمجھ میں آ گیا کہ حضور پر کسی نے ماتم نہیں کیا منہ نہیں پیٹا سینہ کوبی
کی لیکن قرآن سے منہ پیٹنا ثابت ہے حضرت ابراہیم علیہ السلام کی بیوی نے منہ پیٹا
قرآن میں فَصَكَّتْ وَجْهَهَا اپنے منہ پر طمانچہ مارا تم کہتے ہو منہ پیٹنا جائز ہی نہیں حالانکہ
قرآن سے ثابت ہے۔

"محمد عمر" پہلے تو جناب تمہیں فَصَكَّتْ وَجْهَهَا کے معنی اپنی شیعہ تفاسیر سے دیکھنا
چاہیئے کہ وہ اس کے معنی کیا کرتے ہیں جو اس کے معنی انہوں نے کئے ہوں وہ معنی کرنے
چاہیئں سنیئے۔

صَكَّتْ وَجْهَهَا کی شیعہ تفسیر

(۱) تفسیر قمی ۳۲۵ { وَ اَقْبَلَتِ امْرَاَتُهٗ فِیْ صَرَّةٍ) اَیْ فِیْ جَمَاعَةٍ (فَصَكَّتْ وَجْهَهَا) اَیْ غَطَّتْهُ بِمَا بَشَّرَهَا جِبْرِیْلُ بِاِسْحٰق

اور ابراہیم علیہ السلام کی عورت جماعۃ میں آئی تو اس نے اپنے منہ کو ڈھانپ لیا

... اس کے کہ جبرئیل علیہ السلام نے سارہ کو اسحٰق علیہ السلام کی خبر سنائی۔

(۲) تفسیر الصافی ۴۶۹ } فَصَکَّتۡ وَجۡهَهَا) قِیۡلَ فَلَطَمَتۡ اَطۡرَافَ الۡاَصَابِعِ جَبۡهَتَهَا فِعۡلَ الۡمُتَعَجِّبِ وَ الۡقُمِّیۡ اَیۡ غَطَّتۡهُ۔

فَصَکَّتۡ وَجۡهَهَا بعضوں نے کہا ہے اس کے معنی یہ ہیں کہ اپنی انگلیوں کے ... سارہ نے اپنے ماتھے پر مارے تعجب کرتی ہوئی اور قمی نے کہا ہے کہ اس نے اپنے منہ کو ڈھانپ لیا (شرم کے مارے)

(۳) تفسیر البرھان $\frac{4}{235}$ } فَاَقۡبَلَتِ امۡرَاَتُهٗ فِیۡ صَرَّةٍ (فِیۡ جَمَاعَةٍ)

(۱) الطبرسی عن الصادق علیہ السلام فی جماعة

(۲) وَقَالَ عَلِیُّ بۡنُ اِبۡرَاهِیۡمَ فَصَکَّتۡ وَجۡهَهَا اَیۡ غَطَّتۡهُ لِمَا بَشَّرَهَا جِبۡرِیۡلُ بِاِسۡحٰقَ۔

حضرت صادق علیہ السلام سے روایت ہے ابراہیم علیہ السلام کی عورت سارہ رضی اللہ تعالے عنہا جماعة میں آئی علی بن ابراہیم نے کہا ہے فَصَکَّتۡ وَجۡهَهَا یعنی جبرئیل علیہ السلام نے حضرت اسحٰق علیہ السلام بیٹے کی خوش خبری دی تو حضرت سارہ نے اپنے منہ کو شرم سے ڈھانپ لیا۔

(۴) تفسیر مجمع البیان $\frac{9}{15}$، } فَصَکَّتۡ وَجۡهَهَا) اَیۡ جَمَعَتۡ اَصَابِعَهَا فَضَرَبَتۡ جَبِیۡنَهَا تَعَجُّبًا فَصَکَّتۡ وَجۡهَهَا

یعنی اپنی انگلیوں کو جمع کر کے اپنے ماتھے پر تعجب سے مارا۔

(۱) اس مذکورہ آیت کا مطلب تمہاری شیعہ تفاسیر سے یہ ثابت ہوا کہ حضرت

ابراہیم علیہ السلام کے گھر ان کی بیوی سارہ سے اولاد نہ ہوتی تھی یعنی وہ بانجھ تھیں تو حضرت جبرئیل علیہ السلام خداوند کریم کی طرف سے لڑکے حضرت اسحٰق علیہ السلام کی خوش خبری لے کر تشریف لائے اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کو حضرت اسحٰق علیہ السلام کی خوش خبری سنائی تو ان کی بیوی حضرت سارہ علیہ السلام عورتوں کی جماعت میں تشریف لائیں۔ تو بچے کی خوش خبری سن کر تعجب سے اپنا منہ چھپا لیا اور کہا کہ میں تو بوڑھی عورت اور بانجھ ہوں تو فَصَكَّتْ وَجْهَهَا کے معنی شیعہ تفاسیر سے ثابت ہو گئے کہ حضرت سارہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا نے شرم کے مارے سے اپنا منہ چھپا لیا۔

(۲) دوسرا مطلب شیعہ مفسرین نے یہ لکھا ہے کہ حضرت سارہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا عورتوں کی جماعت میں تشریف لائیں تو بچے کی خوش خبری سن کر اپنے ہاتھ کی انگلیوں کو اکٹھا کر کے انگلیوں کے پوروں سے اپنے ماتھے پر تعجب سے مارے جیسا کہ ہمارے بھی علاقے میں ایسا ہوتا ہے کہ جب کوئی تعجب کی بات ہو تو عورتیں اپنے انگلیوں کے پوروں سے اپنے منہ پر تعجب سے رکھ لیتی ہیں تو تمہاری ہی اس مذکورہ تفسیر سے بھی تمہارا مطلب ماتم سے منہ پر طمانچے مارنا ثابت نہ ہوا۔

"علی رضا" مولوی صاحب ہمارے بعض مفسرین نے یہ ٹھیک لکھا ہے لیکن بعض نے فَصَكَّتْ وَجْهَهَا بھی مراد لیا ہے یعنی اپنے منہ پر طمانچہ مارا تم نے وہ کیوں نہیں بیان کیا یہ مومنین کو دھوکہ دیتے ہو کہ ایک معنی بیان کر دیا اور ایک کو چھپا لیا اپنے منہ پر طمانچہ مارنا ثابت ہو گیا۔

"محمد عمر" علی رضا صاحب یہ مطلب نہیں مہنگا پڑے گا اس کا نام نہ لو اب تم نے چونکہ

...مطلب کو چھیڑ دیا ہے اس لئے میں عرض کر دیتا ہوں ورنہ میرا خیال تو اس مطلب ...ے کا نہ تھا سنیئے جس نے یہ مطلب بیان کیا ہے اس نے آگے کچھ ساتھ ...ت بھی بیان کی ہے فقیر عرض کر دیتا ہے ناراضگی نہ فرمانا۔

شیعہ تفسیر سے صَکَّتْ کے معنی لَطَمَتْ

...تفسیر جوامع الجامع ۴۴۷ { لِاَنَّہَا وَجَدَتْ حَرَارَةَ الدَّمِ فَلَطَمَتْ وَجْہَہَا مِنَ الْحَیَاءِ

مصنف۔ علامہ نوری الطبرسی — اس لئے کہ اسی وقت خون حیض کی گرمی

...حضرت سارہ کو معلوم ہوئی تو حیا سے اس نے اپنے منہ پر طمانچہ مارا۔

...تفسیر المنہج ۴۰۶ { (فَصَکَّتْ) پس طمانچہ زد بسر انگشتان وجہہا بروئے خود مقاتل و کلبی گفتہ اند کہ انگشتان جمع کردہ و بر ہر وجبین خود زد و ایں

...عادۃ زناں است در وقت تعجب و گویند ایں مژدہ کہ شنید حرارۃ دم حیض را بہ ...دریافت وبجہۃ حیا طمانچہ بر روئے خود زد۔

پھر انگلیوں کے پوروں سے اپنے منہ پر سارہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا نے طمانچہ مارا ...مقاتل اور کلبی نے کہا ہے کہ انگلیوں کو اکٹھا کر کے اپنے ماتھے پر مارا اور یہ تعجب کے ...وقت عورتوں کی عادۃ ہے اور کہتے ہیں کہ یہ خوش خبری جب حضرت سارہ رضی اللہ تعالےٰ ...عنہا نے سنی تو فوراً خون حیض کی گرمی حضرت سارہ کو اپنی ذات پر محسوس ہوئی اور ...حیا کی وجہ سے اس نے اپنے منہ پر طمانچہ مارا۔

کیوں بھئی اب تمہارے ہی بعض شیعہ مفسرین نے جو طمانچے مارنے کے معنی لئے

تو ساتھ یہ بھی بتا دیا کہ حضرت سارہ رضی اللہ تعالے عنہا کو جبرئیل کی مبارک کے
فوراً خون حیض جاری ہو گیا اور اس کی حرارۃ جب حضرت سارہ رضی اللہ
تعالے عنہا کو معلوم ہوئی تو انہوں نے اپنے منہ پہ انگلیاں اکٹھی کر کے ماریں
تو مسئلہ یہ ثابت ہوا کہ بے اولاد بے امید عورت بوڑھی کو خون حیض آئے تو
بقول تمہارے وہ ایک طمانچہ اپنے منہ پر مارے اب تم خود سوچو کہ تم کس لئے منہ پر
طمانچے مارتے ہو اور حضرت سارہ نے کس لئے مارا۔ فقیر نتیجہ نہیں نکالتا تم خود نتیجہ
نکال لو۔

ماتم کے متعلق قرآن کریم کا فیصلہ

۲۷۔ المعارج $\frac{29}{1}$ { اِنَّ الْاِنْسَانَ خُلِقَ هَلُوْعًا اِذَا مَسَّهُ الشَّرُّ
جَزُوْعًا وَاِذَا مَسَّهُ الْخَيْرُ مَنُوْعًا اِلَّا الْمُصَلِّيْنَ
الَّذِيْنَ هُمْ فِيْ صَلٰوتِهِمْ دَآئِمُوْنَ۔

بے شک انسان بخیل بے صبرا پیدا کیا گیا ہے جب اس کو تکلیف پہنچتی ہے تو
جزع فزع کرتا ہے اور جب بہتری پہنچے تو رکنے والا ہے سوائے نمازیوں کے جو
اپنی نمازوں میں ہمیشگی کرنے والے ہیں۔

اس آیت کریمہ سے ثابت ہوا کہ بعض انسان خداوند کریم کے ناشکرے ہیں
جن کو تکلیف پہنچتی ہے تو جزع فزع کرنے لگ جاتے ہیں ہاں جو ہمیشہ کے پکے
نمازی ہوں وہ ایسا نہیں کرتے تو معلوم ہوا کہ بموجب قرآن کریم بے نماز تکلیف کے
وقت جزع فزع کرتا ہے

ان احادیث و تفاسیر و آیات قرآنیہ سے ثابت ہوا کہ میت کے لئے منہ پیٹنا واویلا کرنا۔ بال نوچنے کپڑے پھاڑنا اور ہائے ہائے کرنا یہ سُنی و شیعہ کا متفقہ مطلب ہے کرنا جائز ہے اور محض رونے کی ممانعت شرعی نہیں ہے۔

مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے آخری لمحات کا ذکر کرنے کے بعد از ال

اب آپ کے سامنے مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے جنازے اور دفن وغیرہ کا حال عرض کرتا ہوں کہ کس نے آپ کا جنازہ پڑھا اور کیا پڑھا گیا اور کیسے پڑھا گیا اور کہاں دفن ہوئے۔

صلوٰۃ جنازہ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم از کتب شیعہ

مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا نماز جنازہ حضرت امام باقر علیہ السلام کی زبانی

اصول کافی نولکشوری ۲۸۶ مطبع ایرانی ۱۲۰ } عن ابی جعفر علیہ السلام قال لما قبض النبی صلی اللہ علیہ والہ صلت علیہ الملائکۃ و المہاجرون والانصار فوجا فوجا قال و قال امیر المومنین سمعت رسول اللہ یقول فی صحتہ و سلامتہ انما انزلت ھذہ الآیۃ علی فی الصلوۃ علی بعد قبض اللہ لی ان اللہ وملائکتہ یصلون علی النبی یا ایھا الذین امنوا صلوا علیہ و سلموا تسلیما۔

حضرت امام جعفر صادقؓ سے روایت ہے آپ نے فرمایا جب نبی مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کا وصال ہوا آپ پر تمام فرشتوں نے صلوٰۃ پڑھی اور تمام مہاجرین نے اور تمام انصار نے
فوج بن کر فرمایا حضرت جعفر صادقؓ نے فرمایا حضرت علی المرتضیٰ امیر المومنین نے
میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا آپ اپنی صحت اور سلامتی میں فرماتے
کہ اِنَّ اللّٰہَ وَمَلَائِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ یَا اَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْہِ
وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا میرے بعد از وصال مجھ پر صلوٰۃ پڑھنے کے متعلق نازل ہوئی ہے۔

اس حدیث کافی سے تمام صحابہ کرام انصار و مہاجرین اور ملائکہ کا نبی صلے اللہ علیہ
پر صلوٰۃ پڑھنا ثابت ہوا اور یہ بھی ثابت ہوا کہ تمام نے تھوڑے تھوڑے ہو کر صلوٰۃ ادا فرمائی۔

۲۔ اصول کافی
مطبع نولکشوری ۲۸۵
مطبع ایرانی ۱۲۰

محمد بن الحسین عن سہل بن زیاد عن ابن فضال عن
علی بن النعمان عن ابی مریم الانصاری عن ابی
جعفر علیہ السلام قَالَ قُلْتُ لَہٗ کَیْفَ کَانَتِ الصَّلٰوۃُ
عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ قَالَ لَمَّا غَسَّلَہٗ

اَمِیْرُ الْمُؤْمِنِیْنَ وَکَفَّنَہٗ سَجَّاہُ ثُمَّ اَدْخَلَ عَلَیْہِ عَشَرَۃً فَدَارُوْا حَوْلَہٗ
ثُمَّ وَقَفَ اَمِیْرُ الْمُؤْمِنِیْنَ علیہ السلام فِیْ وَسْطِھِمْ وَقَالَ اِنَّ اللّٰہَ
وَمَلَائِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ یَا اَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا
تَسْلِیْمًا فَیَقُوْلُ الْقَوْمُ کَمَا یَقُوْلُ حَتّٰی صَلّٰی عَلَیْہِ اَھْلُ الْمَدِیْنَۃِ
وَاَھْلُ الْعَوَالِیْ۔

امام محمد باقر ابو جعفر علیہ السلام سے روایت ہے راوی نے کہا کہ میں نے عرض کیا کہ
نبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم پر نماز جنازہ کیسے پڑھی گئی تو امام باقرؑ نے فرمایا کہ جب حضرت
علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ نے آپ کو غسل دیا اور آپ کو کفن میں لپیٹا تو آپ پر دس آدمی داخل ہوئے

...ی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے چوفیرے پھرے پھر ان کے درمیان حضرت علی المرتضیٰ ...م اللہ وجہہ کھڑے ہوئے اور حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ نے اِنَّ اللہَ وَمَلٰئِکَتَہٗ ...یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ یَا اَیُّھَا الَّذِیْنَ آمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا پڑھی ...لام ایسے ہی کہتی تھی جیسا کہ علی المرتضیٰ فرماتے تھے حتیٰ کہ آپ پر مقام مدینے والوں ...نے اور مدینہ طیبہ کے قریب والوں نے آپ پر صلوٰۃ ادا کی۔

۳۔ اصول کافی مطبع نولکشوری ۲۸۵

علی بن ابراھیم عن ابیہ عن ابن ابی عمیر عن حماد عن الحلبی عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال اتی العباس امیر المؤمنین فقال یا علی اِنَّ النَّاسَ اجتمعوا ان یدفنوا رسول اللہ فی بقیع المعلّٰی وان یؤمھم رجل منھم فخرج امیر المؤمنین الی الناس فقال یا ایھا الناس ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ امام حیا ومیتا وقال انی ادفن فی البقعۃ التی اقبض فیھا ثم قام علی الباب فصلی علیہ ثم امر الناس عشرۃ یصلون علیہ ثم یخرجون۔

حضرت امام جعفر صادقؓ سے روایت ہے آپ نے فرمایا کہ حضرت عباسؓ حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ کے پاس تشریف لائے تو فرمایا اے علی بے شک لوگ (یعنی اصحاب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم) جمع ہوئے ہیں تاکہ وہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بقیع معلی میں دفن کریں اور اس لئے جمع ہیں کہ وہ اپنے سے ایک آدمی کو مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے جنازے کا امام بنائیں تو حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ لوگوں کی طرف نکلے تو آپ نے فرمایا کہ اے لوگو بے شک رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم حالت حیات وممات میں امام ہیں اور آپ نے فرمایا کہ میں آپ کو

اسی جگہ دفن کروں گا جہاں آپ کا وصال ہوا ہے پھر علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ والے
ہوگئے تو آپ پر صلوٰۃ پڑھی پھر اپنے لوگوں کو ارشاد فرمایا تمام لوگ دس دس آدمی صلوٰۃ
تھے اور نکلتے تھے۔

کلینی کی اس حدیث سے صاف واضح ہو گیا کہ اصحاب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم
اصحاب ثلٰثہ سے کسی کو مقرر کرنا چاہتے تھے اور کلینی کی عبارت اَنْ یَؤُمَّهُمْ رَجُلٌ
مِنْهُمْ سے کلینی اس صحابی کا نام تعصباً چھوڑ گیا تو حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ نے
فرمایا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم ہر حالت میں ہمارے امام ہیں پہلے حالت حیات میں بھی
ہمارے امام تھے اور اب بعد از وصال بھی ہمارے امام ہیں اس لئے آپ کے سامنے
کوئی امامت صلوٰۃ کے لئے کھڑا نہیں ہو سکتا تو تمام لوگوں نے دس دس آدمی ہو کر حضور
اکرم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پر صلوٰۃ پڑھی جس سے اصحاب ثلٰثہ کا اجتماع اور ارادے نماز
اور اپنی طرف سے امام جنازہ مقرر کرنا ان کے صلوٰۃ پڑھنے کی واضح دلیل ہے چنانچہ کلینی
کی اس عبارت کو شارح اصول کافی ملا خلیل قزوینی الصافی میں اس کی شرح متعصبانہ
یوں تحریر فرماتے ہیں۔

۳۔ الصافی شرح اصول کافی
جزو سوم حصہ دوم ۱۷۲

یعنی روایت است از امام جعفر صادقؓ گفت آمد عباس
بن عبدالمطلب از جانب ائمہ ضلالت و اتباع ایشان
نزد امیر المومنین پس گفت اے علی بدرستیکہ مردم
تحقیق اتفاق کردند بر آنکہ دفن کنند رسول اللہ را در بقیع معلی و بنا بر آنکہ پیش نمازی کند مر
نماز برا و در بقیع معلی مردے از ایشان اشارہ بآنست کہ ایشان بہ عباس گفتہ اند برائے اضلال
او تو عم رسولی پیش نمازی کن یا اشارہ بآنست کہ امامے تعین کردہ اند بخبیر تو پس بیروں آمد

امیرالمومنین علیہ السلام نسبتے مردم پس گفت اے مردم بدرستیکہ رسول پیش نماز ما است

در حالیکہ باشد خواہ زندہ و خواہ مردہ یعنی احتیاج پیش نمازی ایں جماعت نیست مردم ہبر

او نماز کنند و رسول گفتہ بدرستی کہ من مدفون میشوم در موضعے کہ گرفتہ شوم از دنیا

در آں بعد ازاں ایستادہ بر در حجرہ مبارکہ نماز کرد برا و بعد ازاں امر کرد مردم را دہ دہ

کہ نماز میکردند برا و در بیرون در حجرہ مبارکہ کہ بعد ازاں بیرون میرفتند از حلقہ خلائق

تا جا تنگ نشود۔

یعنی حضرت امام جعفر صادقؓ سے روایت ہے آپ نے فرمایا عباس بن عبدالمطلب الخ

ضلالت اور ان کے اتباع کی طرف سے آئے تو فرمایا اے علیؓ یہ صحیح ہے کہ آدمیوں نے یقیناً اتفاق

کیا ہے اس امر پر کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بقیع کے قبرستان میں دفن کریں

اور انہوں نے اس بات پر اتفاق کیا ہے کہ جنت البقیع میں مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم

کے نماز جنازہ کے لئے اپنے سے ایک آدمی کو پیش نمازی (امام) مقرر کریں اشارہ اس

طرف ہے کہ انہوں نے حضرت عباس کو کہا کہ تو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا چچا ہے تو

امام بن جائے یا اشارہ اس طرف ہے کہ انہوں نے تیسری تخیری میں امام جنازہ مقرر کر

لیا ہے حضرت علی المرتضیٰ باہر آدمیوں کی طرف تشریف لائے تو آپ نے فرمایا اے

لوگو! صحیح بات ہے کہ رسول اللہ ہمارے پیش نمازی ہیں جو حاضر ہیں زندہ یا مردہ یعنی اس

نماز جنازہ کے لئے پیش نمازی کی ضرورت نہیں۔ بہت آدمی اپنی نماز ادا کریں

کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ صحیح بات ہے کہ میں اس جگہ مدفون ہوں

گا جہاں میرا وصال ہوگا دنیا میں بعد ازاں حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ نے دروازے

پہ کھڑے ہو کر نماز ادا کی اس کے بعد لوگوں کو اجازت دی کہ دس دس آدمی آپ پہ

نماز ادا کرلیں۔ باہر ہی حجرہ کے دروازے پر بعد ازاں باہر نکل جائیں۔ عنقریب کے
تاکہ جگہ تنگ نہ ہو جائے۔

ملا خلیل قبر وینی کو بھی تسلیم کرنا پڑا گو ائمہ ضلالت سے گالی نکال کرہی تسلیم
حضرت اصحاب ثلثہؓ کا جنازہ پڑھنا اور نماز جنازہ کے لئے اتفاقی طور پر مشورہ
بھی اقرار کرلیا گو اپنے تعصب سے کچھ بدلا لیکن گالی نکال کرہی اصحب ثلثہؓ کا جنازہ
کے لئے اپنا امام مقرر کرنا تسلیم کرلیا حتیٰ کہ صاحب اخبار ماتم شیعہ نے کھلے الفاظ
میں اس کا اقرار کیا ملاحظہ ہو۔

۵۔ اخبار ماتم ۶۶ } حتیٰ صَلیٰ علیہ صَغیرُھُمْ وَکَبِیرُھُمْ وَ
وَاُنثَاھُمْ وَضَوَاحِی الْمَدِینَۃِ لِغَیرِاِمَامٍ

حتیٰ کہ ان کے سب چھوٹے اور بڑوں نے اور ان کے مردوں اور عورتوں
نے اور مدینہ طیبہ کے گرد و نواح نے مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم پر نماز جنازہ پڑھی
افسوس تعصب کا ستیاناس ہو اصحاب ثلثہؓ کا مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم
پڑھنا ثابت ہے لیکن تعصب سے الفاظ میں ہیرا پھیری سے اقرار کرتے ہیں حتیٰ کہ ملا باقر
نے بھی ماتم کے شبے اور مجے لفظوں کے استعمال کو چاک کرکے صاف صاف اقرار کرلیا

ملا باقر مجلسی کا صاف اقرار

۶۔ جلاء العیونؒ مطبع ایرانی قدیم ۶۲ } و ایضا بسند حسن از حضرت صادقؑ روایت کردہ اند کہ عباس
بخدمت حضرت امیر المومنینؑ آمد و گفت مردم اتفاق کردہ اند کہ
حضرت رسولؐ را در بقیع دفن کنند و ابوبکرؓ پیش بالستید برا

کہ چوں حضرت امیرالمومنینؑ دانست کہ آنہا نفاق ارادہ فساد دارند۔

۔ در حیات القلوب ۲/۲۶۶ { از خانہ بیروں آمد و فرمود ایہا الناس بدرستیکہ رسول خدا امام و پیشوائے ما است در حال حیات و بعد از وفات خود فرمود کہ من دفن میشوم در بقعہ کہ در آنجا قبض روح من میشود و چوں ایشاں در غصب خلافت مطلب خود را بعمل آوردہ بودند دریں باب با آں حضرت مضائقہ نکردند گفتہ آنچہ میدانی بکن پس حضرت در پیش ایستادہ و خود بر او نماز کرد و بعد از آں رخص فرمود صحابہ را کہ دہ دہ نفر داخل میشدند و ایشاں بر دور جنازہ آنحضرت مے ایستادند و امیرالمومنینؑ درمیان ایشاں مے ایستاد تا آنکہ اہل مدینہ و اطراف مدینہ ہمہ بر آنجناب صلوات فرستادند و شیخ طبرسی از حضرت امام باقر روایت کردہ است کہ دہ دہ نفر داخل میشدند و چنین بر آنحضرت نماز میکردند بے امامے در روز دوشنبہ و شب سہ شنبہ تا صبح و روز سہ شنبہ تا شام تا آنکہ خرد و بزرگ و مرد و زن از اہل مدینہ و اہل اطراف مدینہ ہمہ بر آنجناب چنیں نماز کردند۔

اور سند حسن کے ساتھ ہی حضرت جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عباس حضرت امیرالمومنینؑ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور فرمایا کہ آدمیوں نے اتفاق کیا ہے کہ حضرت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو جنت البقیع میں دفن کریں اور ابوبکر امامت کے لئے کھڑا ہو تاکہ مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم پر نماز ادا کریں۔ جب حضرت امیرالمومنین نے معلوم کر لیا کہ اصحاب ثلٰثہ نے حضور کے جنازہ پڑھنے کا ارادہ کر لیا ہے گھر سے باہر آئے اور فرمایا اے لوگو صحیح بات یہ ہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم حیات و ممات میں ہمارے امام اور پیشوا ہیں اور خود آپ نے فرمایا

کہ میرا جہاں وصال ہوگا اسی جگہ میں مدفون ہوں گا اور چونکہ خلافت کے غصب میں اپنے مطلب کے لیئے کارروائی کرنے والے تھے جنازے کے متعلق انہوں نے جھگڑا کیا اور انہوں نے کہا کہ اے علی جو تجھے معلوم ہے کرے تو امیر المومنین آگے کھڑے ہوئے اور مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم پر نماز پڑھائی اور اس کے بعد صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کو رخصت فرمائی کہ دس دس آدمی داخل ہوں اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے جنازے پر کھڑے ہوئے اور امیر المومنین ان کے درمیان کھڑے ہوئے یہاں تک کہ مدینے والے اور اس کے تمام گردونواح والوں نے مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم پر صلوات پڑھی اور شیخ طبرسی نے امام محمد باقرؑ سے روایت کی ہے کہ دس دس آدمی داخل ہوئے اور ایسے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر نماز ادا کی بغیر کسی امام کے دوشنبہ کے دن اور سہ شنبہ کی رات صبح تک اور سہ شنبہ کے دن رات تک یہاں تک کہ چھوٹے بڑے مرد و زن مدینے والے اور تمام گردونواح والوں نے آنجناب صلے اللہ علیہ وسلم پر ایسے ہی نماز ادا کی۔

۸۔ احتجاج طبرسی ۴۳ { فَاَقْبَلَ اَبُوْ بَکْرٍ عَلٰی نَاقَۃٍ تو ابوبکر اونٹنی پر سوار ہو کر صلوٰۃ جنازے کے لئے تشریف لائے۔

۹۔ احتجاج طبرسی ۴۶ { وَصَلّٰی عَلَی النَّبِیِّ وَالنَّاسُ یُصَلُّوْنَ عَلَیْہِ مَنْ بَایَعَ اَبَا بَکْرٍ وَمَنْ لَمْ یُبَایِعْ فِی الْمَسْجِدِ

اور نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم پر اس نے نماز پڑھی اور جس شخص نے حضرت ابوبکر کے ہاتھ پر بیعت کی تمام نے صلوات پڑھی اور جس نے بیعت نہ کی اس نے بھی صلوٰۃ پڑھی۔

۱۰۔ احتجاج طبرسی ۵۲ { ثُمَّ اَدْخَلَ عَشَرَۃً مِّنَ الْمُهَاجِرِیْنَ وَعَشَرَۃً مِّنَ

الْاَنْصَارِ فَيُصَلُّوْنَ وَيَخْرُجُوْنَ حَتّٰى لَمْ يَبْقَ مِنَ الْمُهَاجِرِيْنَ وَالْاَنْصَارِ
اِلَّا صَلّٰى عَلَيْهِ۔

پھر مہاجرین سے دس اور انصار سے دس داخل ہوئے پھر صلوٰۃ پڑھتے رہے اور نکلتے رہے حتیٰ کہ مہاجرین اور انصار سے کوئی شخص بھی باقی نہ رہا جس نے نماز نہ پڑھی ہو۔

تِلْكَ عَشَرَةٌ كَامِلَةٌ

صلوٰۃ الصحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین علی المصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم

۲ | طبقات ابن سعد ۲/۲۹۰ | اخبرنا محمد بن عمر حدثنی موسیٰ بن محمد بن ابراھیم بن الحارث التیمی قال وَجَدْتُ

هٰذَا فِيْ صَحِيْفَةٍ بِخَطِّ اَبِيْ فِيْهَا - لَمَّا كُفِّنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم وَوُضِعَ عَلٰى سَرِيْرِهٖ دَخَلَ عَلَيْهِ اَبُوْ بَكْرٍ وَعُمَرُ فَقَالَا اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ وَمَعَهُمَا نَفَرٌ مِّنَ الْمُهَاجِرِيْنَ وَالْاَنْصَارِ قَدْرَ مَا يَسَعُ الْبَيْتُ فَسَلَّمُوْا كَمَا سَلَّمَ اَبُوْ بَكْرٍ وَعُمَرُ وَصَفُّوْا صُفُوْفًا لَا يَؤُمُّهُمْ عَلَيْهِ اَحَدٌ فَقَالَ اَبُوْ بَكْرٍ وَعُمَرُ وَهُمَا فِي الصَّفِّ الْاَوَّلِ حِيَالَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَشْهَدُ اَنْ قَدْ بَلَّغَ مَا اُنْزِلَ اِلَيْهِ وَنَصَحَ لِاُمَّتِهٖ وَجَاهَدَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ حَتّٰى اَعَزَّ اللّٰهُ دِيْنَهٗ وَتَمَّتْ كَلِمَاتُهٗ فَاٰمَنَ بِهٖ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ فَاجْعَلْنَا يَا اِلٰهَنَا مِمَّنْ يَّتَّبِعُ الْقَوْلَ الَّذِيْ اُنْزِلَ مَعَهٗ وَاجْمَعْ

بَيْنَنَا وَ بَيْنَهُ حَتّٰى يَعْرِفَنَا وَ تَعْرِفَهُ فَاِنَّهُ كَانَ بِالْمُؤْمِنِيْنَ رَءُوفًا

رَّحِيْمًا لَا نَبْتَغِيْ بِالْاِيْمَانِ بَدَلًا وَّ لَا نَشْتَرِيْ بِهٖ ثَمَنًا اَبَدًا فَيَقُوْلُ

النَّاسُ اٰمِيْنَ ثُمَّ يَخْرُجُوْنَ وَ يَدْخُلُ اٰخَرُوْنَ حَتّٰى صَلَّوْا عَلَيْهِ الرِّجَالُ

ثُمَّ النِّسَاءُ ثُمَّ الصِّبْيَانُ ۔

موسیٰ بن محمد نے کہا کہ میں نے اپنے والد کی بیاض میں لکھا ہوا پایا کہ جب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کفن دیے گئے اور چارپائی پر آپ کو رکھا گیا اور ابوبکر اور عمر داخل ہوئے پھر دونوں نے اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ کہا ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہما کے ساتھ مہاجرین اور انصار کی جماعت تھی کہ بیت حضرت عائشہؓ میں سما سکتے تھے ازدحام نے مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم پر سلام پڑھا جیسا کہ حضرت ابوبکر وعمر رضی اللہ تعالےٰ عنہما نے پڑھا اور سب نے صفیں باندھ کر بغیر امام سلام پڑھا پھر حضرت ابوبکر وحضرت عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہما نے پڑھا اس وقت وہ دونوں صف اول میں مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے روبرو کھڑے تھے اے اللہ بے شک ہم گواہی دیتے ہیں کہ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم پر جو کچھ نازل ہوا آپ نے پہنچا دیا اور اپنی اُمت کو نصیحت دی اور فی سبیل اللہ جہاد بھی کیا حتیٰ کہ اللہ تعالےٰ نے آپ کے دین کو عزت دی اور آپ کے کلمات پورے ہوئے اور مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم ایک اللہ پر ایمان لائے جس کا کوئی شریک نہیں اے ہمارے معبود ہمیں مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے فرمان پر عمل کرنے والا بنا دے جو کچھ بھی آپ پر نازل ہوا اور مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ قیامت کے میدان میں اکٹھا حشر ہو ہم آپ کو پہچان لیں اور آپ ہمیں پہچان لیں اس لئے کہ بے شک مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم مومنین پر رؤف و رحیم ہیں

...ان کا کوئی بدل نہیں ہو سکتا اور اس کے ساتھ ہم کبھی قیمت لینے کے لئے تیار نہیں
...گ کہتے تھے آمین آمین پھر وہ نکل جاتے اور آجاتے یہاں تک کہ مردوں نے مصطفےٰ
...لی اللہ علیہ وسلم پر صلوۃ پڑھی پھر عورتوں نے پھر بچوں نے۔

...بقات ابن سعد ۲/۲۸۸ } اخبرنا عبد الوہاب بن عطاء العجلی قال اخبرنا عوف عن الحسن قال غُسِّلَ وَ
...فِّنَ وَحُنِّطَ صلی اللہ علیہ وسلم ثُمَّ وُضِعَ عَلیٰ سَرِیْرٍ فَاُدْخِلَ
...لَیْہِ الْمُسْلِمُوْنَ اَفْوَاجًا یَقُوْمُوْنَ یُصَلُّوْنَ عَلَیْہِ ثُمَّ یَخْرُجُوْنَ وَیَدْخُلُ
...خَرُوْنَ حَتّٰی صَلُّوْا عَلَیْہِ کُلُّھُمْ۔

حضرت حسن رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم
...معین نے مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کو غسل دیا اور آپ کو کفن دیا اور خوشبو دار دھونی
...ی پھر آپ کو چارپائی پر رکھا گیا اور آپ پر مسلمان فوجوں کی فوجیں داخل ہوگئے پ
...ھڑے ہو کر نماز پڑھتے تھے پھر نکلتے تھے اور داخل ہوتے حتیٰ کہ آپ پر تمام نے
...صلوۃ ادا کی۔

۳ طبقات ابن سعد ۲/۲۸۸ } اخبرنا ابو بکر بن عبد اللہ بن ابی اویس وخالد بن مخلد البجلی عن سلیمان بن بلال
...ن عبد الرحمٰن بن حرملۃ انہ سمع سعید بن المسیب یَقُوْلُ لَمَّا تُوُفِّیَ
...رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وُضِعَ عَلیٰ سَرِیْرِہٖ فَکَانَ النَّاسُ یَدْخُلُوْنَ
...عَلَیْہِ زُمَرًا یُصَلُّوْنَ وَیَخْرُجُوْنَ وَلَمْ یَؤُمَّھُمْ اَحَدٌ۔

سعید بن مسیب رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے فرماتے تھے جب رسول اللہ صلے

اللہ علیہ وسلم کا وصال ہوا آپ کو چار پائی پر رکھا گیا اور لوگ آپ پر داخل ہوتے تھے گروہ گروہ صلوٰۃ پڑھتے تھے اور نکلتے تھے اور کوئی ان کا امام نہ تھا۔

۴۔ طبقات ابن سعد ۲/۲۸۹ } اخبرنا یعقوب بن ابراھیم بن سعد الزھری عن ابیہ عن صالح ابن کیسان عن ابن شھاب قَالَ وُضِعَ رَسُوْلُ اللّٰہ صلی اللہ علیہ وسلم عَلٰی سَرِیْرِہٖ فَجَعَلَ الْمُسْلِمُوْنَ یَدْخُلُوْنَ اَفْوَاجًا فَیُصَلُّوْنَ عَلَیْہِ وَیُسَلِّمُوْنَ لَایَؤُمُّھُمْ اَحَدًا۔

ابن شہاب سے روایت ہے فرمایا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم چارپائی پر رکھے گئے تو مسلمان گروہ کے گروہ داخل ہوتے تھے پھر آپ پر صلوٰۃ پڑھتے تھے اور سلام پڑھتے تھے اور ان کی کوئی امامت نہ کراتا تھا۔

۵۔ طبقات ابن سعد ۲/۲۸۹ } اخبرنا الحکم بن موسیٰ اخبرنا عبدالرزاق بن عمر الثقفی عن الزُّھری قَالَ بَلَغَنَا اَنَّ النَّاسَ کَانُوْا یَدْخُلُوْنَ اَفْوَاجًا فَیُصَلُّوْنَ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم وَلَمْ یَؤُمَّھُمْ فِی الصَّلٰوۃِ عَلَیْہِ اِمَامٌ۔ زہری سے روایت ہے کہ ہمیں حدیث پہنچی ہے کہ لوگ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم پر فوج فوج داخل ہوتے تھے پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر صلوٰۃ پڑھتے اور صلوٰۃ میں ان کا کوئی امام نہ تھا۔

۶۔ طبقات ابن سعد ۲/۲۸۹ } اخبرنا عفان بن مسلم والاسود بن عامر قالا اخبرنا حماد بن سلمۃ قال اخبرنا ابو عمران الجونی اخبرنا ابوعسیم شَھِدَ ذَالِکَ قَالَ لَمَّا قُبِضَ رَسُوْلُ اللّٰہِ

صلی اللہ علیہ قَالُوْا کَیْفَ تُصَلِّیْ عَلَیْہِ ؟ قَالُوْا اُدْخُلُوْا مِنَ الْبَابِ الاّ فَصَلُّوْا عَلَیْہِ وَاَخْرُجُوا مِنَ الْبَابِ الْاٰخَرِ۔

ابو عسیم سے روایت ہے اس نے یہ گواہی دی فرمایا کہ جب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا وصال ہوا انہوں نے کہا کہ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم پر کیسے نماز پڑھی گئی جواب دیا گیا داخل ہوئے دروازے والے تھوڑے تھوڑے پھر آپ پر صلوٰۃ پڑھتے اور دوسرے دروازے سے نکل جاتے۔

۷۔ طبقات ابن سعد ۲/۲۸۹ } اخبرنا محمد بن عمر حدثنی ابی عباس بن سھل بن سعد الساعدی عن ابیہ عن جدہٖ قَالَ لَمَّا تُوُفِّیَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم وُضِعَ فِیْ اَکْفَانِہٖ وَوُضِعَ عَلٰی سَرِیْرِہٖ فَکَانَ النَّاسُ یُصَلُّوْنَ عَلَیْہِ رُفَقًا وَلَا یَؤُمُّھُمْ عَلَیْہِ اَحَدٌ دَخَلَ الرِّجَالُ فَصَلُّوْا عَلَیْہِ ثُمَّ النِّسَاءُ۔

حضرت سعدؓ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں فرمایا کہ جب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا وصال ہوا آپ کو کفنوں میں رکھا گیا پھر آپ کو چارپائی پر رکھا گیا اور لوگ آپ پر تھوڑے تھوڑے ہو کر صلوٰۃ پڑھتے رہے اور ان کا کوئی امام نہ تھا مرد پہلے داخل ہوئے صلوٰۃ پڑھی پھر عورتوں نے صلوٰۃ پڑھی۔

۸۔ طبقات ابن سعد ۲/۲۹۱ } اخبرنا محمد بن عمر حدثنی عبد اللہ بن محمد بن عمر بن علی عن ابیہ عن جدہٖ عن علی قَالَ لَمَّا وُضِعَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم عَلَی السَّرِیْرِ قَالَ عَلِیٌّ اَلَا یَقُوْمُ عَلَیْہِ اَحَدٌ لَعَلَّہٗ یُؤُمُّ ؟ ھُوَ اِمَامُکُمْ حَیًّا وَّ مَیِّتًا

فَكَانَ يَدْخُلُ النَّاسُ رَسَلاً فَيُصَلُّوْنَ عَلَيْهِ صَفًّا صَفًّا لَيْسَ لَهُمْ اِمَامٌ وَيُكَبِّرُوْنَ وَعَلِيٌّ قَائِمٌ بِحِيَالِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلى الله عَلَيْهِ وسلم يَقُوْلُ سَلَامٌ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَشْهَدُ اَنْ قَدْ بَلَّغَ مَا اُنْزِلَ اِلَيْهِ وَنَصَحَ لِاُمَّتِهٖ وَجَاهَدَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ حَتّٰى اَعَزَّ اللّٰهُ دِيْنَهٗ وَتَمَّتْ كَلِمَتُهٗ اَللّٰهُمَّ فَاجْعَلْنَا مِمَّنْ يَتَّبِعُ مَا اَنْزَلَ اللّٰهُ اِلَيْهِ وَثَبِّتْنَا بَعْدَهٗ وَاجْمَعْ بَيْنَنَا وَبَيْنَهٗ فَيَقُوْلُ النَّاسُ اٰمِيْن اٰمِيْن حَتّٰى صَلّٰى عَلَيْهِ الرِّجَالُ ثُمَّ النِّسَاءُ ثُمَّ الصِّبْيَانُ۔

حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ سے روایت ہے فرمایا جب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم چارپائی پر رکھے گئے علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے فرمایا مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم پر کوئی شخص امامت کے لیئے کھڑا نہیں ہو سکتا مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم ہی زندہ مردہ کے تمہارے امام ہیں تو لوگ گروہ گروہ داخل ہوتے رہے اور صف بصف ہو کر مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم پر صلوٰۃ پڑھتے رہے ان کا کوئی امام نہیں تھا اور وہ سب تکبیریں پڑھتے تھے اُس وقت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالےٰ عنہ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے بالمقابل پڑھ رہے تھے اے نبی صلی اللہ علیہ وسلم آپ پہ اللہ کا سلام ہو اور اللہ تعالےٰ کی رحمت اور اس کی برکتیں ہوں اے اللہ ہم گواہی دیتے ہیں کہ آپ کی طرف جو نازل کیا گیا وہ آپ نے پہنچا دیا اور آپ نے اپنی اُمت کو نصیحت فرمائی اور آپ نے فی سبیل اللہ جہاد بھی کیا حتیٰ کہ اللہ تعالےٰ نے آپ کے دین کو غالب کیا اور اللہ کے کلمات پورے ہو گئے اے اللہ ہمیں قرآن

کے متبعین سے بناوے اور مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد ہمیں ثابت قدم رکھ اور آپ کا اور ہمارا حشر اکٹھا ہو تو لوگ آمین آمین کہتے تھے حتیٰ کہ آپ پر آدمیوں نے صلوٰۃ پڑھی پھر عورتوں نے پھر لڑکوں نے۔

و۔ سنن الدارقطنی ۱۹۱ } حدثنا محمد بن مخلد ثنا محمد بن الولید الفلانسی ابو جعفر المخرمی ثنا الهیثم بن جمیل ثنا مبارک بن فضالہ عن الحسن عن انس کذا قال کَبَّرَتِ الْمَلَائِکَۃُ عَلیٰ آدَمَ اَرْبَعًا وکَبَّرَ اَبُو بَکْرٍ عَلیٰ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہ علیہ وسلم اَرْبَعًا وکَبَّرَ عُمَرُ عَلیٰ اَبِي بَکْرٍ رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہ اَرْبَعًا وکَبَّرَ صُهَیْبٌ عَلیٰ عُمَرَ اَرْبَعًا وکَبَّرَ الْحَسَنُ بْنُ عَلِیٍّ عَلیٰ عَلِیٍّ اَرْبَعًا وکَبَّرَ الْحُسَیْنُ بْنُ عَلِیٍّ عَلیٰ الْحَسَنِ اَرْبَعًا محمد بن الولید ھذا ضعیف۔

حضرت انس رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت آدم علیہ السلام پر فرشتوں نے چار تکبیریں پڑھیں اور ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم پر چار تکبیریں پڑھیں اور حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالےٰ عنہ پر حضرت عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے چار تکبیریں پڑھیں اور حضرت عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہ پر حضرت صہیب رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے چار تکبیریں پڑھیں اور حسن بن علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہما نے حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالےٰ عنہ پر چار تکبیریں پڑھیں اور حضرت حسین رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے حضرت حسن رضی اللہ تعالےٰ عنہ پر چار تکبیریں پڑھیں۔

۱۰۔ البدایہ والنہایہ $\frac{5}{265}$ } قال الواقدی حدثنی موسیٰ بن

محمد بن ابراھیم قَالَ وَجَدْتُ کِتَابًا بِخَطِّ اَبِیْ فِیْہِ اَنَّہٗ لَمَّا کُفِّنَ رَسُوْلُ اللّٰہ صلی اللہ عَلَیْہِ وسلم وُضِعَ عَلٰی سَرِیْرِہٖ دَخَلَ اَبُوْبَکْرٍ وَعُمَرُ رضی اللہ تعالیٰ عَنْھُمَا وَمَعَھُمَا نَفَرٌ مِنَ الْمُھَاجِرِیْنَ وَالْاَنْصَارِ بِقَدَرِ مَا یَسَعُ الْبَیْتَ فَقَالَا اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّھَا النَّبِیُّ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ وَسَلَّمَ الْمُھَاجِرُوْنَ وَالْاَنْصَارُ کَمَا سَلَّمَ اَبُوْبَکْرٍ وَعُمَرُ رضی اللہ عنھما ثُمَّ صَفُّوْا صُفُوْفًا لَا یَؤُمُّھُمْ اَحَدٌ فَقَالَ اَبُوْبَکْرٍ وَعُمَرُ وَھُمَا فِی الصَّفِّ الْاَوَّلِ حِیَالَ رَسُوْلِ اللّٰہ صلی اللہ علیہ وسلم اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَشْھَدُ اَنَّہٗ قَدْ بَلَّغَ مَا اُنْزِلَ اِلَیْہِ وَنَصَحَ لِاُمَّتِہٖ وَجَاھَدَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ حَتّٰی اَعَزَّ اللّٰہُ دِیْنَہٗ وَتَمَّتْ کَلِمَتُہٗ

واقدی نے کہا کہ مجھے موسیٰ بن محمد بن ابراہیم نے کہا کہ میں نے اپنے باپ کی کتاب میں باپ کا دستی لکھا ہوا دیکھا کہ جب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کو کفن دیا گیا اور چارپائی پر رکھے گئے ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہما تشریف لائے اور ان دونوں کے ساتھ مہاجرین و انصار کی ایک جماعت تھی جو بیت حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا میں سما سکتی تھی حضرت ابوبکر صدیق اور حضرت عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہما نے کہا اے نبی صلی اللہ علیہ وسلم آپ پر اللہ تعالےٰ کا سلام ہو اور اس کی رحمت اور اس کی برکتیں اور مہاجرین و انصار نے بھی آپ پر سلام پڑھا جیسا کہ مہاجرین و انصار نے پڑھا پھر انہوں نے بغیر امام کے صفیں باندھیں تو ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہما نے کہا اور وہ دونوں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے بالمقابل صف اول میں تھے اے اللہ بے شک ہم گواہی دیتے ہیں کہ ضرور مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے قرآن کی

...تبلیغ فرمائی اور اپنی اُمت کو نصیحت فرمائی اور فی سبیل اللہ جہاد کیا حتّٰی کہ اللہ تعالےٰ نے آپ کے دین کو عزت دی اور اس کے کلمات پورے ہو گئے۔

۱۱۔ السیرۃ الحلبیۃ ۴۷۸ } وَذُکِرَ اَنَّہٗ دَخَلَ عَلَیْہِ صلی اللّٰہ علیہ وسلم اَبُوْبَکْرٍ وَعُمَرُ وَمَعَھُمَا

...مِنَ الْمُھَاجِرِیْنَ وَالْاَنْصَارِ بِقَدْرِ مَا یَسَعُ الْبَیْتَ فَقَالَا اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّھَا النَّبِیُّ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ وَسَلَّمَ الْمُھَاجِرُوْنَ وَالْاَنْصَارُ کَمَا سَلَّمَ اَبُوْبَکْرٍ وَعُمَرُ رضی اللّٰہ عَنْھُمَا ثُمَّ صَفُّوْا لَا یَؤُمُّھُمْ اَحَدٌ وَکَانَ اَبُوْبَکْرٍ وَعُمَرُ فِی الصَّفِّ الْاَوَّلِ الَّذِیْ حِیَالَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

اور بیان کیا گیا ہے کہ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم پر ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہما داخل ہوئے اور ان کے ساتھ مہاجرین و انصار کی جماعت بھی تھی جتنے کہ بیت حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا میں سما سکتے تھے۔ تو دونوں نے کہا اے نبی صلے اللہ علیہ وسلم آپ پر سلام ہو اور اللہ کی رحمت اور اس کی برکتیں اور مہاجرین و انصار نے بھی آپ پر سلام پڑھا جیسا کہ ابوبکر و عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہما نے سلام پڑھا پھر ان تمام نے بغیر امام کے صف بندی کی اور حضرت ابوبکر و حضرت عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہما رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے بالمقابل صف اول میں تھے۔

۱۲۔ السیرۃ الحلبیہ ۴۷۹ } فَقَدْ جَاءَ اَنَّ اَبَا بَکْرٍ رضی اللّٰہ عنہ دَخَلَ عَلَیْہِ صلی اللّٰہ علیہ وسلم

فَکَبَّرَ اَرْبَعَ تَکْبِیْرَاتٍ ثُمَّ دَخَلَ عُمَرُ فَکَبَّرَ اَرْبَعًا ثُمَّ دَخَلَ عُثْمَانُ فَکَبَّرَ اَرْبَعًا ثُمَّ طَلْحَۃُ بْنُ عُبَیْدِ اللّٰہِ وَالزُّبَیْرُ بْنُ عَوَّامٍ ثُمَّ تَتَابَعَ النَّاسُ

اَرْسَالًا یُکَبِّرُوْنَ عَلَیْہِ ۔

حضور روایات میں مذکور ہے کہ ابوبکر رضی اللہ تعالےٰ عنہ مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم
تشریف لائے تو چار تکبیریں پڑھیں پھر حضرت عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہ تشریف لائے
پڑھیں پھر حضرت عثمان رضی اللہ تعالےٰ عنہ داخل ہوئے چار تکبیریں پڑھیں پھر طلحہ
رضی اللہ تعالےٰ عنہما تشریف لائے پھر گروہ گروہ بعد ازاں آتے رہے اور آپ پر تکبیریں

۱۳۔ ابن عساکر $\frac{2}{361}$ } وَاَسْنَدَ اِلَی ابْنِ عَبَّاسٍ مَرْفُوْعًا کَبَّرَتِ الْمَلٰئِکَۃُ عَلٰی اٰدَمَ اَرْبَعًا وَکَبَّرَ اَبُوْبَکْرٍ عَلٰی فَاطِمَۃَ اَرْبَعًا
وَکَبَّرَ عُمَرُ عَلٰی اَبِیْ بَکْرٍ اَرْبَعًا وَکَبَّرَ صُھَیْبٌ عَلٰی عُمَرَ اَرْبَعًا وَرُوِیَ
عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَلَفْظُہٗ صَلّٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَلٰی ابْنِہٖ
اِبْرَاھِیْمَ وَکَبَّرَ عَلَیْہِ اَرْبَعًا وَصَلّٰی عَلَی السَّوْدَاءِ فَکَبَّرَ عَلَیْھَا اَرْبَعًا
وَصَلّٰی عَلَی النَّجَاشِیِّ فَکَبَّرَ عَلَیْہِ اَرْبَعًا وَصَلّٰی اَبُوْبَکْرٍ عَلٰی فَاطِمَۃَ
فَکَبَّرَ اَرْبَعًا عَلَیْھَا وَصَلّٰی عُمَرُ عَلٰی اَبِیْ بَکْرٍ وَکَبَّرَ عَلَیْہِ اَرْبَعًا وَ
کَبَّرَتِ الْمَلٰئِکَۃُ عَلٰی اٰدَمَ اَرْبَعًا ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالےٰ عنہما سے مرفوع روایت ہے کہ ملائکہ نے
حضرت آدم علیہ السلام پر جنازے کی چار تکبیریں پڑھی اور ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالےٰ
عنہما نے حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا پر چار تکبیریں پڑھیں اور حضرت عمر رضی
اللہ تعالےٰ عنہ نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالےٰ عنہ پر چار تکبیریں پڑھی اور
حضرت صہیب رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے حضرت عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہ پر چار تکبیریں پڑھی
اور ابن عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے اور اس کے الفاظ یہ ہیں کہ

...ول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے بیٹے ابراہیم رضی اللہ تعالےٰ عنہ پر نماز جنازہ کی چار تکبیریں پڑھیں اور سودہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا پر اپنے نماز جنازہ پڑھی تو اس پر ...تکبیریں ہی پڑھیں۔ اور مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے نجاشی کا جنازہ پڑھایا تو ...ہی تکبیریں پڑھی اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالےٰ عنہ حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا پر نماز جنازہ پڑھی تو چار تکبیریں پڑھی اور حضرت عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے نماز جنازہ ...میں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالےٰ عنہ پر چار تکبیریں پڑھی اور ملائکہ نے حضرت آدم علیہ السلام پر چار تکبیریں پڑھیں۔

۱۴۔ کبیری مصنفہ ابراہیم بن محمد بن ابراہیم تلمیذ الحلبی ابن ہمام ۱۴۱ ۵ ۔ وَاَنَّ اَبَابَکْرٍ الصِّدِّیقَ صَلّٰی عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَکَبَّرَ اَرْبَعًا۔

اور بے شک ابوبکر صدیق رضی اللہ نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم پر صلوٰۃ پڑھی تو چار تکبیریں کہیں۔

مذکورہ بالا چودہ دلائل سے ثابت ہوا کہ سنی شیعہ کا متفقہ فیصلہ ہے کہ خلفاء ثلٰثہ نے مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم پر بعد از وصال صلوٰۃ جنازہ ادا کی اور اختلاف ...مخالفین اسلام کا ڈالا ہوا ہے حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہما کی شمولیت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے صلوٰۃ میں بعد از وصال اظہر من الشمس ہے۔

شانِ اصحابِ مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم

میرے پیارے محبوب مصطفےٰ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خداوند کریم کے آخری رسول آخری نبی ہیں آپ کے بعد کوئی نبی یا رسول پیدا ہونا محال ہے کیونکہ خداوند کریم نے مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم پر نبوۃ و رسالت کو ختم فرما دیا ہے ہر نبی کا منشا خداوندی لوگوں کو راہ راست پر لانا اور خداوند کریم کے ساتھ بندوں کا تعلق لگانا ہوتا ہے چنانچہ جو تبلیغی کام میرے مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے تھوڑے عرصے میں کیا ہے ایک لاکھ چوبیس ہزار پیغمبروں سے کسی نے نہیں کیا اور جن کو آپ نے تبلیغ فرما کر مسلمان بنایا اور ان کو کلمہ توحید پڑھایا اور وہ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی صحبت میں رہے ان کو اصحاب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہا جاتا ہے۔ اور مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے خاص اصحاب جو ہر وقت مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے باڈی گارڈ رہے ان کے ایمان و اعمال کا نقشہ رب کریم نے قرآن کریم میں کھینچا اور ان کی تعریف قرآن مجید میں درج فرمائی اور مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم پر ایمان لانے والوں کو مسلمین متقین مومنین مصلحین محسنین اولیاء اللہ وغیرہم کے خطابات سے نوازا اور یہ بھی فیصلہ فرما دیا کہ یہ متقین اور مومنین اصحاب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم خصوصاً خلفاء اربعہ فجور و فسوق وغیرہ سے بطفیل محبوب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم مبرا تھے۔

نوٹ : دشمنان اصحاب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم خلفاء اربعہ کے کفار مکہ معظمہ و مدینہ طیبہ و ما حولہا میں بہت تھے اگر ان میں ایسے ہی عیوبات ہوتے جیسا کہ آج کل ان کے معاندین اتہام لگاتے ہیں تو وہ کفار مکہ و ما حولہا عیب جوئی نہ کرتے جب

کفار مکہ و مدینہ خلفاء اربعہ کی عیب جوئی نہ کر سکے جو ان کے روبرو رہنے والے تھے آ
آج ان کی عیب جوئی کرنا اظہار حسد کے سوا اور کچھ نہ سمجھا جاوے گا ہاں کفار
حجاز خلفاء مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم سے محض مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے غلام
کی وجہ سے ان کے دشمن تھے یہ کسی مذہب کی حدیث میں موجود نہیں کہ مصطفےٰ صلے
اللہ علیہ وسلم کے خلفاء بھی آپس میں ایک دوسرے کو برا سمجھتے تھے تو ارشاد خداوندی
ہوا کہ مومنین و مسلمین و متقین اصحاب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے مماثل مجرمین نہیں
ہوسکتے۔

مومنین مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم اور فاسقین خداوند کریم کے نزدیک یکساں نہیں ہوسکتے

القلم ۲۹/۲ } اَفَنَجۡعَلُ الۡمُسۡلِمِیۡنَ کَالۡمُجۡرِمِیۡنَ مَا لَکُمۡ کَیۡفَ تَحۡکُمُوۡنَ
مسلمین مجرموں کی مثل نہیں تمہیں کیا ہوا کس طرح تم فیصلہ کرتے ہو۔

ص ۲۳/۲ } اَمۡ نَجۡعَلُ الۡمُتَّقِیۡنَ کَالۡفُجَّارِ
کیا متقین کو ہم بدکاروں کی طرح بنا دیں گے (تمہارا یہ فیصلہ غلط ہے)

السجدہ ۲۱/۲ } اَفَمَنۡ کَانَ مُؤۡمِنًا کَمَنۡ کَانَ فَاسِقًا لَا یَسۡتَوٗنَ ۔
کیا ایمان لانے والا بدکار کی طرح ہو سکتا ہے دونوں برابر نہیں ہو سکتے۔

الجاثیہ ۲۵/۲ } اَمۡ حَسِبَ الَّذِیۡنَ اجۡتَرَحُوا السَّیِّاٰتِ اَنۡ نَّجۡعَلَهُمۡ کَالَّذِیۡنَ
اٰمَنُوۡا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ سَوَآءً مَّحۡیَاهُمۡ وَ مَمَاتُهُمۡ سَآءَ

مَا يَحْكُمُوْنَ ۔

کیا بُرے اعمال کرنے والوں نے یہ یقین کر لیا ہے کہ ہم ان کو ایمان دار اور اعمال صالحہ کرنے والوں کی طرح بنا دیں گے ایسے ایمان دار جن کی حیات و ممات یکساں ہے ۔ (بُرے آدمیوں کا نیک و بد کو یکساں یقین رکھنا) یہ بہت بُرا ہے جو وہ فیصلہ کرتے ہیں ۔ ان آیات کریمہ سے ثابت ہوا کہ حضرت ابوبکر صدیق و حضرت عمر حضرت عثمان و حضرت علی رضوان اللہ علیہم اجمعین ابوجہل و ابولہب جیسے نہیں ہو سکتے یہ تمہارا فیصلہ خداوند کریم کے نزدیک بُرا ہے ۔

۱ ۔ اصحاب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم رضوان اللہ علیہم اجمعین جن کا اسلام خداوند کریم کے نزدیک مسلم ہو هُوَ سَمّٰكُمُ الْمُسْلِمِيْنَ کی سند قرآنی موجود ہو ۔

۲ ۔ اصحاب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم جن کے ایمان کا آوازہ ربّ کریم قُوْلُوْا اٰمَنَّا کے ربی لاؤڈ سپیکر سے نکال کر دنیا کے ہر کونے میں پھیلائے ۔

۳ ۔ اصحاب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم جن کی فلاح یعنی قرآن پاک میں قَدْ اَفْلَحَ الْمُؤْمِنُوْنَ سے ہو ۔

۴ ۔ اصحاب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم جن کی تطہیر يُرِيْدُ اللّٰهُ لِيُطَهِّرَكُمْ سے تطہیر ربی ہو اور تُطَهِّرُهُمْ وَتُزَكِّيْهِمْ بِهَا سے تطہیر مصطفوی بھی ثابت ہو ۔

۵ ۔ اصحاب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم جن کا تزکیہ بھی مدینہ طیبہ کی کان مزکیہ میں وَيُزَكِّيْهِمْ سے ہو چکا ہو ۔

۶ ۔ اصحاب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم جن کی نورانیت نور مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم

سے منور ہو اور لِتُخْرِجَ النَّاسَ مِنَ الظُّلُمٰتِ اِلَی النُّوْرِ اِن کا منور ہونا شہادت قرآنی موجود ہو۔

۷۔ اصحاب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم جن کی تعلیم مدرسۃ محمدیہ مدینہ سے ہو اور رب کریم نے ان کو وَعَلَّمَكُمْ مَّا لَمْ تَكُوْنُوْا تَعْلَمُوْنَ کی سند علم قرآنی و مصطفوی عطا فرما دی ہو۔

۸۔ اصحاب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم جن کی اسلامی تبلیغ حقہ کی شہادت تَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَتَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ کھربوں کی تعداد میں ہر گھر ہر مسجد ہر دوکان ہر ملک میں بحیثیت قائل موجود ہو۔

۹۔ اصحاب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم جن کا رُشد صحیح اُولٰٓئِكَ هُمُ الرّٰشِدُوْنَ سے اعلان خداوندی ہو چکا ہو۔

۱۰۔ اصحاب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم جن کی ادائیگی فریضہ نماز کی پابندی کا شاہد رب کریم هُمْ عَلٰى صَلٰوتِهِمْ يُحَافِظُوْنَ سے ہو۔

۱۱۔ اصحاب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم جن کی نماز کی حقیقت هُمْ فِىْ صَلٰوتِهِمْ خٰشِعُوْنَ سے رب کریم نے امت محمدیہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کو سنا دی ہو۔

۱۲۔ اصحاب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم جن کے قیام اللیل کا ذکر اِنَّ رَبَّكَ يَعْلَمُ اَنَّكَ تَقُوْمُ اَدْنٰى مِنْ ثُلُثَيِ الَّيْلِ وَنِصْفَهٗ وَثُلُثَهٗ وَطَآئِفَةٌ مِّنَ الَّذِيْنَ مَعَكَ سے بمعیت مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم رب کریم فخریہ بیان فرمائے۔

۱۳۔ اصحاب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم جن کی زبان سے جو بات نکلے یا جو ان سے اعمال صادر ہوں تو برائی کی طرف رغبت نہ ہونے کا شان رب کریم هُمْ عَنِ اللَّغْوِ

مُعْرِضُوْنَ سے صفائی پیش فرمائے۔

۱۴۔ اصحاب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم جن کی زکوٰۃ کی منظوری هُمْ لِلزَّكٰوةِ فٰعِلُوْنَ سے منظور و قبول ہو۔

۱۵۔ اصحاب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم جن کے امین ہونے کی اور وعدہ وفا کرنے کی تعریف رب کریم وَالَّذِيْنَ هُمْ لِاَمٰنٰتِهِمْ وَعَهْدِهِمْ رٰعُوْنَ سے قرآن میں ثبت فرمائے۔

۱۶۔ اصحاب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم جن کی ہجرت و نصرت ۲۱ خدائی سندوں میں مرصع ہو اَلسّٰبِقُوْنَ الْاَوَّلُوْنَ اور انصار اللہ کے تمغے ان کی وردیوں پر چسپاں ہوں۔

۱۷۔ اصحاب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم جن کا اسلحہ خُذُوْا حِذْرَكُمْ سے سرکاری عطیہ ہو۔

۱۸۔ اصحاب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم جن کا راشن رَزَقْنٰكُمْ مِّنَ الطَّيِّبٰتِ سے سرکاری ٹسٹ شدہ طیب ہو۔

۱۹۔ اصحاب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم جن کی پیاس بجھانے کے لئے آب زمزم ہو یا مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے دست پاک کے معجزے کے چشمے کا پانی سلسبیل ہر وقت میسر ہو۔

۲۰۔ اصحاب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم جن کا پلنگ ثَانِیَ اثْنَیْنِ ہو۔

۲۱۔ اصحاب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم جن کا تکیہ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کا ران مبارک ہو۔

۲۲۔ اصحاب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم جن کی گود مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کا جھولا ہو۔

۲۳۔ اصحاب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم جن کے کندھے مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی کرسی ہو۔

۲۴۔ اصحاب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم جن کا تاج نَصْرٌ مِّنَ اللّٰهِ وَفَتْحٌ قَرِيْبٌ ہو۔

۲۵۔ اصحاب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم جن کے وعدے میں اللہ تعالےٰ و رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ہوں۔

۲۶۔ اصحاب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم جن پر رب کریم ہمیشہ صلوٰۃ پڑھے اور ھُوَ الَّذِیْ یُصَلِّیْ عَلَیْکُمْ کی تحریر عطا فرمائے۔

۲۷۔ اصحاب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم جن کی امداد کو امداد ربی با الملائکہ یُمْدِدْکُمْ رَبُّکُمْ بِخَمْسَۃِ اٰلَافٍ مِّنَ الْمَلٰٓئِکَۃِ موجود ہو۔

۲۸۔ اصحاب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم اگر جنگل میں ہوں تو ان کے شان میں وہیں آیات الٰہیہ نازل ہوں اگر شہر میں ہوں تو وہیں اگر گھروں میں ہوں تو وہیں رب کریم ان کا قرآن میں مدح فرمائے۔ لونڈیوں کے پاس ہوں تو ان کے شان کی حفاظت با آیات الٰہیہ رب کریم قرآن پاک میں فرمائے۔

۲۹۔ اصحاب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم جن کی آرام گاہ ریاض الجنۃ ہے

۳۰۔ اصحاب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم جن کو جنت الفردوس تحریر خداوندی سے لکھا ہو۔

۳۱۔ اصحاب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم جن کو ظاہری باطنی انعام اَسْبَغَ عَلَیْکُمْ نِعَمَہٗ ظَاھِرَۃً وَّبَاطِنَۃً حاصل ہو۔

۳۲۔ اصحاب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم جن کا رب کریم نے حکم یَدُ اللّٰهِ فَوْقَ اَیْدِیْھِمْ سے تھاما ہوا ہے۔

۳۳۔ اصحاب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم جن کے غلام کے جوتوں کو جنت بوسہ دے۔

۳۴۔ اصحاب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم جن کی نمازیں عالمین کے پیشوا کی اقتدا میں ہوں۔

۳۵۔ اصحابِ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم جن کی اقتدا میں عالمین کے امام نمازیں ادا فرمائیں۔

۳۶۔ اصحابِ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم جن کا مقام نماز بیت اللہ اور مسجد نبوی صلے اللہ علیہ وسلم ہو۔

۳۷۔ اصحابِ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم جو فاتح بیت اللہ ہوں۔

۳۸۔ اصحابِ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم جن کا جائے نماز میدانِ جنگ رہتا ہو۔

۳۹۔ اصحابِ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم جن کا دیدار جنت کی حوریں جنت کے دروازے کھول کر کریں۔

۴۰۔ اصحابِ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم جن کے گوشہ جگر صاحبزادیاں دامنِ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم میں رضائے مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کا آئینہ ہوں۔

۴۱۔ اصحابِ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم جن کی صاحبزادیاں مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے سجدہ گاہ کی زینت ہوں۔

۴۲۔ اصحابِ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم جو مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی دامادگی سے علمدار ہوں۔

۴۳۔ اصحابِ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم جنہوں نے اپنے اقرباء کو پس پشت ڈال کر اپنی تمام عمر مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی اطاعت میں گزاری ہو۔

۴۴۔ اصحابِ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم جن کے تمام اعمالِ صالحہ و عبادات مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے زیرِ نظر مقبولیت کی مہر سے مرصع ہوں۔

ان کو برا وہی کر سکتا ہے جو شانِ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم سے بے خبر ہو۔ اور ان سے عناد اس کو ہو سکتا ہے جس کو مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے روبرو پیش ہونے کا یقین نہ ہو۔

انبیاء علیہم السلام کا کام چونکہ تبلیغ دین حقہ ہوتا ہے سو میرے پیارے محبوب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی تکالیفیں برداشت کر کے مخلوق خداوند کریم کو دین حقہ اسلام کی ہدایت فرمائی ہدایت وہ نعمت ہے جو رب کریم نے جن کو ہدایت بخشی وہ خداوند کریم کے قریبی ہو گئے معلوم ہوا کہ ہدایت قرب خداوندی کو مستلزم ہے اب ہدایت کا ذکر قرآن کریم سے عرض کرتا ہوں۔ کیونکہ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم اور تمام انبیاء علیہم السلام کا فرض منصبی ہدایت ہے جس نبی اللہ نے کسی کو ہدایت نہیں دی اس نے اپنی نبوت کا فرض ادا نہیں فرمایا۔

ہدایت

النمل ۲۰/۲ مَنِ اھْتَدٰی فَاِنَّمَا یَھْتَدِیْ لِنَفْسِہٖ وَمَنْ ضَلَّ فَقُلْ اِنَّمَآ اَنَا مِنَ الْمُنْذِرِیْنَ ۔

جس شخص نے ہدایت پائی تو اور کوئی بات نہیں اپنے نفس کے لئے ہدایت پاتا ہے اور جو شخص گمراہ ہوا تو حضور فرما دیجئے اور کوئی بات نہیں میں ڈرانے والوں سے ہوں

اس آیت کریمہ سے ثابت ہوا کہ جو شخص ہدایت خداوندی کو قبول کر کے قرآن کریم پر ایمان لا کر قرآنی اصولوں پر کاربند ہو گیا اور اطاعت مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم میں اپنی زندگی بسر کی تو اس کا بدلہ اسی کو ملے گا۔

حضرت آدم علیہ السلام نے مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کا وسیلہ لیا اور ہدایت اللہ کو قبول فرمالیا تو وہ ہدایت انہی کے کام آئی جو جنت سے نکلے ہوئے کو یہ ہدایت ہی دوبارہ جنت میں لے گئی ایسے ہی تمام انبیاء علیہم السلام نے ہدایت خداوندی کو قبول فرمایا تو وہ بھی اور

ان کی اس ہدایت کو قبول کرنے والے بھی اللہ والے بن گئے تو اللہ تعالےٰ نے ان کو نبی اللہ کی معیت نصیب فرمائی۔

مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے بھی خدائی ہدایت کو ہی قبول فرمایا اور رب کریم نے آپ کے تمام صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کو بھی ہدایت ہی عطا فرمائی تو اللہ تعالےٰ کا وعدہ ہوا کہ مَنِ اهْتَدٰى فَاِنَّمَا يَهْتَدِىْ لِنَفْسِهٖ جس جس نے اس مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی ہدایت کو قبول کیا وہ ہدایت اس کے کام آئے گی۔

مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی صحبت جس جس کو باایمان ایک آن بھر بھی نصیب ہوئی اس کا مقابلہ دنیا کا کوئی مومن یا غوث و قطب و ابدال جس کا تمام عمر ایک سانس عبادت خداوندی سے ضائع نہ ہو پھر بھی وہ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے اس آنی صحبت کی صحابیت کا مقابلہ نہیں کر سکتا چہ جائیکہ کوئی فرقہ کوئی قوم کوئی شخص ان اصحاب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کا مقابلہ کرے جنہوں نے از ابتدائے نبوت تا وصال مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم آپ کے ساتھ عمر گزاری اسلام لانے میں اول آئے ایمان میں مضبوط رہے حضور صلے اللہ علیہ وسلم کی خاطر وطن گھر اولاد بیوی برادری مال و دولت سب کچھ قربان کر دیا مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جن کی نماز اکٹھی روزہ اکٹھا حج اکٹھی مال اکٹھا سفر اکٹھا جنگ اکٹھا کلام میں ہمکلامی اکٹھی مشورہ دینی و دنیوی ان سے ہو تو ان کی ہدایت پر کسی مومن مسلمان کو شبہ کیسے ہو سکتا ہے۔

پہلے سب سے حضرت آدم علیہ السلام کو اللہ نے ہدایت دی

البقرہ ۴ : قُلْنَا اهْبِطُوْا مِنْهَا جَمِيْعًا فَاِمَّا يَاْتِيَنَّكُمْ مِّنِّىْ هُدًى

فَمَنْ تَبِعَ هُدَايَ فَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ٥ وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا

وَكَذَّبُوْا بِآيَاتِنَا أُولٰئِكَ أَصْحٰبُ النَّارِ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ۔

ہم نے کہا تم جنت سے تمام اتر جاؤ پھر اگر تمہارے پاس میری طرف سے ہدایت آئے تو جس شخص نے میری ہدایت کی تو ان پر کوئی خوف نہیں اور نہ وہ غمناک ہوں گے اور جن لوگوں نے کفر کیا اور ہماری آیتوں کو جھٹلایا یہی ہیں دوزخ والے وہ دوزخ میں ہمیشہ رہیں گے ۔

اللہ تعالیٰ جل جلالہ حضرت آدم علیہ السلام اور حوا علیہا السلام کو فرمایا کہ تم جنت سے نکل جاؤ اگر میری طرف سے ہدایت آئی تو جس شخص نے میری ہدایت کی اتباع کی تو ان پر کوئی غم نہیں تو ثابت ہوا کہ ہدایت قبولیت خداوندی کا معیار ہے خداوندی ہدایت کی اتباع جنت سے نکلے ہوئے کو بھی پھر جنت میں لے جاتی ہے حضرت آدم علیہ السلام برسوں روتے رہے کچھ نہ بنا رب کریم نے توجہ نہ فرمائی جب میرے پیارے محبوب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کا اسم پاک لے کر التجا کی تو رب العزت نے فوراً دعا منظور فرمائی اور ایسی منظور فرمائی کہ حضرت آدم علیہ السلام کی اولاد جو جنت سے باہر نکلے ہوئے کی پیدا ہوئی انہوں نے بھی اگر حضور صلے اللہ علیہ وسلم کا نام لیا تو فوراً ان کو بھی جنت مل گیا تو معلوم ہوا کہ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم ہی مجسمہ ہدایت ہیں جس نے آپ کا دامن ایمان سے تھام لیا اس پر دوزخ کی آگ حرام ہو گئی تو ہدایت خداوندی کی جس شخص نے اتباع کی اس نے فَمَنْ تَبِعَ هُدَايَ پر عمل کر لیا اور فَمَنْ تَبِعَ هُدَايَ کی صورت یہ ہے کہ مَنْ يُّطِعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْ أَطَاعَ اللّٰهَ تو جن صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے مَنْ يُّطِعِ الرَّسُوْلَ کا قانون خداوندی سن کر

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی غلامی منظور کر لی اور آپ کی اتباع میں ہی اپنی عمر صرف کر دی کوئی نماز ایسی نہیں جس میں ان کا نام آپ کی اقتداء میں دفتر محمدی صلے اللہ علیہ وسلم میں درج نہ ہو کوئی روزہ ایسا نہیں جو دفتر محمدی صلے اللہ علیہ وسلم میں اُن کا نام درج نہ ہو۔ کوئی حج ایسا نہیں جس کی ادائیگی دفتر محمدیہ صلے اللہ علیہ وسلم میں ان کا نام درج نہ ہو کوئی زکوٰۃ کوئی صدقہ کوئی جنگ ایسا نہیں کہ ان کی جنگی کارکردگی دفتر محمدی صلے اللہ علیہ وسلم میں درج نہ ہو کیوں نہ ہو جن کی بنیاد میرے مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے رکھی ہو ان کی تعمیر کیسے غلط ہو سکتی ہے جن کو کلمہ طیبہ میرے مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے پڑھا کر اسلام میں داخل کیا ہو اور هُوَ سَمّٰكُمُ الْمُسْلِمِيْنَ کی سند رب کریم نے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کو عطا کر دی ہو دنیا کی کوئی طاقت کوئی مذہب کوئی فرقہ کوئی جماعت ایسی نہیں جو ان کو اسلام و ایمان سے خارج کر سکے کیونکہ تمام نے اپنا وطیرہ مَنْ يُّطِعِ الرَّسُوْلَ پر عمل کر کے وہ فَمَنْ تَبِعَ هُدَايَ کے مصداق بن گئے اور جو شخص فَمَنْ تَبِعَ هُدَايَ کا عامل بنا وہ فَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ کا ضرور مستحق ہو گیا کیونکہ وعدہ خداوندی ہے اور جو شخص صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کو معاذ اللہ جنتی نہ سمجھے تو اس نے حضرت آدم علیہ السلام اور حوا علیہا السلام کو بھی جنتی نہیں سمجھا اور اگر حضرت آدم علیہ السلام مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کا صرف اسم پاک لے کر فَمَنْ تَبِعَ هُدَايَ کے عامل ہو کر جنت میں جا سکتے ہیں تو تیئس ۲۳ تیئس ۲۳ برس براہ راست بالمشافہ حضور کی اتباع کرنے والے جنتی کیوں نہیں ہو سکتے اپنے اعمال کو دیکھو اور اپنی زبانوں کے کرتب دیکھو کہ تم کیا کر رہے ہو اور کس لائق ہو انہوں نے کیا کیا اور انہیں کیا ملا فافہم۔

تمام انبیاء علیہم السلام کو ربّ کریم نے صراطِ مستقیم کی ہدایت دی

وَتِلْكَ حُجَّتُنَا آتَيْنَاهَا إِبْرَاهِيمَ عَلَىٰ قَوْمِهِ نَرْفَعُ دَرَجَاتٍ
مَنْ نَشَاءُ إِنَّ رَبَّكَ حَكِيمٌ عَلِيمٌ وَوَهَبْنَا لَهُ إِسْحَاقَ وَ
كُلًّا هَدَيْنَا وَنُوحًا هَدَيْنَا مِنْ قَبْلُ وَمِنْ ذُرِّيَّتِهِ دَاوُودَ وَسُلَيْمَانَ وَ
أَيُّوبَ وَيُوسُفَ وَمُوسَىٰ وَهَارُونَ وَكَذَٰلِكَ نَجْزِي الْمُحْسِنِينَ وَزَكَرِيَّا
وَيَحْيَىٰ وَعِيسَىٰ وَإِلْيَاسَ كُلٌّ مِنَ الصَّالِحِينَ وَإِسْمَاعِيلَ وَالْيَسَعَ وَيُونُسَ
وَلُوطًا وَكُلًّا فَضَّلْنَا عَلَى الْعَالَمِينَ وَمِنْ آبَائِهِمْ وَذُرِّيَّاتِهِمْ وَإِخْوَانِهِمْ
وَاجْتَبَيْنَاهُمْ وَهَدَيْنَاهُمْ إِلَىٰ صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ ذَٰلِكَ هُدَى اللَّهِ يَهْدِي
بِهِ مَنْ يَشَاءُ مِنْ عِبَادِهِ وَلَوْ أَشْرَكُوا لَحَبِطَ عَنْهُمْ مَا كَانُوا يَعْمَلُونَ

(الانعام ع ۱۰)

اور یہ ہماری دلیل ہے جو ہم نے ابراہیم علیہ السلام کو اس کی قوم کے سامنے دی ہم جس کے چاہتے ہیں درجے بلند کرتے ہیں بے شک آپ کا رب بڑا دانا جاننے والا ہے اور ابراہیم علیہ السلام کو ہم نے اسحٰق علیہ السلام اور یعقوب علیہ السلام دیے تمام کے تمام کو ہم نے ہدایت دی اور پہلے نوح علیہ السلام کو ہدایت دی اور اس کی اولاد سے داؤد علیہ السلام اور سلیمان علیہ السلام اور ایوب علیہ السلام اور یوسف علیہ السلام اور موسیٰ علیہ السلام اور ھرون علیہ السلام کو اور اسی طرح بدلہ دیتے ہیں ہم نیکی کرنے والوں کو اور زکریا علیہ السلام اور یحییٰ علیہ السلام اور عیسیٰ علیہ السلام اور الیاس علیہ السلام تمام کے تمام نیکوں سے تھے اور اسماعیل علیہ السلام اور الیسع اور یونس علیہ السلام اور لوط علیہ السلام اور تمام کو ہم نے جہان والوں پر فضیلت دی اور ان کے باپ دادوں

اور ان کی اولادوں سے اور ان کے بھائیوں سے اور ہم نے ان کو چنا اور ان کو ہم نے ہدایت دی سیدھے راستے کی یہ ہے اللہ تعالےٰ کی ہدایت جس کو چاہتا ہے اس کو ہدایت دیتا ہے اپنے بندوں سے اور اگر انہوں نے شرک کیا جو وہ اعمال کرتے ہیں تو ان کے اعمال مٹ جائیں گے۔

اس آیت کریمہ سے ثابت ہوا کہ تمام انبیاء علیہم السلام کو رب کریم نے صراط مستقیم کی ہدایت عطا فرمائی اور نبوۃ عطا فرمائی اگر انبیاء علیہم السلام کو رب کریم نے ہدایت عطا فرمائی پر مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی غلامی دی تو وہ کیسے بدل سکتے ہیں پہلے انبیاء علیہم السلام سے بدلا ہوا تم دکھاؤ تو ہم تسلیم کرینگے۔ کہ واقعی خدا کی ہدایت کاملہ نہیں ہے اور اگر نہیں بدل سکتا بلکہ اگر ذراسی کوتاہی بھی ہو جائے تو اس کو فوراً معاف کیا گیا ایسے ہی صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین سے اگر کسی موقعہ پر غلطی ہو گئی تو رب کریم نے فوراً معاف فرما دیا۔

خداوند کریم صراط مستقیم پر ہے

هود ۱۲/۵ } اِنَّ رَبِّیْ عَلٰی صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ ۝
بے شک میرا رب صراط مستقیم پر ہے۔

ایمانداروں کو اللہ تعالےٰ خود صراط مستقیم کی ہدایت دیتا ہے

الحج ۱۷/۷ } وَاِنَّ اللّٰهَ لَهَادِ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اِلٰی صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ ۝

بے شک اللہ تعالٰے ضرور ہدایت دیتا ہے ایمان والوں کو صراط مستقیم کی طرف

۲۔ الانعام ۷/۴ } مَنْ یَّشَاِ اللّٰہُ یُضْلِلْهُ وَمَنْ یَّشَاْ یَجْعَلْهُ عَلٰی صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ
جس کو اللہ چاہتا ہے گمراہ کرتا ہے اور جس کو چاہتا ہے صراط مستقیم پر کرتا ہے۔

۳۔ الحج ۱۷/۲ } وَاَنَّ اللّٰہَ یَھْدِیْ مَنْ یُّرِیْدُ ۝
اور بے شک اللہ تعالٰے جس کو ارادہ فرماتا ہے ہدایت دیتا ہے

۴۔ النور ۱۸/۶ } وَاللّٰہُ یَھْدِیْ مَنْ یَّشَآءُ اِلٰی صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ ۝
اور اللہ تعالٰے جس کو چاہتا ہے صراط مستقیم کی ہدایت دیتا ہے

۵۔ بنی اسرائیل ۵/۱۱ } وَمَنْ یَّھْدِ اللّٰہُ فَھُوَ الْمُھْتَدِ ۝
اور جس شخص کو اللہ تعالٰے ہدایت دیتا ہے تو وہ ہدایت پر ہے

۶۔ الکہف ۱۵/۲ } مَنْ یَّھْدِ اللّٰہُ فَھُوَ الْمُھْتَدِ وَمَنْ یُّضْلِلْ فَلَنْ تَجِدَ لَهُ وَلِیًّا مُّرْشِدًا ۝

جس شخص کو اللہ تعالٰے ہدایت دیتا ہے تو وہ ہدایت پر ہے اور جس شخص کو گمراہ کرتا ہے تو ہرگز نہ پائیں گے آپ اس کے لئے کوئی ولی مرشد۔

۷۔ النساء ۶/۲۴ } فَاَمَّا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا بِاللّٰہِ وَاعْتَصَمُوْا بِهٖ فَسَیُدْخِلُھُمْ فِیْ رَحْمَةٍ مِّنْهُ وَفَضْلٍ وَّیَھْدِیْھِمْ اِلَیْهِ صِرَاطًا مُّسْتَقِیْمًا ۝

تو لیکن جو لوگ اللہ تعالٰے کے ساتھ ایمان لائے اور مضبوط ہوئے وہ اللہ کے ساتھ تو عنقریب ان کو اللہ تعالٰے اپنی رحمت میں جلدی داخل فرمائے گا اپنے اختیار اور

...سے اور ہدایت دے گا ان کو اپنی طرف جو صراط مستقیم ہے۔

یونس ۱۱/۱ } اِنَّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ یَهْدِیْهِمْ رَبُّهُمْ بِاِیْمَانِهِمْ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهِمُ الْاَنْهٰرُ فِیْ جَنّٰتِ النَّعِیْمِ

بے شک جو لوگ ایمان لائے اور انہوں نے اعمال صالحہ کئے ان کا رب ان کے ...ان کے سبب ان کو ہدایت دے گا نعمتوں والے جنتوں کی طرف جن کے نیچے نہریں ...ری ہوں گی۔

...ضرت ابراہیم علیہ السلام کو اللہ کریم نے صراط مستقیم کی ہدایت دی

...نحل ۱۴/۱۶ } اِنَّ اِبْرٰهِیْمَ كَانَ اُمَّةً قَانِتًا لِّلّٰهِ حَنِیْفًا وَلَمْ یَكُ مِنَ الْمُشْرِكِیْنَ شَاكِرًا لِّاَنْعُمِهِ اجْتَبٰهُ وَهَدٰىهُ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ

بے شک ابراہیم علیہ السلام امام تھے اللہ تعالیٰ کے فرمانبردار تھے اور مشرکوں ...سے نہ تھے اللہ کی نعمتوں کا شکریہ کرنے والا جو چنا اُسنے ان کو اور اس کو ہدایت دی ...صراط مستقیم کی طرف۔

نوٹ:۔ جب میرے رب کریم نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو ہدایت دی تو ان کو ...کوئی طاقت گمراہ نہ کر سکی تو اصحاب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کو جب رب کریم نے ہدایت ...دی تو ان کو دنیا کی کوئی طاقت گمراہ نہیں کر سکتی۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام اور ھرون علیہ السلام کو بھی اللہ کریم نے صراط مستقیم کی ھدایت دی

صفت ۳۷/۱۱۸ } وَهَدَيْنٰهُمَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ ۝
اللہ تعالیٰ نے دونوں کو صراط مستقیم کی ہدایت دی۔

اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام و ھرون علیہ السلام کو ھدایت دی تو ان کو بھی طاقت فرعونی و قارونی گمراہ نہ کرسکی ایسے ہی خلفاء اصحاب مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وسلم کو میرے پیارے محبوب مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے ہدایت دی رب کریم نے ہدایت بخشی ان کو طاقت ابوجہل و ابولہبی گمراہ نہ کرسکی تو آج چودہ سو سال بعد ان کو کون گمراہ کہہ سکتا ہے۔

ربّ کریم کا مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وسلم سے صراط مستقیم کا وعدہ

الفتح ۲۶/۱ } وَيَهْدِيَكَ صِرَاطًا مُّسْتَقِيْمًا۔ اور اللہ تعالیٰ آپ کو صراط مستقیم کی ہدایت دے گا۔

اس آیت کریمہ میں رب کریم نے مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وسلم سے وعدہ فرمایا کہ اللہ تعالیٰ آپ کو ہر کام ہر بات میں صراط مستقیم کی ہدایت دے گا۔ آگے پھر سوال ہوتا تھا کہ کیا مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وسلم غلطی پہ چلے یا صراط مستقیم پہ تو اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا کہ آپ صراط مستقیم پہ ہیں۔

مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم صراط مستقیم پر تھے اور ہیں اور رہیں گے

یٰسین ۲۲/۱ } یٰسٓ وَالْقُرْاٰنِ الْحَکِیْمِ اِنَّکَ لَمِنَ الْمُرْسَلِیْنَ عَلٰی صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ۔

قرآن حکیم کی قسم بے شک آپ ضرور رسولوں سے ہیں صراط مستقیم پر ہیں۔

زخرف ۲۵/۴ } اِنَّکَ عَلٰی صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ ۝

اے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم بے شک آپ صراط مستقیم پر ہیں۔

الحج ۱۷/۹ } اِنَّکَ لَعَلٰی هُدًی مُّسْتَقِیْمٍ۔

بے شک آپ حضور سیدھی ہدایت پر ہیں۔

مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کا اقرار کہ مجھے رب کریم نے صراط مستقیم کی ہدایت دی

الانعام ۸/۲۰ } قُلْ اِنَّنِیْ هَدٰىنِیْ رَبِّیْۤ اِلٰی صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ ۝

فرما دیجئے حضور بے شک مجھے میرے رب نے صراطِ مستقیم کی طرف ہدایت دی۔

ان مذکورہ آیات قرآنیہ سے ثابت ہوا کہ رب کریم کا قول و فعل بلکہ ہر عمل صراط مستقیم ہے اور تمام انبیاء علیہم السلام کو اللہ تعالےٰ نے صراط مستقیم کی ہی ہدایت دی خصوصاً مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کا بھی ہر قول و فعل صراط مستقیم پر ہے کا ارشاد خداوندی

موجود ہے مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کا اقرار بھی صراط مستقیم کا ثابت ہوا پھر ارشاد خداوندی ہوتا ہے کہ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے اصحاب آپ کے ساتھی جن کو مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے مومن بنایا ہے وہ بھی صراط مستقیم پر ہیں ملاحظہ ہو۔

مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھیوں کو رب کریم نے صراط مستقیم کی ہدایت دی

النساء ۵/۵ } يُرِيدُ اللّٰهُ لِيُبَيِّنَ لَكُمْ وَيَهْدِيَكُمْ سُنَنَ الَّذِينَ مِن قَبْلِكُمْ وَيَتُوبَ عَلَيْكُمْ وَاللّٰهُ عَلِيمٌ حَكِيمٌ ۔

اللہ تعالےٰ ارادہ رکھتا ہے تاکہ تمہارے لئے بیان فرمائے اور تم کو ان لوگوں کے طریقے کی ہدایت دے جو تم سے پہلے تھے اور ارادہ رکھتا ہے کہ تمہاری طرف توجہ خاص فرمائے اور اللہ تعالےٰ بڑا جاننے والا بڑی حکمت والا ہے۔

الفتح ۲۶/۳ } وَيَهْدِيَكُمْ صِرَاطًا مُّسْتَقِيمًا ۔
اور اے مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھیو اللہ تعالےٰ تمہیں صراط مستقیم کی ہدایت دیتا ہے۔

النساء ۵/۹ } وَلَهَدَيْنَاهُمْ صِرَاطًا مُّسْتَقِيمًا ۝
اور ضرور ہم نے ان کو ہدایت دی صراط مستقیم کی طرف۔

اصحاب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کو خداوند نے ہدایت دی

البقرہ ۲/۲۶ فَهَدَى اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لِمَا اخْتَلَفُوْا فِيْهِ مِنَ الْحَقِّ بِاِذْنِهٖ
وَاللّٰهُ يَهْدِيْ مَنْ يَّشَاۤءُ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ۔

البقرہ ۳/۴ لَيْسَ عَلَيْكَ هُدٰىهُمْ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ يَهْدِيْ
مَنْ يَّشَاۤءُ ۔

مومنین کو قرآن بھی ہدایت دیتا ہے

النمل ۱۹/۱ تِلْكَ اٰيٰتُ الْقُرْاٰنِ وَكِتَابٍ مُّبِيْنٍ هُدًى وَّبُشْرٰى
لِلْمُؤْمِنِيْنَ ○

حم السجدہ ۲۴/۵ قُلْ هُوَ لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا هُدًى وَّشِفَاۤءٌ وَالَّذِيْنَ
لَا يُؤْمِنُوْنَ فِيْۤ اٰذَانِهِمْ وَقْرٌ"

فرما دیجئے یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم وہ ایمانداروں کے لئے ہدایت ہے اور شفا ہے اور بے ایمانوں کے کانوں میں بوجھ ہے۔

مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنے ساتھیوں کو صراط مستقیم کی ہدایت دی

المومنون ۱۸/۴ وَاِنَّكَ لَتَدْعُوْهُمْ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ○

اور بے شک آپ ان کو صراط مستقیم کی دعوت دیتے ہیں۔

الشوریٰ ۲۵/۵ } وَاِنَّكَ لَتَهْدِيْٓ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ۝
اور ضرور آپ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم البتہ ہدایت دیتے ہیں صراط مستقیم کی طرف۔

تو اصحاب مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو رب کریم نے ہدایت عنایت فرمائی اور صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے ہدایت قبول فرمائی اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی وہی ہدایت پیش فرمائی وہ بھی صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے قبول فرمائی تو ارشاد خداوندی ہوتا ہے۔

طٰہٰ ۱۶/۲ } وَالسَّلٰمُ عَلٰى مَنِ اتَّبَعَ الْهُدٰى
سلام ہو اس شخص پر جس نے ہدایت کی تابعداری کی۔

تو اس آیت کریمہ سے ثابت ہوا کہ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے تمام اصحاب پر رب کریم سلام بھیجتا ہے۔

مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب کا راستہ صراط مستقیم ہے

الانعام ۸/۹ } وَاَنَّ هٰذَا صِرَاطِيْ مُسْتَقِيْمًا فَاتَّبِعُوْهُ ۚ وَلَا تَتَّبِعُوا السُّبُلَ فَتَفَرَّقَ بِكُمْ عَنْ سَبِيْلِهٖ

اور بے شک یہی میرا راستہ سیدھا راستہ ہے تو تم اس کے پیچھے چلو اور نہ پیچھے چلو تم غیر راستوں کے وہ غیر راستے تمہیں صراط مستقیم سے علیحدہ کر دے گا۔

الانعام ۸/۱۵ } هٰذَا صِرَاطُ رَبِّكَ مُسْتَقِيْمًا یہی آپ کے رب کا راستہ سیدھا ہے

مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھیوں کے سوا کا راستہ شیطانی راستہ ہے

قَالَ فَبِمَا اَغْوَيْتَنِيْ لَاَقْعُدَنَّ لَهُمْ صِرَاطَكَ الْمُسْتَقِيْمَ۔
الاعراف ۲ } ابلیس نے کہا میں قسم کھاتا ہوں کہ تو نے مجھے گمراہ کیا ضرور میں ان کے صراط مستقیم کے راستے پر بیٹھوں گا۔

مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کا اپنی نمازوں میں اپنے ساتھیوں کے لیے صراط مستقیم کی دعا کرنا

فاتحہ ۱ } اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّيْنَ

یا اللہ ہدایت دے تو ہمیں صراط مستقیم کی راستہ ان لوگوں کا جن پہ تو نے انعام کیا ہے نہ جن پہ غضب کیا گیا اور نہ ہی گمراہوں کا۔

پانچوں وقت دربار خداوندی میں مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم دعا فرماویں۔ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ یا اللہ ہم سب کو سیدھے راستے کی ہدایت دے اور آپکے ساتھی آمین فرماویں کہ یا اللہ ہماری دعا بھی منظور و قبول فرما اور اللہ تعالےٰ انکی ہدایت پر لانے کی کوشش فرماوے اور جواب نفی سے نہ دے بلکہ اثباتی جواب ملے وَيَهْدِيَكُمْ صِرَاطًا مُّسْتَقِيْمًا اور بزبان مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم خطاب فرمایا وَلَهَدَيْنَاهُمْ صِرَاطًا مُّسْتَقِيْمًا کہ اے محمد صلے اللہ علیہ وسلم تیرے ساتھیوں نے اور تم نے میرے دربار میں اِهْدِنَا الصِّرَاطَ

المستقیم کی دعائیں کی ہیں تو میں نے قبول فرمالی وَلَهَدَيْنٰهُمْ صِرَاطًا مُّسْتَقِيْمًا۔

صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے ہدایت کی تابعداری کی

البقرہ ۲/۱۷ { وَمَا جَعَلْنَا الْقِبْلَةَ الَّتِیْ كُنْتَ عَلَيْهَاۤ اِلَّا لِنَعْلَمَ مَنْ يَّتَّبِعُ الرَّسُوْلَ مِمَّنْ يَّنْقَلِبُ عَلٰى عَقِبَيْهِ ۚ وَاِنْ كَانَتْ لَكَبِيْرَةً اِلَّا عَلَى الَّذِيْنَ هَدَى اللّٰهُ ۚ وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُضِيْعَ اِيْمَانَكُمْ ۚ اِنَّ اللّٰهَ بِالنَّاسِ لَرَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ۔

جس قبلے پر آپ تھے ہم نے اس کو ایسے نہیں بنایا مگر تاکہ ہم ظاہر کر دیں کہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی کون اتباع کرتا ہے اور کون اپنی دونوں ایڑیوں پر بدلتا ہے یہ کوئی بڑی بات نہیں مگر جن لوگوں کو اللہ تعالےٰ نے ہدایت دی اور اللہ تعالےٰ کو یہ لائق نہیں کہ تمہاری نمازوں کو ضائع کر دے بے شک اللہ تعالےٰ لوگوں پر بڑا بڑا بے شمار رحم فرمانے والا ہے۔

تو اس آیۃ کریمہ سے بھی اصحاب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے ایمان کی واضح دلیل ہے کہ اللہ تعالےٰ نے فرمایا کہ میں نے مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کا قبلہ بیت المقدس کو بدل کر بیت الحرام کو اسی لئے مقرر فرمایا ہے تاکہ معلوم ہو جائے کہ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی اطاعت میں کون آپ کی اتباع کرتا ہے اور کون نافرمانی کرتا ہے تو خلفاء اربعہ رضوان اللہ علیہم و دیگر اصحاب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کا آپ کی اتباع میں قبلہ بدل کر امتحان خداوندی میں پاس ہونا اور خداوند کریم کا ان کو اس میں ایمانی سند عطا فرمانا یہ خلق کے لئے خلفاء اصحاب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کا مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے متبع ہونے کا بیّن ثبوت ہے۔

اب تم کہو کہ وہ صراط مستقیم پر نہ تھے تو لازم آئے گا کہ معاذ اللہ خدا نے بھی کوشش فرمائی تو کام رہا تو یہ کہنا بھی کفر اور اصحاب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کا امتحان میں پاس ہونا اور رب کریم کا ان کو سند عطا فرمانا الوصیت حقیقی پر اتہام ہے اور یہ کہو کہ خداوند کریم نے ہدایت دی لیکن وہ بعد میں بدل گئے تو یہ بھی جھوٹ کیونکہ خدائی وعدہ وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُضِلَّ قَوْمًا بَعْدَ اِذْ هَدٰىهُمْ اللہ تعالے جس کو ہدایت دیتا ہے پھر اس کا گمراہ ہونا ممکن ہی نہیں۔

تو ثابت ہوا کہ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے سابقیوں کا مقتدیوں کا بیعت کرنے والے اصحاب کا بعد میں بدلنا محال مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی اطاعت میں جنہوں نے آبائی دین کو بدل دیا اور جنہوں نے مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے مخالفین برادری کا مقابلہ کیا مال و دولت ملک جہالت کو بدل ڈالا وہ بعد میں کیسے بدل سکتے تھے اور یہ بھی ثابت ہو گیا کہ اصحاب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم صراط مستقیم رب کریم سے طلب کرتے رہے اور اللہ تعالے نے بھی ان کو صراط مستقیم عطا فرما دیا وہ صراط مستقیم پر خداوند کریم بھی صراط مستقیم پر ہے میرے مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم بھی صراط مستقیم پر تمام انبیا علیہم السلام بھی اسی صراط مستقیم پر اور مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین بھی صراط مستقیم پر ان کے متعلق تو جو آیت شان آگئی فیصلہ ہو چکا ان کو تو کسی طرح بھی صراط مستقیم سے گئے ہوئے کہنے والا اخدائی مجرم ہے اِنَّا مِنَ الْمُجْرِمِیْنَ مُنْتَقِمُوْنَ اور مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی دعا بھی ان کے لئے صراط مستقیم کی تھی۔

اور رب کریم نے فرمایا کہ هٰذَا صِرَاطُ رَبِّكَ مُسْتَقِيْمًا یہی آپ کے رب کا راستہ سیدھا ہے جس کا نام صراط مستقیم ہے تو قرآنی فیصلہ بھی اصحاب مصطفےٰ صلے اللہ

علیہ وسلم کے حق میں ہو چکا کہ واقعی وہ صراطِ مستقیم پر ہدایت پا چکے ۔

اور حضور صلے اللہ علیہ وسلم اور رب کریم دونوں نے مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے اصحاب کو صراطِ مستقیم کی ہدایت دی حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے صراطِ مستقیم دکھا دیا اور صراطِ مستقیم پر چلا دیا اور خداوند کریم نے ان کو صراطِ مستقیم پر پہنچا دیا جہاں رب کریم بھی ہے اور تمام انبیاء علیہم السلام بھی ہیں اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم بھی ہیں

تو جو شخص صراطِ مستقیم پر پہنچ گیا اتنی طاقتیں اس کو صراطِ مستقیم سے کیسے بھٹکنے دیں گی ۔ اسی وجہ سے رب کریم نے فرمایا کہ وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُضِلَّ قَوْمًا بَعْدَ إِذْ هَدَاهُمْ جس کو اللہ تعالےٰ ہدایت دے دے یعنی صراطِ مستقیم پر پہنچا دے پھر اللہ تعالےٰ پر لازمی ہے کہ ان کو پھر گمراہ ہونے نہیں دیتا اب بعض مخالفین کہیں جی نہیں معاذ اللہ وہ صراطِ مستقیم سے بھٹک گئے تھے تو ان کی اس بات کو سن کر یہ یقین ہو گا کہ قرآنی فیصلہ سننے کے بعد معلوم ہوتا ہے کہ یہ خود صراطِ مستقیم پر نہیں اور نہ ہی انہوں نے صراطِ مستقیم دیکھا ہے اس لئے یہ دوسرے کو بھی بھٹکا ہوا سمجھتے ہیں یہ بیچارے معذور ہیں کیونکہ صراطِ مستقیم سے ناواقف ہیں ۔ آگے ارشاد فرمایا کہ صراطِ مستقیم پر چلنے والوں کے دشمنوں کو ابلیس صراطِ مستقیم کی طرف آنے دیتا ہی نہیں جیسا کہ اس نے کہا لَأَقْعُدَنَّ لَهُمْ صِرَاطَكَ الْمُسْتَقِيمَ اور یہ صراطِ مستقیم پر چلنے والوں کو گمراہ کہہ رہے ہیں جن کے متعلق نصِ قرآنی نازل ہو چکی کہ وہ صراطِ مستقیم پر ہیں ان کو گمراہ کہنے والوں کی صراطِ مستقیم تک رسائی نہیں صراطِ مستقیم سے محروم ہیں ۔

مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھی اگر بدل جاتے تو رب العزت ان کو بدل دیتا

محمد ۲۶/۴ وَاِنْ تَتَوَلَّوْا يَسْتَبْدِلْ قَوْمًا ثُمَّ لَا يَكُوْنُوْٓا اَمْثَالَكُمْ ۝

اور اگر تم بدل جاؤ اللہ تعالےٰ تمہارے سوا اور قوم کو بدل لائے گا پھر وہ تمہاری طرح نہ ہوں گے ۔

اس آیت کریمہ کے فیصلہ سے ثابت ہوا کہ اصحاب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم جن کو رب کریم نے بعد از وصال مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم بھی عزت و علم و عرفان اور شریعت محمدیہ صلے اللہ علیہ وسلم پر ثابت قدم رکھا اور بدلا نہیں تو یہ اصحاب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے حق پر ہونے کی واضح دلیل ہے کیونکہ اگر وہ بعد میں ہی بدل جاتے تو اللہ تعالےٰ ان کو بدل دیتا رب کریم کا ان کو نہ بدلنا یہ ان کے صراط مستقیم پر ہونے کا قرآن پر اعتقاد رکھنے والوں کے لئے بین ثبوت ہے ۔

بے ایمانوں کو رب کریم کی طرف سے ہدایت نصیب ہی نہیں ہوتی

النحل ۱۴/۴ اِنَّ الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ لَا يَهْدِيْهِمُ اللّٰهُ وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ۔

الرعد ۱۳/۲ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُغَيِّرُ مَا بِقَوْمٍ حَتّٰى يُغَيِّرُوْا مَا بِاَنْفُسِهِمْ وَاِذَآ اَرَادَ اللّٰهُ بِقَوْمٍ سُوْٓءًا فَلَا مَرَدَّ لَهٗ وَمَا لَهُمْ مِّنْ دُوْنِهٖ

مِنْ وَّالٍ ۔

بے شک اللہ تعالےٰ کسی قوم کی حالت کو نہیں بدلتا جب تک کہ وہ اپنے نفسوں کی حالت کو نہ بدلیں اور جب اللہ تعالےٰ کسی کی سزا کا ارادہ فرماتا ہو تو اس کو کوئی ہٹانے والا نہیں اور نہ اس کے سوا کوئی مددگار ہے۔

اس آیۂ کریمہ سے بھی ثابت ہوا کہ جب کوئی قوم اپنے اعمال کو بدل دیتے ہیں تو اللہ تعالےٰ ان کی حالت کو بدل دیتا ہے اور دوسری بات اس آیتِ کریمہ سے ثابت ہوئی کہ اگر کسی قوم کو اللہ تعالےٰ مواخذے کا ارادہ فرمائے تو اس کا کوئی طاقت مقابلہ نہیں کر سکتی تو ان دونوں احکامِ الٰہی سے یہ نتیجہ نکلا کہ اللہ تعالےٰ نے اصحابِ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم خصوصًا اصحابِ اربعہ کی حالت کو تغیر و تبدل نہیں فرمایا تو یہ اس امر کی دلیل ہے کہ انہوں نے اپنے اعمال کو نہیں بدلا اس لئے خداوند کریم نے ان کی حالت کو نہیں بدلا اور اللہ تعالےٰ کا ان کی حالت کو نہ بدلنے کا ثبوت یہ ہے کہ ان کو مواخذہ نہیں فرمایا کیونکہ اِذَا اَرَادَ اللّٰهُ بِقَوْمٍ سُوْٓءًا فَلَا مَرَدَّ لَهٗ سے ان پر طاقتِ خداوندی کا مظاہرہ نہیں ہوا

حضور صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھیوں کا گمراہ ہونا ممکن ہی نہیں

توبہ ۱۱/۱۴ وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُضِلَّ قَوْمًا بَعْدَ اِذْ هَدٰىهُمْ حَتّٰى يُبَيِّنَ لَهُمْ مَّا يَتَّقُوْنَ اِنَّ اللّٰهَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ

اور اللہ تعالےٰ کا یہ قانون نہیں کہ اس قوم کو اللہ گمراہ کرے بعد اس کے کہ اس نے ان کو ہدایت دی ہو حتّٰی کہ ظاہر کرے ان کے لئے جو ڈرتے ہیں وہ بے شک اللہ تعالےٰ ہر شئی کو جاننے والا ہے۔

اس کا نتیجہ واضح ہے کہ خداوند کریم کا وعدہ سچا ہے کہ جس کو ہدایت عطا فرما دے پھر اس کو گمراہ نہیں ہونے دیتا اور ان کو متقی بنا دیتا ہے۔

صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کو بُرا کہنے والا ان کو ہدایت سے دُور نہیں کر سکتا

یَا اَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا عَلَیْکُمْ اَنْفُسَکُمْ لَا یَضُرُّکُمْ مَّنْ ضَلَّ اِذَا اهْتَدَیْتُمْ۔ } المائدہ ۷/۱۴

اے ایمان والو! اپنے نفسوں کو بچانا تم پر لازمی ہے کیونکہ جب تم نے ہدایت حاصل کر لی تو گمراہ آدمی تمہارا نقصان نہیں کر سکتا۔

تو اس آیت کریمہ سے ثابت ہو گیا کہ اصحاب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کو رب کریم نے جب ہدایت عطا فرما کر صراط مستقیم پر مضبوط کر دیا اور قرآنی سند بھی عطا فرما دی تو اب ان کو برا کہنے والے خود گمراہ ہیں جو اصحاب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کا کچھ بگاڑ نہیں سکتے۔

اصحاب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کا با المشافہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم کی غلامی کا اجر ضائع نہیں ہو سکتا

وَمَا کَانَ اللّٰهُ لِیُضِیْعَ اِیْمَانَکُمْ اِنَّ اللّٰهَ بِالنَّاسِ لَرَءُوْفٌ رَّحِیْمٌ ۝ } البقرہ ۲/۱۷

اور اللہ تعالےٰ کو یہ لائق نہیں کہ تمہارے اعمال کو ضائع کر دے بے شک اللہ

تعالےٰ لوگوں پر بڑا رؤف و رحیم ہے۔

"اللہ کریم نے حضور کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے اپنے ساتھیوں کو صراط مستقیم پر ہونے کی شہادت پیش فرمادی"

یوسف ۱۳/۱۲ } قُلْ هٰذِهٖ سَبِیْلِیْۤ اَدْعُوْۤا اِلَى اللّٰهِ عَلٰى بَصِیْرَةٍ اَنَا

وَ مَنِ اتَّبَعَنِیْ وَ سُبْحٰنَ اللّٰهِ وَ مَاۤ اَنَا مِنَ الْمُشْرِكِیْنَ

فرما دیجئے یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہی میرا راستہ ہے میں اللہ کی طرف بلاتا

ہوں بینائی پر ہوں میں بھی اور جس نے میری اتباع کی اور اللہ تعالےٰ پاک ہے اور

میں مشرکوں سے نہیں ہوں۔

اس آیت کریمہ سے ثابت ہو گیا کہ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے اصحاب بصیرۃ پر

ہیں کیونکہ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کو جب خدا کی

طرف دعوت دینے والے بصیرۃ پر ہیں یعنی جن کا امام بصیرۃ اور راہ ہدایت پر ہے اس

کے متبعین مقتدی بھی راہ راست اور بصیرۃ پر ہیں امام کو بھول ہو جائے تو سجدہ سہو

لازم ہوتا ہے اور امام کو سجدہ سہو لازم ہوا تو مقتدی کو بطریق اولیٰ سجدہ سہو کرنا ہو

گا۔ ورنہ نہیں۔

خداوند کریم کے نزدیک مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے اصحاب محمدی ستارے ہیں

الواقعہ ۲۷/۳ { لَآ اُقْسِمُ بِمَوٰقِعِ النُّجُوْمِ وَاِنَّهٗ لَقَسَمٌ لَّوْ تَعْلَمُوْنَ عَظِيْمٌ۔

اللہ تعالےٰ فرماتا ہے میں قسم کھاتا ہوں ستاروں کے ڈوبنے کی جگہ کی اور بیشک وہ ضرور قسم ہے اگر تم جانو تو بہت بڑی ہے۔

ستارے ڈوبتے تب ہیں جب سورج چڑھتا ہے تو اسلامی سما پر رب کریم نے مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کو سِرَاجًا مُّنِيْرًا فرمایا کہ آپ سورج نور دینے والے ہیں اور مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اَصْحَابِیْ کَالنُّجُوْمِ کہ میرے اصحاب ستاروں کی طرح ہیں تو مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے اس فرمان کی تشریح رب کریم نے فرمائی اور مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کو خطاب فرمایا لَآ اُقْسِمُ بِمَوٰقِعِ النُّجُوْمِ اور مواقع النجوم مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم ہیں۔ تو اللہ تعالےٰ نے قسم کھائی کہ میں مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے وجود کی قسم کھاتا ہوں تو نجوم صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین ثابت ہوئے دوسرے مقام پر رب کریم نے فرمایا۔

مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے محمدی ستارے ایمانداروں کے رہبر ہیں

الانعام ۷/۱۲ { وَهُوَ الَّذِيْ جَعَلَ لَكُمُ النُّجُوْمَ لِتَهْتَدُوْا بِهَا فِيْ ظُلُمٰتِ

الْبَرِّ وَ الْبَحْرِ قَدْ فَصَّلْنَا الْاٰیٰتِ لِقَوْمٍ یَّعْلَمُوْنَ ۝

اور وہ اللہ وہ ذات ہے جس نے تمہارے لئے ستارے بنائے تاکہ تم ان کے
ہدایت پاؤ جنگل اور سمندر کے اندھیروں میں ہم نے جاننے والی قوم کے لئے آیات کو
بیان کیا ہے۔

مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی زبانی ثابت ہوا کہ میرے اصحاب ستاروں کی طرح ہیں
اور اللہ تعالےٰ نے بھی مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی ترجمانی فرماتے ہوئے لَا اُقْسِمُ بِمَوَاقِعِ
النُّجُوْمِ سے اصحاب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کو نجوم ہی ثابت فرمایا اور مصطفےٰ صلے اللہ علیہ
کو مواقع النجوم فرمایا تو اصحاب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم بحیثیت نجوم تمام امت محمد
علیہ وسلم کی ہدایت کے رہبر ثابت ہوئے جو خداوندی فرمان مذکورہ بالا بحر و بر کے
اندھیروں میں ایمانداروں کے مشعل راہ ہیں اور قیامت تک رہیں گے۔

انبیاء کرام اور مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم اور اولیاء کرام و اغیاث و اقطاب
اصحاب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم جن کے متعلق خدائی ہدایت کی نص قرآنی وارد ہو کل
میں خداوند کریم کی دی ہوئی ہدایت کا شکریہ ادا کرینگے۔ وَ نَزَعْنَا مَا فِیْ صُدُوْرِھِمْ
مِنْ غِلٍّ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِھَا الْاَنْھٰرُ وَ قَالُوا الْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ ھَدٰىنَا
لِھٰذَا وَ مَا کُنَّا لِنَھْتَدِیَ لَوْلَا اَنْ ھَدٰىنَا اللّٰہُ ۔

ہدایت یافتہ کے علامات قرآن کریم سے

الزمر ۲۴/۲ { وَ الَّذِیْنَ اجْتَنَبُوا الطَّاغُوْتَ اَنْ یَّعْبُدُوْھَا وَ اَنَابُوْا
اِلَى اللّٰہِ لَھُمُ الْبُشْرٰى فَبَشِّرْ عِبَادِ الَّذِیْنَ یَسْتَمِعُ

القول فیتبعون احسنہ اولئک الذین ھدٰھم اللہ و اولئک ھم اولوا الالباب ۔

اور وہ لوگ جو شیطانی عبادت سے بچتے ہیں اور ان لوگوں کو مبارک ہو جنہوں نے اللہ تعالٰی کی طرف رجوع کیا اور یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ان لوگوں کو بھی مبارک دیجئے جو بات کو کانوں سے سنتے ہیں اور اچھی بات کی اتباع کرتے ہیں یہی ہیں جن کو اللہ تعالٰی نے ہدایت دی اور یہی عقل والے ہیں۔

خلفاء اصحاب مصطفٰے صلے اللہ علیہ کو جب میرے رب کریم نے ہدایت فرمائی اور پھر مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنے دامن میں چھپا لیا تو بعد ازاں کوئی قوم نہیں ثابت کر سکتی کہ انہوں نے بت پرستی کی ہو اور جب ان سے بعد ازاں بت پرستی ثابت نہیں تو آیت مذکورہ بالا سے وہ ہدایت خداوندی پر ثابت ہوئے۔

الزمر ۲۳/۳ } اللہ نزل احسن الحدیث کتابا متشابھا مثانی تقشعر منہ جلود الذین یخشون ربھم ثم تلین جلودھم و قلوبھم الی ذکر اللہ ذلک ھدی اللہ یھدی بہ من یشاء ۔

اللہ تعالٰی جس نے بہت اچھا کلام لکھ کر نازل فرمایا جو ایک دوسرے سے ملتا جلتا بار بار آتا ہے۔ کانپتے ہیں۔ اس سے ان لوگوں کے بدن جو اپنے رب سے ڈرتے ہیں پھر ان کے بدن نرم ہو جاتے ہیں اور ان کے دل ذکر اللہ میں مشغول ہیں یہ اللہ کی ہدایت ہے جس کو چاہتا ہے ہدایت دیتا ہے۔

ہدایت کو چھپانے والا خداوند کریم کے نزدیک ملعون ہے

البقرہ ۲/۱۹ } إِنَّ الَّذِينَ يَكْتُمُونَ مَا أَنزَلْنَا مِنَ الْبَيِّنَاتِ وَالْهُدَىٰ مِن بَعْدِ مَا بَيَّنَّاهُ لِلنَّاسِ فِي الْكِتَابِ أُولَٰئِكَ يَلْعَنُهُمُ اللَّهُ وَيَلْعَنُهُمُ اللَّاعِنُونَ ۔

بے شک جو لوگ چھپاتے ہیں اس چیز کو جو ہم نے واضح دلائل (معجزات) اور ہدایت نازل فرمائی بعد اس کے کہ ہم نے اس کو لوگوں کے لئے کتب میں بیان کیا ہے یہی لوگ ہیں اللہ ان کو لعنت کرتا ہے اور لعنت کرنے والے بھی ان کو لعنت کرتے ہیں ۔

اس آیت کریمہ سے بھی ثابت ہوا کہ اپنے احباب ساتھیوں کے لئے مصطفٰی صلی اللہ علیہ وسلم نے ہدایت کو قطعاً چھپایا نہیں ۔

قیامت کے دن کفار ھدایت کو ترسیں گے

القصص ۲۰/۷ } وَرَأَوُا الْعَذَابَ لَوْ أَنَّهُمْ كَانُوا يَهْتَدُونَ ۔
اور وہ کفار عذاب کو دیکھیں گے ۔ (تو افسوس کریں گے کاش) کہ وہ ہدایت پر ہوتے ۔

تو آج عذاب الٰہی میں گرفتار نہ ہوتے ۔

حسنات دوزخ سے نجات دیتے ہیں

الانبیاء ۱۷/۷ } إِنَّ الَّذِينَ سَبَقَتْ لَهُم مِّنَّا الْحُسْنَىٰ أُولَٰئِكَ عَنْهَا

...عَدُوْنَ لَا يَسْمَعُوْنَ حَسِيْسَهَا وَهُمْ فِيْ مَا اشْتَهَتْ اَنْفُسُهُمْ خٰلِدُوْنَ
... يَحْزُنُهُمُ الْفَزَعُ الْاَكْبَرُ وَتَتَلَقّٰهُمُ الْمَلٰٓئِكَةُ هٰذَا يَوْمُكُمُ
الَّذِيْ كُنْتُمْ تُوْعَدُوْنَ ۔

بے شک وہ لوگ جن کے لئے ہماری طرف سے نیکیاں سبقت لے گئیں یہی لوگ دوزخ سے دور کئے جائیں گے دوزخ کی آہٹ کو بھی نہ سنیں گے اور وہ جو ان کے جی چاہیں گے ہمیشہ ان کو ملے گا قیامت کبریٰ کا ان کو غم نہ ہوگا اور ملائکہ ان کا استقبال کرینگے یہی ہے تمہارا وہ دن جو تم وعدہ کئے گئے تھے۔

الاعراف ۹/۲۱ } وَقَطَّعْنٰهُمْ فِي الْاَرْضِ اُمَمًا مِنْهُمُ الصّٰلِحُوْنَ وَمِنْهُمْ دُوْنَ ذٰلِكَ وَبَلَوْنٰهُمْ بِالْحَسَنٰتِ وَالسَّيِّاٰتِ لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُوْنَ ۝

اور ہم نے زمین میں تمام گروہوں کو علیحدہ علیحدہ کر دیا بعض ان سے صالحین کا گروہ اور بعض ان کے علاوہ ہیں اور ہم نیکیوں اور برائیوں کے ساتھ ان کی آزمائش کرتے ہیں تاکہ وہ باز رہیں۔

اس آیت کریمہ سے ثابت ہوا کہ جماعت صالحین اللہ تعالیٰ کے نزدیک مقبول و محبوب جماعت ہے اور صالحیت کا مرتبہ کثرت حسنات سے ملتا ہے اور اس آیت قرآنیہ سے یہ بھی ثابت ہوا کہ کثرت حسنات سیئات کو مٹا دیتی ہیں حسنات کی موجودگی میں سیئات نہیں رہتی یہ خدائی وعدہ ہے جیسا کہ ارشاد الٰہی ہے۔

ھود ۱۲/۱۰ } اِنَّ الْحَسَنٰتِ يُذْهِبْنَ السَّيِّاٰتِ ۔
بے شک نیکیاں برائیوں کو لے جاتی ہیں۔

اور حسنات کے لئے اسلامی ہونا شرط ہے اور حسنات کی قبولیت تب ہوتی ہے۔جب نیکی کنندہ مسلمان ہو اگر مسلمان نہیں تو اس کی نیکی نہ ہی بُرائیوں کو مٹاتی اور نہ ہی نجات کا باعث ہوتی ہے۔ لہٰذا حسنہ کے لئے اسلام شرط ہے جو مسلمان نہیں اس کی کوئی نیکی منظور نہیں کیونکہ رب کریم کو اسلامی سودا پسند ہے باقی نہیں جیسا کہ ارشاد الٰہی ہے۔

اسلام

رب کریم کو مسلمان کے اسلام کا سودا منظور ہے

البقرہ ۱/۱۳ } بَلٰى مَنْ اَسْلَمَ وَجْهَهٗ لِلّٰهِ وَهُوَ مُحْسِنٌ فَلَهٗ اَجْرُهٗ عِنْدَ رَبِّهٖ وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ۝

ہاں جو شخص خاص اللہ کے لئے اسلام لایا اور نیکی کرنے والا ہے تو اس کے لیے نیکی کا ثواب اس کے رب کی طرف سے ہے اور نہ ان پر کوئی خوف ہے اور نہ وہ غمناک ہوں گے

اس آیۃ کریمہ سے ثابت ہوا کہ پہلے اسلام میں داخل ہو جب مسلمان بن جائے پھر جو نیکی کرے گا اس کا ثواب اس کو رب کریم کی طرف سے ملے گا اس کی نیکی ضائع نہیں ہو سکتی اور نہ ہی اس کو قیامت و قبر و حساب کا ڈر و غم ہے۔

غیر مسلم کا سودا رب کریم کے نزدیک قبول نہیں

ال عمران ۳/۹ } وَمَنْ يَّبْتَغِ غَيْرَ الْاِسْلَامِ دِيْنًا فَلَنْ يُّقْبَلَ مِنْهُ وَهُوَ فِي الْاٰخِرَةِ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ ۝

اور جو شخص اسلام کے سوا دین تلاش کرتا ہے تو اس کی طرف سے ہرگز نہ قبول کیا جائے گا اور وہ آخرت میں خسارے والوں سے ہوگا۔

اس آیت کریمہ سے ثابت ہوا کہ رب کریم کے نزدیک سوائے دین اسلام کے کوئی طریقہ قبول نہیں اور اگر کسی اور طریقے پر نیکی کرنا چاہے تو وہ بھی مردود کیونکہ خداوند کریم کے

نزدیک مقبول طریقے سے انکی نیکی نہیں کی۔

خداوند کریم کے نزدیک دین اسلام ہی ہے

ال عمران $\frac{3}{2}$ } إِنَّ الدِّينَ عِندَ اللَّهِ الْإِسْلَامُ۔
بے شک اللہ تعالٰے کے نزدیک دین اسلام ہی ہے۔

نوٹ: جو اسلام سے دور ہے وہ دین خداوندی سے دور ہے۔

سائل: مولوی صاحب تم کہتے ہو کہ جو مسلمان ہو اللہ تعالٰے اس کے اعمال قبول کرتا ہے حالانکہ لوگ اپنے آپ کو مومن کہلاتے ہیں اور نیکی کے دعوی دار بھی ہیں۔

محمد عمر: دوست بات یہ ہے کہ قرآن حکیم میں انسان کے صحیح ہونے کے لیے رب کریم نے یہی ایک طریقہ فرمایا ہے اسلام اول ہے ایمان بعد میں سب انبیاء علیہم السلام مسلمان تھے اور انھوں نے اپنی اولاد کو بھی یہی وصیت فرمائی۔
سنیئے چند حوالہ جات قرآن کریم کے آپ کے سامنے مختصراً عرض کرتا ہوں۔

زمین و آسمان کی ہر شئے اللہ کے لیے مسلمان ہے

ال عمران $\frac{3}{9}$ } أَفَغَيْرَ دِينِ اللَّهِ يَبْغُونَ وَلَهُ أَسْلَمَ مَن فِي السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ طَوْعًا وَكَرْهًا وَإِلَيْهِ يُرْجَعُونَ۔

کیا وہ اللہ کے دین کے سوا دین کی تلاش کرتے ہیں حالانکہ اسی کے لیے جو شخص آسمانوں اور زمینوں میں ہے اسلام لایا ہے فرمانبردار ہو کر یا مجبوراً اور اسی کی طرف تم لوٹائے جاؤ گے۔

ابراہیم علیہ السلام مسلمان تھے

وَمَنْ يَّرْغَبُ عَنْ مِّلَّةِ اِبْرٰهِيْمَ اِلَّا مَنْ سَفِهَ نَفْسَهٗ ؕ وَلَقَدِ اصْطَفَيْنٰهُ فِى الدُّنْيَا ۚ وَاِنَّهٗ فِى الْاٰخِرَةِ لَمِنَ الصّٰلِحِيْنَ اِذْ قَالَ لَهٗ رَبُّهٗۤ اَسْلِمْ ۙ قَالَ اَسْلَمْتُ لِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَوَصّٰى بِهَاۤ اِبْرٰهٖمُ بَنِيْهِ وَيَعْقُوْبُ ؕ يٰبَنِىَّ اِنَّ اللّٰهَ اصْطَفٰى لَكُمُ الدِّيْنَ فَلَا تَمُوْتُنَّ اِلَّا وَاَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ اَمْ كُنْتُمْ شُهَدَآءَ اِذْ حَضَرَ يَعْقُوْبَ الْمَوْتُ ۙ اِذْ قَالَ لِبَنِيْهِ مَا تَعْبُدُوْنَ مِنْۢ بَعْدِىْ ؕ قَالُوْا نَعْبُدُ اِلٰهَكَ وَاِلٰهَ اٰبَآئِكَ اِبْرٰهٖمَ وَاِسْمٰعِيْلَ وَاِسْحٰقَ اِلٰهًا وَّاحِدًا ۚ وَّنَحْنُ لَهٗ مُسْلِمُوْنَ ۔ (البقرہ ۱۶/۱)

اور کون شخص روگردانی کرتا ہے دین ابراہیم علیہ السلام سے مگر جس کا نفس احمق ہوا اور ضرور چنا اور کیا ہم نے اس کو دنیا میں اور بے شک وہ آخرت میں ضرور نیکوں سے ہے جب ابراہیم علیہ السلام کو اس کے رب نے فرمایا اسلام لا تو کہا اس نے میں رب العالمین کے لئے اسلام لایا اور اسی کا حکم کیا ابراہیم علیہ السلام نے اپنے بیٹوں کو اور یعقوب علیہ السلام نے اے میرے بیٹو بے شک اللہ تعالے نے پسند فرمایا ہے۔ تمہارے لیے دین کو اور تم بغیر اسلام کے نہ مرنا کیا تم حاضر تھے جب یعقوب علیہ السلام کا وقت وصال آیا جب اس نے اپنے بیٹوں کو کہا میرے بعد کس کی تم عبادت کرو گے انہوں نے کہا ہم تیرے معبود کی عبادت کریں گے اور تیرے باپ دادے ابراہیم علیہ السلام اور اسمٰعیل علیہ السلام اور اسحاق علیہ السلام کے معبود کی جو معبود ایک ہی ہے اور ہم اسی کے لیے اسلام لانے والے ہیں۔

قرآن کریم کی اس آیت سے ثابت ہوا کہ اللہ تعالے نے حکماً فرمایا اَسْلِمْ تو حضرت ابراہیم علیہ السلام نے نہیں فرمایا کہ یا اللہ کیا میں پہلے مسلمان نہیں ہوں چونکہ وہ پہلے بھی مسلمان تھے اللہ تعالے کے مطیع تھے اس لئے انہوں نے فوراً اقرار فرمایا اَسْلَمْتُ لِرَبِّ الْعٰلَمِیْنَ معلوم ہوا کہ جب ابراہیم علیہ السلام کو رب کریم نے مسلمان بننے کا زبانی اقرار کرائے بغیر چھوڑا نہیں تو تم اگر اپنے آپ کو مسلمان بننے کا اقرار نہ کروگے تو تمہیں رب کریم کیسے چھوڑے گا پھر حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اسی سنت اللہ پر عمل کرتے ہوئے اپنی اولاد اپنی اولاد کو حکم دیا کہ فَلَا تَمُوْتُنَّ اِلَّا وَاَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ سب نے اقرار کیا کہ نَحْنُ لَهٗ مُسْلِمُوْنَ ہم سب اللہ کے لئے اسلام لانے والے ہیں۔

تمام انبیاء علیہم السلام مسلمان تھے

المائدہ ۶/۷ { اِنَّا اَنْزَلْنَا التَّوْرٰىةَ فِيْهَا هُدًى وَّنُوْرٌ ۚ يَحْكُمُ بِهَا النَّبِيُّوْنَ الَّذِيْنَ اَسْلَمُوْا }

ہم نے توراۃ کو نازل فرمایا اس میں ھدایت ہے اور نور ہے فیصلہ کرتے تھے اس کے ساتھ تمام انبیاء علیہم السلام جو سب مسلمان تھے۔

مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم سب سے پہلے مسلمان تھے

الانعام ۷/۲ { قُلْ اِنِّيْٓ اُمِرْتُ اَنْ اَكُوْنَ اَوَّلَ مَنْ اَسْلَمَ

فرما دیجئے یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم بے شک میں حکم کیا گیا }

ہوں کہ میں سب سے پہلا مسلمان ہوں۔

المومن ۲۴/۷ } وَ اُمِرْتُ اَنْ اُسْلِمَ لِرَبِّ الْعٰلَمِیْنَ
اور مجھے حکم کیا گیا ہوں کہ میں رب العالمین کے لئے اسلام لاؤں

مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم اور آپکے اصحاب رضوان اللہ علیہم اجمعین مسلمان تھے

آل عمران ۳/۲ } فَاِنْ حَآجُّوْكَ فَقُلْ اَسْلَمْتُ وَجْهِیَ لِلّٰهِ وَمَنِ اتَّبَعَنِ
وَقُلْ لِّلَّذِیْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ وَالْاُمِّیّٖنَ ءَاَسْلَمْتُمْ
فَاِنْ اَسْلَمُوْا فَقَدِ اهْتَدَوْا وَاِنْ تَوَلَّوْا فَاِنَّمَا عَلَیْكَ الْبَلٰغُ
وَاللّٰهُ بَصِیْرٌۢ بِالْعِبَادِ۔

۲ اگر یہ لوگ آپ سے جھگڑا کریں تو آپ فرما دیں میں خالص اللہ کے لئے اسلام لایا ہوں اور جس شخص نے میری تابعداری کی وہ بھی مسلمان ہے اور آپ ان لوگوں کو فرما دیجئے

الانعام ۷/۹ } قُلْ اِنَّ هُدَى اللّٰهِ هُوَ الْهُدٰى وَاُمِرْنَا لِنُسْلِمَ لِرَبِّ الْعٰلَمِیْنَ
فرما دیجئے یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم بے شک اللہ تعالےٰ کی ہدایت ہی ہدایت ہے اور ہم حکم کئے گئے ہیں کہ رب العالمین کے لئے اسلام لائیں یعنی سر رکھ دیں۔

م فرما دیجئے جن کو کتاب دی گئی ہے اور ان پڑھوں کو بھی کیا تم اسلام لائے تو اگر وہ مسلمان ہو جائیں تو وہ ہدایت پر ہیں اور اگر انہوں نے روگردانی کی تو اور کوئی بات نہیں آپ پر پہنچا دینا ہے اور اللہ تعالےٰ بندوں کو دیکھنے والا ہے۔

مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم کا اعلانِ اسلام

انبیاء ۱۷/۷ قُلْ اِنَّمَا يُوْحٰى اِلَيَّ اَنَّمَآ اِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ فَهَلْ اَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ ؁

فرما دیجیے یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اور کوئی بات نہیں میری طرف وحی کی جاتی ہے اور کوئی نہیں تمہارا معبود ایک ہی ہے تو کیا تم اسلام لانے والے ہو۔

مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھیوں کو ربّ کریم نے مومن بنایا

بقرہ ۱/۱۶ قُوْلُوْٓا اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَمَآ اُنْزِلَ اِلَيْنَا وَمَآ اُنْزِلَ اِلٰٓى اِبْرٰهٖمَ وَاِسْمٰعِيْلَ وَاِسْحٰقَ وَيَعْقُوْبَ وَالْاَسْبَاطِ وَمَآ اُوْتِيَ مُوْسٰى وَعِيْسٰى وَمَآ اُوْتِيَ النَّبِيُّوْنَ مِنْ رَّبِّهِمْ لَا نُفَرِّقُ بَيْنَ اَحَدٍ مِّنْهُمْ وَنَحْنُ لَهٗ مُسْلِمُوْنَ ؀

کہو تم ہم اللہ تعالےٰ کے ساتھ ایمان لائے ہیں اور جو کچھ ہماری طرف نازل کیا گیا اس پر بھی ایمان لانے والے ہیں اور جو حضرت ابراہیم علیہ السلام اور اسمٰعیل علیہ السلام اور اسحاق علیہ السلام اور یعقوب علیہ السلام کی اولاد پر جو نازل ہوا اور جو موسیٰ علیہ السلام اور عیسیٰ علیہ السلام دیے گئے اور جو تمام انبیاء علیہ السلام دیے گئے اپنے رب کی طرف سے ہم ان کسی کے ایک درمیان بھی فرق نہیں کرتے اور ہم خدا کے لئے سر جھکانے والے ہیں۔

اس آیت کریمہ میں رب کریم نے ایمانی اقرار صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کی زبانی کرایا اول میں چھپنے نہیں پاتا کہ ایمان بالتقیہ شریعت محمدیہ میں باطل ہو جائے اور دوسرا آپ بتا دے کہ بعض صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے دشمن ان کے ایمان پر حملہ آور ہونگے اسلئے رب کریم

نے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کی زبان مبارک سے کہلوا کر قرآن میں تحریر کروا دی
تاکہ ان کی ایمانی سند تحریر قیامت تک باقی رہے۔

ابراہیم علیہ السلام کا دین اسلام تھا

النساء ۸/۵ } وَمَنْ اَحْسَنُ دِيْنًا مِّمَّنْ اَسْلَمَ وَجْهَهٗ لِلّٰهِ وَهُوَ مُحْسِنٌ وَّاتَّبَعَ
مِلَّةَ اِبْرٰهِيْمَ حَنِيْفًا ۗ وَاتَّخَذَ اللّٰهُ اِبْرٰهِيْمَ خَلِيْلًا

اور کون شخص زیادہ بہتر ہے دین کے لحاظ سے جو اسلام لایا خاص اللہ کے لئے
اور وہ نیکی کرنے والا ہے اور اس نے تابعداری کی ملت ابراہیم حنیف کی اور بنایا
اللہ تعالیٰ نے ابراہیم علیہ السلام کو دوست۔

اس آیت کریمہ سے ثابت ہوا کہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے بہتر دین دین اسلام
ہے اور مسلمان سب سے بہتر وہ ہے جو مسلمان ہے وہ ابراہیم علیہ السلام کی ملت کا متبع ہے
اور جو مسلمان نہیں وہ ملت ابراہیم سے خارج ہے داخل نہیں۔

ہر انسان کو رب کریم نے مسلمانی کے اقرار کا حکم کیا

الاحقاف ۲۶/۲ } وَوَصَّيْنَا الْاِنْسَانَ بِوَالِدَيْهِ اِحْسٰنًا ۗ حَمَلَتْهُ اُمُّهٗ كُرْهًا
وَّوَضَعَتْهُ كُرْهًا ۗ وَحَمْلُهٗ وَفِصٰلُهٗ ثَلٰثُوْنَ شَهْرًا ۗ
حَتّٰٓى اِذَا بَلَغَ اَشُدَّهٗ وَبَلَغَ اَرْبَعِيْنَ سَنَةً ۙ قَالَ رَبِّ اَوْزِعْنِيْٓ اَنْ اَشْكُرَ
نِعْمَتَكَ الَّتِيْٓ اَنْعَمْتَ عَلَيَّ وَعَلٰى وَالِدَيَّ وَاَنْ اَعْمَلَ صَالِحًا تَرْضٰىهُ وَ
اَصْلِحْ لِيْ فِيْ ذُرِّيَّتِيْ ۚ اِنِّيْ تُبْتُ اِلَيْكَ وَاِنِّيْ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ۔

اور ہم نے انسان کو حکم کیا اپنے ماں باپ سے احسان کرنے کا اس کی ماں نے انسان تکلیف سے اُٹھایا اور تکلیف سے ماں نے جنا اور اس کا حمل اور اس کے دودھ چھڑانے تیس مہینے ہوتے حتیٰ کہ جب اپنے زور کو پہنچا اور چالیس سال کو پہنچ گیا اس نے کہا اے میرے رب مجھے ہمت دے کہ میں تیری نعمت کا شکریہ ادا کروں۔

جو تو نے مجھ پر انعام کیا ہے اور میرے ماں باپ پر بھی اور مجھے ہمت دے کہ میں اچھا عمل کروں جس کو تو پسند فرمائے اور اصلاح کر میرے لئے میری اولاد میں میں نے تیری طرف رجوع کیا اور میں مسلمانوں سے ہوں۔

اس آیت کریمہ سے صاف ظاہر ہے کہ ہر انسان جو بلوغت کو پہنچے وہ سابقہ گناہوں سے توبہ کرے اور اپنی زبانی اسلام میں داخل ہونے کا اقرار کرے اور دربار خداوندی میں اقرار کرے اِنِّی تُبْتُ اِلَیْکَ وَاِنِّی مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ جب تک زبانی مسلمان ہونے کا اقرار نہ کرے اس کی نیکی اس کو خداوند کریم کی طرف نہیں لے جا سکتی کیونکہ ہر بالغ پر اسلامی مذہب قبول کرنا حسنات کے لئے شرط ہے تمام مذاہب میں ایک مذہب اسلام ایسا مذہب ہے جو خداوند کریم تک پہنچاتا ہے ورنہ تمام عمر عبادت اور نیکی میں مشغول رہے کبھی کامیاب نہیں ہو سکتا یعنی خدا رسیدہ نہیں بن سکتا اور جو شخص اسلام کی طرف راغب ہو اس کو رب کریم فرماتا ہے کہ اسلام میں داخل ہونا ہے تو پوری طرح داخل ہو گئے تو تمہاری نجات ہے ورنہ نہیں جیسا کہ ارشاد خداوندی ہے۔

دین اسلام میں پوری طرح داخل ہونے کا خدائی اعلان

البقرہ ۲/۲۵ ﴿یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا ادْخُلُوْا فِی السِّلْمِ كَآفَّةً وَلَا تَتَّبِعُوْا خُطُوٰتِ

الشَّيْطٰنِ اِنَّهٗ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِيْنٌ ○

اے ایمان والو اسلام میں پوری طرح داخل ہو جاؤ اور شیطان کے قدموں کی پیروی نہ کرو بے شک وہ تمہارے لئے ظاہرا دشمن ہے۔

اس آیۃ کریمہ سے ثابت ہوا کہ اسلام میں پوری طرح داخل ہو جائیں تو ہماری بہتری ہے اور پوری طرح تب ہم داخل ہو سکتے کہ بانی اسلام محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی کسی چیز پر اعتراض نہ کیا جائے جس کو صدیق بنا دیں اس کو صدیق تسلیم کیا جائے جس کو فاروق بنا دیں اس کو فاروق تسلیم کیا جائے جس کو غنی بنا دیں اس کو غنی تسلیم کیا جائے جس کو مرتضی بنا دیں اس کو مرتضی تسلیم کیا جائے اور اگر محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کے ازواج مطہرات سے کسی ایک پر زبان درازی کی یا دل میں ہی خلاف کھٹکا تو دل میں ایمان نہیں جب ایمان کی بیوی کے متعلق بُرا خیال کر کے ایمان کی جڑیں کٹ گئیں آپ کے ساتھیوں پر بھی ایمان کی تَقَطَّعَتْ بِهِمُ الْاَسْبَابُ کا حال ہوا اگر آپ کی ہر تعلق والی شیٔ کو سر کا تاج نہ بنا لیا دل میں جگہ نہ دی اور پچھلے گناہوں کی معافی نہ مانگی اور جدید اسلام میں داخل ہو کر مسلمان نہیں بنا وہ شیطان کی اتباع میں ہے۔

کفار قیامت کے دن اسلام سے ترسیں گے

الحجر ۱۴/۱ { رُبَمَا يَوَدُّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَوْ كَانُوْا مُسْلِمِيْنَ ذَرْهُمْ يَاْكُلُوْا وَيَتَمَتَّعُوْا وَيُلْهِهِمُ الْاَمَلُ فَسَوْفَ يَعْلَمُوْنَ

کفار قیامت کو بہت آرزو کریں گے کاش کہ وہ مسلمان ہوتے انہیں چھوڑیئے کہ کھائیں وہ دنیاوی نفع لیں اور مہلت دیتی ہے ان کو آرزو تو عنقریب معلوم کر لیں گے وہ۔

"علی رضا" مولوی صاحب اسلام میں کیسے داخل ہونا چاہیئے اور پہلے لوگ اسلام میں پوری طرح کیسے داخل ہوتے تھے۔

"محمد عمر" انبیاء علیہم السلام بھی تمام مسلمان تھے اور ان کو رب کریم اپنی زبانی اَسْلِمْ سے اقرار کرواتا تھا تاکہ باقی مخلوق کو یہ کہنے کا موقعہ نہ ملے کہ نبیوں نے دل سے مذہب اسلام کا اقرار کیا لہٰذا ہم نے بھی دل میں اقرار کر لیا اللہ تعالیٰ نے انبیاء علیہم السلام سے زبانی اقرار کرایا جیسا کہ پہلے گزر چکا ہے تاکہ ان کی اُمتیں بھی زبانی مذہب اسلام کا اقرار کریں اور ہمارے حضور صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں آپ کے روبرو جو اسلام میں داخل ہوتے تو آپ ان سے اسلامی بیعت لیتے اور ہاتھ میں ہاتھ لے کر اقرار کراتے کہ اے اسلام میں داخل ہونے والے لوگو کہ اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ اسلام میں داخل ہو کر اللہ کے ساتھ کسی شئی کو شریک نہیں بناؤں گا اور نہ چوری کروں گا اور نہ زنا کروں گا اور نہ اپنی اولاد کو زندہ درگور کروں گا اور محمد رسول اللہ علیہ وسلم کی اطاعت میں ہر نیکی کروں گا آپ کے کسی حکم کی نافرمانی نہ کروں گا جب اسلام لانے والا یہ اقرار کر لیتا تو مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم اس کے لیے دعا مغفرت فرماتے اور اس کو اپنی اطاعت میں منظور فرما لیتے۔

"علی رضا" مولوی صاحب کیا حضور صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں جن کو آپ نے مسلمان بنایا وہ تمام اسلام پر مضبوط رہے یا کچھ ان میں منافق بھی تھے جو اوپر سے اسلام میں داخل ہو گئے اور اندر سے ان کے دشمن رہے۔

"محمد عمر" مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم جن کو مسلمان بناتے تھے وہ کھرے ہی ہوتے یعنی جن کا ظاہر و باطن درست ہوتا ان کو ہی آپ اپنی مصاحبت میں رکھتے

اور مسلمان ان کے ساتھ رشتہ داری بھی کرتے اور جو ظاہر سے اسلام میں داخل
ہوتا اور اندر نفاق رکھتا تھا آپ ان کو اپنی مشاورت کمیٹی میں یا دربار
میں کوئی عہدہ نہ دیتے اور نہ ہی ان کے ساتھ آپ نے رشتہ داری بنائی
بھاری باتیں نفاق کے خلاف تھیں تیسری بات یہ ہے کہ منافقین سے اللہ
تعالے نے مسلمانوں کو متنبہ کر دیتا ہے کہ فلاں فلاں شخص منافق ہے اس سے مسلمانوں
کو بچ کر رہنا اور ان کے رد میں رب کریم اپنی آیتیں نازل فرماتا جو کھرے مسلمان
ہوتے ان کے شان میں علیحدہ آیتیں نازل ہوتیں اور منافقین کی توہین کی
آیتیں علیحدہ ہوتیں اور مسلمانوں کو جنگ احد میں دھوکہ دیا اور واپس لوٹ گئے کہ
اللہ تعالے نے منافقین کی علیحدگی کے لئے آیتیں نازل فرمانی شروع کر دیں کہ ان
کو اپنے پاس بیٹھنے بھی نہ دو مسجدوں میں داخل بھی نہ ہونے دو اور مصطفےٰ صلے اللہ
علیہ وسلم کے متبعین جو ان کے دھوکے میں آگئے ان کو معاف فرما دیا اور
کوئی شخص اصحاب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم سے میدان چھوڑ کر گھر نہیں آیا جب آپ
نے یاد فرمایا وہ فوراً حضور صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پہنچ گیا۔

"علی رضا" مولوی صاحب حضور کے اصحاب کئی منافقین تھے کئی خودغرض اور
اچھے بھی تھے۔

"محمد عمر" بھائی صاحب اللہ تعالے نے مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے اصحاب مقرر
فرمائے اصحابی نہ خود بنتے اور نہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے بنائے
اللہ تعالے نے صحابیت مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کا درجہ ان کو عطا فرمایا جو
مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے ان کو منظور و قبول فرما کر درست فرمایا جو مصطفےٰ

صلے اللہ علیہ وسلم کے اصحاب تھے وہ نہ کافر تھے نہ منافق اور نہ ہی خود غرض دنیا دار
بلکہ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کا صحابی ایسا ہو سکتا ہی نہیں بعض منافقین نے آپ
کے اصحاب میں شامل ہونے کی کوشش کی لیکن جب انہوں نے داخل ہونے کی
کوشش کی رب کریم نے ان کو منافقین کے خطاب سے مخاطب فرما کر مصطفےٰ
صلے اللہ علیہ وسلم کے اصحاب سے ان کو علیحدہ کر دیا حتیٰ کہ اللہ تعالےٰ نے اصحاب
مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کو پاک رکھنے کے لئے اصحاب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم
میں منافقین کا داخلہ ممنوع قرار دیا جیسا کہ ارشاد الٰہی ہے۔

آیت التطیب لاصحاب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم

آل عمران ۴/۱۸ } مَا کَانَ اللّٰہُ لِیَذَرَ الْمُؤْمِنِیْنَ عَلٰی مَا اَنْتُمْ عَلَیْہِ حَتّٰی
یَمِیْزَ الْخَبِیْثَ مِنَ الطَّیِّبِ۔

اللہ تعالےٰ کو گوارہ نہیں کہ مومنین کو اس حالت پر رہنے دے جس پر تم ہو حتیٰ کہ خبیث
علیحدہ کرے گا پاک سے۔

آیت تطیب کی تفسیر شیعہ تفسیر سے

تفسیر قمی ۶۵ } مَا کَانَ اللّٰہُ لِیَذَرَ الْمُؤْمِنِیْنَ عَلٰی مَا اَنْتُمْ عَلَیْہِ
حَتّٰی یَمِیْزَ الْخَبِیْثَ مِنَ الطَّیِّبِ) یَعْنِی الْمُنَافِقَ
الْکَاذِبَ مِنَ الصَّادِقِ الْمُؤْمِنِ بِالنُّعَاسِ الَّذِیْ مَیَّزَ بَیْنَھُمْ۔
اللہ تعالےٰ کو گوارہ نہیں کہ مومنین کو اس حالت پر چھوڑے جس پر تم ہو حتیٰ کہ خبیث کو

طیب سے علیحٰدہ کرے، یعنی جھوٹے منافق کو سچے مومن سے علیحٰدہ کرے خاص کر
جس نے ان کے درمیان تمیز کی۔

اس آیت کریمہ میں رب کریم نے عنوان ارشاد فرمائے۔

مومنین ومنافقین کا خدائی فیصلہ

۱۔ کفار ومنافقین خبثاء ہیں۔

۲۔ اصحاب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم ایماندار ہیں۔

۳۔ اصحاب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم صرف مومنین ہی نہیں بلکہ طیبین بھی ہیں۔

۴۔ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے دشمن خبثاء ہیں۔

۵۔ اللہ تعالےٰ نے خبیثوں کو طیبین سے علیحدہ کر دیا۔

نتیجہ

جماعت اصحاب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم مومنین طیبین ہیں ان میں خبثاء یعنی کافر ومنافق کا داخلہ ممنوع ہے کوئی کافر یا منافق ان میں مجالست وموافقت نہیں کر سکتا۔ اور خبثاء قرآن کریم میں لوطیوں کو بھی رب کریم نے فرمایا ہے۔

خبثاء لوطی ہیں

وَلُوطًا آتَيْنَاهُ حُكْمًا وَعِلْمًا وَنَجَّيْنَاهُ مِنَ الْقَرْيَةِ الَّتِي كَانَت تَّعْمَلُ الْخَبَائِثَ إِنَّهُمْ كَانُوا قَوْمَ سَوْءٍ فَاسِقِينَ (الانبیاء ۱۷/۵)

کیوں جناب! اللہ تعالیٰ اپنے اسی قانون سے تمہیں اپنے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم
اصحاب کے دھڑے میں شامل نہیں ہونے دیتا تو اس وقت منافق و کافر کو کیسے داخل
... ثابت ہوا کہ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا اصحابی کافر و منافق نہیں ہو سکتا اور جو کافر
... ہے وہ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا اصحابی نہیں بن سکتا جیسا کہ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ
... نبوۃ ختم آپ کے بعد کوئی نبی اللہ نہیں بنا سکتا اور نہ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے
... رب کریم کسی کو نبوۃ کا خطاب کر سکتا ہے اسی طرح مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے
اصحاب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے اعلان نبوۃ کے بعد آپ کے وصال تک جو ایمان
... اور مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارۃ شریفہ اپنی آنکھوں سے کر لی وہ مصطفیٰ صلی اللہ
علیہ وسلم کا اصحابی ہے آپ کے وصال کے بعد اگر لاکھ مرتبہ بھی کوئی شخص مصطفیٰ صلی
اللہ علیہ وسلم کی زیارت سے مشرف ہو نہیں نہیں بلکہ ایک آنکھ جھپکنے کی مقدار بھی اپنی
نگاہوں سے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو نہ ہٹائے پھر بھی وہ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے
اصحابی کا مقابلہ نہیں کر سکتا ہے کہ جس نے اپنی زندگی میں ایمان لا کر ایک دفعہ ہی زیارت
کر لی ہو۔

"علی رضا" مولوی صاحب اصحابی خود ہی بنے تھے ان کو اللہ اور اللہ کے رسول
علیہ السلام نے اصحاب نہیں بنایا۔

"محمد عمر" "معلوم ہوتا ہے کہ از روئے قرآن کریم یہ تو تم تسلیم کر چکے کہ اللہ تعالیٰ نے
اصحاب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو جنتیوں کے خبث سے پاک کہا کیونکہ
تم اس پر اعتراض نہیں کر سکے خاموش ہیں رضا اب اصحاب کی صحابیت کے متعلق عرض
کر دیتا ہوں۔

صحابیت

صحابیت مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کا درجہ رب کریم نے ان کو عطا فرمایا

وَمِنَ الْاَعْرَابِ مَنْ يُّؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَيَتَّخِذُ مَا يُنْفِقُ
التوبۃ ۱۱/۱۲ قُرُبٰتٍ عِنْدَ اللّٰهِ وَصَلَوٰتِ الرَّسُوْلِ اَلَآ اِنَّهَا قُرْبَةٌ لَّهُمْ
سَيُدْخِلُهُمُ اللّٰهُ فِيْ رَحْمَتِهٖ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۔

اور بعض دیہاتیوں سے وہ شخص ہے جو اللہ کے ساتھ ایمان رکھتا ہے اور قیامت کے ساتھ بھی اور جو خرچ کرتا ہے اللہ تعالےٰ کی طرف سے قریب ہونے کے لئے اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی دعا کے لیے خرچ کرتا ہے خبردار ضرور یہ خرچ کرنا ان کی قربت کے لیے صحیح ہے اللہ تعالےٰ ان کو جلدی اپنی رحمت میں داخل فرمائے گا بے شک اللہ تعالےٰ بڑا بخشنے والا بڑا رحم کرنے والا ہے۔

اس آیت کریمہ سے ثابت ہوا کہ حضرت ابوبکر صدیق اور حضرت عمر اور حضرت عثمان غنی رضوان اللہ علیہم اجمعین اللہ اور اللہ کے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی قربت کے لئے اللہ تعالےٰ کے راستے میں اپنی تمام عمر میں خرچ کرتے رہے اللہ تعالےٰ نے اس کے صلہ میں ان کو صحابیت مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کا عہدہ نصیب فرمایا جو آپ سے پہلے بھی کسی کو نصیب نہیں ہوا اور نہ بعد میں کسی اور کو نصیب ہو سکتا ہے۔ اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّ حَاسِدٍ اِذَا حَسَدَ ۔

جب اصحاب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کو کلمہ طیبہ پڑھا کر مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے مسلمان بنایا اور ان کے مسلمان ہونے کی سند رب کریم نے هُوَ سَمّٰىكُمُ الْمُسْلِمِيْنَ اپنی تحریر سے لکھ دی تو اس پر شہادت بھی ضروری تھی تو اللہ تعالےٰ نے لِيَكُوْنَ الرَّسُوْلُ

شَہِیدًا عَلَیْکُمْ خداوند کریم نے خالی تحریر ہی نہیں لکھ دی بلکہ تحریر پوری کی ہے اپنی حق پر شہادت مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی ثبت فرمائی کہ حضور آپ بھی لکھ دیں کہ میں نے ان کو مسلمان کیا ہے اور اصحاب کے مسلمان ہونے پر میری شہادت ہے تو اس آیت کریمہ سے اصحاب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے اول ہونے کی تحریر خداوند موجود و شہادت مصطفوی صلے اللہ علیہ وسلم موجود اور ملت ابراہیم علیہ السلام پہ ان کا عمل پیرا ہونا بھی تحریر خداوندی قرآن کی اس آیت میں موجود اور سابقہ ہی خداوند کریم نے اس آیت کریمہ کتب سماویہ کا حوالہ بھی دے دیا کہ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھیوں کا شان صرف قرآن میں ہی میں نے درج نہیں کیا بلکہ فرمایا کہ تمام کتب سابقہ سماویہ میں بھی درج کر چکا ہوں تو ثابت ہوا کہ جو شخص اصحاب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم سے کسی کا بھی دشمن ہے وہ خداوند کریم کا بھی دشمن و مخالف حضور صلے اللہ علیہ وسلم کا بھی منکر قرآن کریم کا بھی منکر اور سابقہ کتب سماویہ کا بھی منکر حشر میں اصحاب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے دشمنوں پہ دعویٰ خداوندی ہوگا ان کے خلاف مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم بھی شہادت دینگے کہ یہ وہ لوگ ہیں کہ جن کو میں نے مسلمان کیا ان کو یہ غیر مسلم کہنے والے ہیں جن کو میں نے مومن بنایا ان کو معاذ اللہ یہ منافق کہنے والے خود ایمان کے مدعی ہیں اور باطن میں تقیہ کر کے اسلام کے دشمن ہیں بانیان اسلام کے دشمن قرآن ان پہ شہادت دے گا کہ یا اللہ جن کو تو نے سَمّٰکُمُ الْمُسْلِمِیْنَ سے نوازا ان کو یہ قوم ہے جو معاذ اللہ برائی سے مِنْہُمْ کہتے تھے اَعَاذَنَا اللّٰہُ مِنْہُمْ وَمِنْ سَائِرِ اَعْدَاءِ الرَّحْمٰنِ وَالْقُرْاٰنِ وَالصَّحَابَۃِ وَالْاُمَّہَاتِ الْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ۔

مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے اصحاب کو رب کریم نے مسلمان ہونے کی سند عطا فرمائی

الحج ۱۰/۱۷ { وَجَاهِدُوا فِي اللَّهِ حَقَّ جِهَادِهِ هُوَ اجْتَبَاكُمْ وَمَا جَعَلَ عَلَيْكُمْ فِي الدِّينِ مِنْ حَرَجٍ مِلَّةَ أَبِيكُمْ إِبْرَاهِيمَ هُوَ سَمَّاكُمُ الْمُسْلِمِينَ مِنْ قَبْلُ وَفِي هَذَا لِيَكُونَ الرَّسُولُ شَهِيدًا عَلَيْكُمْ وَتَكُونُوا شُهَدَاءَ عَلَى النَّاسِ فَأَقِيمُوا الصَّلَاةَ وَآتُوا الزَّكَاةَ وَاعْتَصِمُوا بِاللَّهِ هُوَ مَوْلَاكُمْ فَنِعْمَ الْمَوْلَى وَنِعْمَ النَّصِيرُ ۝

اور جہاد کرو تم اللہ کے راہ میں حق جہاد کرنے کا اے اصحاب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم رب نے تمہیں چن لیا ہے اور اس نے تم پر دین میں کسی قسم کی تنگی نہیں کی تمہارے باپ ابراہیم علیہ السلام کا دین ہے رب کریم نے تمہارا نام پہلے ہی مسلمان رکھا اور اس قرآن میں بھی تمہارا نام مسلمان رکھا تاکہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم تم پر گواہی دیں اور تم لوگوں پر گواہ رہو تو تم نماز قائم رکھو اور زکوٰۃ دو اور اللہ کی رسی کو مضبوط پکڑو وہی تمہارا مددگار رہے تو وہ بہت اچھا دوست اور بہت اچھا مددگار ہے۔

اس آیت کریمہ مذکورہ بالا سے سات امور ثابت ہوتے۔

۱۔ اصحاب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کو رب کریم نے تمام امت سے برگزیدہ فرمایا۔

۲۔ اصحاب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کو دین میں کوئی تنگی نہیں دی۔

۳۔ حضرت ابوبکر صدیق اور عمر فاروق اور حضرت عثمان ذوالنورین اور علی المرتضیٰ

رضوان اللہ علیہم اجمعین حضرت ابراہیم علیہ السلام کی اولاد سے ہیں۔

۴۔ اور اصحاب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم دین ابراہیم علیہ السلام پر ہیں۔

۵۔ اصحاب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کا نام رب کریم نے مسلمان رکھا ہے ان کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مسلمان بنایا اور رب کریم نے ان کو سَمّٰکُمُ الْمُسْلِمِیْنَ فرما کر اسلام کی سند تحریری عطا فرمادی جس کو مولوی مسلمان کر کے سند لکھ دے اس کو کوئی کافر نہیں کہہ سکتا اگر کوئی کرے تو اس پر دعوے کیا جائے تو وہ سزایافتہ ہو جاتا ہے تو جس کو مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے کلمہ پڑھا کر مسلمان کیا ہو اور ان کے مسلمان ہونے کی سند رب کریم اپنی تحریر سے لکھ دے تو دنیا کا کوئی مسلمان مومن ان کے اسلام میں شبہ نہیں کر سکتا اگر کرے تو اس کا دعویٰ کسی اصحاب کے ذمہ نہیں بلکہ اس کا مدعی رب کریم ہے کیونکہ اصحاب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے مسلمان ہونے کی سند رب کریم نے عطا فرمائی ہے تو اصحاب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے اسلام میں شک لانے والے پر دعویٰ خداوندی ہوگا اور صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کو اچھا نہ سمجھنے والا رب کریم کی طرف سے ہی سزایاب ہوگا تو جس مقدمے کی مدعی خود گورنمنٹ ہو اور مجرم بھی گورنمنٹ کا مقابل ہو تو بھلا سزایاب کیسے نہ ہو سکے گا۔

۶۔ اصحاب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کا نام مسلمان: توریت و انجیل کتب سابقہ سماویہ میں ہے

۷۔ اصحاب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم از روئے قرآن کلی مسلمان ہیں۔

خدائی عہد کہ اصحاب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم سے مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کو کوئی تکلیف نہیں پہنچی

الواقعہ ۲۷ ع فَسَلٰمٌ لَّکَ مِنْ اَصْحٰبِ الْیَمِیْنِ۔

پھر سلامتی ہے آپ کے لیئے دائیں ہاتھ والوں کی طرف سے

مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے دست پاک پر جنہوں نے اپنا بیعت کا دایاں ہاتھ دیا وہ ہاتھ خداوند کے قبضے میں ہوا تو ان کو اللہ تعالےٰ نے اصحاب یمین کا لقب دیا تو اس آیۂ کریمہ میں رب کریم نے اصحاب یمین جنہوں نے آپکے دست پاک پر بیعت کی ان کی طرف سے یقین دلایا وہ آپ کو یا آپ کی آل کو کسی قسم کی تکلیف نہیں دے سکتے۔

النساء ۶ / ۶۴ } فَاَمَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ وَاعْتَصَمُوْا بِهٖ فَسَيُدْخِلُهُمْ فِيْ رَحْمَةٍ مِّنْهُ وَفَضْلٍ وَّيَهْدِيْهِمْ اِلَيْهِ صِرَاطًا مُّسْتَقِيْمًا۔

پھر لیکن وہ لوگ جو اللہ تعالےٰ کے ساتھ ایمان لائے اور مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کا ساتھ لیا تو اللہ تعالےٰ ان کو اپنی رحمت اور فضل میں داخل فرمائے گا اور اپنی طرف ان کو صراط مستقیم کی ہدایت بھی دے گا۔

تو اصحاب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم جنہوں نے مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے دست پاک پر بیعت ہاتھ رکھ رکھ کر بیعت کی اور رب کریم نے ان کے ہاتھوں کو تھام لیا اور اصحاب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کو حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے ان کو مسلمان بنایا اور رب کریم نے ان کو مسلمان ہونے کی سند عطا فرمادی" تاکہ ان کے متعلق مسلمان ہونے کا کسی کو شبہ نہ رہ جائے اور رب کریم کی طرف سے ان کو اصحب یمین کا خدائی خطاب ملا اور قیامت کے دن بھی فَاَمَّا مَنْ اُوْتِيَ كِتٰبَهٗ بِيَمِيْنِهٖ کے مصداق ہونگے اور رب کریم نے مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کو بیعت کرنے والوں کی طرف سے تکلیف نہ پہنچنے کا یقین بھی دلایا اب کوئی ان کا دشمن یہ کہے کہ اصحب ثلثہ نے مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی آل کو تکلیف دے کر حضور

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو تکلیف پہنچائی یہ ان کا کہنا محض بہتان ثابت ہوا کیونکہ اگر اصحاب ثلثہ کے متعلق یہ شبہ کیا جائے تو معاذ اللہ مذکورہ بالا فرمان خداوندی وعدہ غلط ثابت ہوگا تَعَالَى اللّٰهُ عَمَّا يَصِفُوْنَ تو جس کا دل چاہے اصحٰب ثلثہ پر حضور کی تکلیف دہی کا بہتان لگا کر اپنے حسد کی آگ کو سلگا لے اور جس کا دل چاہے مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم کو ان سے پر امن رہنے کا عقیدہ رکھ کر ان سے اپنا عقیدہ فرمان خداوندی کے مطابق بنالے۔

اور اصحاب مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم وہ ہیں جنہوں نے مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم کے روبرو آپ کی زبانی اسلام قبول کیا اور مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم نے ان سے اسلام پر بیعت لی اور دست پاک ان کے دست پاک پر رکھا اور اللہ تعالٰی نے فرمایا کہ اے اصحاب مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم تم نے جو میرے پیارے محبوب مصطفٰے صلے اللہ وسلم کے دست پاک پر اسلام کی بیعت کی یہ نہ سمجھا کہ یہ حضور کا ہاتھ ہے یہ سمجھا کہ ہمارے خداوند کریم کا ہاتھ ہے۔

آیت ید اللہ

اصحاب مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم کا ہاتھ خدائی ہاتھ تھا

إِنَّ الَّذِينَ يُبَايِعُونَكَ إِنَّمَا يُبَايِعُونَ اللَّهَ يَدُ اللَّهِ فَوْقَ أَيْدِيهِمْ فَمَنْ نَكَثَ فَإِنَّمَا يَنْكُثُ عَلَىٰ نَفْسِهِ وَمَنْ أَوْفَىٰ بِمَا عَاهَدَ عَلَيْهُ اللَّهَ فَسَيُؤْتِيهِ أَجْرًا عَظِيمًا ﴿الفتح ۲۶/۱﴾

بے شک جو لوگ آپ کی بیعت کرتے ہیں اور کوئی بات نہیں وہ اللہ کی بیعت کرتے ہیں۔ اللہ کا ہاتھ ان کے ہاتھ پر ہے تو جس شخص نے عہد توڑا تو عہد توڑنے کا بوجھ اس کے نفس پر ہے اور جس شخص نے وعدہ پورا کیا اللہ تعالیٰ سے جس پر اس نے معاہدہ کیا تو اس کو اللہ تعالیٰ جلدی اجر عظیم عطا فرمائے گا۔

مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم جس شخص سے بیعت فرماتے بیعت کا ہاتھ دایاں ہی ہوتا تھا تو ثابت ہوا کہ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم سے بیعت کرنے والوں کا دایاں ہاتھ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے دست پاک میں ہوتا تھا اور جن کا دایاں ہاتھ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے دست پاک میں ہو جاتا رب کریم فرماتا ہے کہ ان کے ہاتھوں پر اللہ کا ہاتھ ہے تو اس آیۂ کریمہ سے معلوم ہوا اسی لئے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے اصحاب کا دایاں دست پاک رب کریم نے تھاما ہوا ہے۔

الانفال ۹/۲ } فَلَمْ تَقْتُلُوْهُمْ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ قَتَلَهُمْ وَمَا رَمَيْتَ اِذْ رَمَيْتَ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ رَمٰى وَلِيُبْلِيَ الْمُؤْمِنِيْنَ مِنْهُ بَلَآءً حَسَنًا اِنَّ اللّٰهَ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ۔

سو تم نے ان کو نہیں قتل کیا اور لیکن اللہ نے ان کو قتل کیا اور آپ نے نہیں پھینکا لیکن اللہ تعالیٰ نے پھینکا تاکہ مومنین کی اپنی طرف سے آزمائش کرے اچھی آزمائش بے شک اللہ تعالیٰ بڑا سننے والا بڑا جاننے والا ہے۔

اے میرے محبوب صلے اللہ علیہ وسلم کے اصحاب جب تم اپنے دشمنوں کو قتل کرتے ہو تو وہ ہاتھوں کی طاقت نہیں بلکہ وہ دست خداوندی کی طاقت ہے جس نے تمہارے ہاتھوں کو تھاما ہوا ہے چونکہ یہاں دنیا میں ان کا دایاں ہاتھ رب کریم کے ہاتھ میں ہے اس

لئے دائیں ہاتھ والوں کا شان رب کریم نے بیان فرمایا۔

اصحاب یمین کا شان

الواقعہ ۲۷/۱ } وَاَصْحٰبُ الْیَمِیْنِ مَا اَصْحٰبُ الْیَمِیْنِ فِیْ سِدْرٍ مَّخْضُوْدٍ وَّطَلْحٍ مَّنْضُوْدٍ وَّظِلٍّ مَّمْدُوْدٍ وَّمَآءٍ مَّسْکُوْبٍ وَّفَاکِهَةٍ کَثِیْرَةٍ لَّا مَقْطُوْعَةٍ وَّلَا مَمْنُوْعَةٍ وَّفُرُشٍ مَّرْفُوْعَةٍ ۔

اور دائیں ہاتھ والے کیا بات ہے دائیں ہاتھ والوں کی بغیر کانٹے کے جھکی ہوئی بیریوں میں اور تہ بہ تہ کیلوں میں اور وسیع سایوں میں اور بہتے ہوئے پانی میں اور بہت میوہ جات میں خوشیاں منائیں گے نہ ختم ہونے والے اور نہ روکے جائیں اور بلند بستروں میں ہوں گے۔

پھر آگے فرمایا فَسَلٰمٌ لَّکَ مِنْ اَصْحٰبِ الْیَمِیْنِ ۔

تو آپ کے لئے دائیں ہاتھ والوں کی طرف سے سلامتی ہے۔

اطاعت

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت میں خدائی مراتب حاصل ہوتے ہیں

الاحزاب ۲۲/۹ } وَمَنْ يُطِعِ اللّٰهَ وَرَسُولَهُ فَقَدْ فَازَ فَوْزًا عَظِيمًا ○

اور جو شخص اللہ اور اس کے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی فرمانبرداری کرتا ہے۔ تو وہ ضرور کامیاب ہوا بہت بڑی کامیابی۔

محمد ۲۶/۴ } يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَطِيعُوا اللّٰهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ وَلَا تُبْطِلُوا أَعْمَالَكُمْ ○

اے ایمان والو اللہ تعالے کی اطاعت کرو اور اس کے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کرو اور اپنے اعمال ضائع نہ کرو۔

التغابن ۲۸/۲ } وَأَطِيعُوا اللّٰهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ فَإِنْ تَوَلَّيْتُمْ فَإِنَّمَا عَلَىٰ رَسُولِنَا الْبَلَاغُ الْمُبِينُ ○

اور اللہ تعالیٰ کی غلامی کرو۔ اور مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی غلامی کرو۔ پھر اگر تم نے روگردانی کی تو اور کوئی بات نہیں ہمارے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پر تبلیغ ہے۔

النور ۱۸/۷ } قُلْ أَطِيعُوا اللّٰهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ =

فرما دیجیے یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم تم اللہ کی اطاعت کرو اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کرو۔

رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی اطاعت میں دخولِ جنت ہے

الفتح ۲۶/۳ } وَمَن يُطِعِ اللّٰهَ وَرَسُولَهُ يُدْخِلْهُ جَنّٰتٍ تَجْرِي مِن تَحْتِهَا الْأَنْهٰرُ وَمَن يَتَوَلَّ يُعَذِّبْهُ عَذَابًا أَلِيمًا ۔

النور ۱۸/۷ } وَأَقِيمُوا الصَّلٰوةَ وَآتُوا الزَّكٰوةَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُونَ ۔

اور نماز کو قائم رکھو اور زکوٰۃ دو اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کرو کہ تم رحم کیے جاؤ۔

اس آیت کریمہ سے ثابت ہوا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت میں نماز قائم رکھنا اور زکوٰۃ دینا یہ رحمت خداوندی کے مستحق ہونے کی علامت ہے خصوصاً جن اصحاب نے مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے روبرو آپ کے دست پاک سے زکوٰۃ خرچ کی اور پانچوں وقت کی نمازیں مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی اقتدا میں ادا کیں تو وہ اَطِیۡعُوا الرَّسُوۡلَ سے کیسے دور ہو سکتے ہیں جب ان کے اطاعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں کوئی کمی نہیں تو لَعَلَّکُمۡ تُرۡحَمُوۡنَ سے وہ کیسے محروم ہو سکتے ہیں۔ اب اس کی تائید قرآن کریم سے سنئیے۔

خدائی وعدہ کہ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت میں اعمال ضائع نہیں ہوتے

الحجرات ۲۶/۲ } وَإِن تُطِيعُوا اللّٰهَ وَرَسُولَهُ لَا يَلِتْكُم مِّنْ أَعْمَالِكُمْ شَيْئًا ۔

اور اگر تم نے اللہ اور اس کے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی فرمانبرداری کی تمہارے اعمال سے کچھ کم نہ ہوگا۔

اس آیت کریمہ سے ثابت ہوا کہ اللہ اور اس کے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کرنے والوں کے اعمال میں ایک ذرہ بھر کمی واقع نہیں ہوسکتی ہے کوئی ان کے تمام اعمال کا ہی انکار کرے فتفکر۔

اصحاب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کا ایمان ربّ کریم ضائع نہیں کرے گا

البقرہ ۲/۱۷ } وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُضِيْعَ اِيْمَانَكُمْ اِنَّ اللّٰهَ بِالنَّاسِ لَرَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ۔

اور خداوند کریم کو یہ لائق نہیں کہ اے اصحاب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم تمہارے ایمان کو ضائع کرے بے شک اللہ تعالےٰ لوگوں پر بڑا مہربانی کرنے والا بڑا رحم کرنے والا ہے۔

مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھیوں کے ساتھ ربّ کریم کا اطاعت میں رعایت کرنا

التغابن ۲۸/۲ } فَاتَّقُوا اللّٰهَ مَا اسْتَطَعْتُمْ وَاسْمَعُوْا وَاَطِيْعُوْا وَاَنْفِقُوْا خَيْرًا لِّاَنْفُسِكُمْ وَمَنْ يُّوْقَ شُحَّ نَفْسِهٖ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ۔

ڈرو تم اللہ تعالیٰ سے جو تم طاقت رکھتے ہو اور سنو اور فرمانبرداری کرو اور
خرچ کرو تمہارے نفسوں کے لئے بہتر ہے اور جو شخص اپنے نفس کی لالچ سے بچایا
گیا وہی ہیں وہ خلاصی پانے والے۔

اس آیت کریمہ میں رب العزۃ نے مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھیوں کی خاص
عنایت فرمائی کہ اللہ سے ڈرو اپنی طاقت کے مطابق میں تمہاری طاقت سے زیادہ بوجھ تم
پر نہیں ڈالنا چاہتا اور احکام خداوندی اور احکام مصطفوی صلے اللہ علیہ وسلم کے سننے کا
حکم فرمایا اور اطاعت کا حکم بھی جاری فرمایا اور ساتھ ہی حکم جاری فرمادیا کہ اگر تم نے
احکامات سن کر اطاعت کی اور خرچ بھی کیا تو تمہارے نفسوں کے لئے بہتر ہے اور جس نے
نفس کو لالچ دنیاوی سے بچالیا تو یہی خلاصی پانے والے ہیں ورنہ نہیں

اس آیت کریمہ میں رب کریم نے مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے اصحاب کو رعایت فرمائی
کہ تم اپنی طاقت کے مطابق اللہ تعالیٰ سے ڈرو اور طاقت کے مطابق ہی سنو اور طاقت
کے مطابق ہی اطاعت کروگے اور طاقت کے مطابق ہی خرچ کروگے تو تمہارے نفسوں کی خیر ہے۔

اصحاب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کے

کلمات خداوند کریم کی زبانی

وَقَالُوا سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا غُفْرَانَكَ رَبَّنَا وَاِلَيْكَ
الْمَصِيْرُ ۝ } البقرہ ۳ | ۴

اور مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھیوں نے کہا اے ہمارے رب ہم نے تیرے

کلام کو سن لیا اور تیری بخشش کی فرمانبرداری کی اور تیری طرف ہی لوٹنے کی جگہ ہے۔
اللہ کریم نے مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھیوں کا متفقہ فیصلہ فرما دیا جس میں شک ممکن ہی نہیں۔

المائدہ ۶/۲ } وَاذْكُرُوا نِعْمَةَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ وَمِيثَاقَهُ الَّذِي وَاثَقَكُم بِهِ إِذْ قُلْتُمْ سَمِعْنَا وَأَطَعْنَا وَاتَّقُوا اللّٰهَ إِنَّ اللّٰهَ عَلِيمٌ بِذَاتِ الصُّدُورِ۔

اور یاد کرو تم اللہ تعالےٰ کی نعمت کو جو اس نے تم پر کی اور یاد کرو تم اپنے پکے وعدے کو جو اس نے تم سے لیا جب تم نے کہا اے ہمارے رب ہم نے تیرے کلام کو سن لیا اور تیرے حکم کے فرمانبردار ہوگئے اور اللہ تعالےٰ سے ڈرو بیشک اللہ تعالےٰ سینے کے رازوں کو بھی جاننے والا ہے۔
اس آیت کریمہ میں رب کریم نے ثابت فرمایا کہ اصحاب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم میثاق ہی مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کا حلفیہ بیان دے چکے ہیں جس کو وہ بھولے نہیں اور یہ اللہ تعالےٰ کا احسان ہے کہ اس وعدے کے موافق ہی ثابت ہوئے اور مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی اطاعت میں اول مطیع ہیں اور دل وزبان سے مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی اطاعت میں سرشار ہیں تقیہ نہیں کرتے ان کے دل کی صفائی بھی رب کریم نے فرما دی وَاللّٰهُ عَلِيمٌ بِذَاتِ الصُّدُورِ اللہ تعالےٰ جانتا ہے کہ تم دل کی صاف صاف اطاعت مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کرتے ہو۔
مسلمانو! اللہ اور اس کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جس کو ہدایت دیں تو وہ صراط مستقیم پہ آجاتا ہے صحابہ کرام کو جب رب کریم نے اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ہدایت دی اور انہوں نے ہدایت خداوندی و ہدایت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو قبول کر

اصحاب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم خداوندی ورسولی ہدایت یافتہ ہو کر صراط مستقیم پر پہنچ گئے جیسا کہ آیت قرآنیہ سے ثابت ہو چکا خداوند کریم کی طرف سے ان کو ہدایت کی قرآنی سند بھی مل گئی پھر صراط مستقیم پر گامزن ہونے کی سند بھی اللہ تعالےٰ نے ان کو عطا فرمائی جب صراط مستقیم کی سند حاصل کر لی تو اسلام قبول کیا اور سرنگوں ہو گئے تو رب کریم نے ان کے مسلمان ہونے کی تیسری سند قرآنی عطا فرمائی اور صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کی ان تینوں سندوں کا اصل لوح محفوظ سے اپنی ازلی ابدی کتاب قرآن کریم میں ایمان داروں کی تسلی کے لئے نقل فرما دیا تاکہ قیامت تک آنے والے اپنے اول المسلمین کی سندات کو دیکھ کر ان کے مطابق مسلمان بن جائیں پھر اصحاب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم جب اسلام میں داخل ہوئے تو اللہ تعالےٰ اور اللہ تعالےٰ کے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی اطاعت قبول فرمائی کیونکہ بجز اطاعت مسلمان کسی مرتبے پر فائز نہیں ہو سکتا تو اب قرآن کریم سے اطاعت کا ذکر خصوصاً صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کی بالمشافہ اطاعت کرنے کا ذکر قرآن کریم سے سنیئے اور تسلی کیجئے کہ کیا صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے اللہ تعالےٰ اور محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی اطاعت بھی کی یا نہیں اور جیسا کہ ان کو ہدایت اور صراط مستقیم اور اسلام کی سندیں رب کریم نے عطا فرمائیں ایسے ان کو اطاعت کی سند بھی عطا فرمائی کیا ان کی بالمشافہ اطاعت رائیگاں جا سکتی ہے ؟ پھر ان کو اطاعت سے مبرا سمجھنے والا وہ ہے جو ان کے مقابلے میں ہدایت صراط مستقیم اسلام اطاعت سے بے بہرہ ہے وہ براہ راست مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم سے بہرہ ور ہونے والے اور سینکڑوں برس بعد پیدا ہونے والے ان کو بے بہرہ کہیں یہ بات کوئی عقلمند تسلیم نہیں کر سکتا ۔

حضرت نوح علیہ السلام نے بھی اپنی قوم کو اپنی اطاعت کا ارشاد فرمایا

الشعراء ۱۹/۶ } اِذْ قَالَ لَهُمْ اَخُوْهُمْ نُوْحٌ اَلَا تَتَّقُوْنَ اِنِّیْ لَكُمْ رَسُوْلٌ اَمِیْنٌ فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاَطِیْعُوْنِ ۝

جب ان کے بھائی نوح علیہ السلام نے فرمایا کہ تم ڈرتے نہیں بے شک میں تمہارے لئے امانتدار رسول ہوں پھر تم اللہ تعالیٰ سے ڈرو اور میری اطاعت کرو۔

الشعراء ۱۹/۶ } وَمَآ اَنَا بِطَارِدِ الْمُؤْمِنِیْنَ

اور میں مومنوں کو چھوڑنے والا نہیں ہوں۔

قوم عاد کو ھود علیہ السلام نے اپنی اطاعت کا حکم دیا

الشعراء ۱۹/۷ } اِذْ قَالَ لَهُمْ هُوْدٌ اَلَا تَتَّقُوْنَ اِنِّیْ لَكُمْ رَسُوْلٌ اَمِیْنٌ فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاَطِیْعُوْنِ۔

جب ان کو ھود علیہ السلام نے فرمایا کیا تم ڈرتے نہیں بے شک میں تمہارے لئے امانتدار رسول ہوں تو تم اللہ تعالیٰ سے ڈرو اور میری اطاعت کرو۔

قوم ثمود کو صالح علیہ السلام نے اپنی اطاعت کا حکم صادر فرمایا

الشعراء ۱۹/۸ } اِذْ قَالَ لَهُمْ اَخُوْهُمْ صٰلِحٌ اَلَا تَتَّقُوْنَ اِنِّیْ لَكُمْ رَسُوْلٌ اَمِیْنٌ فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاَطِیْعُوْنِ۔

جب ان کو ان کے بھائی صالح علیہ السلام نے فرمایا کیا تم ڈرتے نہیں بے شک

میں تمہارے لئے امانتدار رسول ہوں تو تم اللہ تعالے سے ڈرو اور مجھ سے ڈرو۔

لوط علیہ السلام کا اپنی قوم کو اپنی اطاعت کا حکم

الشعراء ۱۹/۹ } اِذْ قَالَ لَهُمْ اَخُوْهُمْ لُوْطٌ اَلَا تَتَّقُوْنَ اِنِّیْ لَكُمْ رَسُوْلٌ اَمِیْنٌ فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَ اَطِیْعُوْنِ۔

جب ان کے بھائی لوط علیہ السلام نے ان کو کہا کیا تم ڈرتے نہیں بے شک میں تمہارے لئے امانتدار رسول ہوں تو تم اللہ تعالے سے ڈرو اور میری اطاعت کرو۔

شعیب علیہم السلام نے اپنی قوم کو اپنی اطاعت کا حکم دیا

الشعراء ۱۹/۱۰ } اِذْ قَالَ لَهُمْ شُعَیْبٌ اَلَا تَتَّقُوْنَ اِنِّیْ لَكُمْ رَسُوْلٌ اَمِیْنٌ فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَ اَطِیْعُوْنِ۔

جب ان کو شعیب علیہ السلام نے فرمایا کیا تم ڈرتے نہیں بے شک میں تمہارے لئے امانتدار رسول ہوں پھر ڈرو تم اور میری اطاعت کرو۔

مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے متبعین کو اللہ تعالے نے ڈرانے کا ارشاد نہیں فرمایا جس سے ثابت ہوتا ہے کہ آپ کی اتباع میں وہی داخل ہوتا جس کو خدا کا ڈر ہوتا دوسرا اتباع میں آتا ہی نہیں بلکہ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے متبعین کو ارشاد الٰہی ہوتا ہے۔

الشعراء ۱۹/۱۱ } وَاخْفِضْ جَنَاحَكَ لِمَنِ اتَّبَعَكَ مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ فَاِنْ عَصَوْكَ فَقُلْ اِنِّیْ بَرِیْٓءٌ مِّمَّا تَعْمَلُوْنَ۔

اور آپ تابعداری کرنے والے مومنین کے لئے اپنے پہلو کو نرم فرمایئے پھر اگر آپ کی نافرمانی

کریں تو آپ فرما دیجئے میں بری ہوں اس سے جو تم عمل کرتے ہو۔

ال عمران ۳ } إِنَّ أَوْلَى النَّاسِ بِإِبْرَاهِيمَ لَلَّذِينَ اتَّبَعُوهُ وَهَذَا النَّبِيُّ وَالَّذِينَ آمَنُوا وَاللَّهُ وَلِيُّ الْمُؤْمِنِينَ ٥

بے شک ابراہیم سے بہت قریب وہ لوگ ہیں جنہوں نے ابراہیم علیہ السلام کی اتباع کی اور یہ نبی محمد رسول اللہ بھی ابراہیم علیہ السلام کے زیادہ قریبی ہیں اور جو مصطفے صلے اللہ علیہ وسلم سے ایمان لانے والے ہیں وہ بھی ابراہیم علیہ السلام کے زیادہ قریبی ہیں اور اللہ تعالے مومنین کا مددگار ہے۔

اس آئیۂ کریمہ سے ثابت ہوا کہ نبی اللہ کے متبعین نبی اللہ سے اقرب ہوتے ہیں جیسا کہ ابراہیم علیہ السلام کے متبعین ابراہیم علیہ السلام سے اقرب تھے اور دوسری بات اس آئیۂ کریمہ سے یہ ثابت ہوئی کہ مصطفے صلے اللہ علیہ وسلم اور آپ کے ساتھی بھی حضرت ابراہیم علیہ السلام کے اقرب ہیں مصطفے صلے اللہ علیہ وسلم کے اصحاب کا براہیمی ہونا فقیر نے نص قرآنی سے ثابت کر دیا اور تم اپنا ابراہیمی ہونا قیامت تک ثابت نہیں کر سکتے۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام کے متبعین کے لئے غلبے کا خدائی وعدہ

القصص ۲۰ / ۴ } أَنْتُمَا وَمَنِ اتَّبَعَكُمَا الْغَالِبُونَ

اے موسیٰ علیہ السلام اور ہارون علیہ السلام تم دونوں اور جس شخص نے تمہاری اتباع کی غالب ہونگے۔

اس آئیۂ کریمہ سے ثابت ہوا کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام اور ہارون علیہ السلام کے متبعین غالب ہو سکتے ہیں تو کیا مصطفے صلے اللہ علیہ وسلم کے متبعین غالب نہیں آ سکتے

آل عمران ۳/۶

إِذْ قَالَ اللّٰهُ يٰعِيسٰى إِنِّي مُتَوَفِّيكَ وَرَافِعُكَ إِلَيَّ وَمُطَهِّرُكَ
مِنَ الَّذِينَ كَفَرُوا وَجَاعِلُ الَّذِينَ اتَّبَعُوكَ فَوْقَ
الَّذِينَ كَفَرُوا إِلَىٰ يَوْمِ الْقِيٰمَةِ ثُمَّ إِلَيَّ مَرْجِعُكُمْ فَأَحْكُمُ بَيْنَكُمْ
فِيمَا كُنْتُمْ فِيهِ تَخْتَلِفُونَ ۝

جب اللہ تعالےٰ نے فرمایا اے عیسیٰ بے شک میں پورا لینے والا ہوں تمہیں اور تجھے اپنی طرف اٹھانے والا ہوں اور تجھے پاک کرنے والا ہوں ان لوگوں سے جنہوں نے کفر کیا اور تیرے متبعین کو اوپر کرنے والا ہوں کفار پر قیامت تک پھر میری طرف تمہارے لوٹنے کی جگہ ہے آپ اپنے درمیان فیصلہ فرمائیں جس میں وہ اختلاف کرتے ہیں۔

اے مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے امتی ہونے کا دعویٰ کرنے والو! خدارا کچھ سوچو کہ اگر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی اتباع سے رب کریم کفار پر غلبہ دے سکتا ہے اور آپ کا وسیلہ لینے سے یہود و نصاریٰ کو غلبہ دے سکتا ہے تو مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی اطاعت میں کچھ درجہ نہیں مل سکتا بلکہ تم نے تو ایسی صفائی کر دی کہ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی اطاعت سے معاذ اللہ ایمان بھی نصیب نہیں معاذ اللہ ثم معاذ اللہ

اطاعت اللہ و رسول سے کافر قیامت کو ترسے گا

الاحزاب ۲۲/۸

يَوْمَ تُقَلَّبُ وُجُوهُهُمْ فِي النَّارِ يَقُولُونَ
يٰلَيْتَنَا أَطَعْنَا اللّٰهَ وَأَطَعْنَا الرَّسُولَا

جس دن ان کے منہ آگ میں اُلٹے کئے جائینگے تو وہ کہیں گے ہائے ہم اللہ تعالےٰ کی اطاعت کر لیتے اور ہم رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کر لیتے۔ تو آج لوگ

ہیں اوندھے نہ کئے جاتے۔

اس آیۃ کریمہ سے ثابت ہوا کہ جو اللہ اور اس کے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے مطیعین نہیں وہ دوزخ میں اوندھے لٹکائے جائینگے اور پھر اللہ تعالے اور اس کے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے نافرمان پچھتائیں گے کہ کاش ہم اللہ تعالے اور اس کے رسول صلے اللہ علیہ وسلم کی دنیا میں اطاعت کرتے تو آج نار دوزخ میں اوندھے نہ لٹکائے جاتے مطیعین رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم تو جہنم میں جا نہیں سکتا اور اگر بالفرض اطاعت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کرنے والے اصحاب مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم تمہارے کہنے سے جہنمی ہو جائیں تو پھر بقول تمہارے ابوجہل وابولہب وغیرھما جنتی ٹھہرے اور یہ کبھی ممکن ہی نہیں محالات سے ہے۔

مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کرنے والا خداوند کریم کا فرمانبردار ہے

النساء ۵/۱۱ } مَنْ يُّطِعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰهَ
جس شخص نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کی بس ضرور وہ اللہ کا مطیع ہوا۔

اس آیۃ کریمہ سے ثابت ہوا کہ جو مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم کا مطیع ہے تو وہ ضرور اللہ کا مطیع ہے کیونکہ جس نے مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم کی اطاعت قبول کر لی وہ کبھی خداوند کریم کا نافرمان ہو سکتا ہی نہیں۔ تو کیا جو شخص مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم کا بھی اطاعت کرنے والا ہو اور اطاعت بھی ایسی کہ جب سے مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم نے دعویٰ نبوۃ فرمایا تب وہ ایمان لائے اور ہر عمل اسلامی انہوں نے فرائض وسنن نوافل ومستحبات مصطفٰے صلے اللہ علیہ

م کی اطاعت میں بالمشافہ ادا کئے تا وصال بلکہ وَاعْبُدْ رَبَّكَ حَتّٰى يَأْتِيَكَ الْيَقِيْنُ نی موت تک. شعار اسلامی ادا کرتا ہے موت تک اور ان کی اطاعت مصطفےٰ صلے علیہ وسلم کو وہ شخص ٹھکراتا ہے جو سینکڑوں برس مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد پیدا ہوتا ہے تو ان کے اس فعل کو کوئی ذی شعور تسلیم کرنے کو ہرگز تیار نہیں۔

تو مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جنہوں نے خدائی حکم تسلیم کرتے ہوئے مصطفےٰ اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کی اطاعت قبول کر لی مسلمان ہو گئے اسلام قبول کر لیا مصطفےٰ اللہ علیہ وسلم نے انہیں کلمہ پڑھا کر اپنی غلامی میں قبول فرمایا وہ ایمان کے ساتھی ے اسلام کے ساتھی دین کے ساتھی نماز کے ساتھی سنن کے ساتھی نوافل کے ساتھی ذکر و کر کے ساتھی حج کے ساتھی زکوٰۃ کے منظوری روزے کے ساتھی دعا کے ساتھی جنگ کے ساتھی سفر و حضر کے ساتھی قوم کے ساتھی رشتے کے ساتھی خوراک کے ساتھی مشورے کے ساتھی تو رب کریم نے اصحاب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کو ان کی تطہیر کا حکم صادر فرمایا مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنی اطاعت میں انہیں پاک فرما دیا ان کا تزکیہ نفس بھی کر دیا اب کوئی ان کا مقابلہ کرے تو کبھی ممکن ہی نہیں۔

جو لوگ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے بلا واسطہ مطیعین ہیں اور خداوند کریم کی اطاعت بواسطہ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کرتے رہے بھلا ان کا مقابلہ ایسا شخص کرے جو نفس کا مطیع ہو اپنے مذہبی تعصب میں گرفتار ہو مولوی کے جال میں پھنسا ہوا ہو تو ممکن ہی نہیں۔

نبی اللہ کے متبعین نبی اللہ کے اُمتی اور ساتھی ہوتے ہیں

ابراہیم ۱۳/۶ } فَمَنْ تَبِعَنِیْ فَاِنَّهٗ مِنِّیْ وَمَنْ عَصَانِیْ فَاِنَّكَ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ ۝

پھر جس شخص نے میری اتباع کی ضرور وہ مجھ سے ہے اور جس نے میری نافرمانی کی تو ضرور۔ تو اس کو بڑا معاف کرنے والا بڑا رحم کرنے والا ہے۔

تفسیر الصافی ۲۶۱ } قَالَ یا قوم من اَطَعْنَا فَهُوَ مِنَّا اَهْلَ الْبَیْت قِیْلَ مِنْكُمْ قَالَ مِنَّا۔

خدائی فیصلہ کہ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب ابراہیمی بھی ہیں

ال عمران ۳/۷ } اِنَّ اَوْلَى النَّاسِ بِاِبْرٰهِیْمَ لَلَّذِیْنَ اتَّبَعُوْهُ وَ هٰذَا النَّبِیُّ وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَاللّٰهُ وَلِیُّ الْمُؤْمِنِیْنَ ۝

بے شک ابراہیم علیہ السلام کے ساتھ سب لوگوں کے زیادہ قریبی وہ ہیں جنہوں نے حضرت ابراہیم علیہ السلام اور اس محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی اتباع کی اور وہ لوگ جو مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایمان لائے اور اللہ تعالےٰ ایمان والوں کا مددگار ہے۔

مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے تمام متبعین بینائی پر تھے

یوسف پ ۱۳/۱۲ } قُلْ هٰذِهٖ سَبِیْلِیْٓ اَدْعُوْٓا اِلَى اللّٰهِ عَلٰى بَصِیْرَةٍ

اَنَا وَمَنِ اتَّبَعَنِیْ

فرما دیجئے یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ میرا راستہ ہے اللہ کی طرف میں بلاتا ہوں میں بھی اور میرے متبعین بینائی پر ہیں۔

خلفاء اربعہ کو مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت میں انعام خداوندی

وَمَنْ یُّطِعِ اللّٰهَ وَالرَّسُوْلَ فَاُولٰٓئِكَ مَعَ الَّذِیْنَ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَیْهِمْ مِّنَ النَّبِیّٖنَ وَالصِّدِّیْقِیْنَ وَالشُّهَدَآءِ وَالصّٰلِحِیْنَ وَحَسُنَ اُولٰٓئِكَ رَفِیْقًا ذٰلِكَ الْفَضْلُ مِنَ اللّٰهِ وَكَفٰی بِاللّٰهِ عَلِیْمًا ۝ النساء ۵/۹

اور جو شخص اللہ تعالےٰ اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کرتا ہے تو یہی ان لوگوں کے ساتھ ہیں جن پر اللہ تعالےٰ نے انعام فرمایا نبیوں سے اور صدیقیوں سے اور شہیدوں سے اور صالحین سے اور انہی کا ساتھ بہت اچھا ہے یہ اللہ تعالےٰ کا فضل ہے اور اللہ تعالےٰ کافی جاننے والا ہے۔

ہر نبی اللہ کی امت تب ہوتی ہے جب نبی اللہ کسی کی طرف مبعوث ہوتا ہے یعنی جب دنیا میں نبی اللہ تشریف لاتا ہے تو ہی نبی اللہ کی امت کی ابتدا ہوتی ہے لیکن میرے مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی قبل از ظہور ہی نام لیوا امت مطیعین موجود تورب کریم نے اس آیۂ کریمہ میں مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے مطیعین کا ذکر فرمایا کہ تمام سابقہ انبیاء علیہم السلام مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے مطیعین سے ہیں تو اصحاب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم جو مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم اور خداوند کریم کی اطاعت کرتے ہیں تو یہی اصحاب

مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم ان لوگوں کے ساتھ ہوں گے جن پر اللہ تعالےٰ نے انعام فرمایا
اطاعت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم میں منعم من اللہ کے چار اقسام فرمائے
نبیین۔ صدیقین۔ شہداء۔ صالحین اور فرمایا کہ ان چاروں کا ساتھ بہت اچھا ہے
اصحاب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کو ان چاروں کے ساتھ حضور صلے اللہ علیہ وسلم کی اطاعت
میں خداوند کریم کی طرف سے حاصل ہوئے اور دوسرے مقام پر فرمایا کہ اصحاب مصطفےٰ
صلے اللہ علیہ وسلم جنہوں نے اطاعت اللہ و اطاعت مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی تو ان
کو یہ مراتب عطا ہوئے۔

الحدید ۲۷ } وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ وَرُسُلِهٖٓ اُولٰٓئِكَ هُمُ الصِّدِّيْقُوْنَ
وَالشُّهَدَآءُ عِنْدَ رَبِّهِمْ لَهُمْ اَجْرُهُمْ وَ
نُوْرُهُمْ۔

اور وہ لوگ جو اللہ اور اللہ کے رسولوں کے ساتھ ایمان لائے تو یہی وہ اللہ کی
طرف سے صدیق ہیں اور شہید ہیں ان کا ثواب اور ان کا نور انہی کو ملے گا۔
اس آیۂ کریمہ میں اصحاب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کا شان بیان فرمایا۔

۱۔ اصحاب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم ایماندار ہیں اسی لئے وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا کا
خطاب ہوا۔

۲۔ اصحاب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم اللہ تعالےٰ پر ایمان رکھتے ہیں جو اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ
سے واضح ہے۔

۳۔ اصحاب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم تمام رسولوں پر ایمان رکھتے ہیں۔ رُسُلِهٖ
ثابت کر رہا ہے۔

۴۔ اصحب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم صدیقین ہیں فَاُولٰٓئِکَ هُمُ الصِّدِّیْقُوْنَ اس کی دلیل قرآنی موجود ہے۔

۵۔ اصحاب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم شہید ہیں وَالشُّهَدَآءُ عِنْدَ رَبِّهِمْ سے عیاں ہے۔

۶۔ اصحاب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کو اللہ اور اللہ کے رسولوں پہ ایمان لانے اور صدیقیت اور شہادت کا ثواب اللہ تعالےٰ کی طرف سے مقرر ہو چکا ہے۔

۷۔ اصحاب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم یہ مراتب حاصل کر کے نوری بن چکے ہیں۔

ان آیات کریمہ سے ثابت ہوا کہ اصحاب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کو خصوصاً خلفاء علیہم السلام کو رب کریم نے اطاعت اللہ و اطاعت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے ایماندار ہونے کا فتویٰ دیا اور صدیق اور شہید کا رتبہ اپنی طرف سے عطا فرمایا اور یہ بھی تحریر فرما دیا کہ اللہ کی طرف سے ان کو صدیقیت اور شہادت کا ثواب بھی مل چکا ہے اور نورانیت کا وعدہ بھی ہو چکا ہے اب اگر کوئی ان کے صدیق یا شہید ہونے میں شک کرے تو کچھ فائدہ نہیں سوائے اس کے کہ اپنے ایمان کو ضائع کرنا ہے کیونکہ رب کریم کی طرف سے اصحاب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کو اطاعت میں یہ مراتب مل چکے ہیں اور ثواب بھی مل چکا وہ نوری بن گئے اب کوئی کیا بگاڑ سکتا ہے اٰمَنُوْا وَ تُؤْجَرُوْا۔

مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کا ساتھی اتباع کرنیوالا محبوب خدا ہے

ال عمران ۳ع قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِیْ یُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ وَیَغْفِرْ لَكُمْ

ذُنُوبَكُمْ وَ اللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۔

فرما دیجئے یارسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اگر تم چاہتے ہو کہ تم محبوب خدا بن جاؤ تو میری اتباع کرو اللہ تمہیں محبوب بنائے گا اور تمہارے گناہ بخش دے گا اور اللہ تعالیٰ بڑا بخشنے والا بڑا رحم کرنے والا ہے۔

اس آیۃ کریمہ سے ثابت ہوا کہ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی اتباع کرنے والے کا درجہ بہت بلند ہو جاتا ہے جس کو کوئی گرا نہیں سکتا۔

مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی اتباع میں اللہ تعالےٰ تمام گناہ معاف فرما دیتا ہے مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کا متبع محبوب خدا ہے۔

تو جس کو میرے پیارے محبوب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنی تمام عمر تمام اعمال میں اپنی اتباع میں پسند فرمایا ہو اس کو آپ کی اتباع سے کفار مکہ جو قریب تھے وہ نہ نکال سکے تو بعد والوں کی کیا طاقت ہے کہ وہ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی اتباع سے نکال دیں۔

نتیجہ: اصحاب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم بالعموم اور خلفاء اربعہ بالخصوص اپنے تمام اعمال میں مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی اتباع سے از روئے قرآن کریم محبوب خدا ثابت ہوئے۔

اور محبوبان خدا پہ زبان درازی کرنے والا ہمیشہ ذکر خداوندی سے محروم رہتا ہے اور ایسے شخص کو جو ایمان سے مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی زیارت میں سرشار رہے ہیں۔ ان کے متعلق برا خیال رکھنے والے کو کبھی مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی زیارت نصیب نہیں ہو سکتی اور ان سے محبت رکھنے والے زیادہ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم سے کبھی بدنصیب نہیں رہ سکتے۔

اصحاب مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم کی تابعداری کرنیوالے خداوندی مسلمان ہیں

آل عمران ۳/۲ } فَاِنْ حَاجُّوْكَ فَقُلْ اَسْلَمْتُ وَجْهِىَ لِلّٰهِ وَمَنِ اتَّبَعَنِ

تو اگر وہ لوگ آپ سے یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم جھگڑا کریں تو آپ ان کو فرما دیں کہ میں خاص اللہ کے لئے اسلام لایا ہوں اور جس نے میری تابعداری کی وہ بھی خاص اللہ کے لئے اسلام لایا ہے۔

اس آیۃ کریمہ سے ثابت ہوا کہ غیر مسلم مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم کی اتباع میں کبھی رہ سکتا ہی نہیں اور جو آپ کی اتباع میں آ گیا وہ غیر مسلم کبھی کہلا سکتا ہی نہیں اور اس آیۃ کریمہ سے صاف واضح ہے رب کریم نے فرمایا کہ جو آپ کے متبعین کے متعلق جھگڑا کرے تو آپ اس کو یہ جواب دیں کہ میں بھی مسلمان ہوں اور میرے متبعین بھی مسلمان ہیں جن کو میرے متبعین کے اسلام میں شک ہو ان کو میرے مسلمان ہونے پر کب یقین ہو سکتا ہے اور جن کو میرے اسلام میں شک ہے وہ خود اسلام سے دور ہے میرے مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم جنت کے مالک ہیں تو آپ کے متبعین بھی جنتی۔

رب کریم جہنم کو ابلیس کے متبعین سے بھرے گا

ص ۲۳/۵ } قَالَ فَالْحَقُّ وَالْحَقَّ اَقُوْلُ لَاَمْلَئَنَّ جَهَنَّمَ مِنْكَ وَمِمَّنْ تَبِعَكَ مِنْهُمْ اَجْمَعِيْنَ۔

فرمایا تو سچ یہ ہے اور سچی بات ہی میں کہتا ہوں (تقیہ نہیں کرتا) جہنم کو میں تجھ سے اور تمام تیری اتباع کرنے والوں سے بھروں گا (اے شیطان)

خداوند کریم فرماتا ہے کہ میں جہنم کو ابلیس کے متبعین سے بھروں گا تم کہتے ہو کہ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے متبعین سے بھرے گا تو تم خود فیصلہ کر لو کہ کون سچا ہے اور یہ کیسے ممکن ہے اور تم اپنی طاقت کا اندازہ بھی لگا لو اور اپنے کلام کا بھی اندازہ لگاؤ اور خداوندی طاقت کو بھی دیکھ لو اور اس کے کلام کو مرجع بھی سوچ لو۔

"علی رضا" مولوی صاحب سنا ہے کہ خلفاء ثلثہ کفار کی اطاعت کرتے رہے ہیں۔

"محمد عمر" معاذ اللہ کفار کی اتباع و اطاعت کرنے والے کو مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی اتباع کبھی نصیب نہیں ہو سکتی اگر وہ کفار کی اتباع کرتے تو اللہ تعالےٰ ان کو مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی غلامی میں ہرگز رہنے ہی نہ دیتا اور ان کو ذلیل ہی کرتا سنیئے فرمان خداوندی۔

کفار کے پیچھے لگنے والا دنیا میں ذلیل ہو کر پھرتا ہے

ال عمران ع ۱۵ } یَا اَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اِنْ تُطِیْعُوا الَّذِیْنَ کَفَرُوْا یَرُدُّوْکُمْ عَلٰٓی اَعْقَابِکُمْ فَتَنْقَلِبُوْا خٰسِرِیْنَ بَلِ اللّٰہُ مَوْلٰکُمْ وَھُوَ خَیْرُ النّٰصِرِیْنَ۔

اے ایمان والو اگر تم نے کفار کا کہا مانا تو وہ تمہیں اپنی ایڑیوں پر لوٹا دینگے پھر ذلیل ہو کر پھرو گے بلکہ اللہ تمہارا مولیٰ ہے اور وہ بہتر مددگاروں سے ہے۔

اللہ کریم نے اس آیۃ کریمہ میں اصحاب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کو "اٰمَنُوْا" کا خطاب فرماتے ہوئے حکم صادر فرمایا کہ اگر تم نے کفار کی اطاعت کی تو اسلام سے خارج ہو جاؤ گے اور دنیا میں ذلیل ہو جاؤ گے۔ اور تمہارا ایسا ہونا ہرگز ممکن ہی نہیں کیونکہ تمہارا

...دگار رب کریم ہے اور رب کریم بہتر مددگار ہے۔

مذکورہ بالا آیت سے ثابت ہوا کہ اصحاب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے کفار کی اتباع و اطاعت نہیں کی اگر کرتے تو اللہ تعالےٰ ان کو ذلیل کر کے دربار رسالت سے فوراً نکال دیتا اور جب نہیں نکالا بلکہ عزت و خلافت سے مشرف فرمایا اور یہ نصرت خداوندی کا نتیجہ واضح ہے جو کسی سے مخفی نہیں۔ اِتَّقُوْا اولاتُومِنُوْا۔

حضرت نوح علیہ السلام کے متبعین کو کفار نے رذیل کہا

الشعراء 19/6 { قَالُوْا اَنُؤْمِنُ لَكَ وَاتَّبَعَكَ الْاَرْذَلُوْنَ۔
انہوں نے کہا کیا ہم تیرے لئے ایمان لائیں حالانکہ تیرے متبعین رذیل ہیں۔

کفار مکہ اصحاب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کو احمق کہتے تھے

البقرہ 1/2 { وَاِذَا قِيْلَ لَهُمْ اٰمِنُوْا كَمَآ اٰمَنَ النَّاسُ قَالُوْٓا اَنُؤْمِنُ كَمَآ اٰمَنَ السُّفَهَآءُ اَلَآ اِنَّهُمْ هُمُ السُّفَهَآءُ وَلٰكِنْ لَّا يَشْعُرُوْنَ ○

اور جب ان کو کہا جاتا ہے کہ تم ایمان لاؤ جیسا کہ لوگ (صحابہ کرام) ایمان لائے کہتے ہیں وہ کیا ہم ایمان لائیں جیسا کہ احمق ایمان لائے خبردار بے شک وہی احمق ہیں اور لیکن وہ شعور نہیں رکھتے۔

اس آیۂ کریمہ سے ثابت ہوا۔

۱۔ کفار مکہ اصحاب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کو احمق کہتے تھے۔

۲۔ اصحاب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم ایماندار تھے۔

۳۔ اصحاب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم جیسا اگر ہمارا ایمان ہے تو صحیح ورنہ غلط

۴۔ اصحاب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کو بے وقوف کہنے والا خداوند کریم کے نزدیک بالکل بے شعور ہے۔

اس آیۂ کریمہ میں رب کریم نے کَمَآ اٰمَنَ النَّاسُ فرمایا کَمَآ اٰمَنَ رَسُوْلُ اللّٰہِ یا کَمَآ اٰمَنَ اصحاب النبی نہیں فرمایا تاکہ ثابت ہو جائے کہ جن کو مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے مومن بنایا ہے حقیقۃً انسان وہی ہیں بعد ازاں جو ان کی طرح ایمان نہیں لایا وہ انسان ہی نہیں اور کَمَآ اٰمَنَ رَسُوْلُ اللّٰہِ اس لئے نہیں فرمایا تاکہ ثابت ہو جائے کہ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے ایمان کی مماثلت محال ہے ممکن ہی نہیں۔

اصحاب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم جب مشرف باسلام ہوئے مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے انہیں ہدایت دی اور خداوند کریم اور مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے ہدایت یافتہ اصحاب نے مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کو ہر وقت پسند فرمایا تو کفار و منافقین نے معاذ اللہ انہیں احمق کہنا شروع کر دیا تو رب کریم نے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کی حمایت میں کفار کے حق میں احمق اور بے شعور ہونے کا فتویٰ صادر فرمایا اور صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین اطاعت اللہ اور اطاعت مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم میں ایسے پابند ہو گئے کہ ان کا ایک سانس اور ایک قدم بھی بغیر اطاعت نہ نکلتا تھا اور نہ ہی اٹھتا تھا تو رب العزت نے اصحاب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کو کفر و شرک اور گناہ سے طاہر ہونے کی سند عطا فرمائی۔ سنیئے۔

آیۃ التطہیر

لاصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم

اللہ تعالیٰ نے صحابہ کرام کو پاک کیا

مَا يُرِيدُ اللّٰهُ لِيَجْعَلَ عَلَيْكُمْ مِّنْ حَرَجٍ وَّلٰكِنْ يُّرِيدُ لِيُطَهِّرَكُمْ وَلِيُتِمَّ نِعْمَتَهٗ عَلَيْكُمْ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ﴿ المائدہ ۶/۲

اللہ تعالیٰ نہیں ارادہ رکھتا تا کہ تم پر تنگی کرے اور لیکن چاہتا ہے تاکہ تمہیں پاک رکھے اور تم پر اپنی نعمت کو پورا کرے تا کہ تم شکر کرو۔

اس آیۃ کریمہ میں رب العزت نے اصحاب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے تین فضائل کا ذکر فرمایا۔

۱۔ مَا يُرِيدُ اللّٰهُ لِيَجْعَلَ عَلَيْكُمْ مِّنْ حَرَجٍ اے اصحاب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ نے تمہیں تنگ کرنے کا ارادہ نہیں رکھتا بلکہ ہر طرح تمہیں آرام پہنچانے کا تہیہ کر چکا ہے کیونکہ پلید آدمیوں کو تنگ کیا جاتا ہے اور تمہیں اللہ تعالیٰ نے فَسَنُيَسِّرُهٗ لِلْيُسْرٰى کا خطاب فرمایا ہے۔

۲۔ لِيُطَهِّرَكُمْ کے وعدہ سے ہر عیب کفر و گناہ سے پاک کر دیا ہے اور پاک لوگوں کو اللہ تعالیٰ تنگ نہیں رکھتا بلکہ ان کے لئے ہر طرح کی آسانی مہیا فرماتا ہے اور صرف ہر تنگی سے بچاؤ اور پاک صاف بنانے پر ہی اکتفا نہیں فرمایا۔

۳۔ بلکہ اپنی خاص نعمت وَلِيُتِمَّ نِعْمَتَهٗ عَلَيْكُمْ کا اتمام تم پر کرے گا اور اللہ تعالیٰ کی خاص نعمت مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم ہیں یعنی اصحاب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم پر رب کریم اپنی اتمام نعمت کا احسان جتا رہا ہے کہ میں نے تمہیں ایسا نبی عطا فرمایا ہے۔ کہ ان کے بعد نبوت و رسالت کا دروازہ ہی بند

کر دیا ہے تو یہ نعمت اور کسی نبی کی اُمت کو عطا نہیں جو اے اصحاب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم تمہیں عطا کی ہے۔ یہ اصحاب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم پہ اللہ تعالےٰ کی خاص نعمت ہے۔ پھر مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے اصحاب کو اللہ تعالےٰ شکریے کا سبق دیتا ہے تاکہ تم خداوند کریم کا شکریہ ادا کرو شکریہ اسی چیز کا ہوتا ہے جو چیز بطور انعام دی جائے جو ہر ضرورت کو کافی وافی ہو تو صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کو رب کریم نے (تن) انعام عطا فرمایا کہ ان کی کوئی حاجت باقی نہ رہی رب کریم نے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کو اسلام و اطاعت میں ایسا مضبوط بنا دیا ہے۔ کہ قابل انعام بن گئے اور انعام اپنے خواص کو دیا جاتا ہے دشمنوں کو کبھی انعام نہیں دیا جاتا اور اپنوں کو تنگی سے بھی بچایا جاتا ہے اور بیگانوں کو تنگ کیا جاتا ہے اور اپنوں کو پاک و ستھرا رکھا جاتا ہے بیگانوں کو کبھی کسی نے پاک وصاف نہیں کیا ایسے بیگانوں کے تو منہ کو کوئی دھوتا نہیں چہ جائیکہ ان کو پاک کیا جائے تو مومنین رب کریم کے اپنے ہیں اور کفار بیگانے ہیں ثابت ہوا کہ اصحاب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم خصوصاً خلفاء اربعہ مومنین تھے اسی لیے رب کریم نے ان کو تنگ نہیں کیا ہر طرح کے لیسر عطا فرمائے اور مَا يُرِيْدُ اللّٰهُ لِيَجْعَلَ عَلَيْكُمْ مِّنْ حَرَجٍ کی سند لکھ دی کہ اے اصحاب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم چونکہ تم میرے مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے دست پاک پہ اسلام لائے اور تم نے میری اور میرے مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی ہدایت قبول کی ہے اور ہر وقت صبح و شام میرے مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی اطاعت میں عمر گزارتے ہو لہٰذا اللہ تعالےٰ تمہیں تنگ کرنے کا ارادہ رکھتا ہی نہیں جس میں تم خوش نہ ہو میں خالق و مالک ہوں لیے ہی کر دوں گا مجھے تمہاری تکلیف گوارا نہیں تمہاری تکلیف نہ مجھے گوارا ہے اور نہ میرے مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم

گوارا ہے عَزِيْزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی ہر اطاعت میں وہ کامیاب تھے تو ہی ان کو یہ مرتبہ ملا کہ اللہ تعالےٰ ان کی تکلیف گوارا نہیں فرماتے ورنہ نافرمان کو تکلیف رب کریم کب کرتا ہے اور جن کو رب کریم خود تنگ کرنے کا ارادہ نہیں رکھتا دوسرا اگر تنگ کرے تو رب کریم کو کب گوارا ہے بلکہ اس آیۃ کریمہ سے ثابت ہوا کہ جو شخص اصحاب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم خصوصاً حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے خلفاء اربعہ کے متعلق زبان درازی کرے گا رب کریم اس کے نفس کو اس سے زیادہ تنگ کرتا ہے جیسا کہ تم دیکھ رہے ہو فاعتبروا یا اولی الابصار تو اس آیۃ کریمہ کے رو سے رب کریم نے تمام اصحاب مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایمانی روحانی بدنی تنگی سے مبرا فرمایا اور اس آیۃ کریمہ کے دوسرے جملے وَلٰكِنْ يُّرِيْدُ لِيُطَهِّرَكُمْ سے اصحاب مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی تطہیر کا حکم صادر فرمایا رب کریم عالم الغیب ہے اس کو معلوم تھا کہ میرے مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھیوں پر لوگ طعن کریں گے اور خود پاک بنیں گے۔ تو اللہ تعالےٰ نے مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھیوں کے لئے آیۃ تطہیر نازل فرما کر ان کی ہر طرح کی پاکیزگی دنیا و عقبیٰ میں ثابت کر دی اور ان کے دشمنوں کو دنیا و عقبیٰ میں ایمانی اور بدنی سزا میں مبتلا فرما دیا۔

اور پھر اسی پر اکتفا نہیں فرمایا مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھیوں پر وَلِيُتِمَّ نِعْمَتَهٗ عَلَيْكُمْ سے اپنی اتمام نعمت کے اہتمام کی تحریر لکھ دی یہ اللہ تعالےٰ کی آخری تحریر ہے جس میں رد و بدل ہو سکتا ہی نہیں۔

"علی رضا" یہودیوں کے متعلق بھی تو اللہ تعالےٰ نے اپنی نعمت کا انعام فرمایا تھا تو ایسے اگر اصحاب کو نعمت کا انعام دیا تو کونسی بڑی بات ہے۔

"محمد عمر" دوست تم قرآن کریم کو سمجھتے نہیں بنی اسرائیل کے حق میں مطلق اتمام نعمت کا

وعدہ کہیں نہیں آیا وہاں صرف نِعْمَتِيَ الَّتِي أَنْعَمْتُ عَلَيْكُمْ فرمایا اور یہاں مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھیوں کے لئے وَلِيُتِمَّ نِعْمَتَهُ عَلَيْكُمْ بلا شرط اتمام نعمت کا وعدہ فرمایا معلوم ہوا کہ مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم کے اصحاب خصوصاً خلفاء اربعہ کی اطاعت مکمل تھی اسی لئے رب کریم نے اپنی نعمت کے اتمام کی بلا شرط تحریر لکھ دی انہوں نے مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم اور خداوند کریم اطاعت کے لئے اپنی زندگی وقف کر دی اللہ تعالےٰ نے ان پر دنیا و عقبٰی میں اپنی نعمت کا بلا شرط اتمام نعمت فرما دیا اور دوسرے مقام پر اس کی شہادت کے لئے وَأَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِي سے تاکید فرما دی اگر ان سے بدلنے کی توقع ہوتی تو رب کریم بھی اتمام نعمت کا وعدہ نہ فرماتا بلکہ بنی اسرائیل کی طرح نعمت کا باشرائط وعدہ فرماتا جیسا کہ ان کو فرمایا أَوْفُوا بِعَهْدِي أُوفِ بِعَهْدِكُمْ تم میرے وعدے کو پورا کرو میں تمہارے وعدے کو پورا کروں گا تم میرے وعدے کو یعنی اللہ کی اطاعت کے وعدے کو پورا کرو میں تمہیں نعمت کا وعدہ پورا کروں گا بنی اسرائیل نے اپنے وعدے اطاعت اللہ و اطاعت رسول اللہ علیہ السلام کو پورا نہ کیا اللہ تعالےٰ نے ان کو اخیر بندر اور خنزیر بنا دیا قرآن کریم میں دیکھ لو وَجَعَلَ مِنْهُمُ الْقِرَدَةَ وَالْخَنَازِيرَ خلفاء مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم نے اللہ اور اللہ کے رسول صلے اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کو پوری طرح نبھایا اللہ تعالےٰ نے ان کے حق میں آیۂ تطہیر نازل فرما کر وَلِيُتِمَّ نِعْمَتَهُ عَلَيْكُمْ ان پر اپنی نعمت کا اتمام فرمایا اور جب رب کریم کی طرف سے اتمام نعمت ہو چکا تو اللہ تعالےٰ بفرمان إِنَّ اللَّهَ لَا يُخْلِفُ الْمِيعَادَ بدل نہیں سکتا گو اس کو تمام دنیا سفارش کرے اور ان کی آخری زندگی میں اتمام نعمت خداوندی کا نتیجہ صاف ہے کہ هُوَ الَّذِي

جَعَلَكُمْ خَلٰٓئِفَ الْاَرْضِ وَرَفَعَ بَعْضَكُمْ فَوْقَ بَعْضٍ دَرَجٰتٍ سے زمین کی خلافت مصطفوی صلے اللہ علیہ وسلم عطا فرمائی یہ خلافت ان پہ اتمام نعمت کے بعد لعلکم تشکرون کا نتیجہ ہے کہ رب کریم نے ان پر اپنی نعمت کا اتمام فرمایا صحابہ کرامؓ اس کا شکریہ ادا کرتے ہوئے اطاعت میں ثابت قدم رہے اللہ تعالے نے ان کو اس شکریے کا عوض خلافت مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم کی جانشینی کا وعدہ دے دیا اور پورا بھی کر دیا جو کسی سے پوشیدہ نہیں اب کوئی دشمن بنے تو تحریر خداوندی کو بگاڑ نہیں سکتا فانصروا لا ننکر

اٰیۃ تطہیر و تزکیۃ الاصحاب النبی صلے اللہ علیہ وسلم

(۲) التوبۃ ۱۱/۱۳ } خُذْ مِنْ اَمْوَالِهِمْ صَدَقَةً تُطَهِّرُهُمْ وَتُزَكِّيْهِمْ بِهَا وَصَلِّ عَلَيْهِمْ اِنَّ صَلٰوتَكَ سَكَنٌ لَّهُمْ وَاللّٰهُ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ۔

اے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم ان کے مال سے صدقہ منظور فرما لیجیے اس کے سبب ان کو آپ پاک کر دیجیے اور ان کے لئے دعا خیر فرمایئے بے شک آپ کا دعا خیر کرنا ان کے لئے تسلی ہے اور بے شک اللہ تعالے بڑا سننے والا بڑا جاننے والا ہے۔

۱۔ اس آیۃ کریمہ سے کئی امورات ثابت ہوئے اصحاب مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم کا صدقہ و زکوٰۃ بحکم خداوندی مذکورہ بالا خُذْ مِنْ اَمْوَالِهِمْ صَدَقَةً مقبول و منظور اور رب کریم اپنے بندوں کے زکوٰۃ و صدقات منظور فرماتا ہے جیسا کہ ارشاد الٰہی ہے هُوَ الَّذِيْ يَقْبَلُ التَّوْبَةَ عَنْ عِبَادِهٖ وَيَاْخُذُ الصَّدَقٰتِ اللہ اپنے بندوں کی طرف سے توبہ قبول فرماتا ہے اور اپنے بندوں کی طرف

سے صدقات منظور فرماتا ہے۔

اس آیت مذکورہ بالا سے ثابت ہوا کہ اصحاب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم جو صدقات دیتے رہے ہیں اور رب کریم اور نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم قبول فرماتے ہیں اور صرف کرتے رہے ہیں۔ تو یہ اصحاب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم خدا کے بندے مقبول جن کا صدقہ زکوٰۃ منظور اور ان کا ساتھ بھی مقبول۔

خُداوندی قانون

جب اصحاب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم خدا کے بندے ثابت ہوگئے تو قانون خداوندی جنتی ضروری ثابت ہوئے فَادْخُلِیْ فِیْ عِبَادِیْ وَادْخُلِیْ جَنَّتِیْ میرے بندوں میں داخل ہوجاؤ اور جنت میں داخل ہوجاؤ۔

۲۔ اللہ جل شانہٗ نے اصحاب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم سے صدقات کو منظور فرمانے کے بعد ان کی تطہیر کا حکم بھی نافذ فرما دیا یعنی اصحاب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی سفارش رب کریم نے فرمائی۔

کیوں جی رب کریم نے بھی معاذ اللہ کھوٹ کیا کہ ایسے لوگوں سے صدقہ منظور فرمایا اور ان کو پاک کرنے کا حکم صادر فرما دیا جن کا صحیح ہونا مشکل تھا۔ یہ ممکن ہی نہیں کیونکہ وہ ذوالقوۃ المتین ہے جن کے متعلق رب کریم نے قبولیت کا حکم فرمایا ان کے صدقات منظور اور جن اصحاب کے پاک کرنے کے متعلق رب کریم نے مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کو فرما دیا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو پاک کرکے اپنے مسلمین اور مومنین صحابہ میں شامل فرما لیا اب ان کو کوئی دشمن قرآن زبانی زبانی نکال دے تو کیسے ممکن ہے ان کی شمولیت عملاً ان کا خارج کرنا زبانی ہے

ان کو مسلمین مومنین میں داخل کرنے والے اللہ اور اس کے رسول رحمۃ اللعالمین صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کو خارج کرنے والے چودھویں صدی کے بے عمل اُن کا ظاہر و باطن مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے بحکم خداوند پاک فرمایا ان کا ظاہر باطن عمل وایمان سے خالی۔

آیۃ التطہیر لاصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم

۳۔ الانفال $\frac{9}{2}$ } إِذْ يُغَشِّيكُمُ النُّعَاسَ أَمَنَةً مِّنْهُ وَيُنَزِّلُ عَلَيْكُم مِّنَ السَّمَاءِ مَاءً لِّيُطَهِّرَكُم بِهِ وَيُذْهِبَ عَنكُمْ رِجْزَ الشَّيْطَانِ وَلِيَرْبِطَ عَلَىٰ قُلُوبِكُمْ وَيُثَبِّتَ بِهِ الْأَقْدَامَ

جب اللہ تعالےٰ نے ڈھانکا تم کو اونگھ کے ساتھ اپنی طرف سے امن ہی کے لئے اور بس نے تم پر آسمان سے پانی اتارا تاکہ اس کے ساتھ تمہیں پاک کرے اور تم سے شیطانی پلیدی کو دور کرے اور تمہارے دلوں کو مضبوط کرے اور اس کے ساتھ تمہارے قدموں کو ثابت قدم رکھے۔

جنگ بدر میں مسلمانان مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم صرف تین سو تیرہ تھے اور کفار ہزار سے زیادہ تھے غزوہ بدر میں حضرت مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھی حضرت ابوبکر صدیق و حضرت عمر فاروق اور حضرت عثمان ذوالنورین اور حضرت علی المرتضیٰ رضوان اللہ علیہم اجمعین اور باقی تمام اصحاب مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم ساتھ تھے وضو اور غسل تو بجائے خود پینے کو پانی بھی نہ تھا رب کریم نے بارش نازل فرمائی اور اس کے کرم نے یہ آیت اصحاب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے شان میں مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم پر نازل فرمائی

اس آیہ کریمہ سے چند مسائل ثابت ہوئے۔

۱۔ اَمَنَۃً مِّنْہُ سے ابوبکر صدیق اور ان کے ساتھی بدریوں کے مامون ہونے کی توثیق ہو گئی۔

اس کی دلیل اِذْ یُغَشِّیْکُمُ النُّعَاسَ ہے کہ امن ملے تو اونگھ آتی ہے ورنہ نہیں

۲۔ مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھی بدریوں کے لیے خصوصًا بارش ہوئی جس سے بدنی تطہیر لِیُطَھِّرَکُمْ بِہٖ نے ثابت فرما دی۔

۳۔ اصحاب بدر کے لیے وَیُذْھِبَ عَنْکُمْ رِجْزَ الشَّیْطٰنِ سے رب کریم نے ثابت فرما دیا کہ شیطانی پلیدی اصحاب مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم پر رب کریم کو گوارہ نہیں معاذ اللہ اگر ان پر شیطانی تسلط ہوتا تو رب کریم ان کو پاک نہ فرماتا اور اگر اصحاب بدر معاذ اللہ دل سے کھوٹے ہوتے تو اللہ تعالےٰ نے ان کے شان میں۔

۴۔ وَلِیَرْبِطَ عَلٰی قُلُوْبِکُمْ نہ ارشاد فرماتا وَلِیَرْبِطَ عَلٰی قُلُوْبِکُمْ نے ثابت کر دیا کہ اصحاب بدر دل سے کھرے تھے اللہ تعالےٰ نے اسی لیے ان کے دل کو تقویت بخشی چیز کھری ہو تو طاقت قبول کرتی ہے اگر کھری نہ ہو تو قوت فائدہ نہیں دیتی زندہ کو طاقتور دوائی فائدہ دیتی ہے مردہ کو اگر کوئی طاقتور دوائی استعمال کرائے تو حکیم کو لوگ بیوقوف کہتے ہیں۔

۵۔ وَیُثَبِّتَ بِہِ الْاَقْدَامَ سے بھی رب کریم نے شان اصحاب بدر ظاہر فرمائی کہ جنگ میں رب کریم اصحاب مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم کو ثابت قدم رکھنا تھا اگر خدانخواستہ ان کو لغزش کی تہمت سے متہم کریں تو معاذ اللہ رب کریم کی کمزوری ثابت ہو گی اور رب کریم کو کمزور سمجھنے والا کافر ہے۔

مذکورہ بالا آیت سے شان اصحاب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم واضح ہے۔ کہ غزوہ بدر کے شامل ہونے والوں کو رب کریم اپنا احسان یاد دلاتا ہے کہ اصحاب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم غزوہ بدر میں میرا تم پر احسان ہے کہ

۱۔ میں نے تمہیں چلتی تلوار میں تھپکی دے کر امن کی نیند سلایا۔

۲۔ بدر میں آسمانوں سے پانی اتار کر تمہاری تطہیر بدنی فرمائی۔

۳۔ شیطانی پلیدی سے تمہیں بچایا۔

۴۔ تمہارے دلوں کو شیطانی وساوس سے مبرا فرما کر تمہاری نیتوں کو درست رکھا۔

۵۔ غزوہ بدر میں تمہیں ثابت قدم رکھا۔

جن اصحاب کو رب کریم امن کی تھپکی سے سلاتے طہارت کی ضرورت ہو تو پانی مہیا فرمائے اور جن کے لئے ظاہری نجاست بھی گوارہ نہ فرماوے اور جن کے دلوں پر بھی قبضہ خداوندی ہو اور ظاہری طاقت پر قابض رب کریم ہو پھر کوئی شخص ان کے باطنی عقیدے کے متعلق یا ثابت قدمی پر اعتراض کرے تو اس کا اعتراض صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین پر نہیں بلکہ رب کریم پر ہے کیونکہ ان کے ظاہر و باطن کی ذمہ داری جب رب کریم نے اپنے ذمے لی تو اب ان پر اعتراض کیا یہ رب کریم پر اعتراض ہے۔

کیونکہ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کی تطہیر ظاہری و باطنی اس آیۃ کریمہ کے رو سے رب کریم نے فرمائی ہے۔

آیۃ التطہیر لاصحاب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم

۴۔ التوبۃ ۱۱/۱۳ ﴿ لَا تَقُمْ فِيهِ أَبَدًا لَمَسْجِدٌ أُسِّسَ عَلَى التَّقْوَىٰ مِنْ

اَوَّلِ یَوْمٍ اَحَقُّ اَنْ تَقُوْمَ فِیْهِ فِیْهِ رِجَالٌ یُّحِبُّوْنَ اَنْ یَّتَطَهَّرُوْا وَاللّٰهُ یُحِبُّ الْمُطَّهِّرِیْنَ ۝ اس آیہ کریمہ سے ثابت ہوا کہ مسجد نبوی کا مستقل مقتدی آپ کی اقتدا میں طاہر ہے

مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے پاک کرنے اور تعلیم دینے کے متعلق حضرت ابراہیم علیہ السلام کی دعا

رَبَّنَا وَابْعَثْ فِیْهِمْ رَسُوْلًا مِّنْهُمْ یَتْلُوْا عَلَیْهِمْ اٰیٰتِكَ وَیُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ وَیُزَكِّیْهِمْ اِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِیْزُ الْحَكِیْمُ ۝ ۵-البقرہ ۱/۱۵

اے رب ہمارے اور بھیج ان میں ایک رسول ان میں سے ان پر تیری آیتیں پڑھے اور ان کو کتاب (قرآن مجید) اور دانائی سکھائے اور ان کو ان کے گناہوں سے پاک کردے بے شک تو ہی بڑا غالب بڑا حکمت والا ہے۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام کی اس مذکورہ دعا میں کئی مقاصد ہیں۔

۱۔ اے اللہ وہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم جو رحمۃ اللعالمین اور خاتم النبیین ہیں اس کو اس اسمٰعیل علیہ السلام کے نسب سے پیدا فرمائے۔

۲۔ یا اللہ تیری آیتیں یعنی فرقان ان پر خود پڑھے اور ایسا پڑھے کہ ان کو پاک بنائے

۳۔ ان کو قرآن کی تعلیم پوری دے۔

۴۔ اور ان کو سمجھدار عقلمند اور دانا بنائے۔

۵۔ اور ان کو ہر عیب و گناہ وغیرہ سے پاک بنائے۔

۶۔ کیونکہ یا اللہ تو سب پر غالب ہے تجھ پر کوئی غالب نہیں اور تو خود ہر کام و ہر بات کے سمجھنے والا ہے تجھے سمجھانے کی ضرورت نہیں۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام کی دعا تب صحیح مقبول ہوتی ہے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے جملہ وَابْعَثْ فِيهِمْ رَسُولًا مِّنْهُمْ کے موافق آپ مبعوث ہوں وہ حضرت اسماعیل علیہ السلام کی اولاد سے ہوں تو اصحاب اربعہ جو مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے ہر سختی و نرمی کے ساتھی تھے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالے عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ تعالے عنہ اور حضرت عثمان رضی اللہ تعالے عنہ اور حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالے عنہ حضرت اسماعیل علیہ السلام کی اولاد سے ہیں۔ تو سب سے پہلے مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی بعثت جن اصحاب میں ہوئی وہ اسماعیلی نسب کے چاروں اصحابی ہیں تو اگر ان سے صرف ایک حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالے عنہ کو ہی سمجھا جائے اور باقی کو نکال دیا جائے تو اس آیت کریمہ مِنْهُمْ کا مفہوم غلط ثابت ہوگا تو معاذ اللہ خداوند حکیم ہے اس نے ہی اگر ابراہیمی مفہوم کو غلط سمجھا تو کفر لازم آئے گا یہ کہو کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی دعا رب کریم نے منظور نہیں فرمائی یہ بھی غلط کیونکہ آپ بموجب دعا ابراہیمی تشریف لے آئے۔ تو ثابت ہوا کہ چاروں اصحاب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم بموجب دعا حضرت ابراہیم علیہ السلام اسماعیل علیہ السلام کی نسب سے آپ کی اولاد سے صحیح تشریف لائے پھر آگے یہ بات سمجھنے کی بات ہے۔ رب کریم کی شہادۃ قرآنی کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی دعا کو منظور و مقبول فرمایا ہو۔

آیۃ التزکیۃ لاصحاب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم

حضرت ابراہیم علیہ السلام کی دعا کی قبولیت خداوندی

الجمعۃ ۲۸ آ ۲ هُوَ الَّذِي بَعَثَ فِي الْأُمِّيِّينَ رَسُولًا مِّنْهُمْ يَتْلُو عَلَيْهِمْ آيَاتِهِ وَيُزَكِّيهِمْ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ وَإِن كَانُوا مِن قَبْلُ لَفِي ضَلَالٍ مُّبِينٍ ۝

وہ خداوند کریم وہ ذات ہے جس نے امیوں میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو ان کے خاندان سے پیدا فرمایا مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم ان پر خداوند کریم کے قرآن کی آئتیں پڑھتے ہیں اور ان کو ہر عیب وکفر وگناہ وغیرہ سے پاک کرتے ہیں اور ان کو قرآنی تعلیم دیتے ہیں اور دانائی سکھاتے ہیں گو پہلے وہ صاف گمراہ کیوں نہ ہوں اس آیۃ کریمہ سے ثابت ہوا کہ رب کریم نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کی دعا کو منظور وقبول فرمایا جس بنا پر مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کو رب کریم نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالےٰ عنہ اور عمر فاروق رضی اللہ تعالےٰ عنہ اور حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالےٰ عنہ اور حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالےٰ عنہ کہ جو حضرت اسماعیل علیہ السلام کے خاندان سے ہیں اور انہی کے خاندان سے مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کو مبعوث فرمایا ان مذکورہ اصحاب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کا مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایمان لانا اور آپ کا ساتھی بننا یہ دعا ابراہیم علیہ السلام رَبَّنَا وَابْعَثْ فِيهِمْ رَسُولًا مِّنْهُمْ کی دعا کی قبولیت کا نتیجہ ہے جو رب کریم نے هُوَ الَّذِي

بَعَثَ فِي الْأُمِّيِّينَ رَسُولًا مِّنْهُمْ سے ابراہیم علیہ السلام کی دعا کی قبولیت کا
عنایت فرمایا۔

سوال: اسماعیل کے خاندان سے تو ابولہب ابوجہل وغیرہ بھی تھے پھر وہ بھی منہم
میں شامل ہوتے ہیں۔

"محمد عمر" مِنْهُمْ میں ابولہب و ابوجہل وغیرہ شامل نہیں ہوسکتے کیونکہ وہ مِنْهُمْ
میں بھی مجازاً شامل ہوئے اور يَتْلُوا عَلَيْهِمْ آيَاتِهِ میں بھی مجازاً
شامل ہیں لیکن وَيُزَكِّيهِمْ تزکیہ مصطفوی سے نکل گئے مصطفےٰ صلے اللہ
علیہ وسلم نے ان کو پاک نہیں فرمایا اور وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ سے
خارج ہوگئے مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے ابولہب وغیرہ کو نااہل سمجھ کر نہ ان کو
قرآنی تعلیم سے محمدی سند عطا فرمائی اور نہ ہی ان کو دانائی اور عقل سلیمہ عطا فرمائی بلکہ
ان کو بفرمان خداوندی قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ سے خطاب فرمایا۔

"سائل" محمد تو سب کے پاک کرنے کے لئے مبعوث ہوئے پھر آپ صلے
چھانٹی کیوں فرمائی۔

"محمد عمر" اس کے دو جوابات ہیں ایک یہ کہ اللہ تعالےٰ جس نے آپ کو پاک کرنے کی تعلیم
محمدی کی سند دینے کی اور سمجھدار بنانے کی طاقت عنایت فرمائی ہے اس خداوند کریم
میرے مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کو اختیار بھی دیا ہے اللہ تعالےٰ نے دربار رسالت آپ صلی
علیہ وسلم کی حاضری کی سب یکساں دعوت عام دی کہ فَمَن شَاءَ فَلْيُؤْمِن وَمَن شَاءَ
فَلْيَكْفُرْ خلفاء اربعہ و من معھم نے دعوت مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو قبول کیا فَلْيُؤْمِن میں شامل
ہوگئے اور ابوجہل وغیرہ نے انکار کیا تکبر میں رہے فَلْيَكْفُرْ میں داخل ہوگئے صحابہ نے کوشش ایمان
کی منکرین نے کوشش محرومی کی۔

دربار رسالت میں ظالموں کافروں کو دعوتِ خداوندی

النساء ۵/۹ } وَلَوْ اَنَّهُمْ اِذْ ظَّلَمُوْٓا اَنْفُسَهُمْ جَآءُوْكَ فَاسْتَغْفَرُوا اللّٰهَ
وَاسْتَغْفَرَ لَهُمُ الرَّسُوْلُ لَوَجَدُوا اللّٰهَ تَوَّابًا رَّحِيْمًا ○

اور اگر یہ لوگ جب بھی اپنے نفسوں پر ظلم کریں تو یہ رسول صلے اللہ علیہ وسلم آپ کے دربار رسالت مآب میں حاضر ہو جائیں پھر وہیں اللہ سے بخشش طلب کریں اور ان کے لئے حضور بھی معافی کی سفارش فرمائیں تو اللہ تعالےٰ کو بڑا توبہ قبول کرنے والا اور بڑا رحم کرنے والا پائیں گے۔

اس فرمان الٰہی سے سب کو خدائی دعوت عام ہے کہ اگر تم اے ظالمو اپنے گناہوں کی معافی چاہتے ہو تو دربار مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم میں حاضر ہو جاؤ یہاں پہنچ کر اپنے ظلم و گناہوں کی معافی مانگو تو اگر مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے بھی تمہاری سفارش فرمادی تو بس رب کریم جلدی تمہاری توبہ قبول فرمائے گا اور رحم فرما دے گا ورنہ نہیں اس طرف ظالموں گنہگاروں کو دربار رسالت میں پہنچنے کی دعوت دی اور ادھر مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کو اختیار کل عنایت فرمایا کہ میں نے گنہگاروں ظالموں کفار کو آپ کے دربار میں بھیج دیا اب آگے وَمَا عَلَيْكَ اِلَّا الْبَلَاغُ ان کو احکام سنا دیں باقی ان کی سفارش و بخشش کے متعلق جس کے متعلق آپ کا ارادہ ہو سفارش فرمادیں میں معافی دے دوں گا اگر آپ کا ارادہ نہ ہو تو میں معافی نہیں دوں گا۔

رب کریم نے مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کو ترک کرنے کا اختیار بھی دیا

مائدہ ۶/۶ } فَاِنْ جَآءُوْكَ فَاحْكُمْ بَيْنَهُمْ اَوْ اَعْرِضْ عَنْهُمْ وَاِنْ تُعْرِضْ

عَنْهُمْ فَلَنْ يَّضُرُّوْكَ شَيْئًا ۝

یارسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اگر یہ آپ کے درِ دولت پہ حاضر ہوں تو آپ ان کے درمیان حکم فرمادیں یا ان سے روگردانی فرمادیں (آپ کو اختیار ہے) اور اگر آپ ان سے روگردانی فرمادیں تو آپ کا ہرگز کچھ نہ بگاڑ سکیں گے۔

تو اس آیۃ کریمہ سے میرے پیارے محبوب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کا اختیار کلی ثابت ہوا کہ میں نے ان کو آپ کے درِ دولت پر بھیجا ہے لیکن آپ کو اختیار کلی ہے کچھ ارشاد فرمادیں اور سفارش فرمادیں یا ان سے روگردانی فرمادیں تو میری طرف سے کوئی اعتراض نہ ہوگا اور لوگ نہ آپ کا کچھ بگاڑ بھی نہیں سکتے تو جب رب کریم نے دربار مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم میں حاضر ہو کر معافی مانگنے کی اور سفارش مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی خواہش رکھنے کی دعوت دی تو ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے اور حضرت عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے اور حضرت عثمان رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے اور حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے جو آپ کے خاندان سے تھے خدائی دعوت جَاءُوْكَ پہ عمل کرتے ہوئے دربار رسالت مآب صلے اللہ علیہ وسلم میں حاضر ہو کر خداوند کریم سے اپنے گناہوں کی معافی طلب کر لی اور مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے بھی اپنے اختیار کلی کو استعمال کرتے ہوئے اَوْ اَعْرِضْ عَنْهُمْ کو ترک فرما کر فَاحْكُمْ بَيْنَهُمْ سے ان کے متعلق رب کریم سے استغفار کی سفارش فرمادی تو یہ اصحاب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم وَمَنْ مَّعَهُمْ لَوَجَدُوا اللّٰهَ تَوَّابًا رَّحِيْمًا کے قانون کے ماتحت بخشش خداوندی سے بخشے گئے اور ان کی توبہ رب کریم نے بحرمت مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم منظور و مقبول فرمالی اور ان کو ایمان نصیب فرمایا کیونکہ ایمان بھی خداوندی عطیہ سے ہی نصیب ہوتا ہے جیسا کہ ارشاد الٰہی مذکور ہوا ابولہب و ابوجہل وغیرہ

نے فرمانِ خداوندی جَآءُوْكَ پر عمل کرتے ہوئے دربارِ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم میں حاضر ہو کر نہ رب کریم سے اپنے کفر کی معافی طلب کی اور نہ ہی حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے ان کے لئے سفارش فرمائی تو ان کے لئے خداوندی بخشش اور ایمان کب نصیب ہو سکتا تھا آپ کے جن رشتہ داروں نے وَاَمَّا مَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهٖ وَنَهَى النَّفْسَ عَنِ الْهَوٰى پر عمل کر لیا وہ فَاِنَّ الْجَنَّةَ هِىَ الْمَاْوٰى میں اپنا ٹھکانہ بنا بیٹھے اور جو شخص وَاَمَّا مَنْ طَغٰى وَاٰثَرَ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا سے سرکش ہو گیا اور دنیا کی زندگی کو پسند کیا تو وہ فَاِنَّ الْجَحِيْمَ هِىَ الْمَاْوٰى سے جہنم میں اپنا ٹھکانہ بنا کر ابدی ناری ہو گیا جن کو رب کریم نے دعوت دے کر دربارِ رسالت میں بلایا ہو اور مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے ان کو وَيُزَكِّيْهِمْ کے قانون سے پاک فرما دیا ہو تم کہو کہ نہیں جی وہ پھر بھی ویسے کے ویسے ہی رہے تو اب ہم یا خداوندی فرمان و قرآن کو تسلیم کریں یا تمہارے مذہبی تعصب کو تسلیم کریں۔ تو تمہارا مذہبی تعصب اور اصحابِ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم جن کی پاکیزگی کے متعلق رب کریم کی قرآنی سند موجود ہو۔

خداوند کریم نے تزکیہ و تطہیرِ مومنین کے لئے ہی خاصہ مقرر فرمایا ہے

۲/۳۰ ذٰلِكَ يُوْعَظُ بِهٖ مَنْ كَانَ مِنْكُمْ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ ذٰلِكُمْ اَزْكٰى لَكُمْ وَاَطْهَرُ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ وَاَنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ ○

یہ قرآن کریم ہے اس کے ساتھ اس شخص کو نصیحت دی جاتی ہے جو شخص تم سے اللہ کے ساتھ ایمان لائے اور دن قیامت کے ساتھ تو یہ تمہارے لئے بہت پاکیزہ ہے

اور بہت پاک ہے اور اللہ جانتا ہے اور تم نہیں جانتے۔

اصحاب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے دعوت محمدی کو قبول فرما کر دربار خداوندی میں اقرار کیا:

آل عمران ۲۰ } رَبَّنَآ اِنَّنَا سَمِعْنَا مُنَادِیًا یُّنَادِیْ لِلْاِیْمَانِ اَنْ اٰمِنُوْا بِرَبِّکُمْ فَاٰمَنَّا رَبَّنَا فَاغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا وَ کَفِّرْ عَنَّا سَیِّاٰتِنَا وَ تَوَفَّنَا مَعَ الْاَبْرَارِ ۝

اے ہمارے رب بے شک ہم نے منادی کو سن کر قبول کیا جو ایمان کے لیے ارشاد فرمایا ہے کہ تم اپنے رب کے ساتھ ایمان لاؤ تو اے میرے رب ہم ایمان لے آئے ہیں ہمارے گناہوں کو تو معاف فرما دے اور ہماری برائیاں ہمارے اعمال نامے سے مٹا دے اور اے ہمارے رب جب ہمیں موت آئے نیکوں کی معیت میں مارنا۔

اس آیۃ کریمہ میں اصحاب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کی باتوں کا ذکر کرتے ہوئے

ا۔ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ والہ وسلم کی تبلیغ کی شہادت دربار خداوندی میں صحیح پیش کی کیا اللہ جو تو نے اپنے مصطفےٰ صلے اللہ علیہ والہ وسلم کو ارشاد فرمایا تھا بَلِّغْ مَآ اُنْزِلَ اِلَیْکَ مِنْ رَّبِّکَ ؕ وَ اِنْ لَّمْ تَفْعَلْ فَمَا بَلَّغْتَ رِسَالَتَهٗ ؕ وَ اللّٰهُ یَعْصِمُکَ مِنَ النَّاسِ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم آپ کے رب کی طرف سے جو اتارا گیا ہے وہ لوگوں کو پہنچا دیجئے اور اگر تو نے نہ کیا تو آپ نے اپنی رسالت کو ہی نہیں پہنچایا اور اگر کوئی آپ کا تبلیغ میں مزاحم ہوا، اللہ تعالےٰ لوگوں سے آپ کی

حفاظت فرمائے گا۔

وہ تیرے احکام اور ایمانی دعوت کی منادی مصطفےٰ صلے اللہ علیہ والہ وسلم نے صحیح پہنچا دی اور ہم نے اس کو اپنے کانوں سے سماع قبول سنا ہے تو اصحاب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے اس حیلے سے تین مقصد حل ہو گئے۔

الف: مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی تبلیغ صحیحہ کا اقرار کہ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے کسی بات میں تقیئے سے کام نہیں لیا اور نہ کسی سے ڈرے ہیں اور نہ کہیں بھاگ نکلے ہیں بلکہ اپنی تبلیغ کو حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے صحیح پہنچایا ہے۔

(ب) مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی منادی کا عنوان بھی ایمان کی طرف دعوت دینے والا تھا کہ اَنْ اٰمِنُوْا بِرَبِّكُمْ اپنے رب کریم کے ساتھ تم ایمان لاؤ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے کسی اپنی نفسانی خواہش سے پیش نہیں فرمایا بلکہ رب ایک کی اپنے مربی کی طرف رجوع کرنیکا اعلان فرمایا ہے

(ج) اور اے ہمارے رب ہمیں یقین ہو گیا ہے کہ تو ہی ہمارا رب ہے اسی لئے ہم نے تجھے رَبَّنَا سے خطاب کیا تعلیم مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم ہے اَنْ اٰمِنُوْا بِرَبِّكُمْ کی تو مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی اس منادی کو سن کر تیری ربوبیت کے ساتھ ہمارا الیقین واثق ہو گیا اسی لیے ہم نے تیری ذات جس کو ہم نے آنکھوں سے دیکھا نہیں تیرے محبوب صلے اللہ کی زبان صادقہ سے سن کر یقین کر لیا اب یقیناً تو ہمارا رب ہے اب ہم تجھے ہی رَبَّنَا کہہ کر پکاریں گے۔

(د) خداوند کریم کے اس فرمان سے یہ بھی ثابت ہو گیا کہ اصحاب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ والہ وسلم نے سماع انکار یا تعصب کی بنا پر نہیں سنا بلکہ سماع قبول سنا جس کا نتیجہ فوراً رب کریم نے اپنے کلام سے نقل فرمایا ہے کہ اصحاب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے میرے پیارے

محبوب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی اپنے رب کی ایمانی دعوت قبولیت کا سننا سنا ہے جس
کے جواب میں انہوں نے کہا رَبَّنَا اِنَّنَا سَمِعْنَا مُنَادِيًا يُّنَادِي لِلْاِيْمَانِ اَنْ اٰمِنُوْا
بِرَبِّكُمْ چاروں کے چار صفات رب کریم نے بیان فرمائے ان چار باتوں
مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم اور رب کریم کے تعلقات کا اظہار فرمایا آگے ان چار باتوں
کا نتیجہ سنایا جس کی نقل رب کریم نے قرآن کریم میں تحریر فرما دی یہ اصحاب مصطفےٰ صلے اللہ
علیہ وسلم کا ایمانی اقرار ہے فَاٰمَنَّا رَبَّنَا فَاغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا وَكَفِّرْ عَنَّا سَيِّاٰتِنَا
وَتَوَفَّنَا مَعَ الْاَبْرَارِ یہ فرمانِ خداوندی جَآءُوْكَ پر عمل کرتے ہوئے دعوت خداوندی
کو تسلیم کر کے دربار رسالت مآب صلے اللہ علیہ وسلم میں حاضر ہو کر ایمان تو لائے لیکن آگے فرمان
خداوندی فَاسْتَغْفَرُوا اللّٰهَ تھا اس حکم خداوندی سے سرِ خم کرتے ہوئے اپنے ایمان
پر فخر نہیں کرتے بلکہ بحکم خداوندی اپنے سابقہ گناہوں کی معافی مانگتے ہیں حالانکہ
دربار رسالت میں اسلام قبول کرنے سے بھی سابقہ گناہ معاف ہو جاتے ہیں کیونکہ الاسلام
يَهْدِمُ مَا كَانَ قَبْلَهٗ اسلام کفر کی تمام برائیوں کو مٹا دیتا ہے باوجود اس کے پھر
بھی فَاسْتَغْفَرُوا اللّٰهَ پر عمل کرتے ہوئے دربار رسالت میں خداوند کریم سے صحابہ کرام
رضوان اللہ علیہم اجمعین معافی مانگتے ہیں اور اللہ کریم ان کے ایمان لانے کے بعد
خداوند کریم سے معافی مانگنے کو قرآن میں نقل فرما کر ان کا شان بیان فرماتا ہے وَاِنِّيْ لَغَفَّارٌ
لِّمَنْ تَابَ وَاٰمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا ثُمَّ اهْتَدٰى اور اصحاب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کو میں
نے اپنے پیارے محبوب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی صحبت رعاتتاً نہیں عطا کی بلکہ وہ ایمان
لانے کے بعد مجھ سے اپنے سابقہ گناہوں کو یاد کرتے ہوئے ہر وقت مجھ سے معافی مانگتے ہیں
اور میرے سبار میں جس نے توبہ کی اور ایمان لایا اور نیک اعمال کئے اور ہدایت قبول کی تو میں

اس کے لئے غفار رہوں کیونکہ میرے دربار میں التجا کرتے ہیں رَبَّنَا اِنَّنَا اٰمَنَّا فَاغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا وَکَفِّرْ
عَنَّا سَیِّاٰتِنَا اے ہمارے رب ہم تیری رضا کے موافق ایمان تو لائے رب ہمارے سابقہ گناہوں
معاف فرمادے اور ہماری تمام برائیاں ہمارے اعمالنامے سے مٹادے اور آئندہ کے لئے بھی ہم
اپنے ایمانوں پہ ناز نہیں کرتے اور توجہ کی منظوری تب ہوتی ہے جس کو خداوند کریم اپنا بندہ بنا
لیتا ہے فرمایا ھُوَ الَّذِیْ یَقْبَلُ التَّوْبَۃَ عَنْ عِبَادِہٖ اور بندے دربار خداوندی میں التجا کرتے
ہیں وَتَوَفَّنَا مَعَ الْاَبْرَارِ اے ہمارے پروردگار ہمارے ایمانوں کو قبول فرمانے والے اپنے پیارے
محبوب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے دربار میں ہمارے گناہوں کو معاف کرنے والے ہمارے
اعمالنامے سے ہماری برائیوں کو مٹانے والے آئندہ ہماری موت ہو تو نیکوں کی معیت
میں ہو تو خداوندی دربار سے اصحاب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کو جواب ملتا ہے فَاسْتَجَابَ
لَھُمْ رَبُّھُمْ اَنِّیْ لَآ اُضِیْعُ عَمَلَ عَامِلٍ مِّنْکُمْ مِّنْ ذَکَرٍ اَوْ اُنْثٰی بَعْضُکُمْ مِّنْ بَعْضٍ
اٰل عمران ۲۴ تو رب العزت نے حضرت ابوبکر صدیق عتیق عمر فاروق رضی اللہ تعالےٰ
عنہ کی ایسی دعا قبول فرمائی کہ تمام عمر مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی معیت نصیب فرمائی اور
وَتَوَفَّنَا مَعَ الْاَبْرَارِ قبول فرماکر بعد از وصال بھی گنبد خضرا میں جگہ عنایت فرمائی۔
سبحان اللہ یہ ہے اصحاب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی دعا کا نتیجہ جن کی دعا رب کریم نے
ایسی قبول فرمائی جن کے ایمان قبول گناہ معاف برائیوں کے اعمالنامے صاف اور بعد از وصال
بھی ایسا ساتھ عطا فرمایا اور ایسی پاک جگہ عطا فرمائی جس ساتھ کی زیارت کو ہی لوگ ترستے ہیں
جس مکان کی زیارت کو ترستے ہیں اور وَیَعْلَمُ مُسْتَقَرَّھَا وَمُسْتَوْدَعَھَا سے اصحاب
مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کا ایمان لانا اپنی بہادری سے نہ تھا بلکہ خداوندی ارادے سے تھا

اصحاب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کا ایمان لانا خداوندی ایما سے تھا

یونس ۱۱/۱۰ } وَمَا كَانَ لِنَفْسٍ اَنْ تُؤْمِنَ اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ
اور کسی نفس کی یہ طاقت نہیں کہ وہ ایمان لائے مگر اللہ تعالےٰ کے اذن سے ۔

اس آیۂ کریمہ سے رب کریم نے ثابت کر دیا کہ اصحاب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کا ایمان لانا خداوندی اجازت سے تھا اگر وہ خود بخود اپنی طاقت و ارادے سے ایمان لاتے تو ان کے پھسلنے کا احتمال ممکن تھا لیکن جب خداوندی ارادے سے وہ ایمان لائے ہیں تو کوئی طاقت ان کو گمراہ نہیں کر سکتی ۔

آیۃ التزکیۃ لاصحاب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

۷۔ بقرہ ۲/۱۸ كَمَا أَرْسَلْنَا فِيكُمْ رَسُولًا مِّنكُمْ يَتْلُو عَلَيْكُمْ آيَاتِنَا وَيُزَكِّيكُمْ وَيُعَلِّمُكُمُ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ وَيُعَلِّمُكُم مَّا لَمْ تَكُونُوا تَعْلَمُونَ ۞

جیسا کہ ہم نے تم میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو تم سے بھیجا ہماری آیتیں تم پہ تلاوت فرماتا ہے اور تمہیں پاک فرماتا ہے اور تمہیں قرآنی تعلیم دیتا ہے اور دانائی سکھاتا ہے اور تمہیں وہ تعلیم دیتا ہے جو تم نہیں جانتے تھے۔

اللہ کریم نے رَسُولًا مِّنكُمْ سے حضرت ابوبکر صدیق حضرت عمر فاروق حضرت عثمان ذوالنورین حضرت علی المرتضیٰ رضوان اللہ علیہم اجمعین کو حضور صلے اللہ علیہ وسلم کی رشتہ داری کے تعلق سے خطاب فرمایا کہ تمہاری برادری سے میں نے ایک محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو رسالت عطا فرما کر تمہاری طرف بھیجا اس برادری قریش خصوصًا ان چار مذکورہ بالا اصحاب نے اپنی تمام برادری کو پس پشت ڈالتے ہوئے لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ پڑھ کر صحبت و محبت و ایمان و معیت مصطفےٰ صلے اللہ علیہ واٰلہ واصحابہ وسلم کو پسند فرمایا اور اپنے جان و مال اور اولاد و جائیداد الملکی وطن کو مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم پہ ہر طرح ہر وقت قربان کیا جو کسی سے مخفی نہیں۔ قرآن واحادیث ان سے پُر ہیں۔

(۲) يَتْلُو عَلَيْكُمْ آيَاتِنَا سے ان کے رسالت پر ایمان لانے کی دلیل پیش فرمائی کہ اے

ابوبکر صدیق اور اے عمر فاروق اے عثمان ذوالنورین اور اے علی المرتضٰی وغیرھم تم میرے
مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم کے صرف رشتہ داری کے لحاظ سے ایماندار نہیں ہوئے بلکہ
پیارے محبوب مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم نے تم پر میرے قرآن کی آیتیں پڑھ پڑھ کر اسلام
کے مطیع بنایا ہے اور میرے قرآن کی آیتیں پڑھ پڑھ کر صرف مطیع ہی نہیں کیا بلکہ

(۳) وَيُزَكِّيْكُمْ تمہیں ہر عیب ہر گناہ کفر وغیرہ سے پاک کر دیا ہے اور صرف پاک ہی نہیں
کیا بلکہ قرآنی تعلیم بھی دی ہے فرمایا۔

(۴) وَيُعَلِّمُكُمُ الْكِتَابَ اور تمہیں قرآنی تعلیم بھی مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم نے دی
اور صرف قرآن ہی پڑھایا نہیں بلکہ

(۵) وَالْحِكْمَةَ قرآن سمجھنے کی دانائی بھی مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم نے عطا فرمائی یعنی میرے
پیارے محبوب مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنے ساتھیوں کو قرآن خوانی و قرآن دانی کا
ماہر بنا دیا اور صرف قرآن دانی ہی کا ملکہ نہیں عطا فرمایا بلکہ

(۶) وَيُعَلِّمُكُمْ مَّا لَمْ تَكُوْنُوْا تَعْلَمُوْنَ مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم نے جو تم نہیں
جانتے تھے سکھلا دیا یعنی اللہ تعالےٰ فرماتا ہے کہ مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنے
تمام اصحاب کو تمام علوم کا ماہر بنا دیا اور ان کی قابلیت اور تعلیمی کمال کا امتحان
لے کر وَيُعَلِّمُكُمْ مَّا لَمْ تَكُوْنُوْا تَعْلَمُوْنَ سے سند عطا فرما دی۔

اب جو شخص قرآن و علوم خداوندی و نبوی سے بے بہرہ ہے اصحاب مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم
پہ معترض ہو تو میرا اصحاب پہ اعتراض نہیں مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم سے اس کی بے خبری ہے
نہ کہ اصحاب مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم میں معاذ اللہ کمی ہے۔

اب کوئی دشمن اصحاب مصطفٰے صلے اللہ علیہ والہ واصحابہ وسلم حضرت ابوبکر صدیق اور

حضرت عمر فاروق اور حضرت عثمان ذو النورین اور علی المرتضیٰ رضوان اللہ علیہم اجمعین کو اس مذکورہ آیت سے فیکم یا منکم یا علیکم اور یزکیکم اور یعلمکم کے خطاب خداوندی سے خارج کرے تو وہ محرفِ قرآن ہے منکرِ خداوند کریم و منکرِ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم اور خارجِ اسلام و ایمان ہے۔

خُداوندی قانون

قَدْ اَفْلَحَ مَنْ تَزَکّٰی

قَدْ اَفْلَحَ مَنْ زَکّٰهَا

اس قانون خداوندی نے ثابت کر دیا کہ جس شخص نے اپنے نفس کو پاک کر لیا اس نے عذاب الٰہی سے فلاح پائی جو اپنے نفس کو خود پاک کرے وہ خداوندی عذاب سے بچ سکتا ہے اور بفرمان خداوندی جس شخص کو مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے پاک بنا دیا وہ عذاب الٰہی میں کیسے گرفتار ہو سکتا ہے۔

آیۃ التزکیہ لاصحاب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم اور خُداوند کریم

کا احسان جتانا

۸۔ آل عمران ۱۶۴ — لَقَدْ مَنَّ اللّٰهُ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ اِذْ بَعَثَ فِيْهِمْ رَسُوْلًا مِّنْ اَنْفُسِهِمْ يَتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيَاتِهٖ وَيُزَكِّيْهِمْ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ وَاِنْ كَانُوْا مِنْ قَبْلُ لَفِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ

ضرور اللہ تعالےٰ نے ایمان والوں پر احسان فرمایا جب اللہ تعالےٰ انہی میں سے ان میں رسول بھیجا وہ رسول ایمان والوں پر اس کی آیتیں پڑھتا ہے اور ان کو پاک کرتا ہے اور قرآن کی تعلیم دیتا ہے اور دانائی سکھاتا ہے اگرچہ وہ اس سے پہلے ظاہرہ گمراہی میں تھے۔

(۱) اس آیت مذکورہ میں رب العزۃ نے مومنین اصحاب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم پر احسان بتایا لَقَدْ مَنَّ اللّٰهُ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ اور احسان کسی پر تب ہوتا ہے جب کسی کو کوئی چیز عطا کی جائے اگر ایمان عطا نہیں فرمایا تو احسان کیسا معاذ اللہ بدل جائیں تو خدا کا دیا ہوا ہوگا کیونکہ خداوند کریم جس کو کوئی نعمت عطا کرے اس کا بدلنا محال اگر بدل گئے تو ایمان خدا کا دیا ہوا نہیں اگر خداوند کریم کا دیا ہوا ہے تو بدل نہیں سکتا اگر بدل جائیں تو کلام خداوندی لَقَدْ مَنَّ اللّٰهُ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ معاذ اللہ غلط ثابت ہوتا ہے اور خدا کا کلام غلط ہونا محال معلوم ہوا اصحاب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کا بدلنا محال ثابت ہوا کہ رب کریم نے جو اصحاب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم پر احسان جتایا تو

(۲) اللہ تعالےٰ نے عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ فرمایا عَلَى الْمُؤْمِنِ نہیں فرمایا جس سے ثابت ہوا کہ مومنین کی جماعت ہے آپ کی امت صرف ایک ہی مومن نہیں جیسا کہ بعض نے خیال کیا ہے۔

(۳) عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ فرمایا لَقَدْ مَنَّ اللّٰهُ عَلٰى اهل بيت نہیں کیونکہ غیر کو جب کوئی چیز عطا کی جائے تو احسان طبعیین پہ ہوتا ہے گھر والے کا گھر والوں پہ احسان نہیں ہوتا تو علی المومنین فرمایا تاکہ ثابت ہوجائے کہ اہل بیت کے علاوہ مراد ہیں بالتبع اگر مراد ہو تو کوئی مضائقہ نہیں مراد صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین ہی ہیں لَقَدْ مَنَّ اللّٰهُ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ سے جماعت مراد ہے۔

(۴) رب کریم نے لَقَدْ فرمایا لام تاکید اور قد حرف تحقیق تاکہ تاکید علی التاکید سے ثابت ہو جائے کہ اللہ تعالیٰ نے ضرور احسان فرمایا۔

(۵) مِنْ اَنْفُسِهِمْ نے ثابت کر دیا کہ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم تمہاری برادری قریش سے ہیں جن پر اللہ تعالیٰ نے ایمان با مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم لانے کا احسان جتایا ساتھ مِنْ اَنْفُسِهِمْ سے ایمان لانے والوں کا ذاتی شان بیان فرمایا کہ ایمان لانے والی قوم قریش خصوصاً خلفاء اربعہ کو یہ بھی احسان جتایا کہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم تمہارے نفسوں سے ہیں تو جو شخص خلفاء اربعہ کو زبانی قلبی تکلیف دے وہ بفرمان خداوندی مِنْ اَنْفُسِهِمْ سے مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کو تکلیف دیتا ہے فرمان خداوندی مِنْ اَنْفُسِهِمْ کو ٹھکراتا ہے۔

(۶) يَتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِهٖ سے رب کریم نے مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین دونوں کا شان بیان فرمایا مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کا صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین پر قرآن کریم کو تلاوت کر کے ان کی تطہیر اور تزکیہ فرما کر معلمی ثابت کرتا ہے اس آیت کریمہ سے مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم خدائی مدرسے کے قرآنی لیکچرار پرنسپل ثابت ہوئے اور خلفاء اربعہ اور باقی صحابہ کرام کا شان یہ ثابت ہوا کہ وہ خدائی مدرسے کے متعلم ہیں اور کالج کے سٹوڈنٹ اپنا علم تعلیمی اپنے کوٹوں کے چھاتیوں پر لکھتے ہیں لیکن کوٹ اتار دیں تو عوام اور سٹوڈنٹ میں کوئی ظاہری امتیاز نہیں ہوتا لیکن میرے مصطفےٰ صلے اللہ علیہ کے سٹوڈنٹوں کا علم رب کریم نے قرآن کریم میں تحریر بھی فرما دیا کہ قیامت تک قائم رہے اور ان کا علم ایسا ظاہر فرما دیا جو کسی حالت میں بھی ان کے امتیازی اطوار کو بدل نہیں سکتا وہ کیا ہے؟ رب کریم نے فرمایا سِيْمَاهُمْ فِيْ وُجُوْهِهِمْ

مِّنْ اَثَرِ السُّجُوْدِ۔ اور جب وہ خداوندی کا لحاظ سے تعلیم مصطفوی صلے اللہ علیہ وسلم کو حاصل کر لیتے
تو اللہ تعالےٰ ان کو خطاب فرماتا ہے کہ اب تم نے مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم سے تعلیم حاصل کر لی
اب تم کو خدائی سند تحریری پیش کرتا ہوں جو تمہارے عالم ہونے کی سند ہو گی سٹوڈنٹوں سے
گم ہو جائے تو ان کو کالج کے الجھاؤ میں پڑنا پڑتا ہے لیکن رب کریم نے صحابہ کرام رضوان اللہ
علیہم اجمعین کو سند عطا فرمائی تو وہ اپنی حفاظت میں رکھی تاکہ گم ہونے کا خطرہ ہی نہ رہے
اگر کوئی منکر تمہاری تعلیم کے متعلق تم سے یا کسی مسلمان سے تعلیم صحابہ دریافت کرے تو اس کو
میں صحابہ کرام کے علم حاصل کرنے کی سند دکھاؤں گا۔

وَيُعَلِّمُكُمْ مَّا لَمْ تَكُوْنُوْا تَعْلَمُوْنَ اور مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے تمہیں تعلیم دی
جو تم نہیں جانتے تھے۔

صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کو سند عطا فرما کر پھر فرمایا کہ اب تم نے گھروں کے لئے
یا صرف اپنی ذوات کے لئے ہی تعلیم حاصل نہیں کی اور بلکہ تمہیں مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی
قیادت میں آگے اس تعلیم کی اشاعت کی ضرورت ہے فرمایا۔

وَلْتَكُنْ مِّنْكُمْ اُمَّةٌ يَّدْعُوْنَ اِلَى الْخَيْرِ وَيَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ } آل عمران ۱۱ ۴

اور اے اصحاب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم تم سے ایک گروہ ایسا ہونا چاہیے جو لوگوں
کو لوگوں کی بہتری کی طرف دعوت دیں اور نیکی کا حکم کریں اور ہر برائی سے منع کریں اور یہی
لوگ وہ فلاح پانے والے ہیں۔

وَلْتَكُنْ مِّنْكُمْ اُمَّةٌ کا جملہ فرما کر رب کریم نے اس قوم کا رد کر دیا جو
کہتے ہیں کہ حضور تمام عمر میں صرف تین ہی مسلمان کر سکے کیونکہ جب خداوند کریم نے ایسے لوگ

...رو فرمایا اس آیۂ کریمہ سے ثابت ہوا کہ گروہوں کے گروہ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے اصحاب بن چکے جس کے متعلق ارشاد خداوندی ہوتا ہے کہ وَلْتَكُنْ مِّنْكُمْ اُمَّةٌ کہ تم لے اصحاب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم گروہوں کے گروہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم کی تعلیم قرآنی و نبوی سے تعلیم حاصل کر کے فیض یاب ہو چکے ہو لیکن تم سے ایک گروہ مبلغین کا ہونا بھی ضروری ہے جن کے ذمے تین امورات لازمی ہوں گے۔

د۔ لوگوں کو ان کی بہتری کی دعوت دینا۔

ب۔ لوگوں کو نیکی کا حکم کرنا۔

ج۔ لوگوں کو بُرائی سے منع کرنا۔

مبلغین صحابہ کرام کا پہلا فرض رب کریم نے فرمایا یَدْعُوْنَ اِلَی الْخَیْرِ جس سے ثابت ہوا کہ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے اصحاب کی جماعت مبلغین اگر خود خیر کے پتلے نہ ہوں تو خیر کی دعوت لوگوں کو کیسے دے سکتے ہیں کیونکہ اگر وہ بالذات خیر نہ ہوتے تو رب کریم ان کو جماعت مبلغین ہی نہ بناتا کیونکہ فرمان خداوندی ہے۔ یٰاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لِمَ تَقُوْلُوْنَ مَا لَا تَفْعَلُوْنَ اے ایمان والو تم لوگوں کو اس چیز کا حکم کیوں کرتے ہو جس پر تم خود عامل نہیں اگر صحابہ کرام کے متعلق بے عملی کا خیال رکھا جائے تو معاذ اللہ فرمان خداوندی غلط ثابت ہوتا ہے کہ جب وہ سب خود بے عمل تھے تو ان کو جماعت مبلغین بنانے کا کیوں حکم دیا اور جب رب کریم نے ان کو مبلغین کا گروہ مقرر فرمایا تو ثابت ہوا کہ وہ تمام گروہ عامل بالخیر بھی تھا اسی لئے ان کو یَدْعُوْنَ اِلَی الْخَیْرِ کا حکم خداوندی ہوا اس آیۂ کریمہ میں رب کریم نے حکم (ب) یَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ سے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کی جماعت کو نیکی کا حکم جاری کرنے

کا ربّ کریم اختیار دیتا ہے کہ لوگوں کو تم نیکی کا حکم کرو تو اب سوال یہ ہوتا تھا کہ
یا اللہ گو ہم تیرا اور تیرے محبوب صلے اللہ علیہ وسلم کے ارشاد کا حکم جاری کریں گے
لیکن لوگ کہیں گے کہ ہم پر حکمرانی کرنے والے تم کون ہو تو یا اللہ گو ہمارے پاس حکم رب…
ہوگا لیکن سنانے والے ہم ہیں تیرا حکم تو ہمیں یَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ کا ہو گیا لیکن
ہمارے اس حکم کو تسلیم کرنے والوں کو بھی تیرا ارشاد لازمی ہے کہ تمہارے پاس اگر…
مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے اصحاب کا گروہ میرے حکم کی تبلیغ کے لئے یَاْمُرُوْنَ
بِالْمَعْرُوْفِ کا حکم جاری کریں تو تم ان کے حکم کو تسلیم کرنا تو ربّ کریم نے ارشاد فرمایا

النساء ۵/۸ { یٰاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اَطِیْعُوا اللّٰهَ وَاَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ وَاُولِی الْاَمْرِ مِنْكُمْ ۔

اے ایمان والو! اللہ کی اطاعت کرو اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی اطاعت
کرو اور جو تم سے اولی الامر ہیں ان کی بھی اطاعت کرو۔

تو بعض ایمان لانے والے ایسے تھے جو براہ راست خدائی تعلیم پر بلاواسطہ خدا کی
اطاعت کرنے والے ہیں جیسا کہ جماعت انبیاء علیہم السلام اور بعض ایسی جماعت ایماندار
ہے جو انبیاء و رسل علیہم السلام کی اطاعت براہ راست کرنے والے ہیں جنہوں نے انبیاء
و رسل سے اسلام حاصل کیا اور ان کی تطہیر اور تزکیے اور تعلیم سے ایماندار معلم بنے
اور اطاعت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے ہی ان کو حکم خداوندی یَاْمُرُوْنَ
بِالْمَعْرُوْفِ کا اختیار ملا اب چونکہ جماعت مبلغین مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کو میں نے
یَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ کا حکم دیا ہے اس لئے تم ان یَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ
کے امر کو تسلیم کرنا تمہارے لئے بھی میں نے حکم وَ اُولِی الْاَمْرِ مِنْكُمْ کا جاری کر…

...جیسا ان کو یَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ کا جاری کیا تو مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی جماعت مبلغین صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کا امر بھی ایمانداروں پہ فرض ہو گیا کیونکہ جو امر یَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ کے فعل میں موجود ہے وہی امر وَاُولُوا الْاَمْرِ منکم میں موجود ہے جس جماعت کا ایک نمونہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالےٰ عنہ ہیں۔ جو خداوندی حکم کو قبول کرتے ہوئے یَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ پر عمل کرتے رہے جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ آپ نے کئی حضرات کو مسلمان و مومنین بنایا جو مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے قریبی ہو گئے مثلاً حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالےٰ عنہ وطلحہ و زبیر وسعد وعبد الرحمٰن بن عوف رضوان اللہ علیہم اجمعین وغیرہ وغیرہ ملاحظہ ہو۔

الاصابۃ ۴/۱۰۲ } وَاَسْلَمَ عَلٰی یَدِہٖ عُثْمَانُ وَطَلْحَۃُ وَالزُّبَیْرُ وَسَعْد
وعبد الرحمن بن عوف۔

باقی تفصیل فضائل حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے ملاحظہ ہوں۔

اسلام میں سب سے اولین فریضہ تبلیغ اسلام حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ نے ادا فرمایا اس وقت حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ کی عمر ۹ یا دس برس تھی تو یَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ کے اول عامل اور جماعت مبلغین مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے سابق حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ثابت ہوئے تو جب صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کی جماعت مبلغین نے اپنا صحیح کام سرانجام دیا تو رب العزت نے ان کی تبلیغ کی صاد دی فرمایا۔

آل عمران ۴/۱۲ } كُنْتُمْ خَيْرَ اُمَّةٍ اُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ تَاْمُرُوْنَ
بِالْمَعْرُوْفِ وَتَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَتُؤْمِنُوْنَ
بِاللّٰهِ ۝

لوگوں کے لئے تم بہترامت نکالے گئے ہو تم نیکی کا حکم کرتے ہو اور بری باتوں سے روکتے ہو اور اللہ کے ساتھ تم ایمان لائے ہو۔

صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کا درجہ علمی

المجادلہ ۲۸/۲ } یَرْفَعِ اللّٰهُ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ وَالَّذِیْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ دَرَجٰتٍ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِیْرٌ۔

اے اصحاب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم جو تم سے ایمان لائے ہیں اور علم دیئے گئے ان کے اللہ تعالےٰ نے درجات بلند کرے گا۔ اور اللہ تعالےٰ جو تم عمل کرتے ہو خبردار ہے۔

اس آیۃ کریمہ سے ثابت ہوا کہ اللہ تعالےٰ نے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے اعلےٰ درجات بلند فرمائے اور علمی درجات بھی عنایت فرمائے۔

اصحاب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کو تعلیم خداوندی

البقرہ ۳/۳۹ } وَیُعَلِّمُكُمُ اللّٰهُ وَاللّٰهُ بِكُلِّ شَیْءٍ عَلِیْمٌ
اور تمہیں اللہ تعالےٰ سکھاتا ہے اور اللہ تعالےٰ ہر شئی کو جاننے والا ہے۔

صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین پر فیض مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم سے

البقرہ ۲/۱۸ } وَیُعَلِّمُكُمْ مَّا لَمْ تَكُوْنُوْا تَعْلَمُوْنَ۔

اور مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم تمہیں سکھلاتے ہیں جو تم نہیں جانتے تھے۔

کیوں جناب حضرت ابوبکر صدیق اور حضرت عمر فاروق اور حضرت عثمان غنی اور حضرت
...ی المرتضیٰ رضوان ومن معہم رضوان اللہ علیہم اجمعین کے پروفیسر مصطفےٰ
...لی اللہ علیہ وسلم ہوں اور سند تحریری رب کریم عنایت فرمائے تو ان کا دشمن یہ کہے کہ
...ہیں وہ تو علم سے ناواقف تھے تو یہ سوائے تعصب کے اور کوئی بات نہیں مگر یہ علیگڑھ
...کالج کا سند یافتہ بڑا لائق یورپ جرمنی امریکہ روس جاپان کا سند یافتہ بڑا تعلیم یافتہ
لیکن محمڈن کالج کا سند یافتہ معاذ اللہ نالائق تو سوائے ایمانی تعصب کے اور کچھ
عرض نہیں کر سکتا ۔

یہود و نصاریٰ صحابہ کرام رضوان اللہ اجمعین کو ان پڑھ کہتے تھے

ال عمران ۳/۸ { قَالُوا لَيْسَ عَلَيْنَا فِي الْأُمِّيِّينَ سَبِيلٌ انہوں نے کہا نہیں ہے
ہم پر ان پڑھوں میں کوئی راستہ اللہ تعالیٰ جن کو محمڈن کالج
کی تعلیمی سند عطا فرمائے اور ان کے تعلیم یافتہ ہونے کا اقرار فرمائے اور یہود و نصاریٰ
ان کو ان پڑھ کہیں اب فیصلہ تم پر ہے کہ حکم خداوندی مقدم ہے اور صحابہ کرام
رضوان اللہ علیہم اجمعین کو علم دین کے اوّل سند یافتہ سمجھنا کس کی سنت ہے اور
ان کو ان پڑھ سمجھنا کس کی سنت ۔

آیت التنویر

لاصحٰب النبی صلی اللہ علیہ وسلم

۱- الاحزاب ۲۲/۶ } هُوَ الَّذِیْ یُصَلِّیْ عَلَیْکُمْ وَمَلٰٓئِکَتُهٗ لِیُخْرِجَکُمْ مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَی النُّوْرِ وَکَانَ بِالْمُؤْمِنِیْنَ رَحِیْمًا ○

وہ خدا وہی ہے جو تم پر درود بھیجتا ہے اور اس کے فرشتے بھی تاکہ تمہیں اندھیروں سے نکال کر نور کی طرف لائیں اور ایمانداروں کے ساتھ اللہ تعالےٰ بڑا رحم کرنے والا ہے۔

اس آیۃ کریمہ سے اصحاب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے شان میں اللہ تعالےٰ نے کئی احکامات نازل فرمائے:

۱- اللہ تعالےٰ خود بھی ہر وقت اصحاب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم پر بلا امتیاز درود شریف پڑھتا رہتا ہے۔

۲- اللہ تعالےٰ کے تمام فرشتے بھی ہر وقت بلا امتیاز اصحاب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم پر درود شریف پڑھتے رہتے ہیں۔

۳- اصحاب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کو رب کریم بذات خود اندھیروں سے نکال کر نور کی طرف لاتا ہے۔

۴- چونکہ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے اصحاب مومنین ہیں اس لئے ان پر ہر وقت رب کریم رحم فرماتا ہے۔

جس جماعت پر رب کریم درود شریف پڑھے ان پر جو شخص لعنت بھیجے اس کے متعلق مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ رب کریم لعنت بھیجنے والے کی لعنت واپس اس کے منہ پہ مارتے ہیں اور باقی رہ گئے ملائکہ تو ملائکہ بھی اصحاب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم پر درود شریف پڑھتے ہیں اور جن کی جماعت پہ رب کریم خود درود پڑھتا ہو نہ ان میں ظلمت کفر رہی اور نہ ہی ظلمت نفاق رہی اور نہ ہی رب نے ان میں گناہوں کی ظلمت رہنے دی اور نور ایمان نور صراط مستقیم نور اطاعت فرما کر نور مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم سے پیوند فرما دیا اب نور مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم ظلمت سے بدلے اور نہ ہی اصحاب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم سے نور زائل ہو اب جس جماعت کو رب کریم نے منور فرمایا اور کس شخص یا کس جماعت کی طاقت ہے کہ ان کو اس نوری قلعہ سے نکال کر معاذ اللہ ظلمت کی طرف لے جا سکے اور معاذ اللہ ان کی طرف کفر و نفاق کو منسوب فرمائے تو جو شخص ایسا کرنے والا ہے وہ نور خداوندی سے بے خبر ہے قرآن سے کوسوں دور ہے۔

آیۃ التنویر لاصحاب النبی صلے اللہ علیہ وسلم

۲۔ البقرۃ ۳/۳۴ { اَللّٰهُ وَلِيُّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا يُخْرِجُهُمْ مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ۔

اللہ تعالےٰ ایمان والوں کا مددگار ہے ان کو اندھیروں سے نور کی طرف نکال لاتا ہے۔

اس آیۃ خداوندی سے خداوندی امداد کا وعدہ ظاہر ہے کہ جو لوگ خداوند تعالےٰ اور قرآن کریم پہ ایمان لائے اور اطاعت مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم پر بھی ایمان لائے اللہ تعالےٰ

ان کو ظلمت سے نکال کر نور سے منور فرماتا ہے جن کو مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے کلمہ پڑھا کر مسلمان بنایا اور ان کے ہاتھ میں قرآن کریم دے کر دربار خداوندی میں پیش فرما دیا تو رب کریم نے ان کو ظلمت سے نکال کر نور سے منور فرما دیا خداوند کریم جن کو منور فرمائے ان کے نور کو دیکھنے کے لئے بھی تو خاص آنکھ کی ضرورت ہے جن کی آنکھوں میں نور دیکھنے کی تپلی نہ ہو وہ بیچارے معذور ہیں ان پر کیا اعتراض ہو سکتا ہے اور ان کے نہ دیکھنے سے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے نور میں کسی قسم کا فرق نہیں آ سکتا۔

آیۃ التنویر لاصحٰب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم

۳۔ ابراہیم ۱۳/۱ } الٓرٰ کِتٰبٌ اَنْزَلْنٰهُ اِلَیْكَ لِتُخْرِجَ النَّاسَ مِنَ الظُّلُمٰتِ اِلَی النُّوْرِ بِاِذْنِ رَبِّهِمْ اِلٰی صِرَاطِ الْعَزِیْزِ الْحَمِیْدِ ۝

اس کا معنی اللہ اور اس کا محبوب صلے اللہ علیہ وسلم جانتے ہیں ترجمہ قرآنی تحریر ہے جس کو ہم نے آپ کی طرف نازل فرمایا تاکہ آپ لوگوں کو اندھیروں سے نور کی طرف نکالیں ان کے رب کی طرف سے آپ کو اجازت ہے غالب خوبیوں والے کے راہ کی طرف آیۃ منورہ سابقہ سے ثابت ہوا تھا کہ رب کریم نے بلا امتیاز مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے اصحاب کو منور فرمایا اب اس مذکورہ آیت میں رب کریم نے فرمایا کہ حضور آپ بھی ان لوگوں کو منور فرمائیں اور آپ کی طرف قرآن اسی لئے نازل فرمایا ہے کہ آپ ان لوگوں کو ظلمت سے نکال کر نور کی طرف لائیں یہ میری طرف سے عام اجازت ہے۔

جن کو خدائی قدرت نے بھی اپنے تجلی نوری سے منور فرمایا ہو اور طاقت مصطفائی صلے اللہ علیہ وسلم بھی ان کو نور کی طرف ہی لانے والی ہو بھلا ان کو ظلمت کی طرف منسوب کرنے والے کا

خداوند کریم اور مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم اور قرآن کریم پر کیسے ایمان صحیح ہو سکتا ہے کیونکہ نور مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے ظلمت کو دور فرمایا اور نور خداوندی محیط ہوا تو بھلا وہاں دشمن کا اثر کیا ہو سکتا ہے۔

جو اصحاب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے اور کلمہ پڑھ کر آپ کی اقتدا میں اعمال صالحہ سے سرشار رہے اور بھلا جن کو ایمان پر ثابت رکھنے کا ذمہ رب کریم نے لیا ہو اور ان کے اسلام کی شہادت آیتی موجود ہو اور ان کی تطہیر اور تزکیہ اور تہذیب کا ٹھیکہ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کا ہو اور نور ربی کا تجلی بھی ان پر پڑا ہو اور رب کریم نے اپنے فرشتے کو پکار کر کے سند لکھ دی ہو اور مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنے ٹھیکے کو پوری طرح درست فرمایا ہو اور ان کی فلاح اور نجات خداوند کریم قرآن کریم میں لکھ کر ہمارے ہاتھوں میں دے دی ہو ان کو بھنگی بازاری زبان درازی کریں تو ان کی کون سنتا ہے۔ منافقین پر اصحاب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کا خطاب آ سکتا ہی نہیں اور رب کریم نے منافقین کو اصحاب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کا خطاب دیا ہے ہاں منافقین کو دیکھنے والا منافقین کا ساتھی اگر ان اصحاب رضوان اللہ علیہم اجمعین کے متعلقین جن کا شان قرآن کریم نے بیان فرما دیا ہو ان کو نگاہ نفاق سے برا کہیں تو اس کی مثال ایسے سمجھئے کہ اصحاب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم شیشہ ہیں جن کی صفائی مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم فرما چکے ہیں اور رب کریم ان کو پاس فرما کر اپنے کلام میں درج فرما چکا ہے۔ اب اگر کوئی اس میں خبثی نظر کرے گا تو اس کو اپنے رنگ کی سیاہی نظر آئے گی اگر بھینگا دیکھے گا تو وہ شیشے کو بھی بھینگا اگر کوڑھی دیکھے گا تو اس کو شیشہ زخمی نظر آئے گا اور خوبرو دیکھے گا تو اس کو شیشہ شفاف بے داغ نظر آئیگا یہ شیشے کا عیب تو نہیں یہ شیشہ ساختہ محمدؐ ہے ولائتی نہیں اس میں عیب نہیں دیکھنے والے میں عیب ہے رائی کا عیب کسی کو عیب ناک نہیں کر سکتا۔

اصحاب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کو رب کریم نے نوری بنا دیا

۴۔ الزمر ۲۳ } اَفَمَنۡ شَرَحَ اللّٰہُ صَدۡرَہٗ لِلۡاِسۡلَامِ فَہُوَ عَلٰی نُوۡرٍ مِّنۡ رَّبِّہٖ ؕ فَوَیۡلٌ لِّلۡقٰسِیَۃِ قُلُوۡبُہُمۡ مِّنۡ ذِکۡرِ اللّٰہِ ؕ اُولٰٓئِکَ فِیۡ ضَلٰلٍ مُّبِیۡنٍ ۝

کیا پھر جس شخص کا سینہ رب کریم نے اسلام کے لئے کھول دیا تو وہ اپنے رب کی طرف سے نور پر ہے تو ویل دوزخ ہے جن کے دل اللہ کے ذکر سے سخت ہو چکے ہیں (یکساں نہیں) یہی ہیں ظاہرا گمراہی میں۔

آیات قرآنیہ منورہ لاصحب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم میں یہ ابہام تھا کہ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے اصحاب کون کون ہیں جن کو منور فرمایا تو اللہ تعالےٰ نے یہ ارشاد فرمایا کہ جن کے سینے کو اسلام کے لئے کھولا ہے ان کو اللہ نے منور فرمایا ہے تو ثابت ہوا کہ جو مسلمان نہیں ہوا منافق رہا یا کافر اللہ تعالےٰ اس کا مخالف ہے اس کو نور عطا فرماتا ہی نہیں اور جس کو اس نے نور عطا فرما دیا اب کو غیر مسلم رہنے دیا ہی نہیں اور جس کو مسلمان بنا دیا اس کا سینہ ایسا کھول دیا کہ وہ پکا مسلمان ہو گیا اور جو اسلام سے گیا وہ نور اسلام سے بے بہرہ رہا اور آیت کریمہ شَرَحَ اللّٰہُ صَدۡرَہٗ لِلۡاِسۡلَامِ نے ثابت کر دیا کہ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین خود بخود مسلمان نہیں ہوئے بلکہ ان پر یہ انعام خداوندی ہوا کہ جس کو چاہتا ہے اس کا سینہ اسلام کے لیے کشادہ فرما دیتا ہے اور یہ بھی ثابت ہوا کہ جس کو رب کریم اسلام سے مشرف فرماتا ہے اس کے سینے کو اپنے نور سے منور فرماتا ہے۔ فَہُوَ عَلٰی نُوۡرٍ مِّنۡ رَّبِّہٖ کا مصداق ہوتا ہے اور جس کو نور ربی حاصل ہو وہ کبھی

ہو نہیں سکتا اور نہ ہی اس سے نقیضے کی امید ہو سکتی ہے کیونکہ جو شئی بھی برتن کے اندر ہو ہر اسی کی تراوش ہوگی یہ فطرت کے خلاف ہے کہ اندر کچھ اور ہو اور ظہور اس کے خلاف اندر مذکر ہو تو خروج بھی مذکر ہوگا اس کے خلاف ممکن ہی نہیں ایسے ہی سینے کے اندر سلام ہو تو اس کو نور ربی حاصل ہوتا ہے تو ظہور بھی نور کا ہی ہوگا نفاق کا ظہور کبھی بھی ممکن ی نہیں اور جس کے سینے میں نفاق ہو اللہ تعالیٰ نے اس کو کبھی نور اسلام عطا فرمایا اور نہ ہی منافق کی تعریف فرما کر مومن ہونے کا فتویٰ دیا بلکہ منافق کے حق میں صاف صاف آیت نازل فرما کر اس کو علیحدہ کر دیا کیونکہ قرآن آئینہ تھا اور ہے جس کے سینے اور دل میں اسلام و ایمان تھا عکس ویسے ہی قرآن میں فوراً شائع ہو گیا اور جس کے سینے میں انکار اور دل میں انکار تھا اس کے عکس کا افشا بھی فوراً کتاب اللہ میں ہو جاتا ہے جس کو ساری مخلوق دیکھتی

آیۃ التنویر لاصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم

اصحاب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے نور کا ظہور قیامت کے دن

۵۔ الحدید ۲۷/۲ } يَوْمَ تَرَى الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ يَسْعَىٰ نُورُهُم بَيْنَ أَيْدِيهِمْ وَبِأَيْمَانِهِم بُشْرَاكُمُ الْيَوْمَ جَنَّاتٌ تَجْرِي مِن تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ خَالِدِينَ فِيهَا ذَٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيمُ ○

اے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم آپ قیامت کے دن مومن آدمیوں اور عورتوں کو دیکھیں

گے ان کے آگے اور دائیں نور دوڑے گا (اور ملائکہ کہیں گے) تمہیں مبارک ہو آج تمہارے لئے باغات ہیں ان کے نیچے نہریں چلتی ہیں اس میں ہمیشگی ہو گی یہی وہ مرتبہ بہت بڑا ہے۔

سابقہ آیت لَهُمْ اَجْرُهُمْ وَنُوْرُهُمْ سورۃ حدید نے اصحاب مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم کے نوری ہونے کا فرما دیا اور اس آیۃ کریمہ میں رب کریم نے فرمایا کہ اصحاب مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم کے سامنے اور ان کے دائیں نور ہو گا اور اللہ تعالےٰ نے ان کو ہمیشگی جنت کی خوش خبری عطا فرمائی اور خداوند کریم کی طرف سے یہ بہت بڑا مرتبہ ہے تو مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنے اصحاب کو دنیا میں بھی نوری بنا دیا اور قیامت کے نوری ہونے کا وعدہ خداوندی بھی تحریر ہو چکا بلکہ دائیں اور سامنے ان کا نور موجزن ہو گا اب تحریر خداوندی کبھی بدل نہیں سکتی۔

مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم کے پاک کرنے کی اصطلاحات میرے رب کریم نے پانچ فرمائیں۔ ہدایت و اطاعت و تطہیر و تزکیہ و تنویر اصحاب مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم کے پانچوں صفات از روئے قرآن کریم بیان ہو چکی ہیں۔ ہادی مطاع مطہر و مزکی و منور پانچوں صفات کا مظاہرہ آپ نے اپنے ساتھیوں پر فرمایا خصوصاً خلفاء اربعہ پر تو مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم اپنے اصحاب و خلفاء اربعہ و اہل بیت علیہم السلام کے لئے مذکورہ پانچوں صفات کے مظہر ہیں اور ان کے خلفاء اربعہ و اہل بیت و اصحاب علیہم السلام آپ کے مظہر ہیں مظہر کو اگر غلط تسلیم کیا جائے تو مظہر کا نقص لازم آئے گا اور مظہر مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم میں نقص تسلیم کرنا عین کفر ہے تو ثابت ہوا کہ نہ مظہر میں نقص نہ مظہر میں بلکہ مظہر نے اپنی پانچوں صفات ہادی مطاع مطہر و مزکی و منور سے اپنے خلفاء اربعہ اور اہل بیت اور اصحاب

علیہم السلام کو مطہر و مزکی و مطیع بنا کر منور فرما دیا اور صراط مستقیم پر مضبوط بنایا۔
مطہر نے پانچوں صفات ہادی و مطاع و مطہر و مزکی و منور سے اپنے خلفاء اربعہ و اہل
بیت و اصحاب رضوان اللہ علیہم اجمعین کو مطہر و مزکی و مطیع بنا کر منور فرما دیا اور
خدائی صراط مستقیم پر چلا کر اپنی معیت میں ساتھی بنا لیا جو نہ دنیا میں ان کو کوئی علیحدہ علیحدہ
کر سکا اور نہ ہی قبر میں الگ کر سکا اور مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی معیت ہی سے ان کو
معیت مصطفوی صلے اللہ علیہ وسلم کا رب کریم نے اخروی وعدہ کر لیا لہٰذا اب اصحاب
مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی حضور صلے اللہ علیہ وسلم سے معیت کا ذکر قرآن کریم سے عرض
کرتا ہوں خداوند کریم اس فقیر کو بھی ہر مقام پر معیت مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم عطا فرمائے۔
پہلے چند انبیاء علیہم السلام کے ساتھیوں کا قرآن کریم سے ذکر کر کے پھر اصحاب
مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی معیت کا ذکر انشاء اللہ العزیز کروں گا۔

معیت آدم علیہم السلام

حضرت آدم علیہ السلام کے ساتھ پتھر آیا سارے جن وانس ہزاروں روپے خرچ کر کے اس پتھر کو بوسہ دیتے ہیں اور حضرت آدم علیہ السلام کی معیت کے سبب اس کو یہ شرف حاصل ہے کہ جو گنہگار اس کو ایمان سے بوسہ دیتا ہے وہ گناہ سے پاک ہو جاتا ہے تو کیا مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی معیت میں بیس برس گزارنے والا اتنا بھی نہیں کر سکتا۔ پتھر کو معیت نبی اللہ حاصل ہوئی تو وہ مومنین کے گناہوں کو پاک کر دیتا ہے تو کیا نبی اللہ کی کوئی طاقت نہیں۔

حضرت اصحٰب کہف جو اولیاء اللہ تھے ان کی معیت میں کتا چلا گیا تو اللہ تعالےٰ کروٹ کے پہلو بھی الٹتا ہے کہ کہیں تھک نہ گیا ہو اور قیامت میں وہ کتا جنت میں بھی جائیگا تو انبیاء علیہم السلام کی معیت کیسے ناجیہ نہیں ہو سکتی۔

حضرت نوح علیہ السلام کی معیت

المؤمنون $\frac{18}{2}$ } فَإِذَا اسْتَوَيْتَ أَنتَ وَمَن مَّعَكَ فِي الْفُلْكِ فَقُلِ الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي نَجَّانَا مِنَ الْقَوْمِ الظَّالِمِينَ ۝

اے نوح علیہ السلام جب تم اور تیرے ساتھی کشتی میں بیٹھ جاؤ تو کہو سب تعریف اس اللہ کے لئے ہے جس نے ہمیں ظالموں کی قوم سے نجات دی۔

نوح علیہ السلام کا اپنے ساتھیوں کو بچانا

الشعراء ۱۹/۶ ﴿ فَافْتَحْ بَيْنِي وَبَيْنَهُمْ فَتْحًا وَنَجِّنِي وَمَنْ مَعِيَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ ﴿ فَأَنْجَيْنَاهُ وَمَنْ مَعَهُ ۔

تو اے اللہ میرے درمیان اور میرے دشمنوں کے درمیان فیصلہ فرمادے حق فیصلے کا اور مجھے اور جو میرے ساتھی ایماندار ہیں بچالے تو ہم نے نوح علیہ السلام اور اس کے ساتھیوں کو فِي الْفُلْكِ الْمَشْحُونِ ثُمَّ أَغْرَقْنَا بَعْدُ الْبَاقِينَ
بھری ہوئی کشتی میں بچا لیا پھر بعد میں باقیوں کو غرق کر دیا۔

ھود ۱۲/۴ ﴿ قِيلَ يَا نُوحُ اهْبِطْ بِسَلَامٍ مِنَّا وَبَرَكَاتٍ عَلَيْكَ وَعَلَىٰ أُمَمٍ مِمَّنْ مَعَكَ ۝

کہا گیا اے نوح علیک السلام ہماری طرف سے سلامتی کے ساتھ اتر جا اور تجھ پر ہماری طرف سے برکتیں ہوں اور ان امتوں پر جو تیرے ساتھ ہیں۔

مذکورہ بالا آیات فرقانیہ سے ثابت ہوا کہ نوح علیہ السلام نے ساتھیوں کو اپنی کشتی میں بٹھا کر اخیر تک ساتھ دیا اور عذاب الٰہی سے بچا لیا اگر نوح علیہ السلام اپنے ساتھیوں کا ساتھ کسی وقت نہیں چھوڑتے تھے اور ان کا ساتھ رکھنا اور ان کو عذاب الٰہی سے بچانا ان کے ایمان کی علامت ہے تو کیا مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم جنہوں نے اخیر تک اپنے ساتھیوں کو چھوڑا نہیں آپ اپنے ساتھی اصحابیوں کو عذاب الٰہی سے کیسے نہیں بچا سکتے حضرت نوح علیہ السلام کے ساتھی ایک دفعہ آپ کی کشتی میں سوار ہو جائیں تو عذاب الٰہی سے بچ جائیں اور جنہوں نے تمام عمر مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم کی غلامی میں گزاری وہ کیسے ناجی نہیں ہو سکتے۔

صالح علیہ السلام کی معیت

ھود ۱۲/۱۶ } فَلَمَّا جَاءَ اَمْرُنَا نَجَّيْنَا صٰلِحًا وَّالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَعَهٗ بِرَحْمَةٍ مِّنَّا وَمِنْ خِزْيِ يَوْمِئِذٍ اِنَّ رَبَّكَ هُوَ الْقَوِيُّ الْعَزِيْزُ ۝

تو جب ہمارا عذاب کا حکم آیا ہم نے صالح علیہ السلام اور جو ان کے ساتھ ایمان لائے اپنی طرف سے رحمت کے ساتھ بچالیا اور قیامت کی ذلت سے بچالیا بے شک آپ کا رب بڑی قوت والا بڑا غالب ہے۔

الاعراف ۹/۱۴ } قَدْ جِئْتُكُمْ بِبَيِّنَةٍ مِّنْ رَّبِّكُمْ فَاَرْسِلْ مَعِيَ بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ

موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا کہ میں تمہارے پاس تمہارے رب کی طرف سے معجزہ لایا ہوں تو میرے ساتھ بنی اسرائیل کو بھیج دے۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام کی معیت

البقرہ ۱/۶ } وَاِذْ فَرَقْنَا بِكُمُ الْبَحْرَ فَاَنْجَيْنٰكُمْ وَاَغْرَقْنَآ اٰلَ فِرْعَوْنَ وَاَنْتُمْ تَنْظُرُوْنَ

اور جب ہم نے تمہارے لئے دریا کو پھاڑا تو ہم نے تمہیں بچا لیا اور آل فرعون کو غرق کردیا اس وقت تم دیکھ رہے تھے۔

ھود ۱۲/۱۰ } فَاسْتَقِمْ كَمَآ اُمِرْتَ وَمَنْ تَابَ مَعَكَ وَلَا تَطْغَوْا

تو تم سیدھے رہو جیسا کہ آپ کو حکم کیا گیا اور جس شخص نے آپ کے ساتھ توبہ کی اور سرکشی نہ کرو۔

الشعراء $\frac{19}{4}$ } وَاَنْجَيْنَا مُوْسٰى وَمَنْ مَّعَهٗٓ اَجْمَعِيْنَ ۔
اور ہم نے موسیٰ علیہ السلام اور جو ان کے ساتھ تھے سب کو بچا لیا۔

اس آیت کریمہ میں رب کریم نے ثابت فرمایا کہ اللہ تعالےٰ نے ان کو اپنے عذاب سے محفوظ رکھا جنہوں نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کی معیت اختیار فرمائی۔

داوٗد علیہ السلام کی معیت

الانبیاء $\frac{17}{6}$ } وَسَخَّرْنَا مَعَ دَاوٗدَ الْجِبَالَ يُسَبِّحْنَ
اور پہاڑوں کو داوٗد علیہ السلام کے تابع کیا اس کے ساتھ تسبیح بیان کرتے تھے۔

ص $\frac{23}{2}$ } اِنَّا سَخَّرْنَا الْجِبَالَ مَعَهٗ يُسَبِّحْنَ بِالْعَشِيِّ وَالْاِشْرَاقِ ۔
بے شک ہم نے پہاڑوں کو داوٗد علیہ السلام کے تابع کیا اس کی معیت میں عشا کے وقت اور اشراق کے وقت وہ تسبیح بیان کرتے تھے۔

اس آیت کریمہ میں رب کریم نے حضرت داوٗد علیہ السلام کے ساتھیوں کے ذکر کی تعریف فرمائی وہ اپنے نبی حضرت داوٗد علیہ السلام کی معیت میں ذکر کرتے تھے۔

شعیب علیہ السلام کے مخالفین شعیب علیہ السلام کے ایماندار ساتھیوں کے مخالف تھے

الاعراف $\frac{9}{11}$ } قَالَ الْمَلَاُ الَّذِيْنَ اسْتَكْبَرُوْا مِنْ قَوْمِهٖ لَنُخْرِجَنَّكَ يٰا

شُعَيْبُ وَالَّذِينَ آمَنُوا مَعَكَ مِن قَرْيَتِنَا أَوْ لَتَعُودُنَّ فِي مِلَّتِنَا قَالَ أَوَلَوْ كُنَّا
كَارِهِينَ ۝

شعیب علیہ السلام کی قوم کے متکبر سرداروں نے کہا اے شعیب ضرور ہم تجھے بھی اور جو تیرے ساتھ ایمان لائے ہیں اپنی بستی سے نکال دیں گے یا تم ہمارے دین میں لوٹ آؤ شعیب علیہ السلام نے جواب دیا ہم ہرگز نہیں لوٹ سکتے، گو ہم زبردستی کیے گئے۔

اس آیت کریمہ میں رب کریم نے حضرت شعیب علیہ السلام کے کفار کا ذکر فرمایا کہ ان کے کفار ان لوگوں سے مخالفت رکھتے تھے جو حضرت شعیب کے ساتھی تھے اور جو ان کے ساتھ ایمان لائے تھے۔

فرعونیوں کی حضرت موسیٰ علیہ السلام کے ساتھیوں سے مخالفت

الاعراف ۹/۶ } فَإِذَا جَاءَتْهُمُ الْحَسَنَةُ قَالُوا لَنَا هَٰذِهِ وَإِن تُصِبْهُمْ
سَيِّئَةٌ يَطَّيَّرُوا بِمُوسَىٰ وَمَن مَّعَهُ أَلَا إِنَّمَا طَائِرُهُمْ
عِندَ اللَّهِ وَلَٰكِنَّ أَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُونَ ۔

اور جب ان کو نیکی و فتح، آتی ہے وہ کہتے ہیں یہ ہماری خاطر ہے اور جب ان کو برائی و شکست پہنچتی ہے موسیٰ علیہ السلام اور ان کے ساتھیوں کو منحوس بتاتے ہیں خبردار اور کوئی بات نہیں ان کی نحوست اللہ کی طرف سے ہے لیکن ان کی اکثریت بے علم ہیں۔

اس آیت کریمہ میں رب کریم نے حضرت موسیٰ علیہ السلام اور ان کے ساتھیوں کا ذکر فرمایا کہ ان کے مخالفین کا بھی ذکر فرمایا کہ جب دنیا میں کوئی نعمت خداوندی نازل ہوتی تو کہتے یہ ہماری نیک اعمال کا سبب ہے اور جب دنیا میں کسی تکلیف کا نزول ہوتا تو کہہ دیتے

کہ یہ موسیٰ اور ان پر ایمان لانے والوں کی نحوست کا سبب ہے اب تم فیصلہ کرلو کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام اور ان کے ساتھیوں کو ایسا کہنے والے کون تھے اور تم اصحاب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کو کہو گے تو تم کون ثابت ہو گے۔

حضرت صالح علیہ السلام کے ساتھیوں کو قوم کفار نے بُرا کہا

قَالُوا اطَّيَّرْنَا بِكَ وَبِمَن مَّعَكَ قَالَ طَائِرُكُمْ عِندَ اللَّهِ بَلْ أَنتُمْ قَوْمٌ تُفْتَنُونَ ۝ النمل ۱۹/۱۴

منکرین صالح علیہ السلام نے کہا اے صالح ہم تیرے اور تیرے ساتھیوں کے سبب نحوست میں پڑے ہیں اللہ تعالےٰ نے فرمایا کہ تمہاری نحوست اللہ کی طرف سے ہے۔ (حضرت صالح علیہ السلام اور ان کے ساتھیوں کا سبب نہیں) بلکہ تم مفتون ہو۔

ہر رسول اللہ کے ساتھی مومنین ہوتے تھے

حَتَّىٰ يَقُولَ الرَّسُولُ وَالَّذِينَ آمَنُوا مَعَهُ مَتَىٰ نَصْرُ اللَّهِ أَلَا إِنَّ نَصْرَ اللَّهِ قَرِيبٌ۔ البقرہ ۲/۲۶

حتیٰ کہ رسول اللہ اور جو لوگ ان کے ساتھ ایمان لائے فرماتے تھے اللہ تعالےٰ کی امداد کب ہو گی (تو نبی اللہ کا جواب ملتا) کہ خبردار بے شک اللہ کی مدد قریب ہے۔

اس آیت کریمہ میں رب کریم نے ثابت فرما دیا کہ نبی اللہ کے ساتھ ایمان لانے والے اور نبی اللہ کی معیت والے جب اللہ تعالےٰ سے مدد کے خواہاں ہوتے ہیں تو ان کو انکار خداوندی سے جواب نہیں ملتا بلکہ ان کو اثبات سے جواب دیا جاتا ہے کہ فکر نہ کرو اللہ تعالےٰ کی مدد قریب ہے

تو پہلے انبیاء علیہم السلام کے ساتھیوں نے مدد خداوندی کی خواہش کی تو رب کریم نے ان کو امداد کا وعدہ فرمایا لیکن میرے مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے اگر امداد خداوندی کی خواہش فرمائی تو فوراً ان کو امداد پہنچ گئی تو جن انبیاء اللہ علیہم السلام کی معیت والے صرف مدد خداوندی کے ان کے ایمان پر کوئی حملہ آور نہیں ہو سکتا تو جن کو فوری امداد پہنچے ان کی ایمانی استعداد کا اندازہ تو ملائکہ نہیں لگا سکتے چہ جائیکہ کوئی مسلمان کے ایمان کا شرف پہچان سکے ۔ فافہم۔

ھود علیہ السلام کا ساتھ اپنے ساتھیوں کے لئے ناجی رہا

ھود $\frac{12}{5}$ { وَلَمَّا جَاءَ أَمْرُنَا نَجَّيْنَا هُودًا وَالَّذِينَ آمَنُوا مَعَهُ بِرَحْمَةٍ مِّنَّا وَنَجَّيْنَاهُم مِّنْ عَذَابٍ غَلِيظٍ ۔

اور جب ہمارے عذاب کا حکم آیا ہم نے ھود علیہ السلام کو اور جو آپ کے ساتھ ایمان لائے اپنی رحمت کے ساتھ ان کو نجات دی اور ہم نے ان کو سخت عذاب سے بچا لیا۔

دنیا میں لوط علیہ السلام کا ساتھ بھی اپنے ساتھیوں کے لئے ناجی تھا

الشعراء $\frac{19}{9}$ { فَنَجَّيْنَاهُ وَأَهْلَهُ أَجْمَعِينَ ۔

تو ہم نے لوط علیہ السلام اور اس کے تمام ماننے والوں کو بچا لیا۔

تمام انبیاء علیہم السلام کی معیت کو ایمان کی دلیل اور نجات کا باعث سمجھا جائے لیکن مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی معیت کو نہ ہی معیار ایمان سمجھا جائے اور نہ ہی نجات کی سند قرار دی جائے تو ایسے شخص کا ایمان مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم پر صحیح نہیں۔

دنیا میں نبی اللہ کے ساتھی پر عذاب نہیں

هود ۱۲/۸ { وَلَمَّا جَاءَ اَمْرُنَا نَجَّيْنَا شُعَيْبًا وَّالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَعَهٗ بِرَحْمَةٍ مِّنَّا وَاَخَذَتِ الَّذِيْنَ ظَلَمُوا الصَّيْحَةُ فَاَصْبَحُوْا فِيْ دِيَارِهِمْ جٰثِمِيْنَ ۝

اور جب ہمارا عذاب کا حکم آیا ہم نے شعیب علیہ السلام کو اور جو اس کے ساتھ ایمان لائے تھے اپنی رحمت سے بچا لیا اور چیخ نے ظالموں کو پکڑ لیا تو وہ اپنے گھروں میں گھٹنوں کے بل اوندھے ہو گئے۔

جب بعض انبیاء علیہم کے ساتھ ان کے اصحاب کی معیت کا ذکر ہو چکا اور یہ واضح ہو گیا کہ نبی اللہ کے ساتھیوں کو رب کریم نے ساتھ ہی رکھا اور انبیاء علیہم السلام کی معیت علامت ایمان ہے تو اب اصحاب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی معیت کا ذکر کرتا ہوں۔

خداوند کریم کی معیت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھیوں کے ساتھ

محمد ۲۶/۴ { وَاَنْتُمُ الْاَعْلَوْنَ وَاللّٰهُ مَعَكُمْ وَلَنْ يَّتِرَكُمْ اَعْمَالَكُمْ ۝
اور اے اصحاب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم تم ہی غالب ہو اور اللہ تعالےٰ تمہارے ساتھ ہے اور اللہ تعالےٰ تمہارے اعمال کو ہرگز کم نہ کرے گا

کیوں جناب اللہ تعالےٰ نے مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھیوں کو خطاب فرمائے اَنْتُمُ الْاَعْلَوْنَ تم ہی غالب ہو حضرت موسیٰ علیہ السلام کو فرمایا لَا تَخَفْ اِنَّكَ اَنْتَ الْاَعْلٰى تو وہ غالب ہو گئے ثابت ہوا کہ جس کو خداوند کریم اَنْتَ الْاَعْلٰى فرمائے

وہ کبھی مغلوب نہیں ہو سکتا اور ان کا مخالف ذلیل ہی ہوتا ہے جیسا کہ موسیٰ علیہ السلام کو اللہ
فرمایا تو فرعون کو ذلیل کر دیا ایسے ہی مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم کے اصحاب کو اَنْتُمُ الْاَعْلَوْنَ
فرمایا تو مخالفین اصحاب کو قیامت تک ذلیل فرما دیا اگر حضرت موسیٰ علیہ السلام کے ساتھی ذلیل
نہیں ہوئے تو اصحاب مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم کیسے ذلیل ہو سکتے ہیں خداوند کریم بھی وہی اعلیٰ
فرماتے ہیں الا رب کریم جن کو غلبہ ہے اور دشمن اصحاب مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم کبھی کہ نہیں
مغلوب ہے کچھ کر نہیں سکتے یہ کیسا کذب ہے اور پھر اللہ تعالےٰ نے اصحاب مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم
کے غلبے کی دلیل پیش فرمائی وَاللّٰہُ مَعَکُمْ کیوں غالب ہو گئے کیونکہ اللہ تعالےٰ تمہارے
ساتھ ہے اور اللہ کیسے ساتھ ہے اس کی دلیل دوسری جگہ بزبان مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم
فرمائی جب حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالےٰ عنہ اور حضور صلے اللہ علیہ وسلم دونوں غار ثور
سے باہر نکلے اور سراقہ نے دونوں کا تعاقب کیا تو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالےٰ عنہ
کو بہت غم لاحق ہوا کہ ہائے میں حضور کو بڑی حفاظت اور تندہی سے بچا کر لایا اب دشمن نے
پھر ہمارا تعاقب کیا اور آن ملا تو میرے مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لَا تَحْزَنْ
اِنَّ اللّٰہَ مَعَنَا اے ابوبکر غم نہ کر ضرور اللہ تعالےٰ ہم دونوں کے ساتھ ہے دونوں
کی نگہبانی فرمائے گا۔ تو چونکہ آپ کے ساتھیوں کے ساتھ حضور صلے اللہ علیہ وسلم کا ساتھ
تو جن کے ساتھ حضور صلے اللہ علیہ وسلم کا ساتھ ان کے ساتھ اللہ تعالےٰ کا ساتھ ہو جب
کا ساتھ ایسا مضبوط ہو وہ کیسے بدل سکتے ہیں اور مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم جس کو
لَا تَحْزَنْ فرما دیں اس کو خوفناک کرنے والا کون ہے اور جس کو مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم
اِنَّ اللّٰہَ مَعَنَا فرما دیں اس سے معیت خداوندی ہٹانے والا کون ہے۔ لوہا جس لکڑی
پر لگ جائے وہ لکڑی مضبوط ہو جائے ویلڈنگ جس لوہے کو ہو جائے وہ لوہا مضبوط

ہو جائے جیسے کہ لوہے یا تانبے کا ویلڈنگ نہیں ہو سکتا۔ ایسے ہی جن کے ساتھ مصطفے صلے اللہ علیہ وسلم کا ساتھ اور رب کریم کا ساتھ ہو وہ لوگ کبھی مشرک کافر منافق ہو نہیں ہو سکتے بلکہ دنیا کے ایمان دار ان کا مقابلہ کریں تو ان کے ایک کلمہ پڑھنے کے مقابلے میں تمام دنیا کی انسان اپنی تمام عمر کی عبادات ان کے ایک پلڑے میں رکھ دیں تو کبھی مقابلہ نہیں کر سکتے چہ جائیکہ معاذ اللہ ان کو برا کہا جائے تو جن کا ساتھی رب کریم اور نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم دونوں ہوں تو ان کا دشمن خائب خاسر ہوگا۔ اور خدائی معیت جن کے ساتھ ہوتی ہے خدا انہی کی سنتا ہے اور انہی کو دیکھتا ہے جیسا کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام اور ہارون علیہ السلام کو خدا نے فرمایا۔

طٰہٰ ۱۶/۲ } قَالَ لَا تَخَافَا إِنَّنِي مَعَكُمَا أَسْمَعُ وَأَرَىٰ ۔

اللہ تعالےٰ نے فرمایا کہ تم دونوں نہ ڈرو بے شک میں تم دونوں کے ساتھ ہوں میں سنوں گا تمہاری ہی بات کو اور تمہاری طرف ہی دیکھوں گا۔

تو آیت سابقہ وَاللّٰهُ مَعَكُمْ سے جب رب کریم نے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین سے یہ خطاب فرمایا کہ اللہ تعالےٰ نے تمہارے ساتھ ہے تو ثابت ہوا کہ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے مخالفین کی نہ کبھی دعا ہی قبول ہو سکتی ہے اور نہ ہی خداوند کریم کی نگاہ کرم ہی ان پر ممکن ہے اسی لئے صحابہ کرام یعنی حضرت ابو بکر صدیق اور حضرت عمر فاروق اور حضرت عثمان غنی ذوالنورین اور حضرت علی المرتضیٰ رضوان اللہ علیہم اجمعین ومن معھم کے مخالفین سے نہ کوئی ولی اللہ ہوا اور نہ ہو سکتا ہے اور نہ ہی ممکن ہے اسی لئے ان کی نہ دعا منظور اور نہ ہی رب کریم کی نظر کرم ان لوگوں پر بلکہ دشمنان صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کو جو سالانہ سزا ملتی ہے وہ کسی سے پوشیدہ نہیں کیونکہ ان کے ساتھ معیت خداوندی نہیں اور جن کے ساتھ معیت خداوندی تھی اور ہے ان کے ساتھ مصطفوی علیہ الصلاۃ والسلام بھی ہے ان کی

دعا ان کی بات کبھی مردود ہو سکتی ہی نہیں فافھم

۲- الحدید ۱۷/۱ { وَهُوَ مَعَكُمْ أَيْنَ مَا كُنْتُمْ وَاللَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ بَصِيرٌ
اور وہ اللہ تمہارے ساتھ ہے تم جہاں بھی ہو اور جو عمل کرتے ہو اللہ تعالےٰ دیکھنے والا ہے۔

مذکورہ بالا آیتوں سے ثابت ہوا کہ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے جن کو مومن و مسلمان کیا اور وہ آپ کے ساتھی بن گئے اُن کا رب کریم بھی ساتھی ہے۔ اب اللہ تعالےٰ نے ان کے ساتھ دینے کے دلائل پیش کئے کہ میں صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کا کیوں ساتھی ہوں اس کی وجہ یہ ہے کہ وہ محسنین ہیں اور متقین ہیں لہٰذا اللہ تعالےٰ ان کا معاون و ساتھی ہے۔

صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین محسنین و متقین تھے اس لئے اللہ تعالےٰ کی معیت سے مشرف ہوئے

الانفال ۹/۵ { وَإِنْ تَوَلَّوْا فَاعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ مَوْلَاكُمْ نِعْمَ الْمَوْلَىٰ وَنِعْمَ النَّصِيرُ۔
اور اگر کفار منہ پھیر لیں تو تمہیں جاننا چاہیئے کہ بے شک اللہ تعالےٰ تمہارا ساتھی ہے اور بہت اچھا ساتھی ہے اور بہت اچھا مددگار ہے۔

الانفال ۹/۲ { وَإِنَّ اللَّهَ مَعَ الْمُحْسِنِينَ۔
اور بے شک اللہ تعالےٰ نیکی کرنے والوں کے ساتھ ہے۔

التوبۃ ۱۱/۱۲ } وَاعْلَمُوْا اَنَّ اللّٰہَ لَمَعَ الْمُحْسِنِیْنَ ۝
اور یقین رکھو کہ بے شک اللہ تعالیٰ نیکی کرنے والوں کے ساتھ ہے

الانفال ۹/۳ } وَاَنَّ اللّٰہَ مَعَ الْمُؤْمِنِیْنَ ۝
اور بے شک اللہ تعالےٰ مومنین کے ساتھ ہے۔

التوبۃ ۱۰/۱ } اِنَّ اللّٰہَ یُحِبُّ الْمُتَّقِیْنَ ۝
بے شک اللہ تعالےٰ متقین کو دوست رکھتا ہے۔

جب فرمان خداوندی قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰہَ فَاتَّبِعُوْنِیْ یُحْبِبْكُمُ اللّٰہُ ۝

مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی اتباع کرنے میں صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین محبوب خداوند کریم بن گئے۔ تو رب کریم نے ان کو اچھے اعمال کی بنا پر ان میں متقین ومحسنین کے خطاب سے نوازا اور نِعْمَ الْمَوْلٰی وَنِعْمَ النَّصِیْرُ سے تسلی بخشی جن کا ساتھی خداوند کریم ہو اور تحریر قرآنی بھی ان کے حق میں ثبت ہو تو ان کو حاسد کا حسد مرتبے سے نہیں ہٹا سکتا اور نہ ہی ان کا کچھ بگاڑ سکتا ہے۔

رب کریم کی تاکید مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کو اپنے ساتھیوں کو نہ چھوڑنے کے متعلق

الانعام ۷/۶ } وَلَا تَطْرُدِ الَّذِیْنَ یَدْعُوْنَ رَبَّہُمْ بِالْغَدٰوۃِ وَالْعَشِیِّ یُرِیْدُوْنَ وَجْہَہٗ ۔

اور ہانک کر نہ نکال دیجئے ان لوگوں کو جو صبح شام اپنے رب کی عبادت کرتے ہیں اور اس کی رضا مندی کا ارادہ رکھتے ہیں۔

اس آیت کریمہ سے رب کریم نے مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کو ارشاد فرمایا کہ آپ ان لوگوں کو جو صبح وشام اپنے خداوند کریم کا ذکر کرتے ہیں ان کو نہ چھوڑیے اور سورۂ مزمل میں وطائفۃ مِنَ الَّذِیْنَ مَعَكَ نے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین ۔۔۔ آپ کی معیت میں ذکر کرنے والا فرمایا اور سوائے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے اور آپ کی معیت میں ذکر خداوندی کرنے والا کون تھا تو جس کے متعلق آپ کے اصحاب خصوصاً خلفاء اربعہ رضوان اللہ علیہم اجمعین جن کو مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے بفرمان خداوندی اسلام وایمان میں اپنا ساتھی بنایا ہجرت میں ان کا ساتھ نہ چھوڑا غار میں ساتھ نہ چھوڑا جنگوں میں خلفاء اربعہ کو اپنی ذات سے علیحدہ نہ فرمایا مال میں ان کو ترکہ فرمایا رشتہ داری میں ان کو نہ چھوڑا قبر میں لَا تَطْرُدْ کے ہی عامل ۔۔۔ ثابت ہوا کہ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے خلفاء اربعہ رضوان اللہ علیہم اجمعین کو چھوڑا نہیں اس امر کی دلیل ہے کہ وہ یَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ بِالْغَدٰوةِ وَالْعَشِيِّ يُرِيْدُوْنَ وَجْهَهٗ خالص اللہ کی رضامندی کے لئے بغیر کسی دنیاوی لالچ کے صبح وشام رب کریم کا ذکر کرتے تھے اسی لئے ان کو میرے پیارے محبوب صلے اللہ علیہ وسلم نے چھوڑا نہیں اور جن کو میرے مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے خداوندی حکم پر عمل کرتے ہوئے چھوڑا نہیں اور ان کے اخلاص کی شہادت بھی رب کریم نے فرمادی ہو تو امت مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم سے اگر کوئی خلفاء اربعہ علیہم اجمعین کو چھوڑتا ہے تو وہ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کا امتی نہیں امتی تب ہی ہو سکتا ہے کہ جو مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے عمل کیا آپ کی سنت پر عمل کرے جن کو مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے تمام عمر نہیں چھوڑا ان کو امتی پس پشت ڈالے اور چھوڑ دے تو وہ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی سنت کا تارک ہے اور فرمان خداوندی لَا تَطْرُدْ کا منکر ہے چہ جائیکہ ان کو برا کہا جائے وَمَا عَلَيْنَآ اِلَّا الْبَلَاغُ

اس آیت کریمہ میں رب کریم نے خلفاء اربعہ اور دیگر اپنے ساتھیوں کو نہ چھوڑنے کا ارشاد فرمایا

اور آگے دوسری آیت کریمہ میں ہر وقت ان کے ساتھ رہنے کا حکم صادر فرمایا ملاحظہ فرمائیے۔

خدائی تاکید کہ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی معیت ایماندار ہی کے ساتھ

الکہف ۱۵/۴ } وَاصْبِرْ نَفْسَكَ مَعَ الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ بِالْغَدٰوةِ وَالْعَشِيِّ يُرِيْدُوْنَ وَجْهَهٗ وَلَا تَعْدُ عَيْنٰكَ عَنْهُمْ تُرِيْدُ زِيْنَةَ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَلَا تُطِعْ مَنْ اَغْفَلْنَا قَلْبَهٗ عَنْ ذِكْرِنَا وَاتَّبَعَ هَوٰىهُ وَكَانَ اَمْرُهٗ فُرُطًا ۝

اور ثابت رکھیے ان لوگوں کے ساتھ اپنی ذات کو جو صبح شام اپنے رب کی عبادت کرتے ہیں اسی کی رضامندی کا ارادہ رکھتے ہیں اور ان سے اپنی دو آنکھیں آپ نہ ہٹائیں جو آپ دنیا کی زندگی کا ارادہ فرمادیں اور اس شخص کے پیچھے نہ لگیں جس کے دل کو ہم نے اپنے ذکر سے غافل کر دیا اور وہ اپنی خواہش کے پیچھے لگا اور اس کا کام حد سے گزر گیا۔

۱۔ اس آیت کریمہ میں رب کریم خالص خداوند کریم کی رضا کے لئے بلا طمع دنیاوی ذکر خداوندی کرنے والوں کے ساتھ رہنے کا حکم مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کو جاری فرما رہا ہے تو مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کا خلفاء اربعہ خصوصاً اور باقی اصحاب رضوان اللہ علیہم اجمعین کے ساتھ عموماً تشریف فرما رہے کیا یہ ان کے خالص مومنین ہونے کی دلیل نہیں بلکہ وہ اول المومنین ہیں جن کو مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنی معیت میں رکھ کر ایماندار بنایا اگر ان کے متعلق کوئی شک کرے تو پھر مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے سوا ان کے نزدیک کوئی مومن ہے ہی نہیں اور ایسا کہنے والا کذاب الکاذب ہے تو مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے بفرمان خداوندی جن کو اپنے

ساتھ رکھا خصوصاً خلفاء اربعہ رضوان اللہ علیہم اجمعین کو تو ان کے دلی ایماندار ہونے کے لئے شہادت خداوندی یَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ بِالْغَدٰوةِ وَالْعَشِيِّ يُرِيْدُوْنَ وَجْهَهٗ مومن کے لئے کافی ہے۔

۲- وَلَا تَعْدُ عَيْنَاكَ عَنْهُمْ نے اصحاب مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے خالص محب ہونے کو ثابت فرما دیا کہ اللہ تعالیٰ نے مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو جن کے متعلق نگہبانی کا ارشاد فرما رہا ہے وہ بیش بہا قیمتی ایماندار ہیں جن کی طرف خاص توجہ رکھنے کا خداوندی حکم جاری ہو رہا ہے اور یہ بھی اسی آیۃ کریمہ سے ثابت ہوا کہ جو شخص خلفاء اربعہ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم پہ انگشت نمائی کرتا ہے وہ حفاظت مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم پہ ڈاکہ زنی کرنا چاہتا ہے اور مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے پہرے میں ان پہ ڈاکہ زنی کرنا محال سوا اس کے کہ دن دہاڑے ڈاکہ مارنے والا ڈاکو خود کو گرفتار کرائے کیونکہ بموجب فرمان خداوندی وہ دنیا وعقبیٰ میں مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی حفاظت میں ہیں اور آگے فرمایا کہ جس کا دل ہمارے ذکر سے غافل ہے اور وہ اپنی نفسانیت کا طامع ہے اور حد سے تجاوز کرنے والا ہے اس کی طرف توجہ نہ فرمایئے اگر معاذ اللہ خلفاء اربعہ میں کسی قسم کی کمی ہوتی تو مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم ان کو بفرمان خداوندی ضرور چھوڑ دیتے اور نہ ہی ان کے ساتھ رہنے کا اور حفاظت کرنے کا صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین سے متقین کا مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو ارشاد خداوندی ہوتا مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو رب کریم کا ارشاد کہ ان کے ساتھ رہیئے اور ہر دشمن سے اور ہر تکلیف سے ان کی نگہبانی فرمایئے تو مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا خلفاء اربعہ رضوان اللہ علیہم اجمعین کو اپنے ساتھ رکھنے اور

ہر وقت اپنی حفاظت میں رکھنا یہ ان کے خالص مومنین متقین ساتھی ہونے کی بین دلیل ہے پھر آگے اللہ تعالےٰ نے مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم سے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے تقرب کا ذکر فرمایا۔

آیت تقرب

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کی جانوں سے بھی زیادہ قریب ہیں

الاحزاب ۲۱/۱ } اَلنَّبِیُّ اَوْلٰی بِالْمُؤْمِنِیْنَ مِنْ اَنْفُسِہِمْ
نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مومنین کی جانوں سے بھی زیادہ قریب ہیں

اس آیت کریمہ میں رب کریم نے ثابت فرمایا کہ میرے پیارے محبوب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے ایمان لانے والوں کی جانوں سے بھی زیادہ قریب ہیں تو اس کا مطلب یہ ہوا کہ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایمان لانے والے جن کو میرے مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے مومن بنایا اور سب سے اولین مومنین مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین ہیں۔ خصوصاً خلفاء اربعہ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم تو اس آیت کریمہ میں یہ اظہر من الشمس ہے۔ کہ خلفاء اربعہ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی جانوں سے بھی محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے زیادہ قریب ہیں تو جس شخص نے خلفاء اربعہ رضوان اللہ علیہم اجمعین کو کسی قسم کی تکلیف دی تو خلفاء اربعہ

مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی جان کو تکلیف بعد میں ہوتی ہے میرے مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کو تکلیف پہلے پہنچتی ہے تو خلفاء اربعہ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کو تکلیف دینا مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کو تکلیف دینا اور جس نے مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کو تکلیف دی اس کے متعلق قرآنی فیصلہ موجود ہے۔

وَالَّذِيْنَ يُؤْذُوْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ لَعَنَهُمُ اللّٰهُ فِی الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ وَاَعَدَّ لَهُمْ عَذَابًا مُّهِيْنًا ۝ } الاحزاب ۲۲

اور بے شک وہ لوگ جو اللہ اور اس کے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو تکلیف دیتے ہیں اللہ تعالےٰ نے ان پر دنیا و آخرت میں لعنت کی ہے اور ان کے لئے ذلیل کرنے والا عذاب تیار کیا ہے۔

اس آیت کریمہ میں رب کریم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے تکلیف دینے والوں کو دنیوی و اخروی سزا کا مستوجب فرمایا اور یہ بھی فرما دیا کہ جو شخص میرے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو تکلیف دیتا ہے وہ رب کریم کو تکلیف دیتا ہے تو جو لوگ اللہ اور اس کے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو تکلیف دیتے ہیں دنیا و عقبیٰ میں خداوند کریم کی لعنت کے حقدار ہیں دنیا میں بھی خداوند کریم کی ہر نعمت خداوندی سے محروم اور اخروی ہر نعمت سے بھی خالی ہوں گے اور اس کو ذلیل کرنے والا عذاب بھی پہنچیگا۔

کیوں بھئی خلفاء اربعہ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کو تکلیف دے کر اللہ اور اس کے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو تکلیف دینا اور لعنت خداوندی کا مرجع بننا یہ کیسی کشادہ سینے والے کا کام ہے چونکہ بموجب فرمان خداوندی اَلنَّبِیُّ اَوْلٰی بِالْمُؤْمِنِيْنَ مِنْ اَنْفُسِهِمْ خلفاء اربعہ حضرت ابوبکر صدیق اور حضرت عمر فاروق اور عثمان غنی اور علی المرتضیٰ

...ان اللہ علیہم اجمعین کی جانوں سے مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم زیادہ قریب ہیں تو خلفاء
...ابعد رضوان اللہ علیہم اجمعین کو تکلیف دینے والے نے اللہ اور اس کے رسول اللہ
...صلی اللہ علیہ وسلم کو تکلیف دی اور لَعَنَهُمُ اللّٰهُ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ کا مستحق ہوا
...اللہ تعالیٰ نے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کو تکلیف دینے والے کے متعلق براہ
...راست سنائی۔

توبہ ۱۰/۸ وَالَّذِيْنَ يُؤْذُوْنَ رَسُوْلَ اللّٰهِ لَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ۝
اور وہ لوگ جو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو تکلیف دیتے ہیں ان کے
...لئے عذاب تکلیف دینے والا ہے۔

الاحزاب ۲۲/۸ وَالَّذِيْنَ يُؤْذُوْنَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ بِغَيْرِ مَا اكْتَسَبُوْا فَقَدِ احْتَمَلُوْا بُهْتَانًا وَّاِثْمًا مُّبِيْنًا ۝
اور جو لوگ مومن آدمیوں اور مومنات کو بغیر جرم کرنے سے تکلیف دیتے ہیں تو
ضرور انہوں نے بہتان اور گناہ ظاہرا کو اٹھایا۔

اب فیصلہ تم خود کر لو میرے بیان کرنے کی ضرورت نہیں۔

قرآنی شہادت مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے اصحاب آپ کے ساتھی ہیں

الانبیاء ۱۷/۲ قُلْ هَاتُوْا بُرْهَانَكُمْ هٰذَا ذِكْرُ مَنْ مَّعِيَ وَذِكْرُ مَنْ قَبْلِيْ

فرما دیجئے یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم لاؤ تم اپنی دلیل کہ یہ قرآن کریم اس شخص

کا ذکر ہے جو میرے ساتھ ہے اور جو مجھ سے پہلے ہے۔

اس آیت کریمہ میں رب کریم نے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کی معیت مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بیان فرما کر ان کے مومن ہونے کی دلیل پیش فرما دی اور رب کریم نے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے ایمانوں کی دلیل قرآن میں پیش کر دی ہے کہ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے ہر حالت میں ساتھی ہیں قُلْ هَاتُوْا بُرْهَانَكُمْ حضور آپ صحابہ کے دشمنوں سے ثبوت کے مومن ہونے کی دلیل طلب فرمائیے ان کے پاس اپنے مومن ہونے کی کوئی قرآنی تحریری دلیل نہیں اور صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے پاس ان کے ایمان کی حضور خود مجسمہ دلیل ہیں کیونکہ جن کے پاس ایمان بالذات موجود ہے ان کو مخالف کی کیا پرواہ ہے اللہ تعالیٰ نے هٰذَا ذِكْرُ مَنْ مَّعِيَ سے ثابت کر دیا کہ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھیوں کی تعریف یہ ہے تو قُلْ هَاتُوْا بُرْهَانَكُمْ شان و ایمان کے لئے قرآنی تحریر کافی ہے اور معترضین کے پاس ایمان کی دلیل ہے ہی نہیں۔

صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے ایمان کی دلیل ذات حضور صلے اللہ علیہ وسلم ہیں

النساء ۲۴ } يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ قَدْ جَآءَكُمْ بُرْهَانٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَاَنْزَلْنَاۤ اِلَيْكُمْ نُوْرًا مُّبِيْنًا ۝

اے لوگو ضرور تمہارے پاس تمہارے رب کی طرف سے دلیل آئی ہے اور تمہاری طرف اللہ نے نور نازل فرمایا جو ظاہر کرنے والا ہے۔

سابقہ آیت کریمہ میں رب کریم نے مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم کی معیت کو صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے شان وایمان کی دلیل پیش فرمائی اور اس آیتہ کریمہ میں رب کریم نے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے ایمان کی دلیل ذات مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم کو ہی مقرر فرمایا کہ جس کے پاس مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم ہیں وہ ایماندار ہے ورنہ نہیں اور تجربہ کے لئے وَ اَنۡزَلۡنَا اِلَیۡکُمۡ نُوۡرًا مُّبِیۡنًا فرمادیا کہ اگر کسی کو تجربہ کی ضرورت ہو تو قرآن کریم دیکھ لے۔

اصحاب مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم نماز میں آپ کے ساتھی

اِنَّ رَبَّکَ یَعۡلَمُ اَنَّکَ تَقُوۡمُ اَدۡنٰی مِنۡ ثُلُثَیِ الَّیۡلِ وَ نِصۡفَہٗ وَ ثُلُثَہٗ وَ طَآئِفَۃٌ مِّنَ الَّذِیۡنَ مَعَکَ یارسول اللہ صلے اللہ علیک بے شک آپ کے رب کریم پر یہ بات ظاہر ہو رہی ہے کہ ضرور آپ دو تہائی حصے رات سے کچھ کم اور کبھی اس کا نصف اور کبھی اس کا تیسرا حصہ قیام فرماتے ہیں اور آپ کے ساتھیوں کا ایک گروہ بھی آپ کے ساتھ ایسا ہی قیام کرتے ہیں۔

اس آیت کریمہ میں صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کا مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ عبادت قیام اللیل کی شہادت ثبت ہے تو جو لوگ مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم کی معیت میں عبادت خداوندی کے لئے رات کو قیام فرماتے ہیں اور رب کریم نے ان کے اس عمل کو مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم کی معیت میں قبول فرمایا ہو جن کی نفلی عبادت کی منظوری کے لئے مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم کی معیت میں قرآنی تحریر موجود ان پر ایسے لوگ معترض ہوں جو فریضہ خداوندی سے بھی محروم ہوں تو ان کی بات کو خداوند کریم کے مقابل میں کون تسلیم کرتا ہے۔

"علی رضا" مولوی صاحب تم کہتے ہو کہ صحابہ نماز کے ساتھی وہ خطبہ میں حضور کو

اکیلا چھوڑ کر چلے گئے۔

"محمد عمر" میرا دوست بڑا سادہ ہے قرآن کی نصف آیت پڑھ لیتا ہے اور باقی سے اعراض کرتا ہے اگر بعض صحابہ کرام خطبے میں چھوڑ کر تجارت کی طرف تشریف لے گئے تو اس کی سزا اور ناراضگی رب کریم یا مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کو لائق تھی یا ان کی ناراضگی کے لئے نہیں مقرر کیا ہے جب وہ تجارت کے لئے خطبہ چھوڑ کر باہر تشریف لے گئے تو رب کریم ان سے ناراضگی نہیں فرماتا بلکہ اپنی طرف سے منافع کی دعوت دیتا ہے قُلْ مَا عِنْدَ اللّٰهِ خَيْرٌ مِّنَ اللَّهْوِ وَمِنَ التِّجَارَةِ وَاللّٰهُ خَيْرُ الرّٰزِقِيْنَ ۝ حضور ان اپنے ساتھیوں کو جو خطبہ چھوڑ کر تجارت کی طرف چلے گئے ہیں ان کو اعلان فرما دیجیے کہ جو شے اللہ کے پاس ہے وہ لہو اور تجارت سے بہتر ہے اور اللہ تعالےٰ بہت اچھا رزق دینے والوں کا ہے تو اللہ کریم ان اصحاب کو جو مسجد کے باہر تشریف لے گئے ان کو تجارت سے بہتر سودا پیش فرما رہا ہے اور اس تجارت کے رزق سے بہتر رزق کا وعدہ فرما رہا ہے کہ تم اپنی تجارت کو چھوڑ کر مجھ سے بہتر رزق حاصل کر لو اور بعد ازاں حکم جاری فرما دیا کہ جمعہ کے دن تجارت کرنا مسلمانوں کے لئے جائز نہیں جو إِذَا نُودِيَ لِلصَّلٰوةِ مِنْ يَّوْمِ الْجُمُعَةِ سے واضح ہے۔

صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین مشورے میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھی

النور ۱۸/۹ } اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَاِذَا كَانُوْا مَعَهٗ عَلٰٓى اَمْرٍ جَامِعٍ لَّمْ يَذْهَبُوْا حَتّٰى يَسْتَاْذِنُوْهُ ۭ اِنَّ الَّذِيْنَ يَسْتَاْذِنُوْنَكَ اُولٰۗىِٕكَ الَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ

...اذِ اسْتَاْذَنُوْكَ لِبَعْضِ شَاْنِهِمْ فَاْذَنْ لِّمَنْ شِئْتَ مِنْهُمْ وَاسْتَغْفِرْ
...هُمُ اللّٰهَ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۔

...صحابہ کے متعلق خُدائی شہادت کہ جہاد اور نماز میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی معیت

النساء ۵/۱۵ { وَاِذَا كُنْتَ فِيْهِمْ فَاَقَمْتَ لَهُمُ الصَّلٰوةَ فَلْتَقُمْ طَآئِفَةٌ
مِّنْهُمْ مَّعَكَ وَلْيَاْخُذُوْٓا اَسْلِحَتَهُمْ فَاِذَا سَجَدُوْا
...فَلْيَكُوْنُوْا مِنْ وَّرَآئِكُمْ وَلْتَاْتِ طَآئِفَةٌ اُخْرٰى لَمْ يُصَلُّوْا
...فَلْيُصَلُّوْا مَعَكَ وَلْيَاْخُذُوْا حِذْرَهُمْ وَاَسْلِحَتَهُمْ وَدَّ الَّذِيْنَ
...كَفَرُوْا لَوْ تَغْفُلُوْنَ عَنْ اَسْلِحَتِكُمْ وَاَمْتِعَتِكُمْ فَيَمِيْلُوْنَ عَلَيْكُمْ
...مَّيْلَةً وَّاحِدَةً ؕ

اور جب آپ ان میں رہیں تو ان کے لئے نماز قائم فرمایئے پھر ایک گروہ کو ان سے آپ کے ساتھ کھڑا رہنا چاہیئے اور اپنے ہتھیاروں کو بھی پکڑے رکھنا چاہیئے پھر جب وہ سجدہ کرلیں تو ان کو تمہارے پیچھے سے ہٹ جانا چاہیئے اور دوسرا گروہ جنہوں نے نماز نہیں پڑھی ان کو آنا چاہیئے تو وہ آپ کے ساتھ نماز پڑھیں اور اپنے بچاؤ کا سامان اور ہتھیار لے رکھنے چاہئیں اور کفار پسند کرتے ہیں کہ تم اپنے ہتھیاروں اور سامان سے غافل ہو جاؤ تو وہ تم پر یک لخت حملہ کر دیں۔

اس آیۂ کریمہ میں رب کریم نے مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھیوں کی جماعت کا

جنگ میں مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی معیت میں نماز ادا کرنے کا طریقہ ارشاد فرمایا اور جن کے متعلق جنگ میں بھی رب کریم نے نماز کی اقتداء معیت کی جدائی کو پسند نہیں فرمایا اور مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کا جہاد و نماز میں ان کو آپ کی معیت و اقتداء میں رکھا یہ ان کی اصحابیت کا شان انہی کو زیبا تھا جو اور کسی کو نصیب نہ ہو سکا اور نہ ہی ہو سکتا ہے اور نہ ہی ممکن ہے اور یہ شان صحابیت مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نہ کسی اور زمانہ میں ممکن ہو سکا اور نہ ہی سونے چاندی سے میسر ہو سکتا ہے گو زمین آسمانوں کی پرائی کوئی شخص سونا چاندی خرچ کر دے یا تمام عمر میں جس کا ایک سانس بھی عبادت خداوندی کے بغیر نہ نکلتا ہو وہ بھی درجہ صحابیت مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کو نہیں پہنچ سکتا چہ جائیکہ چودہ سو برس کے بعد کا گنہگار جو صورت و سیرۃ میں پیارے محبوب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کا مخالف ہے وہ اصحاب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی عیب جوئی کرے جن کی تمام عمر کے اعمال صالحہ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی معیت میں ادا ہوئے ہوں اور رب کریم نے ان کا اصل قرآن کریم میں درج فرما دیا ہو تو یہ رائی کی نظر کا قصور ہے مرئی میں عیب نہیں اور نہ ہی ان میں عیب کا رہنا ممکن ہی ہو سکتا ہے کیونکہ ان کو معیت خداوندی و معیت مصطفوی صلے اللہ علیہ وسلم داغ دار رکھنا گوارہ فرما سکتے ہی نہیں۔

صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین جہاد میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے

توبہ ۱۰ / ۱۱ لٰكِنِ الرَّسُولُ وَالَّذِينَ آمَنُوا مَعَهُ جَاهَدُوا بِأَمْوَالِهِمْ وَأَنفُسِهِمْ وَأُولَٰئِكَ لَهُمُ الْخَيْرَاتُ وَأُولَٰئِكَ

هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ اَعَدَّ اللّٰهُ لَهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا
ذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ○

اور لیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور جو لوگ آپ کے ساتھ ایمان لائے انہوں نے اپنے مال و جان سے جہاد کیا اور یہی ہیں کہ ان کے لئے نیکیاں ہیں اور یہی وہ نجات پانے والے ہیں اللہ تعالٰے نے ان کے لئے باغات تیار کئے ہیں جن کے نیچے نہریں جاری ہوتی ہیں اس میں وہ ہمیشہ رہیں گے یہ مرتبہ بہت بڑا ہے۔

۱۔ اس آیۂ کریمہ میں رب کریم نے مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم کے اصحاب کا جان و مال سے جہاد کرنا ثابت فرما دیا۔

۲۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھی ایماندار ہی ہوتے ہیں۔

۳۔ انہی اصحاب مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم کو جو ان کے ساتھ ہیں ان کے تمام اعمال کو رب کریم نے نیکیوں میں شامل کر لیا۔

۴۔ تمام اصحاب مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم سے نجات کا وعدہ ہوا۔

۵۔ رب کریم نے اس آیۂ کریمہ میں مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم کے سب اصحاب سے جنت کا وعدہ فرما لیا۔

قانون خداوندی کہ جنگ میں انبیاء علیہم السلام کی معیت میں رب والے ہوتے ہیں

ال عمران ۴ / ۱۵

وَكَاَيِّنْ مِّنْ نَّبِيٍّ قٰتَلَ مَعَهٗ رِبِّيُّوْنَ كَثِيْرٌ فَمَا
وَهَنُوْا لِمَا اَصَابَهُمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَمَا ضَعُفُوْا

وَمَا اسْتَكَانُوا وَاللّٰهُ يُحِبُّ الصّٰبِرِيْنَ ○

اور بہت نبیوں سے جن کی معیت میں بہت رب والوں نے جنگ کی تو نہ وہ سست ہوئے جو ان کو اللہ کے راستے تکلیف پہنچی اور نہ وہ کمزور ہوئے اور نہ وہ دبے اور اللہ تعالے نے صبر کرنے والوں کو دوست رکھتا ہے۔

اس آیت کریمہ میں رب کریم نے ثابت فرمایا کہ

۱۔ نبی اللہ کی معیت میں جہاد کرنے والوں کی اکثریت رب والوں کی ہوتی ہے

۲۔ نبی اللہ کے ساتھی مصیبت فی سبیل اللہ میں کمزور نہیں ہوتے اور جو ان کو مصیبت آتی ہے اس پر وہ صبر کرتے ہیں۔

گمراہی دنیا میں نبی اللہ کے اصحاب کے قریب ہی نہیں پھٹک سکتی

الشعراء ۱۹/۴ } قَالَ اَصْحٰبُ مُوْسٰۤى اِنَّا لَمُدْرَكُوْنَ قَالَ كَلَّا اِنَّ مَعِيَ رَبِّيْ سَيَهْدِيْنِ ۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام کے اصحاب نے کہا بے شک ہم قابو آ گئے حضرت موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا ہرگز نہیں بے شک میرا ساتھی میرا رب ہے مجھے جلدی بچت کا راہ دکھا دے گا۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام کے صحب نے کہا اِنَّا لَمُدْرَكُوْنَ تو کیا اصحب موسیٰ سے مراد حضرت موسیٰ علیہ السلام کے دشمن مراد ہیں یا ہرگز نہیں؟ اگر دشمن ہوتے تو حضرت موسیٰ علیہ السلام ان کو کلا سے تھپکی کیوں دیتے کہ ہرگز نہیں تم فکر نہ کرو۔ تو ثابت ہوا کہ اصحب موسیٰ سے مومنین موسیٰ علیہ السلام ہی مراد ہیں۔ اگر یہ معنی نہ لئے جائیں تو حضرت

موسیٰ علیہ السلام کے برخلاف فتویٰ عائد ہوتا ہے۔ معاذاللہ اس آیۂ کریمہ سے کئی مسائل حل ہو گئے۔

۱۔ اصحٰب موسیٰ سے مومنین موسیٰ علیہ السلام مراد ہیں اور یہ بھی ثابت ہوا کہ نبی اللہ کے اصحٰب کبھی کافر یا منافق ہو سکتے ہی نہیں۔

۲۔ نبی اللہ کے اصحٰب اگر گھبرا جائیں یا تنگدل ہو جائیں تو نبی اللہ ان کو تھپکی دے کر صحیح کر دیتا ہے اور خداوند کریم اور رب کریم اپنی سکینہ یعنی تسلی نازل فرما کر ثابت قدم کر دیتا ہے۔

۳۔ جن کے ساتھ نبی اللہ کی معیت ہو ان کے ساتھ رب کریم کی معیت بھی ہوتی ہے ثابت ہوا کہ جس کے ساتھ اللہ اور اللہ کے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی معیت ہو وہ کبھی بھٹک نہیں سکتے کبھی گمراہ نہیں ہو سکتے تو اس آیۂ کریمہ نے ثابت فرما دیا کہ نبی اللہ کے اصحٰب کا گمراہ ہونا محال ہے تو مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے اصحٰب کیسے معاذاللہ گمراہ ہو سکتے ہیں۔ ہاں غیر نبی کے ساتھی گمراہ و منافق ہو سکتے ہیں جیسا کہ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے فرمایا واللہ مَا بَقِیَ مَعِیَ رَجُلٌ وَاحِدٌ خدا کی قسم میرے ساتھ ایک آدمی بھی نہ رہا۔

مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی معیت والوں کو عذاب الٰہی آسکتا ہی نہیں

الملک ۲۹ / ۲ قُلْ اَرَءَيْتُمْ اِنْ اَهْلَكَنِيَ اللّٰهُ وَمَنْ مَّعِيَ اَوْ رَحِمَنَا فَمَنْ يُّجِيْرُ الْكٰفِرِيْنَ مِنْ عَذَابٍ اَلِيْمٍ۔

فرما دیجئے یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم مجھے بتاؤ کہ اگر مجھے اور میرے ساتھیوں کو اللہ تعالےٰ ہلاک کر دے یا رحم کرے تو کفار کو دردناک عذاب سے کون پناہ دے گا۔

۱۔ اس آیۃ کریمہ میں رب کریم نے مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی حیات و ممات میں آپ کے اصحاب کو اپنی معیت کا حامل بنایا۔

۲۔ اور یہ بھی ثابت فرمادیا کہ کفار دنیا میں پھر رہا ہے تو میرے اور میرے اصحاب رضوان اللہ علیہم اجمعین کی وجہ سے پھر رہا ہے اگر یہ اصحاب نہ ہوتے بلکہ سب مخالف نبوت ہی ہو جاتے تو دنیا میں کافر ایک بھی باقی نہ رہ جاتا چونکہ میرے ماننے والے میرے متبعین اصحاب دنیا میں موجود ہیں اس لیے رب کریم آسمان سے عذاب نازل نہیں فرماتا۔

صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کو خدائی سند

قیامت کے دن آپ کے اصحاب آپؐ کی معیت میں ہوں گے

التحریم ۲۸/۲ } یَوْمَ لَا یُخْزِی اللّٰہُ النَّبِیَّ وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا مَعَہٗ نہ ذلیل کرے گا اس دن اللہ تعالےٰ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو اور جو آپ کے ساتھ ایمان لائے۔

نُوْرُھُمْ یَسْعٰی بَیْنَ اَیْدِیْھِمْ وَبِاَیْمَانِھِمْ یَقُوْلُوْنَ رَبَّنَآ اَتْمِمْ لَنَا نُوْرَنَا وَاغْفِرْلَنَا اِنَّکَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ۔

قیامت کے دن اللہ تعالےٰ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم اور جو آپ کے ساتھ ایمان لائے ذلیل نہ کرے گا ان کا نور ان کے سامنے اور دائیں دوڑے گا اور وہ کہیں گے اے ہمارے رب ہمارے لئے ہمارے نور کو پورا کر دے اور ہمیں معاف فرما دے

بے شک تو ہر شئی پر قدرت والا ہے۔

اس آیۂ کریمہ میں رب کریم جلّے اللہ علیہ وسلم اور جو آپ کی معیت میں ایماندار رہے ہیں ان کی عزت افزائی کا وعدہ فرما لیا کہ میں آپ کی معیت میں رہنے والے ایمانداروں کو قیامت کے دن ذلیل نہیں کروں گا تو اس آیت کریمہ نے ثابت کر دیا کہ جب خدا ان کو ذلیل نہیں کرے گا تو جو دنیا میں ان کو ذلیل سمجھنے والا ہے تو رب کریم ان کو ضرور ذلیل کرے گا کیونکہ جن کی عزت خالق تحریری فرمائے ان کی عزت مخلوق پر فرض ہے کیونکہ خدائی تحریر خلق کے لیے حجت ہے۔

قیامت کے دن رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی معیت کو کفار ترسیں گے

وَیَوْمَ یَعَضُّ الظَّالِمُ عَلٰی یَدَیْهِ یَقُوْلُ یٰلَیْتَنِی اتَّخَذْتُ مَعَ الرَّسُوْلِ سَبِیْلًا ۝ {الفرقان 19/3}

اور قیامت کے دن ظالم اپنے دونوں ہاتھ دانتوں سے کاٹے گا کہے گا ہائے افسوس میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی معیت پر صراط مستقیم اختیار کر لیتا۔

۱۔ اس آیۂ کریمہ میں رب کریم نے مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی معیت سے محروم رہنے والوں اور آپ کی معیت کو برا سمجھنے والے کے متعلق ارشاد فرمایا کہ وہ قیامت کے میدان میں مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھیوں کے شان و عظمت کو دیکھ کر ترسے گا اور کہیگا کہ ہائے افسوس میں بھی مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی معیت میں عمر گزارتا تو میں بھی آج شان پاتا اور عذاب الٰہی سے نجات پاتا اور اپنے کئے ہوئے پر اور مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی معیت سے محرومی پر اپنے ہاتھ اپنے دانتوں سے خود ہی کاٹے گا۔

۲۔ تو اس آیۂ کریمہ نے معیت شان اصحاب مصطفےٰ ثابت کر دی۔

۳۔ ربّ کریم نے مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھیوں کے مخالفین کو ظالم قرار دیا۔

۴۔ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے اصحابیوں کے مخالفین یا مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھیوں کے نشانوں کو دیکھ کر اپنے ہاتھ خود کاٹے گا تو ربّ کریم مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھیوں سے حسد کھنے والے کو سزا اس کے خود ہاتھوں سے دلائے گا تو معلوم ہوا کہ خود اپنے ہاتھوں کو خود کاٹنے والا کافر منافق ہے کیونکہ متبعین اصحاب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم سے بغض رکھتا ہے۔

اتباع تام کے بغیر معیت حاصل نہیں ہو سکتی

الکھف ۱۵/۹ } قَالَ إِنَّكَ لَن تَسْتَطِيعَ مَعِيَ صَبْرًا۔

خضر علیہ السلام نے فرمایا اے موسیٰ علیہ السلام تم میرے ساتھ ہرگز صبر کی طاقت نہیں رکھو گے۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام حضرت خضر علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوئے اور ساتھی بہنے کا مطالبہ فرمایا تو حضرت خضر علیہ السلام نے جواب دیا کہ اے موسیٰ علیہ السلام آپ میرے ساتھی نہیں بن سکتے اس لئے کہ اگر آپ میرے ساتھ رہیں گے تو میرے تابع ہو کر رہیں گے اور تم کسی کے تابع ہو نہیں سکتے تو معیت نبوی کے لئے اتباع تام لازمی ثابت ہو گئی۔

تو جب آیات مذکورہ سے یہ بات ثابت ہو چکی کہ تمام انبیاء علیہم نے اپنی ساتھیوں کو عذاب الٰہی سے بچایا اور ان کی معیت والوں کو ربّ کریم نے بھی نجات دی اور یہ بھی ثابت ہوا کہ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے اصحاب بھی مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی معیت کی وجہ سے عذاب الٰہی میں کبھی گرفتار نہیں ہو سکتے اور یہ خدائی وعدہ ہو چکا اور صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم

اجمعین کی معیت خدائی و رسولی بکلام خداوندی ثابت ہو چکی اور مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھیوں کا نشان دینی و دنیوی و اخروی بیان ہو چکا اور آیات مذکورہ بالا سے یہ بھی ثابت ہو چکا ہے کہ اصحاب مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے حضور صلے اللہ علیہ وسلم کا ساتھ جہاد میں نمازوں میں نفلی عبادات میں حضر میں سفر میں نہیں چھوڑا جس کی شہادت رب کریم نے قرآن کریم میں بیان فرما دی اور یہ بھی ثابت فرما دیا کہ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے اعداء کسی حقانیت کی بنا پر ان سے بغض نہیں رکھتے بلکہ معیت مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وسلم سے ان کو حسد ہے اور رب کریم نے یہ بھی ثابت فرما دیا کہ مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھی اتباع تام سے صدیقیت اور شہادت و غنی و فاروقیت و صالحیت کے مراتب پر فائز ہوتے ہیں مگر ان کو رب کریم کی طرف سے معیت مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وسلم کا شرف کبھی ممکن ہی نہ تھا اور حاسدین میدان حشر میں بھی معیت مصطفیٰ صلے اللہ کو ترسیں گے کہ ہائے ہم بھی اگر معیت مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وسلم سے بہرہ ور ہوتے تو آج ہم ذلیل نہ ہوتے اور جہنم کا ایندھن نہ بنتے بلکہ معیت رسالت صلے اللہ علیہ وسلم سے کسی مرتبے پر فائق ہوتے پھر معیت نبی اللہ کے لئے چونکہ ایمان مستلزم تھا اس لئے تمام صحابہ کرام کے ایمانی مرتبہ کو آپ کی خدمت میں پیش کرتا ہوں ۔

وباللہ التوفیق وعلیہ التکلان

ایمان

حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے اصحاب بننے کیلئے خداوند تعالیٰ نے ایمانی دعوت دے کر ایماندار ہونے کی سند عطا فرمائی

الصف ۲۸/۲ } يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا هَلْ أَدُلُّكُمْ عَلَىٰ تِجَارَةٍ تُنجِيكُم مِّنْ عَذَابٍ أَلِيمٍ تُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ وَتُجَاهِدُونَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ بِأَمْوَالِكُمْ وَأَنفُسِكُمْ ذَٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ إِن كُنتُمْ تَعْلَمُونَ يَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوبَكُمْ وَيُدْخِلْكُمْ جَنَّاتٍ تَجْرِي مِن تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ وَمَسَاكِنَ طَيِّبَةً فِي جَنَّاتِ عَدْنٍ ذَٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيمُ ۝ وَأُخْرَىٰ تُحِبُّونَهَا نَصْرٌ مِّنَ اللَّهِ وَفَتْحٌ قَرِيبٌ وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِينَ۔

اے ایمان والو کیا بتاؤں میں تمہیں ایسی تجارت جو تمہیں دردناک عذاب سے بچائے اللہ اور اس کے رسول صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایمان لاؤ اور فی سبیل اللہ اپنے مالوں اور جانوں کے ساتھ جنگ کرو یہ تمہارے لئے بہتر ہے اگر تم جانتے ہو (اس سے) تمہارے گناہ رب کریم معاف فرمائے اور تمہیں باغات میں داخل کرے گا جن میں ہر وقت پانی جاری رہیگا اور جنت عدن میں رہائش کی جگہ پاک ملے گی یہ بہت بڑا مرتبہ ہے۔

اس آیت کریمہ میں رب کریم ایمان کی دعوت دیتا ہے اور یا ایہا الذین آمنوا کا خطاب پہلے ہی فرماتا ہے تو بظاہر تحصیل حاصل معلوم ہوتی ہے حالانکہ حقیقت یہ ہے کہ رب کریم

دعوت ایمانی دیتا ہے اور قبل ازیں یَا اَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا کا خطاب بھی فرماتا ہے جس سے ثابت ہوتا ہے کہ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مومنین ایمان لا کر مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی صحبت سے فیضیاب ہو کر اصحاب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم وہی بنے ہیں۔ جو تقدیر خداوندی میں پہلے ایمان لانے والے تھے چونکہ ان کا ایمان لانا علم خداوندی میں برحق تھا اس لئے اس نے یَا اَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا سے خطاب فرمایا اب ایمان لانے کے بعد ان کے متعلق بد ظنی کرنا صرف یہی نہیں کہ ان پر ہی اعتراض ہے بلکہ معترض علم خداوندی کی تکذیب کر رہا ہے اگر وہ ایمان لانے والے نہ ہوتے تو رب کریم انہیں یَا اَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا سے خطاب ہی نہ فرماتا۔

اس آیۂ کریمہ سے هَلْ اَدُلُّكُمْ عَلٰى تِجَارَةٍ تُنْجِيْكُمْ مِّنْ عَذَابٍ اَلِيْمٍ فرمان خداوندی مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم پر ایمان لانے والوں کو خوشخبری دے رہے کہ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم اور اللہ تعالےٰ پر ایمان لا کر خداوند کریم سے سودا کر لو ایماندار کو رب کریم نے یہ عجیب تجارت فرمائی ہے بفرمان خداوندی ایمان لانے والا رب کریم سے عذاب الیم سے نجات کا سودا کر چکا ہے اصحاب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے ایمان لا کر سودا رب کریم سے کر لیا۔

اس آیۂ کریمہ میں خداوند کریم نے ایمانداروں کو عذاب الیم سے بچانے والا سودا بتایا۔

۱۔ اللہ کے ساتھ ایمان لانا عذاب الیم سے نجات دیتا ہے۔

۲۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایمان لانا عذاب الیم سے نجات دیتا ہے۔

۳۔ اپنا ذاتی مال خرچ کر کے اللہ کے راستے میں جہاد کرنا۔

۴۔ اللہ تعالےٰ کے راستے میں اپنی جانوں کو جنگ کے لئے پیش کرنا۔

۵۔ اصحاب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے لیے یہ خصوصی خیر تھی۔

۶۔ ان چاروں اعمال سے اصحاب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے اعمال کے گناہ کی معافی ہوئی جو یَغۡفِرۡ لَكُمۡ ذُنُوبَكُمۡ سے واضح ہے۔

۷۔ ان اعمال سے اصحاب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کو اخروی انعام کا وعدہ بھی تحریر ہو چکا۔ نہری باغات میں قیام کا وعدہ خداوندی بھی ہو چکا۔

۸۔ جنت عدن میں اصحاب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی رہائش کے لئے پاکیزہ صاف ستھری کوٹھیاں خداوندی انعام ملے گا۔

۹۔ اصحاب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے اعمال مذکورہ بالا کی بنا پر یہ بہت بڑا امر تنبیہ ہے۔

۱۰۔ چونکہ اصحاب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم ان اعمال مذکورہ کے عاملین ہیں اس لئے ان کو نصرت خداوندی کا وعدہ ہوا۔

۱۱۔ جلدی فتح دینے کا خدائی وعدہ۔

۱۲۔ اصحاب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم ان مذکورہ اعمال میں کامیاب ہیں اس لئے ان کو خداوند کریم کی طرف سے ایمان دار ہونے کی خدائی سند بَشِّرِ الۡمُؤۡمِنِيۡنَ سے عطا ہو گئی۔

اللہ تعالےٰ نے اس آیۃ کریمہ میں ایماندار ہونے کے چند اعمال فرمائے اور اصحاب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے ان پر عمل کیا اور خداوند کریم کے نزدیک کامیاب ہوئے اور اعمال مذکورہ بالا میں انہوں نے اللہ تعالےٰ کو راضی کر لیا تو اللہ تعالےٰ کا بَشِّرِ الۡمُؤۡمِنِيۡنَ سے ان کے اعمال کی قبولیت کا ایمانی خطاب ہوا اب ان کے ایمان میں خداوند کریم اور اس کے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ماننے والے کو شک نہیں ہو سکتا کیونکہ تحریر خداوندی ان کی پوزیشن صاف کر چکی ہے۔

رب کریم سے اصحاب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کا سودا پکا ہوگیا وہ اللہ اور محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایمان لا چکے اپنے اموال کو فی سبیل اللہ خرچ کر کے اپنی جان کو فی سبیل اللہ قربان کر کے خدائی رجسٹروں میں اپنے تمام اعمال لوح محفوظ میں بحساب خداوندی اپنی بیع کو تمام کر چکے اور رب کریم نے ان کے سابقہ گناہوں کو معاف فرما کر مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی منڈی میں ان کے جان و مال و ازواج و اولاد و اوطان کو پاس کر دیا۔ ان کی مہر بھی اِنَّ اللّٰہَ اشْتَرٰی مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ اَمْوَالَھُمْ وَاَنْفُسَھُمْ سے خریدے جا چکے اب ان کی بیع کو اپنے مصنوعہ اسواق میں بیع فاسد ہونے کا اعلان کرتے پھریں تو بھلا قلندروں کو منڈی کے بھاؤ سے کیا خبر اور دیکھو میوہ جات کا کیا قدر منڈی کے ٹھوک مال کو منڈی والا ہی شناخت کر سکتا ہے۔

اصحاب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کا مسکن رب کریم نے ان کے ایمان لانے اور جان و مال قربان کرنے کے عوض مَسٰکِنَ طَیِّبَۃً فِیْ جَنّٰتِ عَدْنٍ مقرر فرما دیا اور داخل فرما کر محفوظ فرما لیا اب ان کو کوئی طاقت وہاں سے نکال نہیں سکتی نکالنے کا مسئلہ تو کجا وہاں غیروں کو جھانکنے کی نعمت سے ہی محروم کیا جا رہا ہے کیونکہ جن کو دنیا کے جنت مصطفوی میں سرفراز فرمایا گیا ہے وہ عقبیٰ کے جنت سے کب محروم رہ سکتے ہیں اور جن کا داخلہ جنت محمدی صلے اللہ علیہ وسلم میں ممنوع ہے ان کو آخروی جنت کب نصیب ہو سکتا ہے ذٰلِکَ الْفَوْزُ الْعَظِیْمُ خداوند کریم کے ہاں یہ بہت بڑا مرتبہ ہے جس سے حاسد کو حسد ہے محسود اگر مرتبے پر فائز نہ ہو تو حسد کا مقام ہی کیا حسد محسود کے فوز عظیم پر دال ہے۔

اصحاب مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایمانی دعوت

التغابن ۲۸/۱ } فَاٰمِنُوْا بِاللّٰہِ وَرَسُوْلِہٖ وَالنُّوْرِ الَّذِیْٓ اَنْزَلْنَا
پھر تم اللہ تعالیٰ کے ساتھ ایمان لاؤ اور اس کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اور اس نور کے ساتھ جو ہم نے نازل فرمایا۔

اصحاب مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو رب کریم نے مومن بنایا

الملک ۲۹/۱ } قُلْ ہُوَ الرَّحْمٰنُ اٰمَنَّا بِہٖ وَعَلَیْہِ تَوَکَّلْنَا
فرما دیجیے یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وہی رحمٰن ہے جس کے ساتھ ہم ایمان لائے اور اسی پر ہم نے توکل کیا ہے۔

العنکبوت ۲۱/۵ } وَقُوْلُوْٓا اٰمَنَّا بِالَّذِیْٓ اُنْزِلَ اِلَیْنَا وَاُنْزِلَ اِلَیْکُمْ
وَاِلٰـہُنَا وَاِلٰـہُکُمْ وَاحِدٌ وَّنَحْنُ لَہٗ مُسْلِمُوْنَ۔

اے اصحاب مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم تم کہو کہ جو ہماری طرف نازل کیا گیا ہم اس پہ ایمان لائے ہیں اور جو تمہاری طرف نازل کیا گیا اس پہ بھی ایمان لائے ہیں ہمارا معبود اور تمہارا معبود ایک ہی ہے اور ہم اسی کے لئے اسلام لانے والے ہیں۔

اس آیۃ کریمہ میں رب کریم نے اصحاب مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایمانی تبلیغ فرما کر مومن و مسلمان بنایا۔

اصحابِ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کو ایمان لانے کی خدائی دعوت

البقرہ ۵/۱ } وَاٰمِنُوْا بِمَآ اَنْزَلْتُ مُصَدِّقًا لِّمَا مَعَكُمْ وَلَا تَكُوْنُوْٓا اَوَّلَ كَافِرٍۢ بِهٖ۔

اور جو میں نے نازل کیا ہے اس کے ساتھ ایمان لاؤ جو تمہارے پاس (خدائی کتاب) ہے، اس کی تصدیق کرنے والی ہے اور قرآن کے ساتھ تم اول منکر نہ بنو۔

اس آیۃ کریمہ میں بھی رب کریم نے قرآن کریم پر ایمان لانے کی دعوت ایمانی اصحاب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کو فرمائی منکرین از روئے قرآن کریم جب اول کافر ثابت ہوئے تو حضرت ابوبکر صدیق اور حضرت عمر اور حضرت عثمان اور حضرت علی المرتضیٰ رضوان اللہ علیہم اجمعین اول مومنین ثابت ہو گئے اب ان کے بعد جو ایمان لائے گا تو ان کے بالتبع تو مقبول ہو گا ورنہ نہیں کیونکہ اس آیۃ قرآنیہ میں اصحاب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کو خطاب بالمشافہ ہے اور باقی امت کو غائبانہ ہے اور بالواسطہ اصحاب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم ہے

النساء ۵/۲۰ } يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَالْكِتٰبِ الَّذِيْ نَزَّلَ عَلٰي رَسُوْلِهٖ وَالْكِتٰبِ الَّذِيْٓ اَنْزَلَ مِنْ قَبْلُ۔

اے ایمان والو تم اللہ اور اس کے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پر ایمان لاؤ اور اس کتب پر ایمان لاؤ جو مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم پر اس نے نازل فرمائی اور اس کتاب پر جو اس نے پہلے نازل فرمائی۔

ا۔ اس آیۃ کریمہ میں اللہ تعالےٰ نے اصحاب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کو اٰمَنُوْا کا خطاب فرمایا جن کو خداوند کریم اٰمَنُوْا سے خطاب فرماوے اس کی خلق ان کے ایمان میں کیسے

شک کر سکتی ہے۔

۲۔ اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اور قرآن کریم اور سابقہ کتب سماوی پر ایمان لانے کا ارشاد خداوندی صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کو ہوا جیسا کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کو فرمایا اَسْلِمْ قَالَ اَسْلَمْتُ لِرَبِّ الْعَالَمِیْنَ اے ابراہیم مسلمان ہو جا حضرت ابراہیم علیہ السلام نے فرمایا میں رب العالمین کے لیے اسلام لایا ہوں وہاں ابراہیم علیہ السلام نے اپنی زبان سے جواب دیا اَسْلَمْتُ ایسے ہی رب کریم نے صحابہ کرام مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کو فرمایا اٰمِنُوْا تو رب کریم نے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کی طرف سے ان کے مومنین ہونے کے اعلان کو اپنی طرف سے جواب دیا جیسا کہ خداوند کریم کا اَسْلِمْ کہنا منکر نہیں بنا سکتا ایسے ہی اٰمِنُوْا کہنے سے ایمان میں فرق نہیں پڑنے دیتا۔

اصحاب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے ایمانی کلمات رب کریم کی زبانی

النور ۱۸ / ۷) اِنَّمَا کَانَ قَوْلَ الْمُؤْمِنِیْنَ اِذَا دُعُوْٓا اِلَی اللّٰہِ وَرَسُوْلِہٖ لِیَحْکُمَ بَیْنَھُمْ اَنْ یَّقُوْلُوْا سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا وَاُولٰٓئِکَ ھُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ۝ وَمَنْ یُّطِعِ اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ وَیَخْشَ اللّٰہَ وَیَتَّقْہِ فَاُولٰٓئِکَ ھُمُ الْفَآئِزُوْنَ۔

مومنین کو جب اللہ اور اس کے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی طرف بلایا جاتا ہے تاکہ ان کے درمیان آپ فیصلہ فرمادیں ان کی بات اس کے سوائے اور کوئی نہیں ہوتی کہ وہ کہتے ہیں ہم نے سن لیا اور اطاعت کرلی اور یہی نجات پانے والے ہیں اور جو

شخص اللہ اور اس کے رسول صلے اللہ علیہ وسلم کا کہا مانے گا اور اللہ تعالےٰ سے ڈرے گا
اور اس کی مخالفت سے بچے گا تو یہی وہ خدائی عہد سے پر فائز ہوں گے۔

۱۔ اس آیۃ کریمہ میں رب کریم نے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کی ایمانی ترجمانی فرمائی کہ اصحاب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کو جب اللہ اور اللہ کے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی طرف دعوت دی جائے تو فوراً لبیک کہہ کر وہ سَمِعْنَا وَ اَطَعْنَا یعنی ہم نے سن لیا اور ہم فرمانبردار ہو گئے جواب دیتے ہیں۔

۲۔ بقائی ن اُولٰئِکَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ اصحاب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم خداوند کریم کے نزدیک ناجی ہیں اور دوسری آیت میں ان کے فائز ہونے کی دلیل بھی فرمادی کہ ان کا اللہ اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کرنا اور خشیت الٰہی اور تقاء ان کو فوقیت بخش رہے ہیں۔ اُولٰئِکَ کا خطاب اول بواسطہ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم اصحاب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کو ہے بعد میں باقی امت کو۔

اصحاب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کو قرآنی مومنین ہونے کی سند خداوندی

البقرہ ۱۲۱ اَلَّذِیْنَ اٰتَیْنٰهُمُ الْکِتٰبَ یَتْلُوْنَهٗ حَقَّ تِلَاوَتِهٖ اُولٰئِکَ یُؤْمِنُوْنَ بِهٖ وَمَنْ یَّکْفُرْ بِهٖ فَاُولٰئِکَ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ ۝

جن لوگوں کو ہم نے کتاب دی وہ اس کو صحیح پڑھتے ہیں یہی ہیں جو اس کے ساتھ ایمان رکھتے ہیں اور جو شخص اس کا انکار کرے گا تو یہی وہ ذلیل ہیں۔

اس آیۃ کریمہ سے تین امرات ثابت ہوئے۔

۱۔ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین پر ہم نے قرآن نازل فرمایا وہ اس کو صحیح پڑھتے ہیں۔
۲۔ اصحاب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کا قرآن کریم کے ساتھ ایمان صحیح ہے۔
۳۔ جو قرآن کریم کا انکار کرے گا وہ دنیا و عقبیٰ میں ذلیل ہو گا۔

نتیجہ

اصحاب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کو رب کریم نے دنیا میں ذلیل نہیں فرمایا بلکہ خلافت وزارت و امامت بخشی تو اس آیۃ کے مطابق یہ ان کے صحیح ہونے کی قرآنی دلیل ہے۔

اصحٰب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم خداوندی ارادے سے ایمان لاتے

مَا كَانُوا لِيُؤْمِنُوا إِلَّا أَن يَشَاءَ اللَّهُ وَلَٰكِنَّ أَكْثَرَهُمْ يَجْهَلُونَ ۔ الانعام ۸/۱۴

ایمان نہیں لاتے تھے وہ مگر یہ کہ اللہ کریم چاہتا ہے تو ایمان لاتے ہیں لیکن اکثر لوگ سمجھتے نہیں۔

اس آیۃ کریمہ نے ثابت کر دیا کہ اصحاب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کا ایمان لانا خداوندی ارادے سے تھا خود بخود وہ مومن نہ ہو سکتے تھے ان کے ایمان میں طعن کرنا ذات خداوندی پر حملہ ہے۔

وَمَا كَانَ لِنَفْسٍ أَن تُؤْمِنَ إِلَّا بِإِذْنِ اللَّهِ وَيَجْعَلُ الرِّجْسَ عَلَى الَّذِينَ لَا يَعْقِلُونَ ۔ یونس ۱۰/۱۱

اور کسی نفس کی طاقت نہیں کہ اللہ تعالیٰ کی اجازت کے بغیر کوئی ایمان لائے اور اللہ تعالیٰ پلیدی کو بے سمجھوں پر ڈال دیتا ہے ثابت ہوا کہ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین خدائی اجازت سے

ایماندار ہو گئے ورنہ رب کریم ان کو جس سے نوازتا چنانچہ بے سمجھوں کو جس سے نوازتا ہے

خدائی فیصلہ کہ اصحاب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم سچے ایماندار تھے

الحجرات ۲۶/۲ } إِنَّمَا الْمُؤْمِنُونَ الَّذِينَ آمَنُوا بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ ثُمَّ لَمْ يَرْتَابُوا وَجَاهَدُوا بِأَمْوَالِهِمْ وَأَنفُسِهِمْ فِي سَبِيلِ اللَّهِ أُولَٰئِكَ هُمُ الصَّادِقُونَ ۝

اور کوئی بات نہیں ایماندار وہ لوگ ہیں جو اللہ اور اللہ کے رسول صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایمان لائے پھر انہوں نے شک نہیں کیا۔

مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے تمام مشیر آپ کے ساتھی مومنین اصحابی ہیں

النور ۱۸/۹ } إِنَّمَا الْمُؤْمِنُونَ الَّذِينَ آمَنُوا بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ وَإِذَا كَانُوا مَعَهُ عَلَىٰ أَمْرٍ جَامِعٍ لَّمْ يَذْهَبُوا حَتَّىٰ يَسْتَأْذِنُوهُ إِنَّ الَّذِينَ يَسْتَأْذِنُونَكَ أُولَٰئِكَ الَّذِينَ يُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ فَإِذَا اسْتَأْذَنُوكَ لِبَعْضِ شَأْنِهِمْ فَأْذَن لِّمَن شِئْتَ مِنْهُمْ وَاسْتَغْفِرْ لَهُمُ اللَّهَ إِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَّحِيمٌ ۝

اور کوئی بات نہیں مومنین وہ لوگ ہیں جو اللہ تعالےٰ اور اس کے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایمان لائے اور جب وہ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کسی جمع ہونے والے کام پر اکٹھے ہوئے وہ گئے نہیں جب تک کہ انہوں نے مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم سے اجازت حاصل نہیں کی بے شک وہ لوگ جو آپ سے اجازت حاصل کرنے

ہیں۔یہی ہیں وہ لوگ جو اللہ تعالٰے اور محمد رسول صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایمان رکھتے ہیں پھر وہ اپنے بعض کام کے لئے اجازت طلب کریں تو آپ جس کو چاہیں ان کو اجازت فرمادیں اور جس کے لئے چاہیں خداوند کریم سے ان کے لئے بخشش مانگیں بے شک اللہ تعالٰے بڑا بخشنے والا بڑا رحم کرنے والا ہے۔

اس آئیہ کریمہ میں رب کریم نے مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کا اپنے اصحاب رضوان اللہ علیہم اجمعین پر اختیار کلی کا اظہار فرمایا۔

۱۔ کہ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم جس کو چاہتے اپنی مرضی سے جانے کی اجازت فرماتے یہ آپ کو اختیار کلی تھا صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کا حضور صلے اللہ علیہ وسلم کی صحبت میں اصحابیت سے فیضیاب ہونا اور قیام فرمانا یہ رضائے مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم پر مبنی تھا وہ خود کسی لالچ کی بنا پر قیام پذیر نہ تھے۔

۲۔ بشہادت خداوندی اس آئیہ کریمہ سے یہ بھی ثابت ہوا کہ اصحاب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم حضور صلے اللہ علیہ وسلم کی اجازت کے بغیر اپنے ذاتی کام کے لئے مجلس نبوی صلے اللہ علیہ وسلم سے ورنہ ہٹتے تھے اور یہ سب مومنین ہیں اس لئے ان کو رب کریم نے ایمانی سند عطا فرمادی۔

۳۔ صحابہ کرام مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کا اللہ اور اس کے رسول صلے اللہ علیہ وسلم کو دلی تسلیم کرنے کی خدائی شہادت اس آئیہ کریمہ سے ثابت ہوئی۔

۴۔ اس فرمان خداوندی سے یہ بھی ثابت ہوا کہ اصحاب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم خصوصًا آپ کے خلفا ماربعہ جو ہر وقت آپ کی معیت میں مستلزم تھے وہ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے مشیر کار تھے ان کے مشورے سے ہر کام حضور کرتے۔

۵۔ اگر صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین سے کوئی غلطی ہو جائے تو رب کریم نے مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کو اختیار کلی دیا ہے کہ آپ ان کے لئے خداوند کریم سے معافی ور... تو اللہ تعالےٰ غفور رحیم ہے ضرور ان کو معافی دے دیگا چنانچہ اس نے معافی دی۔

اصحاب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے دلوں میں رب کریم نے ایمان اپنی محبت سے رکھا

الحجرات ۲۶/۱ وَاعْلَمُوْا اَنَّ فِيْكُمْ رَسُوْلَ اللّٰهِ لَوْ يُطِيْعُكُمْ فِيْ كَثِيْرٍ مِّنَ الْاَمْرِ لَعَنِتُّمْ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ حَبَّبَ اِلَيْكُمُ الْاِيْمَانَ وَزَيَّنَهٗ فِيْ قُلُوْبِكُمْ وَكَرَّهَ اِلَيْكُمُ الْكُفْرَ وَالْفُسُوْقَ وَالْعِصْيَانَ اُولٰٓئِكَ هُمُ الرّٰشِدُوْنَ فَضْلًا مِّنَ اللّٰهِ وَنِعْمَةً وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ

جان لو کہ تم میں اللہ کے رسول ہیں اگر بہت کاموں میں تمہاری اطاعت کریں تو تم مشقت میں پڑ جاؤ اور لیکن اللہ تعالےٰ نے پیارا کیا ہے تمہاری طرف ایمان کو اور تمہارے دلوں میں ایمان کو مزین فرمایا ہے اور کفر اور بدکاری اور نافرمانی سے تمہیں متنفر کر دیا ہے یہی ہیں وہ ہدایت والے اللہ تعالےٰ کی طرف سے فضل اور نعمت ہے اور اللہ تعالےٰ بڑا جاننے والا بڑا دانا ہے۔

۱۔ رب کریم نے وَاعْلَمُوْا سے اصحاب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کو تعلیم خداوندی سے مستفیض فرمایا۔

اور اس آیتہ کریمہ میں اللہ تعالےٰ نے اصحاب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کو وَاعْلَمُوْا سے خطاب فرمایا ہے۔

۲۔ کہ تم میں اللہ تعالےٰ کا رسول ہے جو تمہارے نفع نقصان کی بات کو خود سمجھنے میں تمہاری

بات کے پیچھے نہیں لگتے کیونکہ بعض وقت تمہیں اپنے نفع نقصان کا علم نہیں ہوتا اور مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کو معلوم ہوتا ہے تو پھر وہ اپنی مرضی کرتے ہیں اور تمہارے فائدے کو مدنظر رکھتے ہیں اگر اس امر میں وہ تمہاری اتباع کریں تو تمہیں تکلیف پہنچتی ہے تو مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم خود وحی سے کام لیتے ہیں اور تمہارا نقصان نہیں ہونے دیتے اور اللہ تعالےٰ نے بھی آپ کو یہی تاکید فرمائی کہ

وَلَئِنِ اتَّبَعْتَ اَهْوَاءَهُمْ بَعْدَ الَّذِیْ جَاءَكَ مِنَ الْعِلْمِ اِنَّكَ اِذًا لَّمِنَ الظَّالِمِیْنَ ۔ اور البتہ اگر آپ نے ان کی خواہشوں کی اتباع کی بعد اس کے کہ آپ کو علم ہو چکا ہے بے شک اس وقت آپ ظالموں سے ہوں گے ۔

۳ ۔ آیۂ مذکورۂ بالا میں اللہ کریم نے تمہارے دلوں کو ایمان کے لیے پسند فرمایا ہے اور تمہارے دل ایمان کی بات کو ایمان کے کاموں کے لیے زیادہ پسند کرتے ہیں ۔

۴ ۔ یہ بھی ثابت ہوا کہ تمہارے دلوں میں رب کریم نے ایمان کو مزین فرما دیا ہے اصحاب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے دل میں کھوٹ رہا ہی نہیں بلکہ ایمان سے آراستہ پیراستہ ہیں جن کے دلوں میں خداوند کریم ایمانی زینت بخشنے والا ہو ان کے دلوں کو کھوٹے کہنے والے کی بینائی میں فرق ہے بڑھے کو کہا جائے کہ بابا جی کچھ نظر آتا ہے ؟ تو کمزور نظر والا بوڑھا یہ جواب دے گا کہ آدمی مجھے بت سا نظر آتا ہے پوری انسانی شکل نظر نہیں آتی تو عقلمند ضرور یہی سمجھے گا کہ بوڑھے کی نظر بڑھاپے کی وجہ سے کمزور ہے اس لیے اس کو شکل انسانی بت نظر آتی ہے انسان یا صحیح نظر نہیں آتا ذی شعور یہ بھی نہ کہے گا کہ مرد انسان بت ہو گیا ہے ایسے ہی جن کے حق میں رب کریم فرماوے وَزَیَّنَهٗ فِیْ قُلُوْبِكُمْ تو اس جملے میں رب کریم نے فِیْ قُلُوْبِكُمْ فرمایا تاکہ ثابت ہو جائے ۔

کہ اصحاب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے دلوں کی گہرائی میں رب کریم نے ایمان رکھا ہے یہ نکلنا مشکل ہے تو اس آیۃ کو پڑھ کر خلفاء ثلثہ کے متعلق کوئی شخص زبان درازی کرے تو اس کو ایمانی معذور سمجھا جائیگا نہ کہ زینہ فِیْ قُلُوْبِکُمْ کے موصوف کو شک کی نگاہ سے دیکھا جائیگا اور پھر رب کریم نے اسی پر اکتفا نہیں فرمایا بلکہ دشمن اصحاب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کا لوپرا رد فرمایا کہ

۵۔ وَكَرَّهَ اِلَيْكُمُ الْكُفْرَ وَالْفُسُوْقَ وَالْعِصْيَانَ اللہ تعالےٰ نے ان اصحاب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے دلوں میں ایسا ایمان مزین فرما دیا ہے کہ ان کے دلوں کو کفر وفسق وفجور سے خداوند کریم اور اس کے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ناپسند فرمایا ہے اب جن کے دلوں کی گہرائی میں رب کریم ایمان مزین فرمائے اور فسق وفجور کفر ونافرمانی کو قریب بھٹکنے دے اور اس کی صفائی خود بتحریر فرما دے اب بھی ہیں کوئی ان کے متعلق اگر شک کرے تو وہ قرآن کریم کلام خداوندی کا منکر ہے پھر رب کریم نے پانچویں ایمانی توثیق اصحاب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے متعلق اور فرما دی کہ

۶۔ اُولٰٓئِكَ هُمُ الرّٰشِدُوْنَ یہ اصحاب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم صاحب رشد ہیں۔ کفر ونفاق وفسق وفجور سے مبرا ہیں۔

۷۔ اگے رب کریم نے اپنے انعام کا اظہار فرمایا کہ فَضْلًا مِّنَ اللّٰهِ وَنِعْمَةً ان اصحاب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے دلوں کو میں نے ایمانی زینت بخشی ہے اور ہر عیب سے ان کے دلوں کو خود محفوظ رکھا ہے اور مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم بھی ان کے حق میں ان کے فائدے کے درپے ہیں اور فتویٰ خداوندی ان کے حق میں اُولٰٓئِكَ هُمُ الرّٰشِدُوْنَ مرقوم ہے تو فرمایا یہ اللہ کا فضل ہے

اور اللہ کا انعام ہے اور جس پر اللہ کا فضل و انعام خاص ہو حاسد بھی اسی سے حسد کرتا ہے جس کے پاس کچھ ہے ہی نہیں حاسد وہاں حسد کر کے کیا کرے گا قابیل نے ہابیل پر حسد کیا نوح علیہ السلام پر اس کے بیٹے اور قوم کفار نے حسد کیا ابراہیم علیہ السلام پر نمرود نے حسد کیا حضرت موسیٰ علیہ السلام پر قارون و فرعون نے حسد کیا حضرت یوسف علیہ السلام پر ان کے بھائیوں نے حسد کیا ایسے ہی مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم اور جن کو آپ نے مومن و مسلمان بنایا اور وہی امت مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے اول المسلمین تھے کفار مکہ اور ان کے متبعین حاسد پیدا ہو گئے۔ ان کو بنظر حسد دیکھتے رہے اور اب خود جو ایمان سے کوسوں دُور ہیں ایمان کے دعویدار بنتے ہیں لیکن امت محمدیہ صلے اللہ علیہ وسلم جانتی ہے کہ جن کے اسلام و ایمان کا معلی محافظ موید و مزین رب کریم ہے ان کے ایمانوں میں کون دخیل ہو سکتا ہے اور ابوجہل ابولہب وغیرہ جن کو رب کریم نے کفر کا فتویٰ ثبت کر دیا ان کے ایمان کا کوئی حاسد نہیں کیونکہ ان کا ایمان کفر باللہ و کفر بالرسول اور کفر بالقرآن اور کفر باولی الامر ہے ان کا حاسد کوئی بھی نہیں ہوا اور نہ ہے۔

نصرت

جب اللہ تعالیٰ نے اصحاب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کا ایمان سے ظاہر و باطن مزین ہو کر تحریر یکھ دی تو ان کو خدائی مددگار بننے کی دعوت دی اور بیگانوں کو امداد کی دعوت نہیں دی جاتی اور اپنوں سے کسی قسم کا خطرہ نہیں ہوتا اسی لئے اپنوں کو دعوت دینا ان کے داخل ہونے کی دلیل ہوتی ہے۔

صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کو انصار اللہ بننے کی رب کریم نے دعوت دی

صف ۲۸/۲ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُونُوا أَنصَارَ اللَّهِ كَمَا قَالَ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ لِلْحَوَارِيِّينَ مَنْ أَنصَارِي إِلَى اللَّهِ قَالَ الْحَوَارِيُّونَ نَحْنُ أَنصَارُ اللَّهِ فَآمَنَت طَّائِفَةٌ مِّن بَنِي إِسْرَائِيلَ وَكَفَرَت طَّائِفَةٌ فَأَيَّدْنَا الَّذِينَ آمَنُوا عَلَىٰ عَدُوِّهِمْ فَأَصْبَحُوا ظَاهِرِينَ ○

اے ایمان والو تم اللہ کے مددگار ہو جاؤ جیسا کہ عیسٰی بن مریم نے کہا حواریوں کو میرا مددگار اللہ کی طرف کون ہے حواریوں نے کہا ہم اللہ کے مددگار ہیں تو ایک طائفہ بنی اسرائیل سے ایماندار ہو گیا اور ایک گروہ نے انکار کر دیا تو ایمانداروں کو ان کے دشمنوں پر ہم نے طاقت دی تو وہ غالب ہو گئے۔

اس آئیہ کریمہ سے پانچ امور ثابت ہوئے۔

۱۔ یَا اَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا کا خطاب فرما کر صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے ایمان دار ہونے کی توثیق فرما دی۔

۲۔ کُوْنُوْا اَنْصَارَ اللّٰہِ سے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کو رب کریم نے

انصار اللہ ہونے کی دعوت دی۔

۳۔ کَمَا قَالَ عِیْسَی ابْنُ مَرْیَمَ لِلْحَوَارِیِّیْنَ مَنْ اَنْصَارِیْٓ اِلَی اللّٰہِ سے ثابت کیا جیسا کہ حضرت عیسٰی علیہ السلام نے اپنے حواریوں کو انصار اللہ بننے کی دعوت دی تو اس آیۂ کریمہ نے یہ بھی ثابت کر دیا کہ جیسا کہ حضرت عیسٰی علیہ السلام کے حواری ان کے زیادہ قریبی تھے ایسے تم بھی ہر وقت ساتھ رہو اور خدمت سرانجام دو۔

۴۔ جو طائفہ ایماندار تھا وہ حضرت عیسٰی علیہ السلام کے حواری بن گئے اور انصار اللہ بن گئے۔

۵۔ ایسے ہی اصحاب مصطفٰے صلے اللہ علیہ السلام کو ان کی غلامی کی بنا پر انصار اللہ ہونے کا تمغہ خداوندی عنایت فرمایا۔

۶۔ انصار مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم کو انصار اللہ کا خطاب دے کر ایماندار ہونے کا ثبوت دیا۔ جب اصحاب مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم غلامی سے انصار اللہ بن گئے تو اللہ تعالٰے نے مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم کو انصار کی طرف سے یقین دہانی فرمائی کہ آپ کو میرے انصار اللہ کافی ہیں۔

"علی رضا" مولوی صاحب تم نے کہا ہے کہ یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا سے تمام وہ لوگ ہیں جن کو مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم نے کلمہ پڑھایا اور دل سے ایمان لائے حالانکہ یہ غلط ہے اٰمَنُوْا کا لفظ منصوص ہے اور نص اسی کے لئے منصوص ہوتی ہے جس کا ایمان حتمی ہو تو اہل بیت یعنی علی اور حسن و حسین اور حضور اور فاطمہ مراد ہیں اور کوئی نہیں ہو سکتا۔

"محمد عمر" سبحان اللہ یار ہر بات تمہاری الٹ ہوتی ہے اٰمَنُوْا کے معنی اگر تم صرف پانچ ایمانداروں کے لئے ہی کر دو گے تو ثابت ہوگا کہ قرآن صرف پانچوں

...کے لئے ہی نازل ہوا باقی کے لیے نہیں دوسرا جواب اگر امنوا سے خطاب صرف پانچوں ...کو ہی لیا جائے گا تو یہ اس بات کی دلیل ہوگی کہ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم صرف گھر والوں ...کے لئے ہی بنی تشریف لائے ہیں باقی مخلوق کے لئے نہیں۔

تیسرا جواب یہ کہ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی تبلیغ صحیح نہ ہوگی کیونکہ آپ نے صرف ...گھر والوں کو ہی نبوت کا فیض دیا باقی سب کو محروم رکھا حالانکہ نبوت کے لئے صرف ...اعمال صحیحہ والے مقدم ہوتے ہیں جو غلامی میں نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو مقدم ہوگا وہی اہل ...میں داخل ہوگا گھر والے ہوں یا باقی۔

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَقْرَبُوا الصَّلَوٰةَ وَأَنتُمْ سُكَارَىٰ ۔ } ۵/۳ النساء

اے ایمان والو مستی کی حالت میں نماز کے قریب نہ جاؤ۔

...تو مطلب یہ ہوگا کہ یہ پانچوں معاذ اللہ شراب پیتے تھے رب کریم نے ان ...کو ہی منع فرمادیا اور باقی پر اعتراض نہیں آسکتا۔

اصحاب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی کفایت مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے لیے

يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ حَسْبُكَ اللَّهُ وَمَنِ اتَّبَعَكَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ ۝ } ۱۰/۸ الانفال

اے ہر وقت خبر رکھنے والے آپ کو اللہ کافی ہے اور جو ایماندار آپ کے تابعداری کرنے والے ہیں وہ بھی کافی ہیں۔

اس آیت کریمہ میں رب کریم نے ثابت کردیا کہ اصحاب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم

پکے اور صحیح ایماندار ہونے کی وجہ سے مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے لیے جان نثار اور کافی فوج ہیں۔

اور محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو ایمانداروں کا ایمان کفایت کرتا ہے کفر و نفاق نبی اللہ کو کبھی کفایت نہیں کر سکتا۔

جب مومنین مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم، مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے لئے کفار کے مقابلے کے لئے صدق دل سے کافی ثابت ہوئے تو رب کریم نے اصحاب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی محمدی فوج کے لئے اپنی خاص نصرۃ کا اعلان فرمایا۔

نصرۃ خداوندی دوستی کا بین ثبوت ہے دشمنوں کی نصرۃ اولی الابصار کا شیوہ نہیں چہ جائیکہ خداوند کریم جن کی نصرۃ کا اعلان فرماوے یہ نصرۃ خداوندی اصحاب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی دوستی اور کفار مکہ ابوجہل ابولہب وغیرھما سے دشمنی ثابت کرتی ہے۔

نصرت خُداوندی کی پہلی آیت

امداد خُداوندی صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے ایمان کی بیّن دلیل ہے

الروم ۲۱/۲۵ } وَكَانَ حَقًّا عَلَيْنَا نَصْرُ الْمُؤْمِنِيْنَ ۔

اور ہم پر مومنین کی مدد کرنا لازم ہے۔

الحج ۱۷/۶ } وَاِنَّ اللّٰهَ عَلٰى نَصْرِهِمْ لَقَدِيْرٌ

اور بے شک اللہ تعالےٰ ان کی مدد پر ضرور قدرت والا ہے

محمد ۲۶/۱ } ذٰلِكَ بِاَنَّ اللّٰهَ مَوْلَى الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَاَنَّ الْكٰفِرِيْنَ لَا مَوْلٰى لَهُمْ

یہ اس لئے کہ اللہ کارساز ہے ایمان والوں کا اور بے شک کافروں کا کوئی کارساز نہیں۔

پہلی آیت نصرت خُداوندی

اصحاب مُصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی اکثر مقامات پر امداد خُداوندی

لَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ فِيْ مَوَاطِنَ كَثِيْرَةٍ وَّيَوْمَ حُنَيْنٍ اِذْ
توبہ ۱۰/۴ اَعْجَبَتْكُمْ كَثْرَتُكُمْ فَلَمْ تُغْنِ عَنْكُمْ شَيْئًا وَّضَاقَتْ عَلَيْكُمُ
الْاَرْضُ بِمَا رَحُبَتْ ثُمَّ وَلَّيْتُمْ مُّدْبِرِيْنَ ثُمَّ اَنْزَلَ اللّٰهُ سَكِيْنَتَهٗ
عَلٰى رَسُوْلِهٖ وَعَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ وَاَنْزَلَ جُنُوْدًا لَّمْ تَرَوْهَا وَعَذَّبَ
الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَذٰلِكَ جَزَآءُ الْكٰفِرِيْنَ ثُمَّ يَتُوْبُ اللّٰهُ مِنْ
بَعْدِ ذٰلِكَ عَلٰى مَنْ يَّشَآءُ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ۔

ضرور اللہ تعالےٰ نے تمہاری مدد فرمائی بہت جگہوں میں خصوصاً حُنَین کے دن جب تعجب میں ڈالا تم کو تمہاری کثرت نے اور وہ کثرت تم سے کسی کو ہٹا نہ سکی اور فراخ زمین تم پر تنگ ہو گئی پھر ہٹے تم پیٹھ پھیرنے والے بعدہٗ اللہ تعالےٰ نے اپنی تسکین اتاری اپنے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پر اور مومنین پر اور اتارا اللہ تعالےٰ نے ایسا لشکر (ملائکہ کا) جو انہوں نے نہیں دیکھا ان کو اور عذاب کیا اس نے جنہوں نے انکار کیا یہ بدلہ کفار کا ہے پھر اللہ تعالےٰ نے رجوع فرمایا بعد اس کے جس پر چاہا اور اللہ تعالےٰ بڑا بخشنے والا رحم کرنے والا ہے۔

اس آیت کریمہ سے کئی امورات ثابت ہوئے۔

۱۔ اللہ تعالےٰ نے بہت جگہ پہ اصحاب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی امداد فرمائی مَوَاطِنَ کَثِیْرَۃٍ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے تمام غزوات کو شامل ہو گیا۔

۲۔ خصوصًا جنگ حنین میں۔

۳۔ اصحاب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم غزوہ حنین میں کفار سے زیادہ تھے۔

۴۔ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کو اپنی کثرت پہ ناز ہوا۔

تو اللہ تعالےٰ نے اپنی مدد کو روک لیا تاکہ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے دل میں ذرا سی کثرت کا ناز آ گیا ہے یہ اپنی طاقت کے مظاہرے کو ازالہ لیں پھر میں اپنی امداد بھیجوں گا یعنی اللہ تعالےٰ نے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے دل کی ذرا سی نفسانیت کو بھی برداشت نہیں فرمایا بلکہ اس کو فورًا درست فرما دیا جیسا کہ حنین میں ان کو ذرا سا کثرت کا خیال ہوا تو اللہ تعالےٰ نے اس کو بھی پسند نہیں فرمایا حالانکہ کفر کے مقابلے میں فخر کرنا جائز ہے لیکن اللہ تعالےٰ نے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کی اس بات کو بھی گوارا نہیں فرمایا یہ ان کے خدائی قرب کی دلیل ہے جب رب العزت نے ان کے دل کی ذرا سی بات کو بھی گوارا نہ فرمایا امداد میں توقف فرمایا تو صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کو جنگ میں پیچھے ہٹنا پڑا اب صحابہ کرام مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے پیچھے ہٹنے سے خداوندی کئی قانونوں میں فرق آنا تھا مثلاً لِیُظْهِرَهٗ عَلَى الدِّيْنِ كُلِّهٖ تو اللہ تعالےٰ نے پیچھے ہٹتے دیکھ کر دشمنوں میں شامل نہیں کر دیا حالانکہ ان میں علی المرتضیٰ اور نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم بھی تھے اسلئے اللہ تعالےٰ نے فرمایا۔

۵۔ ثُمَّ اَنْزَلَ اللّٰهُ سَكِيْنَتَهٗ عَلٰى رَسُوْلِهٖ وَعَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ اللہ تعالےٰ نے اپنا سکینہ پر یعنی اصحاب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم پہ تسلی نازل فرمائی جب ان کی تسلی

ہو گی تو ان کی وجہ سے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی تسلی بھی ہو گئی کیونکہ ان کی شکست حضور کی شکست تھی اور ان کی کامیابی حضور صلے اللہ علیہ وسلم کی کامیابی تھی۔

۶۔ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کی امداد کے لئے کئی ملائکہ رب کریم نے نازل فرمائے

۷۔ اور جو صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے مدمقابل تھے ان کو شکست دی۔

۸۔ شکست کا نام عذاب الہٰی رکھا۔

۹۔ اور صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے مقابلین کو کفر کا فتویٰ دیا۔

۱۰۔ حنین میں پیچھے ہٹنے کی کوتاہی صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین سے سرزد ہوئی فوراً ان کی توبہ رب کریم نے ثُمَّ يَتُوبُ اللّٰهُ مِنْ بَعْدِ ذٰلِكَ سے منظور فرمالی۔ پھر سوال ہوتا تھا کہ پیچھے ہٹے تو اللہ تعالے نے ان کی توبہ منظور فرمائی ان کو نکال کیوں نہ دیا اس کا جواب دیا کہ توبہ منظور کرنا یہ میرا کام ہے فرمایا۔

۱۱۔ عَلٰى مَنْ يَّشَآءُ جس پر رب کریم چاہے رجوع کر سکتا ہے اس کو کوئی طاقت روکنے والی نہیں۔

وہ مومنین ہیں مومنین کی توبہ خدا منظور فرما لیتا ہے اگر کافر یا منافق ہوتے تو رب کریم اسی وجہ سے ان کو جماعت اصحاب سے خارج کر دیتا لیکن اس کا قانون ہے وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُضِلَّ قَوْمًا بَعْدَ اِذْ هَدٰهُمْ جس قوم کو رب کریم ہدایت دیتا ہے یعنی مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم کی غلامی نصیب فرماتا ہے اس کو پھر گمراہ نہیں ہونے دیتا اور اگر ان سے کوئی غلطی ہو جائے تو معاف فرما دیتا ہے جیسا کہ حنین میں صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین سے غلطی ہوئی لیکن رب کریم نے ثُمَّ يَتُوبُ اللّٰهُ فرما کر اسی وقت معاف فرما دیا اور ان کی امداد فرمائی اور جو ان کے دشمن کفار تھے ان کو اسی وقت

شکست دی اور فرما دیا ذٰلِكَ جَزَاءُ الْكَافِرِينَ اور صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کو نُصِرْتُمْ مِنْ عِنْدِ اللّٰہِ سے نوازا اور فوراً امداد پہنچائی اور ان کے مخالفین کفار کو عذب الَّذِينَ كَفَرُوا سے کفر کا خطاب فرما کر شکست دی اور ان کے لیے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کی مخالفت کا نشان قیامت تک ثبت فرما دیا۔ اب اگر کوئی شخص اس قرآنی آیت کو پس پشت ڈال کر صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین پر غزوہ حنین کے متعلق اعتراض کرے تو وہ خداوند کریم کا بھی دشمن ہے اور قرآن کریم کا بھی منکر ہے اور نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا بھی دشمن کیونکہ ان کے دھڑے کا دشمن ہے اور وہ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کی دشمنی میں اسی دھڑے میں شامل ہوں گے جس دھڑے میں حنین میں صحابہ کے دشمنوں کو شمار کیا گیا۔ خداوند کریم صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین سے راضی ہونے والا اور رضی اللہ عنہم کا خطاب دینے والا سچا قرآن سچا مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم ان کو ساتھ ملانے والے سچے ان کے دشمن قُلْ مُوتُوا بِغَيْظِكُمْ فرمان خداوندی سن کر روتے رہے اور قیامت تک روتے رہینگے لیکن انہوں نے قرب خداوندی اور دربار حضور صلے اللہ علیہ وسلم میں اپنی عمر صرف کر دی ان کو اس مرتبے سے کوئی طاقت ہٹا نہیں سکتی اور نہ ہی ہٹا سکی تقریباً چودہ سال گذر چکے ہیں اب تک ان کے دشمن ان کا کچھ بگاڑ نہ سکے تو اب ان کا کیا بگاڑ سکتے ہیں سوائے وَعَلٰى اَنْفُسِهِمْ کے۔

شیعہ کتب سے کثرت کی تعداد

حاشیہ ترجمہ قرآن شریف مترجمہ مقبول احمد شیعی ۳۷۸ لَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ فِي مَوَاطِنَ

...یرۃ اور وہ مواقع جن پر خدائے تعالٰے نے جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ والہ کی مدد
...رمائی تھی اتنی تھے۔
تو اصحاب مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم جن میں اولین خلفا ثلثہ ہیں جن کی تعداد... مقامات
...تھے رب کریم نے اپنی امداد خاص عطا فرما کر ان کو فتح یابی نصیب فرمائی ان پر حملہ آوری
...خداوند کریم کا مقابلہ کرنا مقصود ہے۔

اصحاب مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم کو نصرت خداوندی کی دوسری آیت

وَلَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ بِبَدْرٍ وَّاَنْتُمْ اَذِلَّةٌ فَاتَّقُوا اللّٰهَ
لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ اِذْ تَقُوْلُ لِلْمُؤْمِنِيْنَ اَلَنْ يَّكْفِيَكُمْ ال عمران ۴ / ۱۳
اَنْ يُّمِدَّكُمْ رَبُّكُمْ بِثَلٰثَةِ اٰلٰفٍ مِّنَ الْمَلٰٓئِكَةِ مُنْزَلِيْنَ بَلٰٓى اِنْ
تَصْبِرُوْا وَتَتَّقُوْا وَيَاْتُوْكُمْ مِّنْ فَوْرِهِمْ هٰذَا يُمْدِدْكُمْ
رَبُّكُمْ بِخَمْسَةِ اٰلٰفٍ مِّنَ الْمَلٰٓئِكَةِ مُسَوِّمِيْنَ وَمَا جَعَلَهُ اللّٰهُ اِلَّا
بُشْرٰى لَكُمْ وَلِتَطْمَئِنَّ قُلُوْبُكُمْ بِهٖ وَمَا النَّصْرُ اِلَّا مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ
الْعَزِيْزِ الْحَكِيْمِ لِيَقْطَعَ طَرَفًا مِّنَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اَوْ يَكْبِتَهُمْ
فَيَنْقَلِبُوْا خَآئِبِيْنَ ۝

اور ضرور اللہ تعالٰے نے غزوہ بدر میں تمہاری مدد فرمائی اس وقت تم کمزور تھے تو تم
اللہ تعالٰے سے ڈر جاؤ تاکہ تم شکریہ ادا کرو جب آپ حضور مومنین کو فرماتے تھے کیا تمہیں
کافی نہیں ہے کہ تمہارا رب تین ہزار فرشتوں کو اتار کر تمہاری امداد کرے ہاں اگر تم نے صبر کیا
اور متقی بن گئے اور کفار اسی وقت تم پر فوراً آپڑے تو تمہارا رب پانچ ہزار نشانی والے فرشتوں سے

تمہاری امداد کرے گا۔ اور اللہ تعالیٰ نے ایسا نہیں کیا مگر تا کہ تمہیں خوش خبری ہو اور تمہارے دل اس سے مطمئن ہو جائیں اور نہیں ہے (بدر کی مدد) مدد مگر اللہ تعالیٰ کی طرف سے جو غالب حکمت والا ہے" تا کہ توڑ دے کافروں کی جماعت کے ایک حصے کو یا ذلیل کرے ان کو تا کہ وہ ذلیل ہو کر واپس لوٹیں۔

اس مذکورہ بالا آیت کریمہ سے نور از ثابت ہوئے۔

۱۔ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کی امداد رب کریم نے غزوہ بدر میں فرمائی جو "وَلَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ بِبَدْرٍ وَّاَنْتُمْ اَذِلَّةٌ" سے ثابت ہو گیا۔

۲۔ پہلے کمزور تھے رب کریم نے ملائکہ کی امداد سے ان کو مضبوط فرمایا۔

۳۔ تمام بدری صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین مومنین تھے۔

۴۔ بِثَلٰثَةِ اٰلٰفٍ مِّنَ الْمَلٰٓئِكَةِ مُنْزَلِيْنَ رب کریم نے امداد نوری فرشتوں سے فرمائی اور تین ہزار ملائکہ کا صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کی امداد کے لیے آنا یہ ان کی غلامی کا بین ثبوت ہے اور امداد خداوندی میں صبر شرط تھی تو امداد خداوندی اصحاب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے صابر ہونے کی دلیل ہے۔

۵۔ اگر کفار نے یکدم حملہ بول دیا تو اللہ تعالیٰ بجائے تین ہزار کے پانچ ہزار فرشتہ بھیج دے گا۔ تا کہ اصحاب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کا پہلو زوردار ہو جائے اور ان کی عزت میں فرق نہ آئے۔

۶۔ مسلمانان مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کو فتح کی مبارک دے دی۔

۷۔ مومنین کے دلوں کو رب کریم نے منصور ثابت کیا۔

۸۔ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کی امداد کے لئے ملائکہ کو بھیجنا یہ خداوندی امداد ہے

مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے اصحاب کے ہاتھوں کفار کی جماعت کا ایک حصہ قتل کرایا۔

جائے تاکہ مومنین مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی عزت افزائی ثابت ہو۔

۹۔ کفار کو اس جنگ بدر میں شکست دے کر ذلیل کیا جائے۔

اب فیصلہ تم پہ ہے کہ اصحاب خلفاء اربعہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالےٰ عنہ اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالےٰ عنہ اور حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالےٰ عنہ اور حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالےٰ عنہ بدری تھے یا نہ اور اگر اجماعی فیصلہ ہے کہ وہ بدری تھے تو ان کو امداد خداوندی پہنچی جب متفقہ فیصلے سے ثابت ہے کہ ان کو نصرۃ خداوندی حاصل ہوئی جیسا کہ اس مذکورہ آیۂ کریمہ سے بھی ثابت ہوا تو پھر ان کا اولین مومنین ہونا یقینی ہے۔

شیعہ تفسیر سے

تفسیر قرات ۱۶۰۔ فَقَالَ اعْمَلُوا مَا شِئْتُمْ یعنی اہل بدر تو نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے اہل بدر جو تم چاہو عمل کرو تمہیں خداوند کریم نے معاف فرما دیا ہے معتبر شیعہ تفسیر سے بھی بدریوں کا شان ثابت ہو گیا۔ کہ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے ان کی بخشش کا سفید چاک تحریر فرما دیا کہ تمہارے پہلے اور اگلے گناہ معاف اور خصوصاً اصحاب و خلفاء ثلثہ کا بدری ہونا قرآن کریم سے ثابت ہوا اور ان کے شان میں خداوندی حکم نازل ہونا آیت قرآنیہ سے ثابت ہو گیا اور ان کے لئے خداوندی پشتیبانی بھی ثابت ہو گئی اب ان کے حق میں زبان درازی کرنے کا مطلب یہ ہوا کہ خداوند کریم کو چیلنج کرنا ہے تو خلفاء ثلثہ رضوان اللہ علیہم اجمعین کے حق میں زبان درازی کر کے خداوند کریم

سے لڑائی مول لے تو جن کا جی چاہے لے ہم تو بھائی خداوند کریم سے ڈرنے والے ہیں ہم سے تو یہ اٹھایا نہیں جا سکتا اگر تمہاری پشت خداوندی عذاب کی حامل ہے تو بخوشی و رضا۔

اصحاب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی نصرت خداوندی کی تیسری آیت

ال عمران ۳/۲ } قَدْ كَانَ لَكُمْ آيَةٌ فِي فِئَتَيْنِ الْتَقَتَا فِئَةٌ تُقَاتِلُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَأُخْرَىٰ كَافِرَةٌ يَرَوْنَهُم مِّثْلَيْهِمْ رَأْيَ الْعَيْنِ ۚ وَاللَّهُ يُؤَيِّدُ بِنَصْرِهِ مَن يَشَاءُ ۗ إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَعِبْرَةً لِّأُولِي الْأَبْصَارِ ۝

ضرور تمہارے لئے ایک نشانی ہے وہ گروہوں میں جو ایک دوسرے کے بالمقابل ہوئے ایک گروہ اللہ کے راستے میں جنگ کرتا تھا اور دوسرا گروہ کافر تھے دیکھتے تھے وہ کفار ان مسلمانوں کو اپنی دو مثلیں آنکھوں کا دیکھنا اور اللہ تعالےٰ اپنی نصرت کے ساتھ جس کی چاہتا ہے مدد کرتا ہے بے شک اس میں عقل والوں کے نزدیک ضرور نصیحت ہے۔

اللہ تعالےٰ جل شانہٗ نے اس آیت میں کرامت صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کا ذکر فرمایا۔

۱۔ کہ اصحاب مصطفےٰ تھوڑے سے تھے اور کفار زیادہ تھے لیکن کفار کی آنکھیں اصحاب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کو اپنے سے دگنا دیکھتے تھے رب کریم کی طرف سے تمام اصحاب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کو یہ کرامت عطا ہوئی جو لفظ آیۃ سے واضح ہے اور کرامت اولیاء اللہ کو حاصل ہوتی ہے اور مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی غلامی کے بغیر ولایت کا حصول ممکن نہیں۔

- اللہ تعالٰے نے اپنی نصرت سے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کی امداد فرما کر اپنی دوستی کا ثبوت پیش فرمایا۔
- جس کے لئے خاص نصرت خداوندی عملاً و تحریراً ثابت ہو اس کے ایمان میں شک لانا ایمان سے ناواقفی کی دلیل ہے۔
- اصحاب مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم کے لئے ظاہری و باطنی نصرۃ خداوندی سوائے اولی الابصار کے کسی کی سمجھ میں نہیں آسکتی پھر جب تک مومن نہ ہو اولوا الابصار نہیں ہو سکتا ثابت ہوا اصحاب مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم کی نصرۃ کا انکاری ایمان سے کورا ہے اور قرآن کریم کا منکر ہے۔

اصحاب مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم کی نصرت خداوندی کی چوتھی آیت

وَاذْكُرُوْٓا اِذْ اَنْتُمْ قَلِيْلٌ مُّسْتَضْعَفُوْنَ فِي الْاَرْضِ تَخَافُوْنَ اَنْ يَّتَخَطَّفَكُمُ النَّاسُ فَاٰوٰىكُمْ وَاَيَّدَكُمْ بِنَصْرِهٖ وَرَزَقَكُمْ مِّنَ الطَّيِّبٰتِ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ۝ } الانفال ۹/۳

اور اس وقت کو یاد کرو جب تم تھوڑے تھے کمزور شمار کئے جاتے تھے زمین میں تم ڈرتے تھے کہ لوگ تمہیں اچک نہ لے جائیں تو اللہ تعالٰے نے تمہیں جگہ دی اپنی امداد کے ساتھ اور تمہیں پاکیزہ رزق دیا تاکہ تم شکر کرو۔

جس جماعت کو سرکاری اعلیٰ اور حلال پاک راشن ملے اور ہر طرح کی فورس بھی سرکاری ہو اور بڑی بڑی فوجیں طاقتور متحدہ ہو کر ٹکر لیں اور وہ چھوٹی جماعت کامیاب رہتی ہو لیکن مخالف پھر بھی ان کو کہے کہ یہ جماعت کمزور ہے تو یہ ان کی ہٹ دھرمی کے سوا کچھ نہیں

ایسے ہی مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم کی کمان میں صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم کو رب کریم حکم دے کہ

۱۔ وَرَزَقَکُمْ مِنَ الطَّیِّبٰتِ تمہیں حلال پاک خدا کی طرف سے راشن ملے گا

۲۔ اصحاب مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم کو وَاَیَّدَکُمْ بِنَصْرِہٖ سے خدائی امداد ضرور پہنچی۔

۳۔ اصحاب مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم تھوڑے سے تھے ان کو خدائی طاقت ملی۔

۴۔ تمام اصحاب مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم کفار کے مقابلے میں اس قدر تھوڑے سے اور کمزور تھے کہ لوگ ان کو اچک کر لے جا سکتے تھے لیکن رب کریم نے ان کو فَاٰوٰکُمْ سے حکومت عطا فرما کر پناہ دی۔

۵۔ وَاَیَّدَکُمْ بِنَصْرِہٖ سے اصحاب مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم کو ہمیشہ ہر کام ہر وقت میں رب کریم اپنی فورس سے قوت بخشتا رہا اور ان کو قوی بناتا رہا۔

جن کو رب کریم کی طرف سے رزق حلال طیب خدائی راشن ملتا ہو اور جن کی رکھوالی رب کریم فرمائے اور جن کو اپنی پناہ میں جگہ دے اور جن کو اپنی نصرت سے مضبوط بنائے ان کے صحیح ایماندار ہونے میں خدا پرست تو کبھی شک نہیں کر سکتا اور اگر ان کے متعلق کسی قسم کا کوئی شک کرے تو اس کو خداوندی صفات میں شک لازم آئے گا۔

اصحاب مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم کی نصرت خداوندی کی پانچویں آیت

المومن ۲۴/۶ } اِنَّا لَنَنْصُرُ رُسُلَنَا وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا فِی الْحَیٰوۃِ الدُّنْیَا وَیَوْمَ یَقُوْمُ الْاَشْهَادُ ۝

بے شک ضرور ہم اپنے رسولوں کی اور ایمانداروں کی مدد کریں گے دنیا کی زندگی میں بھی اور جس دن گواہ کھڑے ہونگے۔

اس آیت کریمہ سے ثابت ہو گیا کہ اللہ کریم اپنے سچے رسولوں کی اور سچے ایمانداروں کی امداد فرماتا ہے دنیا میں بھی اور قیامت میں بھی امداد فرمائے گا صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کی امداد رب کریم نے ہر جنگ میں اور ہر مصیبت و ہر کفر و نفاق کے مقابلے میں اور ہر صورت میں فرمائی صحابہ کرام کے ہر کام میں نصرت ربانی رہی جیسا کہ سابقہ آیات سے ثابت ہو چکا رب کریم نے ان کی امداد عملی بھی فرمائی اور آنے والے مومنین کی تسلی کے لئے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کی نصرت کو تحریراً قرآن مجید میں بھی سبت فرما دیا کیونکہ وہ عالم الغیب ہے اس کو علم تھا کہ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے دشمن و حاسد قیامت تک رہینگے اور ان کے متعلق بعد میں آنے والے مسلمانوں کو یہ دھوکہ نہ دیں کہ معاذ اللہ وہ خداوند کریم اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے دشمن تھے تحریراً رب کریم نے قرآن کریم میں بھی ثبت فرما دیا کہ صحابہ کرام کی امداد رب کریم نے ان کے ہر کام میں فرمائی اور اس مذکورہ آیت سے اپنا قانون مقرر فرما دیا کہ اللہ تعالیٰ اپنے سچے رسولوں اور سچے ایمانداروں کی امداد ایسے ہی فرماتا ہے اور صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کا امداد فرمانا یہ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے سچے اور یقینی ایماندار ہونے کی دلیل ہے اگر کسی قسم کا ان کے اعمال و ایمان میں فرق ہوتا تو رب کریم ان کی امداد نہ فرماتا جیسا کہ جن کے سینوں میں بغض صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین ہے ان کی ہلاکت دن دہاڑے ملاحظہ فرماتا ہے لیکن ان کی ہلاکت کے ہاتھوں کو تھامتا نہیں اور جن کی ہلاکت سے یہاں دنیا میں ان کی امداد نہیں فرماتا ان کو قیامت کے دن فرشتوں کے ہاتھوں کو اور مظلوموں کو کیسے

روکے گا اور جن کی امداد رب کریم نے مصطفٰے صلے اللہ علیہ والہ وسلم کے روبرو اور
بھی دنیا میں ہر آڑے وقت میں فرمائی تو دشمنوں کے کہے ان کی مدد سے قیامت میں
سکتا ہے اور خصوصاً صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کی دنیا میں بھی جل عم الف اعلا
امداد فرمائی اور قیامت کے دن کی امداد کا وعدہ بھی ان کے متعلق تحریر کر دیا تو اِنَّ اللہ
لَا یُخْلِفُ الْمِیْعَادَ کے قانون کو ترک کر کے رب کریم وعدے کے خلاف کیسے کر سکتا
بلکہ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کو خداوندی امداد کا اصل قرآن کریم میں بھی کئی
موجود اور اس امداد اور غلبے کو ساری دنیا جانتی ہے اگرچہ دشمنان صحابہ کرام
علیہم اجمعین انکار کر دیں تو اس کا مطلب یہ ہے کہ دشمنان صحابہ کرام رضوان اللہ کی
کریم نے یہاں دنیا میں امداد نہیں فرمائی تو وہ سوچتے ہیں کہ شاید اپنے تحریری مومن کی امداد
نہ فرمائے گا یہ نہیں سوچتے کہ جن کی دشمنی کی بنا پر ہم سزا یافتہ ہوتے ہیں ان کی دشمنی
کیوں نہ ترک کر دیں تاکہ دنیا میں بھی عذاب شدید اور عذاب نکرا وعذابا الیما
بھی نجات مل جائے اور قیامت میں بھی رحمت کے امیدواروں سے ہو جائیں جو لوگ دنیا
رحمت سے بعید ہیں وہ قیامت رحمت کے کب قریب ہو سکتے ہیں یہاں بھی فَذَاقَتْ
وَبَالَ اَمْرِهَا میں گرفتار اور وہاں بھی یَضْرِبُوْنَ وُجُوْهَهُمْ وَاَدْبَارَهُمْ
کے حامل ہوں گے مَعَاذَ اللہ مَعَاذَ اللہ من هذا العذاب صحابہ کرام رضوان
اللہ علیہم اجمعین کو رب کریم نے فتح ان کی موافقت میں متعین فرما دی اور نصرت خدا
ان کی رضا کے موافق کر دی تاکہ ان کا حاسد خوب جل کر راکھ ہو جائے اور امداد و
نصرۃ بھی تحریر فرما دی۔

صحابہ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی نصرت خداوندی کی چھٹی آیت

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِنْ تَنْصُرُوا اللَّهَ يَنْصُرْكُمْ وَيُثَبِّتْ أَقْدَامَكُمْ وَالَّذِينَ كَفَرُوا فَتَعْسًا لَهُمْ وَأَضَلَّ أَعْمَالَهُمْ ذَٰلِكَ بِأَنَّهُمْ كَرِهُوا مَا أَنْزَلَ اللَّهُ فَأَحْبَطَ أَعْمَالَهُمْ۔ {محمد ۲۶ / ۱}

اے ایمان والو اگر تم اللہ کی مدد کرو گے تو اللہ تعالےٰ تمہاری مدد کرے گا اور تمہیں ثابت قدم رکھے گا اور جنہوں نے انکار کیا تو ان کے لئے ہلاکت ہے اور ان کے اعمال ضائع اور اس سبب سے کہ انہوں نے قرآن کریم کو برا منایا تو اللہ تعالےٰ نے ان کے اعمال کو ضائع کر دیا۔

اس آیت کریمہ سے ثابت ہوا کہ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے اللہ اور اس کے سچے رسول محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی امداد کی تو اللہ نے ان کی امداد فرمائی اگر وہ اللہ اور اس کے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اور اس کے اسلام کی مدد نہ کرتے تو خداوند کریم ان کی امداد کبھی نہ فرماتا اور ان کو ثابت قدم اسلام پر نہ رکھتا بلکہ تباہ کر دیتا تو خلفاء و صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین ہلاک نہ ہوئے بلکہ عبادت خداوندی اور نبوت مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی غلامی اور قرآن کتاب خداوندی کے اخیر تک عامل رہے اسی لئے اللہ تعالےٰ نے ان کی امداد فرمائی پھر رب کریم نے نصرت کے بعد فتح بھی صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کی رضا کے ماتحت کر دی۔ اور جیسا کہ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے لئے تحریری و عملی نصرت عطا فرما دی اور ان کو تا حین ثابت قدم رکھنے کی سند لکھ دی ایسے ہی ان کے منکرین کو ہلاکت کی سند لکھ دی کہ وہ قیامت تک

ہلاکت میں مرکوز رہیں گے اور ان کے اعمال بھی ضائع ہوں گے کیونکہ اللہ تعالٰے نے جن کے شان میں آیات نصرۃ نازل فرمائی وہ ان کو برا سمجھتے ہیں اور اللہ تعالٰے نے ان کے اعمال دنیا میں ہی حبط کر لئے منصور ہیں مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم سے بغض رکھنے والے اعمال کریں یا نہ ان کے لئے یکساں ہے۔ فَافْهَمْ وَلَا تَجَاوَزْ

نصرت و فتح خداوندی کی ساتویں آیت

الانفال $\frac{9}{2}$ } اِنْ تَسْتَفْتِحُوْا فَقَدْ جَآءَكُمُ الْفَتْحُ ۚ وَاِنْ تَنْتَهُوْا فَهُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ ۚ وَاِنْ تَعُوْدُوْا نَعُدْ ۚ وَلَنْ تُغْنِيَ عَنْكُمْ فِئَتُكُمْ شَيْئًا وَّلَوْ كَثُرَتْ ۙ وَاَنَّ اللّٰهَ مَعَ الْمُؤْمِنِيْنَ ۝

اگر تم فتح مانگو اے کافرو تو تم پر فتح آ گئی اور اگر رک جاؤ تو وہ تمہارے لئے بہتر ہے اور اگر تم نے پھر عود کیا شرارت کا تو ہم بھی مومنین کو فتح دینگے اور ہرگز نہ بچا سکے گی تم سے تمہاری جماعت کچھ گو زیادہ ہی ہو اور بے شک اللہ تعالٰے ضرور مومنین کے ساتھ ہے۔

بدر میں کفار مکہ نے کعبہ میں بیٹھ کر خداوند کریم سے فتح کی دعا مانگی تو اللہ تعالٰے نے مومنین کو فتح عطا فرمائی تو اللہ تعالٰے نے فرمایا کہ اے کفار تمہیں معلوم نہیں کہ اَنَّ اللّٰهَ مَعَ الْمُؤْمِنِيْنَ اللہ تعالٰے مومنین کے ساتھ ہے پھر تم مومنین پر فتح طلب کرتے ہو جب یا اِنْ تَسْتَفْتِحُوْا فَقَدْ جَآءَكُمُ الْفَتْحُ اگر تم مسلمانوں پر خدا سے فتح مانگو تو اللہ تعالٰے نے تم پر مسلمانوں کو فتح دی اگر تم رک جاتے مسلمانوں پر فتح نہ مانگتے تو اچھا تھا وَاِنْ تَنْتَهُوْا فَهُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ اب تمہیں معلوم ہو گیا کہ ہم اگر خداوند کریم سے فتح مانگتے ہیں

...ومنین مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کو ہی فتح دیتا ہے اب پھر بھی اگر تم نے فتح مانگی
...ی کو فتح دے گا آزما کر دیکھ لو تمہاری کثرت مومنین کو شکست نہیں دے سکتی۔
...یوں بھی! اس آیۃ کریمہ سے ثابت ہوا کہ فتح خداوندی صحابہ کرام مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم
...کے موافق تھی کہ فتح طلب کریں کفار اور حاصل ہو حضور کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے
...ں کو کیونکہ حضور کریم صلے اللہ علیہ وسلم جن کے ساتھی رب کریم بھی ان کا ساتھی جس طرف
...ہ اور اس کا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اسی طرف صحابہ کرام جس طرف صحابہ کرام
...ن اللہ علیہم اجمعین اسی طرف فتح خداوندی اب فیصلہ قرآنی یہ ہوا کہ فتح خداوندی
...ں قدمبوسی کرے ایمان بھی انہی کا ہے اور انہی سے ہے تَعَالَوْا اِلٰی کَلِمَۃٍ
...ءٍ بَیْنَنَا وَبَیْنَکُمْ۔ فافہم۔

...صطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھیوں کو نصرِ خداوندی کی آٹھویں آیت

وَزُلْزِلُوْا حَتّٰی یَقُوْلَ الرَّسُوْلُ وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا مَعَهٗ مَتٰی
البقرہ ۲/۲۶ نَصْرُ اللّٰهِ اَلَآ اِنَّ نَصْرَ اللّٰهِ قَرِیْبٌ ۝

اور جنبش دیے گئے وہ حتّٰی کہ رسول علیہ السلام اور جو ان کے ساتھ ایمان لائے کہتے
...ے اللہ کی مدد کب ہے خبردار بے شک اللہ کی مدد قریب ہے۔

اس آیت کریمہ میں رب کریم نے سابقہ انبیاء علیہم السلام کا جو ان کے ساتھ ایمان
...ے ان کے لئے قانون خداوندی ذکر فرمایا کہ جب خداوند کریم کی طرف سے ان کو آزمائش
...ے لئے جنبش دی جاتی ہے کہ یہ ثابت قدم رہتے ہیں یا نہیں تو ان کے رسول اللہ صلے اللہ
...علیہ وسلم اور ان کے ساتھی ایمان دار فوراً دربار خداوندی میں کہنا شروع کر دیتے کہ متٰی

نَصۡرُ اللّٰہِ خدا کی مدد کب ہے تو ان کو خداوند کریم کی طرف سے جواب ملتا اَلَاۤ اِنَّ نَصۡرَ اللّٰہِ قَرِیۡبٌ خبردار کوئی فکر نہ کرو اللہ تعالےٰ کی مدد تمہارے قریب ہے جب خداوند کا انبیاء علیہم السلام اور ان کے ساتھ ایمان لانے والوں کے لئے پرانا قانون چلا آ رہا ہے کہ ان کو رب کریم کی طرف سے آزمائشی طور پر متزلزل کیا جاتا تھا تاکہ وہ خداوند کریم سے مَتٰی نَصۡرُ اللّٰہِ کی آواز کو بلند کریں اور نصرۃ خداوندی اَلَاۤ اِنَّ نَصۡرَ اللّٰہِ قَرِیۡبٌ سے فوراً ان کے ہمرکاب تو ایسے ہی ہمارے محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اور ان کے ساتھ ایمان لانے والوں کو بھی اپنے اس سابقہ قانون سے متزلزل فرماتا تاکہ یہ میری طرف رجوع کریں چنانچہ انہوں نے رجوع کیا تو اللہ تعالےٰ کی امداد ایک دو دفعہ نہیں ہر بار پہنچی اور اللہ تعالےٰ نے ان سے تاحین ثابت قدم رکھنے کا وعدہ فرما لیا اور نصرۃ عقبیٰ کی بھی تحریر لکھدی جو سابقہ انبیاء علیہم السلام کے کسی مومن کو رب کریم نے کبھی لکھ کر نہیں دی یہ خاصہ صرف مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے اصحاب کے ساتھ ہی ہے اور رہے گا۔

نصرت خداوندی کی نویں آیت

اِذۡ تَسۡتَغِیۡثُوۡنَ رَبَّکُمۡ فَاسۡتَجَابَ لَکُمۡ اَنِّیۡ مُمِدُّکُمۡ بِاَلۡفٍ مِّنَ الۡمَلٰٓئِکَۃِ مُرۡدِفِیۡنَ ۝ وَمَا جَعَلَہُ اللّٰہُ اِلَّا بُشۡرٰی لَکُمۡ وَلِتَطۡمَئِنَّ بِہٖ قُلُوۡبُکُمۡ وَمَا النَّصۡرُ اِلَّا مِنۡ عِنۡدِ اللّٰہِ اِنَّ اللّٰہَ عَزِیۡزٌ حَکِیۡمٌ ۝ } الانفال ۹/۱

جب تم اپنے رب سے فریاد کرتے تھے تو اللہ تعالےٰ نے تمہاری فریاد کو قبول کیا

لیا یہ کہ میں ایک ہزار پے در پے فرشتوں سے تمہاری امداد کروں گا، اور اللہ تعالیٰ نے کسی (اور کمزوری کے لئے) فرشتوں سے امداد نہیں کی مگر صرف تمہاری خوش خبری کے لئے اور تاکہ اس کے ساتھ تمہارے دل مطمئن ہو جائیں اور یہ مدد معمولی نہیں اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے بیشک اللہ تعالیٰ بڑا غالب بڑا حکمت والا ہے۔

۱۔ یہ آیت مذکورہ بالا بھی لَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ فِي مَوَاطِنَ كَثِيرَةٍ سے ایک مقام تھا جس مقام پر اللہ تعالیٰ نے اصحاب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے غازیوں کی امداد فرمائی صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے متعلق رب کریم صفائی پیش فرماتا ہے کہ بدر کے مقام پر مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے اصحاب نے خداوند کریم سے امداد مانگی جو اِذْ تَسْتَغِيثُونَ رَبَّكُمْ سے واضح ہے اور اس سے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کی حق پرستی ثابت ہوئی۔

۲۔ تو رب کریم نے فَاسْتَجَابَ لَكُمْ سے اصحاب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی دعا کی منظوری کا جواب مرحمت فرمایا اس سے ثابت ہوا کہ اصحاب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم مستجاب الدعوات تھے۔

۳۔ دعا کی قبولیت کا نتیجہ اَنِّي مُمِدُّكُمْ بِأَلْفٍ مِّنَ الْمَلَائِكَةِ مُرْدِفِينَ سے ثابت ہے کہ میں تمہاری ایک ہزار فرشتوں سے مدد کروں گا جن کا آسمان سے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین تک تانتا بندھا ہو گا۔

۴۔ کام تو ایک ہی فرشتہ کر سکتا ہے لیکن اللہ تعالیٰ نے تسلی دی کہ اے اصحاب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم یہ ایک ہزار فرشتہ بھیجنا تمہاری قدردانی کے لئے تھا کہ تمہاری عزت افزائی ایک ہزار ملائکہ سے ہو۔

۵ - اور تاکہ تمہاری ظاہری تسلی بھی ہو جائے کہ ہمارے ساتھ اتنے بڑے بڑے فرشتے ہیں تمہیں کیا پرواہ ہے۔

۶ - اور یہ ملائکہ کا بھیجنا خاص خداوند کریم کی طرف سے ہو اصحاب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم سے خدائی تعلق کو ظاہر کرتا ہے۔

۷ - اللہ تعالے خود بھی غالب ہے اور تمہاری مدد فرمائی تو تمہیں بھی بڑی حکمت سے غالب کیا تو جن کو رب کریم غلبہ دینے والا ہو ان کی حقانیت میں کسی مومن کو کیسے شک ہو سکتا ہے

نصرت خداوندی کی دسویں آیت

صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین حضور صلے اللہ علیہ وسلم کے مددگار اور اللہ تعالے ان کا امدادی تھا

وَاِنْ یُّرِیْدُوْٓا اَنْ یَّخْدَعُوْکَ فَاِنَّ حَسْبَکَ اللّٰہُ ھُوَ الَّذِیْٓ اَیَّدَکَ بِنَصْرِہٖ وَبِالْمُؤْمِنِیْنَ وَاَلَّفَ بَیْنَ قُلُوْبِھِمْ لَوْ اَنْفَقْتَ مَا فِی الْاَرْضِ جَمِیْعًا مَّآ اَلَّفْتَ بَیْنَ قُلُوْبِھِمْ وَلٰکِنَّ اللّٰہَ اَلَّفَ بَیْنَھُمْ اِنَّہٗ عَزِیْزٌ حَکِیْمٌ یٰٓاَیُّھَا النَّبِیُّ حَسْبُکَ اللّٰہُ وَمَنِ اتَّبَعَکَ مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ ۝ (انفال ۸ پ ۱۰)

اور اگر کفار آپ کے ساتھ فریب دینے کا ارادہ رکھیں تو بے شک آپ کو اللہ کافی ہے وہ خدا وہی ہے جس نے آپ کو قوت دی اپنی مدد کے ساتھ اور مومنوں کی مدد کی اپنی مدد کے ساتھ اور ان کے دلوں میں الفت ڈال دی اگر آپ جو کچھ زمین میں ہے تمام خرچ کر دیں تو الفت نہیں ڈال سکتے تھے لیکن اللہ تعالے نے ان کے دلوں

میں الفت ڈال دی بے شک وہ غالب حکمت والا ہے اے ہر وقت غیبی خبر رکھنے والے آپ کو اللہ کافی ہے اور جو شخص مومنین سے آپ کے فرمانبردار ہیں وہ بھی کافی ہیں۔

اس آیت کریمہ سے ثابت ہوا کہ

۱۔ اگر کفار و منافقین دھوکہ دیں تو نہیں دے سکتے کیونکہ ان کی رکاوٹ کے لئے آپ کو اللہ کافی ہے جس کو اللہ تعالیٰ کافی ہو اس کا اور کوئی کچھ نہیں بگاڑ سکتا یہ اللہ تعالیٰ نے کا مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم پر ایک انعام ہے۔

۲۔ دوسرا انعام آپ پر رب کریم نے یہ جتایا کہ خداوند کریم وہ ذات ہے جس نے اپنی ذاتی مدد سے آپ کو ذاتی قوت عطا فرمائی۔

۳۔ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کو صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کی مدد سے قوت دی۔

۴۔ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے دلوں کو آپس میں رب کریم نے ایک دوسرے کی الفت سے جوڑ دیا۔

۵۔ یہ آپس میں الفت ڈالنا ربی طاقت سے ہے تمام دنیا و ما فیہا اگر خرچ کیا جاوے تو ان کا آپس میں ملنا محال تھا۔

۶۔ یہ اللہ کا ہی فعل ہے اس میں کسی آدمی کی سازش نہیں۔

۷۔ الفت ڈالنے والا سب پر غالب ہے کوئی اس کے مقابلے کا نہیں بڑی حکمت والا ہے اس کا جو کام ہے وہ حکمت سے خالی نہیں۔

۸۔ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کو خطاب ربی ہوتا ہے کہ اے نبی اللہ صلے اللہ علیہ وسلم آپ کو اللہ کافی ہے فکر نہ کیجئے تائید ثانوی ہے۔

۹ - اور جو آپ کے مومنین متبعین نماز روزہ جنگ حج و زکوٰۃ تمام امور اسلامی کے ساتھی ہیں وہ بھی آپ کو کافی ہیں اگر آپ کے دشمنوں ابوجہل وغیرہ کو اپنی طاقت و مال و ملک پر ناز ہے تو آپ کو اللہ اور اس کے مومنین پر ناز ہونا چاہیئے۔

کیوں بھئی۔ اب تم بتاؤ اگر جماعت مومنین پر ہی تم فتویٰ خلاف لگادو تو مَنِ اتَّبَعَكَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ کیا گھر والوں کی جماعت ہو گی اور گھر والوں سے بھی تم ازواج مطہرات کو خارج سمجھتے ہوتے خدا کا خوف کرو۔

اور اصحاب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم و اہل بیت رضوان اللہ علیہم اجمعین کے دلوں کو رب کریم نے آپس میں جوڑ کر تحریر فرما دیا اب وقت گزرنے پر ان کا آپس میں اختلاف کون ڈال سکتا ہے۔

نصرت خداوندی کی گیارھویں آیت

صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کی طرف سے مدافعت خداوندی

الحج ۱۷/۵ | اِنَّ اللّٰهَ يُدَافِعُ عَنِ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ كُلَّ خَوَّانٍ كَفُوْرٍ۔

بے شک اللہ تعالےٰ مدافعت کریگا ان لوگوں کی طرف سے جو مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم پر ایمان لائے بے شک اللہ تعالےٰ نہیں دوست رکھتا ہر خیانت کرنے والے کفر کرنے والے کو۔

جب مدافعت خداوندی ایمانداروں کے لئے مخصوص ہے تو رب کریم نے اصحاب

...طفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم سے مدافعت فرمائی تو وہ ایماندار ثابت ہوئے۔

الفتح ۲۶/۳ { وَكَفَّ أَيْدِيَ النَّاسِ عَنكُمْ وَلِتَكُونَ آيَةً لِّلْمُؤْمِنِينَ
وَيَهْدِيَكُمْ صِرَاطًا مُّسْتَقِيمًا ○

اور اللہ تعالےٰ نے لوگوں کے ہاتھوں کو تم سے روکا اور تاکہ مومنین کے لئے
...ِ نشانی ہو جائے اور تمہیں سیدھے راستے کی ہدایت دے۔

۱۔ اس آیۂ کریمہ سے ثابت ہوا کہ اللہ تعالےٰ نے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کی طرف سے کفار کی طاقت کو روکا اور حملہ آور دست درازکو صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین پر گوارہ نہیں فرمایا۔

۲۔ اور رب کریم نے آگے ارشاد فرمایا کہ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین سے کفار کے تعلق کو میں نے ہٹا رکھا اس سے ان کو ان کے ایماندار ہونے کی سند لکھدی ہے اور صراط مستقیم کی ہدایت پر ہونے کی بین دلیل ہے۔

مائدہ ۶/۲ { يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اذْكُرُوا نِعْمَتَ اللَّهِ عَلَيْكُمْ إِذْ هَمَّ
قَوْمٌ أَن يَبْسُطُوا إِلَيْكُمْ أَيْدِيَهُمْ فَكَفَّ أَيْدِيَهُمْ
عَنكُمْ وَاتَّقُوا اللَّهَ وَعَلَى اللَّهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُونَ ○

اے ایمان والو اللہ تعالےٰ کی نعمتوں کو یاد کرو جو اس نے تم پر کیں جب ایک قوم کفار نے ارادہ کیا یہ کہ تمہاری طرف دست درازی کریں تو اللہ تعالےٰ نے ان کی دست درازی کو تم سے روک دیا اور اللہ تعالےٰ سے ڈرو اور ایمانداروں کو چاہیئے کہ اللہ تعالےٰ پر توکل رکھیں۔

اس آیۂ کریمہ میں رب کریم نے اپنا احسان جتلایا کہ اے ایماندار اصحاب

مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم تم میری اس نعمت کو یاد کرو جو میں نے تم پر احسان کیا کہ کفار کے بدنیت ہاتھوں کو تمہاری طرف بڑھنے نہیں دیا۔ اس آیۃ کریمہ میں صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کی حفاظت کا شان بیان فرمایا تو جن کے اجسام کی طرف تکلیف دینے کے ہاتھوں کو اللہ تعالے بڑھنے نہیں دیتا بلکہ روکتا ہے تو یہ ثابت کرتا ہے کہ ان کی طرف زبان دراز کرنے والوں کو بھی ضرور سزا دے گا کیونکہ اللہ تعالے کو صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کی تکلیف گوارہ نہیں جو اس آیت سے ظاہر ہے۔

اور تمہاری تفسیر قمی نے لکھا ہے کہ اللہ تعالے نے صلح حدیبیہ میں صحابہ کرام کو کفار مکہ کے ہاتھوں سے بچا لیا تو صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین پر حملہ آور کن تھے تو دشمنان صحابہ کرام کفار مکہ سے باقیوں کو بھی عبرت حاصل کرنی چاہیئے۔

خلفاء و اصحاب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کا جب پشتیبان رب کریم ہے تو دشمنوں کا ان کو کیا فکر۔

اب فیصلہ تم خود کر لو کہ جن کی طرف سے خداوند کریم مدافعت فرما رہا ہے جو ان کی طرف آنکھ کرے گا اس کی آنکھ نکال دے گا جو ان کی طرف زبان دراز کرے گا اس کی زبان کو اپنی حمد و ثنا سے اپنے کلام سے محروم رکھے گا جس سینے میں ان کا بغض ہوگا ان کو دنیا و عقبیٰ میں سزا دے گا جو ان سے دور رہے گا وہ دربار رسالت مآب صلے اللہ علیہ وسلم سے راندہ جائے گا۔ فافہم ولا تطرد۔

احد عشر کوکبا

صحابہ کرام رضوان اللہ اجمعین کو رب کریم نے کفار سے بے خوف بنا دیا

فَلَا تَخْشَوْهُمْ وَاخْشَوْنِي وَلِأُتِمَّ نِعْمَتِي عَلَيْكُمْ وَلَعَلَّكُمْ تَهْتَدُونَ ۞ البقرہ ۲/۸

اے اصحاب مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم تم کفار و منافقین سے نہ ڈرو اور مجھ سے ڈرو اور تاکہ میں تم پر اپنی نعمت پوری کروں اور تاکہ تم ہدایت یافتہ ہو جاؤ۔

۱۔ اس آیۂ کریمہ میں رب کریم نے اپنی خاصیت سے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کو نوازا غیروں کی خاصیت ان کے دلوں سے نکال دی۔

۲۔ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین پر خداوندی انعامات پورے دینے کا فیصلہ۔

۳۔ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کو ہدایت کی سند خداوندی حاصل ہوئی۔

صحابہ کرام رضوان اللہ اجمعین کو بہادری کا خدائی تمغہ

صحابہ کرام رضوان اللہ اجمعین کے مقابلے میں کوئی کافر و منافق نہیں ٹھہر سکتا

إِن يُقَاتِلُوكُمْ يُوَلُّوكُمُ الْأَدْبَارَ ثُمَّ لَا يُنصَرُونَ ال عمران ۴/۱۲

اگر وہ تم سے جنگ کریں گے تو وہ پیٹھیں پھیر جائیں گے پھر وہ امداد بھی نہ کیے جائیں گے۔

کیوں جی ! جن کی بہادری کا شان رب کریم ایسے بیان فرماتے کہ اگر اصحاب مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم کے مقابلے میں کفار آتے ہیں تو پیٹھ دے کر بھاگتے ہیں اب دشمن

یہ بدظنی پھیلاوے کہ نہیں اصحاب مصطفےٰ جنگ میں بھاگ جاتے تھے تو رب کریم کو سچا سمجھیں یا دشمنوں کو تو اب جس کا دل چاہے ان کی سن لے اور جس کا دل چاہے خداوند کریم کی شہادۃ ان کے حق میں صحیح سمجھے۔

خدائی شہادۃ کہ اصحاب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کفار کے اجتماع ڈرتے نہ تھے

آل عمران ۴ ع ۱۸ } اَلَّذِیْنَ قَالَ لَهُمُ النَّاسُ اِنَّ النَّاسَ قَدْ جَمَعُوْا لَكُمْ فَاخْشَوْهُمْ فَزَادَهُمْ اِيْمَانًا وَّ قَالُوْا حَسْبُنَا اللّٰهُ وَ نِعْمَ الْوَكِيْلُ ۝

وہ لوگ جن کو لوگ کہتے ہیں کہ مخالفوں نے تمہارے لئے اجتماع کیا ہے تم ان سے ڈر جاؤ تو ان کے ایمان نے ان کو اور ترقی دی اور وہ کہتے ہیں ہمیں اللہ تعالے کافی ہے اور ہمارا بہت اچھا وکیل ہے۔

اس آیت کریمہ میں رب کریم نے اصحاب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی بہادری کو بیان فرماتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ لوگ اگر ان کو ڈرائیں کہ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کا ساتھ چھوڑ دو تمہارے لئے کفار کا اجتماع ہے تم ان سے ڈر جاؤ تو رب کریم ان کی دلی صفائی پیش فرما کر ارشاد فرماتا ہے کہ وہ لوگوں کی ان گیدڑ بھبکیوں سے نہیں ڈرتے اور نہ ہی مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کا ساتھ چھوڑتے ہیں۔ بلکہ ان کا ایمان ترقی کرتا ہے رب کریم نے اصحاب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی یہ دلی صفائی پیش فرمائی اور پھر ان کا زبانی اقرار تحریر فرما کر ان کی زبانی صفائی بھی پیش فرما دی کہ وہ زبان سے بھی نہ کہتے سے جان نہیں چھڑاتے بلکہ مخالفین کو بہادری سے جواب دیتے ہیں کہ ہم مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم

کا ساتھ نہیں چھوڑ سکتے کیونکہ ہمارا اللہ ہی ہمیں کافی ہے اور خدا وکیل ہو تو کفار ہمارا کیا بگاڑ سکتے ہیں۔

خلفا اصحاب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کو رب کریم اپنی نصرۃ سے ہمیشہ نوازتا رہا اور بقا نون اِنَّا لَنَنْصُرُ رُسُلَنَا وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اللہ تعالےٰ ایمانداروں کی امداد فرماتا رہا۔ تو تمام اصحاب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کا خدائی امداد کی وجہ سے یقینی ایماندار ہونا قرآن خداوندی سے ثابت ہوا اب ان کے ایماندار ہونے کی خدائی شہادت اور پیش کرتا ہوں۔

رب کریم کے نزدیک محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے خلفا اور

باقی تمام اصحاب و اہل بیت علیہم السلام سب ایماندار ہیں

البقرہ ۳/۳ } اٰمَنَ الرَّسُوْلُ بِمَآ اُنْزِلَ اِلَيْهِ مِنْ رَّبِّهٖ وَالْمُؤْمِنُوْنَ كُلٌّ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَمَلٰٓئِكَتِهٖ وَكُتُبِهٖ وَرُسُلِهٖ لَا نُفَرِّقُ بَيْنَ اَحَدٍ مِّنْ رُّسُلِهٖ وَقَالُوْا سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا غُفْرَانَكَ رَبَّنَا وَاِلَيْكَ الْمَصِيْرُ ؁

رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ایمان لائے جو ان کے رب کی طرف سے آپ کی طرف نازل کیا گیا اور تمام مومنین سب کے سب اللہ کے ساتھ ایمان لائے اور اس کے فرشتوں کے ساتھ اور اس کی کتابوں کے ساتھ اور اس کے تمام رسولوں کے ساتھ اس کے رسولوں سے ہم کسی میں تفریق نہیں کرتے اور مومنین جنہوں نے اقرار کر لیا ہے کہ ہم نے سن

لیا خدا اور اس کے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے احکامات کو اور ہم نے اے اللہ تیری بخشش کی تابعداری کی اور تیری طرف ہی جائے پناہ ہے ۔

۱ - اس آیۃ کریمہ میں رب کریم نے مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے ایماندار ہونے کا دعویٰ فرمایا ۔

۲ - اور یہ بھی ثابت فرمایا کہ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے خلفاء و تمام اصحاب و اہل بیت علیہم السلام سب ایماندار ہیں ۔

جن پر ایمان لانے سے ان کو ایماندار کیا گیا

۳ - سب مذکورہ بالا کے ساتھ ایمان لائے ہیں اور اس کے ملائکہ کے ساتھ اور اس کی تمام کتابوں کے ساتھ اور اس کے تمام رسولوں کے ساتھ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین ان تمام مذکورہ بالا کے منکرین نہیں اور ان کی طرف اللہ تعالےٰ نے ارشاد فرمایا ہے ۔ کہ لَا نُفَرِّقُ بَيْنَ اَحَدٍ مِّنْ رُّسُلِهٖ معلوم ہوا کہ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم وَمَنْ مَّعَهٗ پر رب کریم کو وثوق ہے جس بنا پر یہ جملہ ارشاد فرمایا پھر ان کی اطاعت کا اظہار فرمایا ۔

۴ - سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا غُفْرَانَكَ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم وَمَنْ مَّعَهٗ نے فرمایا اور ان کی ترجمانی تحریراً رب کریم فرما رہا ہے کہ دشمن کو شک نہ رہ جائے اگر ان کے متعلق شک کرے تو رب کریم کا منکر کہلائے ۔ رب کریم کو تو مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم اور ان کے اصحاب کے ایمان کے متعلق کسی قسم کا شک نہیں غیروں کو ہو تو ان کی پرواہ نہیں ۔

...خداوندکریم کو مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھیوں کا ایمان قبول اور ثواب کا وعدہ خداوندی

۱- المائدہ ۱۱/۷ } وَمَا لَنَا لَا نُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَمَا جَاءَنَا مِنَ الْحَقِّ وَنَطْمَعُ اَنْ يُّدْخِلَنَا رَبُّنَا مَعَ الْقَوْمِ الصّٰلِحِيْنَ فَاَثَابَهُمُ اللّٰهُ بِمَا قَالُوْا جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا وَذٰلِكَ جَزَاءُ الْمُحْسِنِيْنَ ۝

اور کیا ہوا ہمیں کہ ہم اللہ کے ساتھ ایمان نہ لائیں اور جو شیئ حق ہمارے پاس آئی اور ہم طمع کرتے ہیں کہ ہمارا رب صالحین کی قوم کے ساتھ ہمیں شامل فرمالے تو اللہ تعالےٰ نے ان کے کہنے پر ان کو باغات ثواب میں دیئے ہیں جن کے نیچے نہریں جاری ہیں اس میں وہ ہمیشہ رہیں گے اور یہ بدلہ نیکی کرنے والوں کا ہے۔

تو اس آیت کریمہ میں رب کریم نے اصحاب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے کلام کو نقل فرماتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ اصحاب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم حق پر ایمان لانے والے اور صالحین کی جماعت میں شمولیت کا طمع رکھتے تھے تو اللہ تعالےٰ نے ان کو ان کی اس نیت خیر و اقرار خیر کا بہتر بدلہ جنت مقرر فرمادیا ہے اور وہ محسنین کو ایسے ہی اچھا بدلہ دے گا۔

اصحاب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کو خداوندکریم کی طرف سے دگنا ثواب

الحدید ۲۸/۲۷ } يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَاٰمِنُوْا بِرَسُوْلِهٖ يُؤْتِكُمْ

کِفۡلَیۡنِ مِنۡ رَّحۡمَتِہٖ ۔

اے ایمان والو اللہ سے ڈرو اور اس کے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایمان لاؤ اللہ تعالےٰ تمہیں اپنی رحمت سے دو حصے ثواب دے گا۔

۲۔ البقرہ ۱/۳ } وَبَشِّرِ الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ اَنَّ لَہُمۡ جَنّٰتٍ تَجۡرِیۡ مِنۡ تَحۡتِہَا الۡاَنۡہٰرُ ؕ

اور خوشخبری فرما دیجئے حضور ان لوگوں کو جو ایمان لا چکے ہیں اور انہوں نے کام بھی اچھے کیے ہیں بے شک ان کے لئے باغات ہیں جن میں نہریں بہتی ہوں گی۔

الحدید ۲۷/۱ } فَالَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا مِنۡکُمۡ وَاَنۡفَقُوۡا لَہُمۡ اَجۡرٌ کَبِیۡرٌ
پھر جو لوگ تم سے ایمان لائے اور انہوں نے خرچ کیا ان کے لئے بہت بڑا ثواب ہے۔

اس آیتہ کریمہ میں رب کریم نے اصحاب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کو خصوصی خطاب فرمایا ہے کہ تمہارے ایمان اور صدقے کا بدلہ تمہیں بہت بڑا ملے گا۔

مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے اصحاب رضی اللہ علیہم اجمعین کے

ایمان لانے کا خداوندی خیر مقدم

یونس ۱۱/۱ } وَبَشِّرِ الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡۤا اَنَّ لَہُمۡ قَدَمَ صِدۡقٍ عِنۡدَ رَبِّہِمۡ
اور یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم آپ ایمانداروں کو خوشخبری دیجئے کہ ان کے لئے ان کے رب کی طرف سے اسلام میں آنا سچا ہے۔

مریم ۱۶/۶ اِنَّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ سَیَجْعَلُ لَهُمُ الرَّحْمٰنُ وُدًّا فَاِنَّمَا یَسَّرْنٰهُ بِلِسَانِكَ لِتُبَشِّرَ بِهِ الْمُتَّقِیْنَ وَ تُنْذِرَ بِهٖ قَوْمًا لُّدًّا۔

بے شک جو لوگ ایمان لائے اور انہوں نے اچھے کام کیے اللہ تعالےٰ ان کو جلدی دوست بنائے گا۔

پھر اور کوئی بات نہیں ہم نے قرآن کو آپ کی زبانی آسان کیا ہے تاکہ ڈرنے والوں کو آپ خوش خبری دیں اور قرآن کے ساتھ جھگڑالو قوم کو ڈرائیں۔

خداوند کریم نے جن کو ودا الرحمٰن فرمایا کیا وہ اور قوم لدّا یکساں ہو سکتے ہیں؟

ایمان میں مشکوک عورتوں کو رب کریم اصحاب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی زوجیت میں پسند نہیں فرماتا"

الممتحنہ ۲۸/۲ یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اِذَا جَآءَكُمُ الْمُؤْمِنٰتُ مُهٰجِرٰتٍ فَامْتَحِنُوْهُنَّ اَللّٰهُ اَعْلَمُ بِاِیْمَانِهِنَّ فَاِنْ عَلِمْتُمُوْهُنَّ مُؤْمِنٰتٍ فَلَا تَرْجِعُوْهُنَّ اِلَى الْكُفَّارِ۔

اے ایمان والو جب تمہارے پاس ایماندار عورتیں ہجرت کر کے آئیں تو تم ان کا امتحان لو اللہ تعالےٰ ان کے ایمانوں کو اچھی طرح جانتا ہے پھر اگر تمہیں ایماندار معلوم ہو جائیں تو ان کو کفار کی طرف نہ لوٹا دو۔

جب اللہ تعالےٰ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے گھروں میں غیر مومنہ کی

زوجیت کو پسند نہیں فرماتا تو اس سے مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے ایمان کا ثبوت لازمی ہوا
کیونکہ فیصلہ خداوندی ہے اَلطَّیِّبٰتُ لِلطَّیِّبِیْنَ وَ الطَّیِّبُوْنَ لِلطَّیِّبٰتِ اگر
مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم مومنین تھے تو ان کے گھروں میں رکھی ہوئی مومنات عورتوں
کو پسند فرماتا ہے۔ اگر ان کے ایمان میں رب کریم کو شک ہوتا تو ان کی زوجیت کی تطہیر
کی کیا ضرورت تھی تو اصحاب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے لیے پاک ازواج رکھنے کی تاکید مصطفےٰ
صلے اللہ علیہ وسلم کو فرمایا یہ اصحاب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے اہل مومنین ہونے کی واضح دلیل ہے

قرآن کریم کی آیت نازل ہوتی ہے تو صحابہؓ کا ایمان ترقی پر ہوتا ہے

التوبہ $\frac{11}{16}$ } وَاِذَا مَا اُنْزِلَتْ سُوْرَةٌ فَمِنْهُمْ مَّنْ یَّقُوْلُ اَیُّكُمْ زَادَتْهُ
هٰذِهٖۤ اِیْمَانًا فَاَمَّا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا فَزَادَتْهُمْ اِیْمَانًا
وَّهُمْ یَسْتَبْشِرُوْنَ۔

اور جب کوئی قرآن کی سورۃ نازل کی جاتی ہے تو بعض ان سے وہ شخص ہے جو
کہتا ہے اس سورۃ سے تمہارے کون سے کا ایمان زیادہ ہوا تو جو لوگ ایماندار ہیں تو زیادہ کیا
اس آیت نے اس مومن کو ایمان سے تو لیکن وہ لوگ جو ایماندار ہیں تو ترقی دی سورۃ نے ان
کو از روئے ایمان کے اور وہ خوش ہو رہے ہیں۔

مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے مومنین سے خداوند کریم کا راضی ہونا اور ثابت قدم کرنا

الفتح $\frac{26}{3}$ } لَقَدْ رَضِیَ اللّٰهُ عَنِ الْمُؤْمِنِیْنَ اِذْ یُبَایِعُوْنَكَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ
فَعَلِمَ مَا فِیْ قُلُوْبِهِمْ فَاَنْزَلَ السَّكِیْنَةَ عَلَیْهِمْ وَاَثَابَهُمْ

...نَ يَّرًا ٥ وَّمَغَانِمَ كَثِيْرَةً يَّاْخُذُوْنَهَا وَكَانَ اللّٰهُ عَزِيْزًا حَكِيْمًا ٥

اللہ تعالے نے ضرور مومنین مصطفے صلے اللہ علیہ وسلم سے راضی ہوگیا جب وہ درخت کے ... آپ سے بیعت کرتے تھے تو جو کچھ ان کے دلوں میں تھا اللہ تعالے کو ظاہر ہوگیا تو اللہ ... نے ان پر اپنی تسلی نازل فرمائی اور ان کو جلدی فتح دینے کا ثواب بھی دے دیا۔

آیت کا نتیجہ

۱۔ اللہ تعالے نے اصحاب مصطفے صلے اللہ علیہ وسلم سے راضی ہو گیا۔

۲۔ اصحاب مصطفے صلے اللہ علیہ وسلم کی بیعت الرضوان درخت کے نیچے دنیاوی طمعے کے بغیر تھی۔

۳۔ اصحاب مصطفے صلے اللہ علیہ وسلم بیعت کرنے والے دل سے کھرے تھے۔

۴۔ اصحاب مصطفے صلے اللہ علیہ وسلم پر رب کریم نے تسلی نازل فرمائی۔

۵۔ اصحاب مصطفے صلے اللہ علیہ وسلم کی اس نیک نیتی پر اللہ تعالے نے ان کو جلدی فتح کا ثواب عطا فرمایا۔

۶۔ اصحاب مصطفے صلے اللہ علیہ وسلم کو رب کریم نے مال غنیمت عطا فرمایا۔

۷۔ ان کو یہ غلبہ غلبہ خداوندی تھا۔

مصطفے صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھیوں کی ثابت قدمی رب کریم کے ذمے تھی

ابراہیم $\frac{13}{14}$ } يُثَبِّتُ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَفِي الْاٰخِرَةِ وَيُضِلُّ اللّٰهُ الظّٰلِمِيْنَ وَيَفْعَلُ اللّٰهُ مَا يَشَآءُ ٥

اللہ تعالیٰ ان لوگوں کو جو کلمہ طیبہ کے ساتھ ایمان لائے دنیا کی زندگی میں اور آخرة میں بھی ان کو ثابت رکھتا ہے اور رکھے گا اور ظالموں کو گمراہ کرتا ہے اور کرتا ہے جو چاہتا ہے۔

جس کو خداوند کریم ایمان پر ایمانی قول کے ساتھ دنیا و عقبیٰ میں ثابت قدم رکھے اس کو اپنے مونہوں سے کون بدل سکتا ہے۔

الانفال ۹/۲ } وَلِيَرْبِطَ عَلَىٰ قُلُوبِكُمْ وَيُثَبِّتَ بِهِ الْأَقْدَامَ
اور تاکہ تمہارے دلوں کو اللہ تعالیٰ مضبوط کرے اور اس کے ساتھ قدموں کو ثابت رکھے۔

(مومن سے غلبے کا خدائی وعدہ)

الصف ۲۸/۲ } فَأَيَّدْنَا الَّذِينَ آمَنُوا عَلَىٰ عَدُوِّهِمْ فَأَصْبَحُوا ظَاهِرِينَ ۝
تو ہم نے ایمان والوں کو ان کے دشمنوں پر طاقت دی تو وہ غالب ہو گئے۔

آیت سکینہ لاصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم

الفتح ۲۶/۱ } هُوَ الَّذِي أَنزَلَ السَّكِينَةَ فِي قُلُوبِ الْمُؤْمِنِينَ لِيَزْدَادُوا إِيمَانًا مَّعَ إِيمَانِهِمْ وَلِلَّهِ جُنُودُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَكَانَ اللَّهُ عَلِيمًا حَكِيمًا لِيُدْخِلَ الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ جَنَّاتٍ تَجْرِي مِن تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ خَالِدِينَ فِيهَا وَيُكَفِّرَ عَنْهُمْ سَيِّئَاتِهِمْ وَكَانَ ذَٰلِكَ عِندَ اللَّهِ فَوْزًا عَظِيمًا ۝

وہی خدا ہے جس نے مومنین مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے دلوں میں تسلی نازل

پائی تاکہ اپنے ایمان کے ساتھ ایمان میں وہ اور ترقی پر ہو جائیں اور اللہ کے قبضے میں
آسمانوں اور زمین کے لشکر ہیں اور اللہ تعالیٰ بڑا جاننے والا بڑا حکمت والا ہے اور تاکہ
ایماندار آدمیوں اور عورتوں کو جنت میں داخل فرماوے جن کے نیچے نہریں جاری ہوں گی ان
میں ہمیشہ قیام کرینگے اور تاکہ ان سے ان کی برائیاں مٹائے اور اللہ تعالیٰ کے نزدیک یہ بہت
بڑا مرتبہ ہے۔

مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کو ملائکہ کا ثابت قدم رکھنا

الانفال 9/2 { اِذْ یُوْحِیْ رَبُّکَ اِلَی الْمَلٰٓئِکَۃِ اَنِّیْ مَعَکُمْ فَثَبِّتُوا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا
جب آپ کے رب نے ملائکہ کی طرف وحی کی یہ کہ میں تمہارے ساتھ ہوں
تو تم ایمانداروں کو ثابت قدم رکھو۔

النحل 14/4 { قُلْ نَزَّلَہٗ رُوْحُ الْقُدُسِ مِنْ رَّبِّکَ بِالْحَقِّ لِیُثَبِّتَ الَّذِیْنَ
اٰمَنُوْا وَھُدًی وَّبُشْرٰی لِلْمُسْلِمِیْنَ ؀

فرما دیجئے یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم قرآن کو آپ کے رب کی طرف سے جبریل
علیہ السلام نے حق کیساتھ نازل فرمایا کہ ایمان والوں کو ثابت رکھے اور ہدایت اور خوشخبری ہے مسلمانوں کے لئے۔

خلفاء و دیگر اصحاب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ اہل بیت علیہم السلام کا ایمان باقی امت کے لئے کسوٹی ہے

نساء 5/17 { وَمَنْ یُّشَاقِقِ الرَّسُوْلَ مِنْ بَعْدِ مَا تَبَیَّنَ لَہُ الْھُدٰی

وَيَتَّبِعْ غَيْرَ سَبِيلِ الْمُؤْمِنِينَ نُوَلِّهِ مَا تَوَلَّىٰ وَنُصْلِهِ جَهَنَّمَ وَسَاءَتْ مَصِيرًا

اور جو شخص رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی مخالفت کرے گا بعد اس کے کہ اس کو ہدایت ظاہر ہو چکی اور مومنین مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی راہ سے خلاف چلے متوجہ کرینگے ہم اسے جس راہ کو متوجہ ہوا اور اس کو ہم جہنم میں داخل کریں گے جو جانے کی جگہ بہت بری ہے۔

اس آیت کریمہ میں رب کریم نے دو آدمیوں کے لیے دوزخ کی سزا مقرر فرمائی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے مخالفین کو دوزخ کی سزا صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کی اتباع نہ کرنے والا جہنمی ہے۔

اس آیت سے ثابت ہوا کہ جو شخص خلفاء مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم و دیگر اصحاب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم و اہل بیت رضوان اللہ علیہم اجمعین کی اتباع کو چھوڑ کر دوسرا راستہ اختیار کرے وہ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کا مخالف ہے اور اللہ تعالےٰ بھی ایسے شخص کو اسی طرف پھیر دیتا ہے جدھر اس کا منہ ہوتا ہے یعنی رب کریم بھی اس کو مخالفین مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم میں شامل فرما دیتا ہے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کا دشمن دشمن مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم ہے اور جس کے ساتھ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی دشمنی ہے اس کا خداوند کریم بھی دشمن ہے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کا دشمن کبھی جنت میں داخل نہیں ہو سکتا بلکہ اس کے لیے رب کریم نے سزا یہاں ہی دنیا میں مقرر فرما دی ہے اور بغیر تفتیش کے حکم صادر فرما دیا وَنُصْلِهِ جَهَنَّمَ ایسے شخص کی سزا جہنم ہے اور جہنم اچھی جگہ نہیں ہے بلکہ جانے کی بہت بری جگہ ہے۔ وَمَا عَلَيْنَا إِلَّا الْبَلَاغُ۔

صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے متعلق قول کفار

وَاِذَا قِیْلَ لَهُمْ اٰمِنُوْا كَمَآ اٰمَنَ النَّاسُ قَالُوْٓا اَنُؤْمِنُ كَمَآ اٰمَنَ السُّفَهَآءُ اَلَآ اِنَّهُمْ هُمُ السُّفَهَآءُ وَلٰكِنْ لَّا یَعْلَمُوْنَ ۝ {۲/۱ البقرہ}

اور جب کہا جاتا ہے ان کو تم ایمان لاؤ جیسا کہ لوگ ایمان لائے کہتے ہیں وہ کیا ہم ایمان لائیں جیسا کہ ایمان لائے بے وقوف خبردار بے شک وہی ہیں بے وقوف ولیکن وہ جانتے نہیں۔

اس آیت نے ثابت کر دیا کہ جو اصحاب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کو بے سمجھے وہ خود بے وقوف ہے اور ایمان سے بے خبر ہے۔

اور اس آیتہ کریمہ سے یہ بھی ثابت ہوا کہ جب کفار کو کہا جاتا ہے کہ تم ایسے ایمان لاؤ جیسا کہ لوگ ایمان لائے ہیں تو ناس سے رب کریم کی مراد یہاں مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھی ہیں جن کو رب کریم اور مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے ایماندار بنایا تو اللہ تعالےٰ نے مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کی مثل ایمان لانے کی دعوت دی تو مخالفین اسلام نے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کی مثل ایمان لانے کو عار سمجھا اور جواب دیا کہ اصحاب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم بے وقوف ہیں ہم ان کی طرح ایماندار بن کر بے وقوف بن جائیں گے تو اللہ تعالےٰ نے اصحاب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی طرف سے ان کے ایمان کا پورا نقشہ کھینچا تو اب جتنے ایمان کے دعویدار بنیں اگر ان کا ایمان مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے اصحاب کے ایمان جیسا ہے تو قبول ورنہ مردود۔

خلفاء کا ایمان

البقرہ ۱/۱۶ { فَإِنْ آمَنُوا بِمِثْلِ مَا آمَنْتُمْ بِهِ فَقَدِ اهْتَدَوْا وَإِنْ تَوَلَّوْا فَإِنَّمَا هُمْ فِي شِقَاقٍ فَسَيَكْفِيكَهُمُ اللَّهُ وَهُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ

تو اگر وہ ایمان لائیں جیسا کہ تم اس کے ساتھ ایمان لائے تو ضرور تم نے ہدایت پائی اور اگر وہ منہ پھیر لیں تو اور کوئی بات نہیں وہ اختلاف میں ہیں پھر ان کو اللہ تعالٰی کفایت کرے گا اور وہ بڑا سننے والا بڑا جاننے والا ہے۔

اس آیت کریمہ میں بھی رب کریم نے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے ایمان کو باقی امت کے لئے کسوٹی تیار فرمایا کہ جس شخص نے امت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے اپنے ایمان کو صحیح یا غلط پرکھنا ہو تو وہ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے ایمان پر منطبق کر کے دیکھے اگر اس کا ایمان صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے ایمان کی مثل ہے تو صحیح ہے ورنہ غلط ہے۔

تو اسی آیت کے مطابق قبر و حشر میں بھی صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے ایمان کی مثال سے ایمانوں کو پرکھا جائیگا سوائے انبیاء علیہم السلام کے۔

بفرمان خداوندی اب تم سوچ کر اگر تمہارا ایمان اصحاب مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم کے ایمان جیسا ہے تو صحیح ورنہ غلط۔

اصحاب مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم کو جو مجہدی انعام حاصل ہوا وہ انعام اور کسی کو ممکن ہی نہیں

ال عمران ۳/۸ { وَلَا تُؤْمِنُوا إِلَّا لِمَنْ تَبِعَ دِينَكُمْ قُلْ إِنَّ الْهُدَى هُدَى اللَّهِ

اَنْ یُّؤْتٰۤی اَحَدٌ مِّثْلَ مَاۤ اُوْتِیْتُمْ اَوْ یُحَآجُّوْكُمْ عِنْدَ رَبِّكُمْ قُلْ اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰهِ یُؤْتِیْهِ مَنْ یَّشَآءُ وَ اللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِیْمٌ یَّخْتَصُّ بِرَحْمَتِهٖ مَنْ یَّشَآءُ وَ اللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِیْمِ ؀

اور تم کسی کی بات کو تسلیم کرو مگر جو تمہارے دین کی اتباع کرے فرما دیجئے یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم بے شک ہدایت اللہ ہی کی ہدایت ہے ایسا کوئی بھی نہیں دیا گیا جیسا کہ تم دیئے گئے ہو یا جھگڑا کریں گے تمہارے رب کے پاس فرما دیجئے یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم بے شک فضل اللہ تعالےٰ کے قبضے میں ہے جس شخص کو چاہتا ہے دیتا ہے اور اللہ تعالےٰ بڑا فراخ جاننے والا ہے اپنی رحمت کے ساتھ جس کو چاہتا ہے خاص کر لیتا ہے اور اللہ تعالےٰ بڑا فضل والا ہے۔

اس مذکورہ آیت میں رب کریم نے ثابت کر دیا کہ اصحاب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کا ایمان سب اُمتوں سے بہتر ہے اور اصحاب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم پر یہ رب کریم کا بڑا فضل ہے اور رب کریم نے ان کو اپنے ارادے سے عطا فرمایا۔

عذاب الٰہی دنیا میں بھی نبی اللہ کیساتھ ایمان لانے والوں کے قریب ہی نہیں بھٹک سکتا

الذاریت ۲۷/۲ فَاَخْرَجْنَا مَنْ كَانَ فِیْهَا مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ تو نکال لیا ہم نے اس بستی سے جو شخص ایمانداروں سے تھا۔

اس آیت کریمہ سے ثابت ہوا کہ نبی اللہ کے ساتھ ایمان لانے والوں کے قریب عذاب الٰہی کا آنا محال ہے۔

قانون خداوندی کے تمام رسل علیہم السلام اور ان کے متقی ایمان لانے والے ناجی ہیں

یونس ۱۱/۱۰ } ثُمَّ نُنَجِّي رُسُلَنَا وَالَّذِينَ آمَنُوا كَذَٰلِكَ حَقًّا عَلَيْنَا نُنجِ الْمُؤْمِنِينَ ۔

پھر نجات دیتے ہیں ہم اپنے رسولوں کو اور جو لوگ ان کے ساتھ ایمان لائے اسی طرح لازمی ہے ہم پر ایمان والوں کی مدد کرنا۔

۱۔ اس آیت کریمہ سے ثابت ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ رسل کے ساتھی ایماندار ہی ہوتے ہیں
۲۔ اللہ تعالیٰ رسل علیہم السلام کے ساتھیوں کو عذاب میں گرفتار نہیں فرماتا۔
۳۔ اسی طرح جیسا کہ تمہارے ساتھ کامیابی کو لازمی رکھا ہے اسی طرح ایمانداروں کی مدد کرنا ہم پر لازمی ہے۔

حضرت صالح علیہ السلام کے متقی ایمان لانیوالوں کے قریب عذاب الٰہی نہ پھٹکا

النمل ۱۹/۴ } وَأَنجَيْنَا الَّذِينَ آمَنُوا وَكَانُوا يَتَّقُونَ ۝

اور ہم نے نجات دی ان لوگوں کو جو صالح علیہ السلام کے ساتھ ایمان لائے اور وہ متقی ہو گئے۔

اس آیہ کریمہ میں رب کریم نے بیان فرمایا کہ جو حضرت صالح علیہ السلام کے ساتھ ایمان لانے والے متقی تھے وہ ناجی ہیں اور وہ متقی تھے کیونکہ جو نبی اللہ کا ساتھی ہوتا ہے وہ ایماندار

...تا ہے اور منتفی ہوتا ہے۔

اعلان خداوندی کہ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایمان لانے والوں کے قریب بھی عذاب نہیں بھٹک سکتا

النساء ۵/۲۱ { مَا يَفْعَلُ اللّٰهُ بِعَذَابِكُمْ اِنْ شَكَرْتُمْ وَاٰمَنْتُمْ وَكَانَ اللّٰهُ شَاكِرًا عَلِيْمًا ۝

اگر تم نے شکر کیا اور ایمان لائے تو اللہ تعالےٰ تمہیں عذاب نہیں کرے گا اور اللہ تعالےٰ شکر کرنے والوں کو بڑا جاننے والا ہے۔

اس آیۂ کریمہ میں رب کریم نے اصحاب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم سے وعدہ فرمالیا کہ اگر ایمان لائے اور تم نے مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے اصحاب ہونے کا شکریہ خداوندی کیا تو تم پر اللہ تعالےٰ کا عذاب کبھی نہیں آسکتا اور خلفاء مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم اور دیگر اصحاب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم پر رب کریم نے عذاب نازل نہیں فرمایا ثابت ہوا کہ وہ خداوند کریم کے شکر گزار ایماندار تھے۔

ربانی وعدہ کہ جو ایمان لاتا ہے اللہ تعالےٰ اسکے دل کو درست کر دیتا ہے

التغابن ۲۸/۲ { وَمَنْ يُّؤْمِنْ بِاللّٰهِ يَهْدِ قَلْبَهٗ وَاللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ

اور جو شخص اللہ تعالےٰ کے ساتھ ایمان لاتا ہے اللہ تعالےٰ اس کے دل کو سیدھا

کر دیتا ہے اور اللہ تعالٰے ہر شیئ کو بڑا جاننے والا ہے۔

تو اس آیۃ کریمہ سے ثابت ہوا کہ اصحاب مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم جب ایمان لائے اور اسلام کو تسلیم کر لیا اور مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم نے ان کو مومن بنا دیا تو ان کے دلوں کو رب کریم نے درست فرما دیا صحابہ کرام کے دلوں کو جب رب کریم نے سیدھا کر دیا ہے یہ فیصلہ خداوندی ہو چکا تو اب چودہ سو سال کے بعد ان کے دلوں پر کون حملہ آور ہو سکتا ہے۔

بے ایمانوں کے لئے نبی اللہ کے دربار میں کوئی جگہ نہ تھی

ھود ۱۲/۱ وَقُلْ لِّلَّذِیْنَ لَا یُؤْمِنُوْنَ اعْمَلُوْا عَلٰی مَکَانَتِکُمْ اِنَّا عَامِلُوْنَ ۝

اور یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم بے ایمانوں کو فرما دیجیے کہ تم اپنی جگہ پر عمل کرو ہم اپنی جگہ پر عمل کرنے والے ہیں۔

اس آیۃ کریمہ میں رب کریم نے ثابت فرما دیا کہ بے ایمان لوگوں کو اے محبوب صلے اللہ علیہ وسلم فرما دیجیے کہ تم ہماری معیت میں کوئی عمل خیر نہ کرو اگر تم نے کوئی عمل کرنا ہو تو تم اپنی جگہ پر رہو اور عمل کرو ہماری شمولیت میں تم بے ایمان لوگ عمل نہیں کر سکتے اور نہ ہی دوبار نبوت میں تمہارے لئے یعنی بے ایمانوں کے لیے کوئی مرتبہ ہے اور ہم تمام ایماندار اپنی جگہ پر عمل کریں گے۔ کیونکہ ارشاد الٰہی ہے۔

الجاثیہ ۲۵/۲ مَنْ عَمِلَ صَالِحًا فَلِنَفْسِهٖ وَمَنْ اَسَآءَ فَعَلَیْهَا۔

جو شخص عمل نیک کرے گا تو اپنے نفس کے لئے اور جو شخص برائی کرے گا تو اس کے نفس پر اس کی سزا ہوگی۔

صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے ساتھ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم خداوندی برتاؤ

الحجر ۱۴/۶ } وَاخْفِضْ جَنَاحَكَ لِلْمُؤْمِنِيْنَ ○

اور یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ایمانداروں کے لئے اپنے تمام پہلوؤں

کو نیچا رکھیئے۔

الشعراء ۱۹/۱۱ } وَاخْفِضْ جَنَاحَكَ لِمَنِ اتَّبَعَكَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ فَاِنْ عَصَوْكَ فَقُلْ اِنِّيْ بَرِيْٓءٌ مِّمَّا تَعْمَلُوْنَ ۔

اور اپنے بازو کو اپنے مومنین تابعداروں کے لئے پھیلایئے تو اگر وہ آپ کی نافرمانی کریں تو فرما دیجئے۔ کہ بے شک میں اس چیز سے جو تم عمل کرتے ہو بیزار ہوں۔

اس آیۂ کریمہ سے ثابت ہوا کہ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کا برتاؤ ابوبکر صدیق اور عمر فاروق اور عثمان غنی و حضرت علی المرتضیٰ رضوان اللہ علیہم اجمعین و دیگر صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے ساتھ آپ کا رویہ نرم تھا کلام نرم پہلو نرم برتاؤ نرم یہ ان کے عین مومن ہونے کی دلیل ہے ورنہ ایمانی دشمنوں کے ساتھ کفار ہوں یا منافقین مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم و دیگر مومنین کے تعلق کو رب کریم نے منقطع فرما دیا تھا جیسے۔

ایمانی دشمنوں کیساتھ قطع تعلقی کا حکم خداوندی

التوبۃ ۱۰/۳ } يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوْٓا اٰبَآءَكُمْ وَاِخْوَانَكُمْ اَوْلِيَآءَ اِنِ اسْتَحَبُّوا الْكُفْرَ عَلَى الْاِيْمَانِ وَمَنْ يَّتَوَلَّهُمْ

مِنْكُمْ فَأُولٰٓئِكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ ۔

اے ایمان والو اپنے باپوں کو اور اپنے بھائیوں کو دوست نہ بناؤ اگر وہ ایمان پر کفر کو پسند کریں اور جو شخص تم سے ان کے ساتھ دوستی کرے گا تو یہی وہ ظالم ہیں۔

اصحاب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کو کفار مکہ نے ایماندار تسلیم کیا"

ال عمران ۳/۸ } وَقَالَتْ طَّآئِفَةٌ مِّنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ اٰمِنُوْا بِالَّذِيْٓ اُنْزِلَ عَلَى الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَجْهَ النَّهَارِ وَاكْفُرُوْٓا اٰخِرَهٗ لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُوْنَ وَلَا تُؤْمِنُوْٓا اِلَّا لِمَنْ تَبِعَ دِيْنَكُمْ۔

اور کہا ایک گروہ نے اہل کتاب سے تم ایمان لاؤ صبح کے وقت اس چیز کے ساتھ جو ایمان والوں پر اتاری گئی ہے اور پچھلے پہر انکار کرو تاکہ وہ بھی ایمان سے پھر جائیں۔ بِالَّذِيْٓ اُنْزِلَ عَلَى الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ۔ یہ مقولہ یہود و نصاریٰ کا ثابت کرتا ہے کہ صحابہ کرام کے متعلق ان کا بھی یقین تھا کہ یہ ایماندار ہیں۔

ایمان کی علامت صالحین میں شمولیت"

العنکبوت ۲۰/۱ } وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَنُدْخِلَنَّهُمْ فِي الصّٰلِحِيْنَ ۔

اور جو لوگ ایمان لائے اور انہوں نے اعمال اچھے کئے ہم ضرور ان کو صالحین میں شامل کریں گے۔

اصحاب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم ایمان لانے کے بعد دعا فرماتے ہیں۔

اصحاب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی دُعا

رَبَّنَا لَا تُزِغْ قُلُوبَنَا بَعْدَ إِذْ هَدَيْتَنَا وَهَبْ لَنَا
مِن لَّدُنكَ رَحْمَةً إِنَّكَ أَنتَ الْوَهَّابُ ۝ } آل عمران ۳/۱

اے ہمارے رب تو ہمارے دلوں کو ٹیڑھا نہ فرما بعد اس کے کہ تو ہمیں ہدایت دے چکا ہے اور اپنی طرف سے ہمیں رحمت عطا فرما بیشک تو ہی عطا کرنے والا ہے۔

رب کریم نے اصحاب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کو رضی اللہ عنہم کے خطاب سے قرآن میں نوازا ہے ان کی دعا کو رب کریم نے قرآن کریم میں ذکر فرمایا کہ اصحاب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم دعا کرتے ہیں۔ کہ یا اللہ تو نے ہمیں ہدایت دی ہے تو بعد از یں ہمارے دلوں کو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اس غلامی سے ہمیں ٹیڑھا نہ کر دینا۔

اصحاب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم

کے

اسلامی اعمال کا نقشہ خداوندکریم کی زبانی

انسان کی نجات کے اعمال از روئے قرآن مجید

المعارج ۲۹/۱ } اِنَّ الْاِنْسَانَ خُلِقَ هَلُوْعًا وَاِذَا مَسَّهُ الشَّرُّ جَزُوْعًا
وَاِذَا مَسَّهُ الْخَيْرُ مَنُوْعًا اِلَّا الْمُصَلِّيْنَ الَّذِيْنَ
هُمْ عَلٰى صَلٰوتِهِمْ دَآئِمُوْنَ وَالَّذِيْنَ فِيْٓ اَمْوَالِهِمْ حَقٌّ مَّعْلُوْمٌ
لِّلسَّآئِلِ وَالْمَحْرُوْمِ وَالَّذِيْنَ يُصَدِّقُوْنَ بِيَوْمِ الدِّيْنِ وَالَّذِيْنَ هُمْ
مِّنْ عَذَابِ رَبِّهِمْ مُّشْفِقُوْنَ اِنَّ عَذَابَ رَبِّهِمْ غَيْرُ مَاْمُوْنٍ
وَالَّذِيْنَ هُمْ لِفُرُوْجِهِمْ حٰفِظُوْنَ اِلَّا عَلٰٓى اَزْوَاجِهِمْ اَوْ مَا مَلَكَتْ
اَيْمَانُهُمْ فَاِنَّهُمْ غَيْرُ مَلُوْمِيْنَ فَمَنِ ابْتَغٰى وَرَآءَ ذٰلِكَ
فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْعٰدُوْنَ وَالَّذِيْنَ هُمْ لِاَمٰنٰتِهِمْ وَعَهْدِهِمْ رٰعُوْنَ
وَالَّذِيْنَ هُمْ بِشَهٰدٰتِهِمْ قَآئِمُوْنَ وَالَّذِيْنَ هُمْ عَلٰى صَلٰوتِهِمْ يُحَافِظُوْنَ
اُولٰٓئِكَ فِيْ جَنّٰتٍ مُّكْرَمُوْنَ ٥

بے شک انسان کم حوصلہ پیدا کیا گیا (کیونکہ) جب اس کو تکلیف پہنچتی ہے۔ جزع فزع کرتا ہے اور جب اس کو بہتری پہنچتی ہے تو بخیل ہو جاتا ہے سوائے نمازیوں کے وہ اپنی نمازوں کو ہمیشہ ادا کرنے والے ہیں اور ان لوگوں کے مال میں سوال کرنے والے اور نہ سوال کرنے والے کا حق مقرر ہوتا ہے اور وہی لوگ اپنے رب کے عذاب سے ڈرنے والے ہیں بے شک ان کے رب کا عذاب نڈر کرنے والا نہیں اور وہی لوگ اپنی فروج کی حفاظت کرنے والے ہیں سوائے اپنی بیویوں اور لونڈیوں کے پھر یقیناً وہ لائق ملامت نہیں تو جس شخص نے اس کے علاوہ

خواہش کی تو ایسے لوگ حد سے تجاوز کرنے والے ہوں گے اور وہی لوگ اپنی امانتوں اور اپنے وعدوں کی رعایت کرنے والے ہیں اور وہی لوگ اپنی شہادتوں پر قائم ہیں اور وہی لوگ اپنی نمازوں پر حفاظت کرتے ہیں یہی لوگ باغات میں عزت دیئے جائینگے۔

اصحاب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے اعمال صالحہ سے متقی ہونے کا خدائی فیصلہ

البقرہ ۱ } هُدًى لِّلْمُتَّقِينَ الَّذِينَ يُؤْمِنُونَ بِالْغَيْبِ وَيُقِيمُونَ الصَّلَوٰةَ وَمِمَّا رَزَقْنَٰهُمْ يُنفِقُونَ وَالَّذِينَ يُؤْمِنُونَ بِمَا أُنزِلَ إِلَيْكَ وَمَا أُنزِلَ مِن قَبْلِكَ وَبِالْآخِرَةِ هُمْ يُوقِنُونَ ۝ أُولَٰئِكَ عَلَىٰ هُدًى مِّن رَّبِّهِمْ وَأُولَٰئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ ۝

ڈرنے والوں کے لئے (قرآن) ہدایت ہے جو لوگ غیب کے ساتھ ایمان رکھتے ہیں اور نماز کو قائم کرتے ہیں اور جو ہم نے ان کو رزق دیا ہے خرچ کرتے ہیں اور جو کچھ آپ کی طرف اور آپ سے پہلے نازل کیا گیا اس کے ساتھ ایمان لاتے ہیں اور آخرت کے ساتھ وہ یقین رکھتے ہیں۔ اپنے رب کی طرف سے یہی ہدایت پر ہیں اور یہی وہ نجات پانے والے ہیں۔

إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا سَوَاءٌ عَلَيْهِمْ سے ابوجہل اور اس کے حواری مراد ہیں تو هُدًى لِّلْمُتَّقِينَ الَّذِينَ يُؤْمِنُونَ بِالْغَيْبِ سے مراد ضروری اصحاب

...مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم ہی ہو سکتے ہیں اور باقی مومنین اسکے بالتبع شامل ہونگے ...کہ آیت کا شان نزول خاص ہوتا ہے اور اس کا حکم عام ہوتا ہے۔

اس آیت کریمہ میں رب کریم نے اصحاب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کو صفت متقین ...سے نوازا۔۔ ۔ اور ان کی چھ صفات بیان فرمائیں۔

۱۔ اصحاب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم متقین ہیں۔

۲۔ خداوند کریم اور قرآن کریم پر بن دیکھے ایمان رکھتے ہیں۔

۳۔ نماز قائم رکھتے ہیں۔

۴۔ اللہ کے دیے ہوئے رزق سے خرچ کرنے میں بخیل نہیں۔

۵۔ مَا اُنْزِلَ اِلَیْکَ پر ایمان رکھتے ہیں قرآن مجید پر ایمان رکھتے ہیں۔

۶۔ وَمَا اُنْزِلَ مِنْ قَبْلِکَ کتب سابقہ پر بھی ایمان رکھتے ہیں۔

۷۔ قیامت پر بھی ان کو یقین ہے۔

نتیجہ خداوندی

یہی اصحاب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم ہدایت پر ہیں اُولٰئِکَ عَلٰی ھُدًی مِّنْ ...رَّبِّھِمْ اور یہ اصحاب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم خداوند کریم کی طرف سے نجات پا چکے ہیں ...وَ اُولٰئِکَ ھُمُ الْمُفْلِحُوْنَ۔

جب قرآن کریم سے ثابت ہو چکا کہ اصحاب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم اطاعت اللہ اور ...اطاعت مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم میں صحیح تھے اور اللہ تعالےٰ نے ان کے حق میں آیت ...تطہیر نازل فرما کر ان کے ظاہر کو پاک فرمایا اور آیت ...ن کے شان میں نازل

فرما کر باطن صاف کر دیا اور آیت تحریم نازل فرما کر اصحاب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے ظاہر و باطن کو منور فرما دیا اور اللہ اور اس کے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی معیت سے ان کی شان کو بلند فرما کر صراط مستقیم کی ہدایت والی سند قرآن کریم میں درج فرما دی اور امت مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم میں اول المسلمین و اول المومنین ہونے کا ان کو شرف بخشا پھر مسلمین ومومنین کے لئے اعمال صالحہ کا ہونا بھی ضروری تھا اس لئے پہلے انسانی اعمال کا نقشہ بنایا پھر اصحاب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے اعمال صالحہ کا نقشہ بھی قرآن مجید میں کھینچ کر ان کے شان کو دوبالا فرمایا۔

چونکہ اللہ تعالے نے مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کو جب اسلام و ایمان سے سرفراز فرمایا اور ان کو ثابت قدم رکھنا اپنے ذمے لیا تو بعد از رب کریم نے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے ایمان و اعمال صالحہ کا نقشہ کھینچ کر ان کی فلاح تحریری قرآن کریم میں درج فرما دی تاکہ ان کے متعلق کسی قسم کا شک نہ رہ جائے اور منکرین وکفار کے کَمَآ اٰمَنَ السُّفَهَاءُ کا پورا جواب ہو جائے کہ جن کو تم سفہاء کہتے ہو وہ میرے نزدیک ایماندار اور فلاح پانے والے ہیں ارشاد الٰہی ہے۔

اصحاب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے اعمال کا نقشہ

المومنون ۱۸/۱ } قَدْ اَفْلَحَ الْمُؤْمِنُوْنَ الَّذِيْنَ هُمْ فِىْ صَلٰوتِهِمْ خَاشِعُوْنَ وَالَّذِيْنَ هُمْ عَنِ اللَّغْوِ مُعْرِضُوْنَ وَالَّذِيْنَ هُمْ لِلزَّكٰوةِ فَاعِلُوْنَ وَالَّذِيْنَ هُمْ لِفُرُوْجِهِمْ حَافِظُوْنَ اِلَّا عَلٰٓى اَزْوَاجِهِمْ اَوْ مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُهُمْ فَاِنَّهُمْ غَيْرُ مَلُوْمِيْنَ فَمَنِ ابْتَغٰى وَرَاءَ ذٰلِكَ

...ولٰئِکَ ھُمُ العَادُوْنَ وَالَّذِیْنَ ھُمْ لِاَمَانٰتِہِمْ وَعَہْدِھِمْ رَاعُوْنَ

...لَّذِیْنَ ھُمْ عَلٰی صَلَوٰتِہِمْ یُحَافِظُوْنَ اُولٰئِکَ ھُمُ الْوَارِثُوْنَ الَّذِیْنَ

...ثُوْنَ الْفِرْدَوْسَ ھُمْ فِیْھَا خٰلِدُوْنَ ٥

ضرور نجات پائی ان ایمان والوں نے جو اپنی نمازوں میں خشوع کرنے والے ہیں اور
...ہ لوگ جو بے فائدہ باتوں اور کاموں سے روگرداں ہیں۔ اور وہ لوگ جو زکوٰۃ ادا
...رنے والے ہیں اور وہ لوگ جو اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کرنے والے ہیں مگر اپنے ازواج
...پر یا لونڈیوں پر تو بے شک وہ لائق ملامت نہیں پھر جس شخص نے اس کے سوائے
...خواہش کی تو یہی حد سے گزرنے والے ہیں اور وہ لوگ جو اپنی امانتوں اور وعدے کی
...رعایت کرنے والے ہیں اور وہی لوگ اپنی نمازوں پر حفاظت کرتے ہیں یہی لوگ وہ
...جنت الفردوس کے وارث ہیں اور وہ اس میں ہمیشہ رہنے والے ہیں۔

اس آیۂ کریمہ میں رب کریم نے ان لوگوں کا بالذات نقشہ کھینچا ہے جو مصطفےٰ
صلے اللہ علیہ وسلم کے روبرو ایمان لائے۔

مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے اصحاب جن کو مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے کلمہ
پڑھایا ہے وہ ایماندار ہیں۔

۱۔ وہ اپنی نمازوں میں خشوع کرنے والے ہیں۔

۲۔ وہی اصحاب بُری باتوں اور بُرے کاموں سے متبرا ہیں نہ کسی کو تبرا کرتے ہیں
اور نہ ہی سب کرتے ہیں۔

۳۔ اصحاب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم مال زکوٰۃ بھی ادا کرتے ہیں۔

۴۔ اصحاب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم زنا سے بچنے والے ہیں۔

۵- امانت میں خیانت بھی نہیں کرتے۔

۶- اپنے وعدے کو سچا کرتے ہیں۔

۷- اصحاب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم تمام نمازیں اپنے اپنے اوقات میں ادا کرتے ہیں۔

۸- ان اصحاب کے لیے رب العزت نے جنت الفردوس مقرر فرما دیا ہے۔

اصحاب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کو رب کریم نے ایمان دار اور نمازوں میں خشوع کرنے والے اور نمازوں کو پابندی سے پڑھنے والے لغو باتوں اور کاموں سے گریز کرنے والے اور زکوٰۃ ادا کرنے والے اور زنا سے بچنے والے امانتدار و عہد کو ایفا کرنے والے خداوندی فلاح کے سند یافتہ جنت الفردوس کے باشندے فرمائے اور منکرین ان کو برا کہیں برا لکھیں ان کے متعلق برا عقیدہ رکھیں تو ایسے لوگ قرآن کریم کے صراحتہً منکرین ہیں جن کا شان نص قرآنی سے ثابت ہو چکا اور کسی کی طاقت نہیں کہ کوئی شخص خداوندی کتاب میں رخنہ اندازی کی کوشش کرے اور نہ ہی کر سکتا ہے۔

مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے اصحاب کی صفات حمیدہ قرآن کریم میں تحریر فرما دیے اور ان کو تحریری نجات بھی لکھ دی اور ساتھ ہی ان کے لیے جنت الفردوس کی خوشخبری بھی سنا دی اور بعد ازاں قانون مقرر فرما کر قرآن کریم میں درج کر دیا کہ اگر تم تمام اے امت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ایسے ہی ایمان لائے اور ایسے ہی ان کے قدم بقدم چلے تو تم بھی ہدایت پہ ہو ورنہ اسلام و ایمان سے دور ہو جاؤ گے۔ کیونکہ صحابہ کے حق میں فَاِنْ اٰمَنُوْا بِمِثْلِ مَآ اٰمَنْتُمْ بِهٖ فَقَدِ اهْتَدَوْا شہادۃ خداوندی کافی ہے۔

صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین اور رات کا قیام

اِنَّ رَبَّکَ یَعۡلَمُ اَنَّکَ تَقُوۡمُ اَدۡنٰی مِنۡ ثُلُثَیِ الَّیۡلِ وَ نِصۡفَہٗ
مزمل ۲ وَ ثُلُثَہٗ وَ طَآئِفَۃٌ مِّنَ الَّذِیۡنَ مَعَکَ ؕ وَ اللّٰہُ یُقَدِّرُ الَّیۡلَ وَ النَّہَارَ ؕ
عَلِمَ اَنۡ لَّنۡ تُحۡصُوۡہُ فَتَابَ عَلَیۡکُمۡ فَاقۡرَءُوۡا مَا تَیَسَّرَ مِنَ الۡقُرۡاٰنِ ؕ

بے شک آپ کا رب جانتا ہے کہ آپ تقریباً دو تہائی حصے رات کے قیام فرماتے ہیں اور آدھی رات اور تیسرا حصہ رات کا اور ایک جماعت آپ کے ساتھیوں کی بھی اور اللہ تعالے ہی دن رات کا اندازہ جانتا ہے۔ خداوند کریم کو یہ بات عیاں ہو گئی کہ تم پھر گو رات کو نہ گھیر سکو گے تو اس نے تم پر رجوع کیا پھر جو قرآن کریم سے آسان ہو تم پڑھو

صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کا حفاظت سے نماز ادا کرنے کی خداوندی شہادت

وَ ھٰذَا کِتٰبٌ اَنۡزَلۡنٰہُ مُبٰرَکٌ مُّصَدِّقُ الَّذِیۡ بَیۡنَ
الانعام ۱۱ یَدَیۡہِ وَ لِتُنۡذِرَ اُمَّ الۡقُرٰی وَ مَنۡ حَوۡلَہَا ؕ
وَ الَّذِیۡنَ یُؤۡمِنُوۡنَ بِالۡاٰخِرَۃِ یُؤۡمِنُوۡنَ بِہٖ وَ ہُمۡ عَلٰی صَلَاتِہِمۡ
یُحَافِظُوۡنَ ۝

اور یہ کتاب ہے ہم نے اس کو نازل فرمایا ہے بابرکت ہے تصدیق کرنے والی ہے جو اس کے آگے ہے تاکہ ڈرائیں آپ مکے والوں کو اور جو اس کے ارد گرد ہیں اور جو لوگ آخرت کے ساتھ ایمان لاتے ہیں اس کے ساتھ بھی ایمان رکھتے ہیں اور وہی ایمان دار اپنی نمازوں کی حفاظت کرتے ہیں (قضا نہیں کرتے)

اصحاب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے مقابلین بے ایمان اور حرام خور اور بے دین ہوتے تھے

التوبۃ ۱۰ / ۴ } قَاتِلُوا الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَلَا بِالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَلَا يُحَرِّمُوْنَ مَا حَرَّمَ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ وَلَا يَدِيْنُوْنَ دِيْنَ الْحَقِّ مِنَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ حَتّٰى يُعْطُوا الْجِزْيَةَ عَنْ يَّدٍ وَّهُمْ صٰغِرُوْنَ ۔

ان لوگوں سے تم جنگ کرو جو اللہ تعالٰے اور قیامت کے دن کے ساتھ ایمان نہیں رکھتے اور نہ ہی وہ اس چیز کو حرام جانتے ہیں جو اللہ اور اس کے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے حرام کیا اور یہ اہل کتاب دین حق کو نہ ہی دین سمجھتے ہیں۔ یہاں تک (ان سے جنگ کرو) کہ وہ اپنے ہاتھ سے ذلیل ہو کر جزیہ ادا کریں۔

اس آیت کریمہ میں رب کریم نے اصحاب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے پانچ صفات طیبہ بیان فرمائے۔

۱۔ اصحاب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم خدائی و رسولی ایماندار ہیں اور ان کے اعداء خداوند کریم اور قیامت کے باغی ہیں۔

۲۔ اصحاب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے اعداء اللہ تعالٰے اور اس کے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے حرام کردہ کو حرام نہیں جانتے۔

۳۔ اصحاب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے اعداء دین حق سے دور ہیں۔

۴۔ اعداء اصحاب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم بعض اہل کتاب یعنی یہود و نصاریٰ کے ہم عقیدہ ہیں۔

۵۔ اعداء اصحاب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم مسلمانوں کو جزیے کا حکم خداوندی ہوا کیونکہ وہ ذلیل ہیں۔ اس مذکورہ آیت خداوندی کا صریح حکم خداوندی ہر مسلمان خود سمجھ سکتا ہے۔

صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم کو جنگ کی تیاری کا حکم

وَاَعِدُّوْا لَهُمْ مَّا اسْتَطَعْتُمْ مِّنْ قُوَّةٍ وَّمِنْ رِّبَاطِ الْخَيْلِ
الانفال ۸/۶۰ تُرْهِبُوْنَ بِهٖ عَدُوَّ اللّٰهِ وَعَدُوَّكُمْ وَاٰخَرِيْنَ مِنْ
دُوْنِهِمْ لَا تَعْلَمُوْنَهُمْ اَللّٰهُ يَعْلَمُهُمْ وَمَا تُنْفِقُوْا مِنْ شَيْءٍ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ
يُوَفَّ اِلَيْكُمْ وَاَنْتُمْ لَا تُظْلَمُوْنَ ۝

اور اے اصحاب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم تم کفار کے لئے تیاری کرو جو تم میں طاقت ہو گھوڑے باندھ باندھ کر اللہ کے دشمنوں اور اپنے دشمنوں کو تم اس کے ساتھ رعبؓ الو- اور باقی جو ان کے ماسوا ہیں تم ان کو نہیں جانتے اللہ تعالےٰ ان کو جانتا ہے اور جو تم اللہ تعالےٰ کے راستے میں خرچ کرو گے تمہیں پورا دیا جائیگا اور تم کم نہ دیے جاؤ گے۔

اس آیت کریمہ خداوندی سے کئی مطالب ثابت ہوئے۔

۱۔ اصحاب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کو اجتماعی طاقت سے تیاری کرنے کا حکم خداوندی راہپوں کو تیار کیا جاتا ہے بیگانوں سے یہ تعلق نہیں ہوتا۔

۲۔ ہر اصحابی کو اس کی طاقت کے موافق تیار رہنے کا حکم خداوندی۔

۳۔ اصحاب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے گھوڑے بھی خداوندی جہاد کے لئے ہی تھے دنیاوی طمع کے لئے نہ تھے۔

۴۔ اصحاب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کا کفار و مشرکین و منافقین پر ایمانی رعب ثابت ہوا جو شہادت خداوندی ثابت فرما رہی ہے۔

۵۔ اصحاب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کفار و مشرکین و منافقین کے دشمن تھے۔

۶ - جو اصحاب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے دشمن تھے وہی رب کریم کے بھی دشمن تھے۔

۷ - اصحاب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے دشمنوں کو اللہ تعالےٰ نگاہ نفرت سے دیکھتا ہے جو لَا تَعْلَمُوْنَهُمْ اَللّٰهُ يَعْلَمُهُمْ سے واضح ہے۔

۸ - اصحاب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے جو کچھ اپنی تمام زندگی میں خرچ فرمایا اللہ تعالےٰ ان کو دنیا و عقبیٰ میں بہتر بدلہ عنایت فرمائے گا۔

۹ - اصحاب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے تمام زندگی کے خرچ کرنے میں اللہ تعالےٰ ایک ذرہ بھر بھی ان کو کم نہ دے گا۔

اپنے کو جب کوئی اپنا کسی دشمن کے مقابلے میں کھڑا کرتا ہے تو اپنا اس کو تھپکی دیتا ہے اور ابھارتا ہے اور دشمن کو ڈراتا ہے اور بھسلاتا ہے رب کریم نے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کو کفار سے جنگ کے لیے تھپکی دی اور مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کو فرمایا کہ آپ اپنے صحابہ کرام کو جنگ کے لیے ابھاریئے معلوم ہوا اصحاب کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کا رب کریم بھی اپنا اور خیر خواہ تھا اور مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم بھی صحابہ کرام کے اپنے اور مددگار تھے۔

اصحاب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کو کفار و منافقین سے جنگ کا خدائی حکم

الانفال ۵/۹ { وَقَاتِلُوْهُمْ حَتّٰى لَا تَكُوْنَ فِتْنَةٌ وَّيَكُوْنَ الدِّيْنُ كُلُّهٗ لِلّٰهِ فَاِنِ انْتَهَوْا فَاِنَّ اللّٰهَ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ

اور ان کفار سے جنگ کرو یہاں تک کہ فساد نہ رہ جائے اور ہو جائے دین سب کا سب اللہ کے لیے پھر اگر رک جائیں وہ تو بے شک اللہ تعالےٰ جو تم عمل کرتے ہو دیکھنے والا ہے۔

۱۔ اس آیۂ کریمہ میں رب کریم نے اصحاب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کو کفار و منافقین سے جنگ کرنے کا حکم یہاں تک جاری فرمایا کہ جب تک کہ فساد کا خاتمہ نہ ہو جائے تم جنگ کو بند نہ کرو۔

۲۔ تمہارے اس جنگ کا نتیجہ یہ ہوگا کہ تمام روئے زمین میں صرف خداوند کریم کا دین باقی رہ جائے گا۔

مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے اصحاب معاذ اللہ اگر منکرین کی جماعت ہوتے تو اللہ تعالےٰ ان کو مشرکین و کفار و منافقین کی جماعت کے ساتھ جنگ کرنے کا حکم نہ فرماتا اور نہ وہ مشرکین و کفار سے مقابلہ کرتے بلکہ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کو یا اہل بیت رضوان اللہ علیہم اجمعین کو خطاب ہوتا کہ تم پہلے اپنی جماعت متبعین سے فساد کو نکالو پھر حق کی وساطت سے رب کریم فساد کو مٹانا چاہتا ہے ان کو ہی اگر فسادی ہونے کا فتویٰ دے دیا جائے گا تو معاذ اللہ آیۂ مذکورہ فرمان خداوندی غلط ثابت ہوگی کہ اللہ تعالےٰ ان لوگوں کے ذریعے فساد کفر و نفاق کو مٹانا چاہتا ہے جو خود فسادی ہیں تو لازم آئے گا کہ رب کریم معاذ اللہ فساد کو مٹانا نہیں چاہتا بلکہ فساد برپا کرنا چاہتا ہے۔ حالانکہ یہ غلط ہے اور شان خداوندی کے حق میں یہ عقیدہ رکھنا کفر ہے۔ منافقین یا مشرکین نے مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی معیت میں کبھی کفار و مشرکین سے جہاد نہیں کیا جو خود منافق یا مشرک ہے وہ ایمان اور دین کی ہمدردی میں کیسے کفار و منافقین سے مقابلہ کرے گا اور ایسا ہونا محال و ناممکن اور اگر کوئی متعصب کرے کہ منافقین یا کفار مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی حمایت میں کفار و منافقین سے جنگ کرتے رہے تو ایسے شخص کو ذی شعور انسان عقل کا کوتاہ کہے گا۔

اصحاب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کو مشرکین سے جنگ کرنے کا خدائی حکم

وَقَاتِلُوا الْمُشْرِكِينَ كَافَّةً كَمَا يُقَاتِلُونَكُمْ كَافَّةً وَاعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ مَعَ الْمُتَّقِينَ ۝ التوبۃ ۵/۱۰

اور تم اے اصحاب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم مشرکین سے پوری طرح جنگ کرو جیسا کہ وہ تمہارے ساتھ پوری طرح جنگ کرتے ہیں اور جان لو کہ اللہ تعالےٰ ڈرنے والوں کے ساتھ ہے۔

موافقین ومخالفین کی کتب تاریخ اور احادیث صحیحہ سے ثابت ہو چکا کہ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب رضوان اللہ علیہم اجمعین نے مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی معیت میں کفار سے کئی جنگ لڑے خصوصاً خلفاء اربعہ رضوان اللہ علیہم اجمعین نے تو جنگوں میں آپ سے شمولیت کر کے اپنی مالوں اور جانوں کو خداوند کریم کے راہ میں قربان کر کے یہ بھی خداوندی ارشاد کے موافق اعمال صالحہ سے بہت بڑا عمل کیا اور یہ حقیقتہً جہاد فی سبیل ہے جس کو مسلمان بلند نگاہ سے دیکھتا ہے اور یہ جہاد فی سبیل اللہ خواص کو نصیب ہوتا ہے جیسا کہ اصحاب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کو جان ومال واولاد سے فی سبیل اللہ کا موقعہ رب کریم نے حضور کی معیت میں عطا فرمایا جماعت منکرین سے کوئی بھی مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی معیت میں نہ جاتا تھا اگر ان کو غازی فی سبیل اللہ کا مقام حاصل ہوتا تو وہ منکرین نہ جاتے۔

پھر اس آیۃ کریمہ میں رب کریم نے اصحاب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کو ایمانی خطاب فرمایا کہ تم مشرکین سے جنگ کرو اور معاذ اللہ اگر انہی پر فتویٰ شرک لگا دیا جائے تو اس کا مطلب یہ ہوگا کہ مشرکین سے جہاد کرنے والا کوئی نہیں تھا اور مصطفےٰ صلے اللہ

وسلم کی زندگی کے جہاد کا مسئلہ ہی ختم ہو جاتا ہے اور سب جھوٹ ثابت ہوتا ہے اور
کہا جائے کہ اس سے مراد حضرت علی المرتضیٰ ہیں تو حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالےٰ عنہ
چاہیئے تھا کہ اصحاب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کو ساتھ نہ لے جاتے یا حضور صلے اللہ علیہ
وسلم ان کو ساتھ لے جاتے بلکہ خود ہی اور معیت علی المرتضیٰ میں ہی جنگ لڑتے حالانکہ آپ
اپنے اصحاب کی معیت میں کفار سے مقابلہ فرماتے رہے اور پھر کفار مکہ کے ساتھ پہلے اصحاب
مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کا ہی جنگ ہوا۔

اصحاب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کو مہاجرین مجاہدین فی سبیل اللہ کا عند اللہ درجہ

التوبۃ ۳/۱۰ اَلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَهَاجَرُوْا وَجٰهَدُوْا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ بِاَمْوَالِهِمْ
وَاَنْفُسِهِمْ اَعْظَمُ دَرَجَةً عِنْدَ اللّٰهِ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْفَآئِزُوْنَ
یُبَشِّرُهُمْ رَبُّهُمْ بِرَحْمَةٍ مِّنْهُ وَرِضْوَانٍ وَّجَنّٰتٍ لَّهُمْ فِیْهَا نَعِیْمٌ
مُّقِیْمٌ خٰلِدِیْنَ فِیْهَآ اَبَدًا اِنَّ اللّٰهَ عِنْدَهٗٓ اَجْرٌ عَظِیْمٌ ۝

اور جو لوگ ایمان لائے اور انہوں نے ہجرت کی اور انہوں نے اپنے مالوں اور جانوں
سے اللہ تعالےٰ کے راستے میں جنگ کیا اللہ تعالےٰ کے نزدیک بہت بڑا درجہ رکھتے ہیں اور
یہی وہ ترقی کرنے والے ہیں اللہ تعالےٰ ان کو اپنی رحمت اور رضامندی کی خوشخبری دیتا
ہے اور ان کے لئے باغات تیار ہیں جن میں دائمی نعمت ہے۔

الانفال ۱۰/۱۰ اِنَّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَهَاجَرُوْا وَجٰهَدُوْا بِاَمْوَالِهِمْ
وَاَنْفُسِهِمْ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ وَالَّذِیْنَ اٰوَوْا وَّنَصَرُوْٓا
اُولٰٓئِكَ بَعْضُهُمْ اَوْلِیَآءُ بَعْضٍ وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَلَمْ یُهَاجِرُوْا مَا

لَکُمۡ مِّنۡ وَّلَایَتِہِمۡ مِّنۡ شَیۡءٍ حَتّٰی یُہَاجِرُوۡا ۔

بے شک جو لوگ ایمان لائے اور انہوں نے ہجرت کی اور اپنے مالوں اور جانوں سے اللہ تعالٰے کے راستے میں جہاد کیا اور جن لوگوں نے جگہ دی اور مدد کی یہی ہیں کہ ان کا بعض بعض کا مدد کرنے والا ہے اور جو لوگ ایمان لائے اور انہوں نے ہجرت نہیں کی ان کے لیے ان کی دوستی سے کچھ نہیں حتّٰی کہ وہ ہجرت کریں۔

۱۔ اس آیۂ کریمہ میں ربّ العزت نے مہاجرین و مجاہدین مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم کے ایماندار ہونے کی شہادت بیان فرمائی۔

۲۔ اصحاب مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم کا ہجرت کرنا رب کریم کو منظور ہوا اور خصوصاً معیت میں ہجرت کرنے والے کا شان عند اللہ بہت بڑا ثابت ہوا۔

۳۔ آپس میں تمام اصحاب و اہل بیت علیہم السلام ایک دوسرے کے معاونین تھے۔

وعدۂ خداوندی کہ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے ہاتھوں کفار و منافقین کو ذلیل کرے گا

قَاتِلُوۡہُمۡ یُعَذِّبۡہُمُ اللّٰہُ بِاَیۡدِیۡکُمۡ وَ یُخۡزِہِمۡ وَ یَنۡصُرۡکُمۡ عَلَیۡہِمۡ وَ یَشۡفِ صُدُوۡرَ قَوۡمٍ مُّؤۡمِنِیۡنَ ۔ ﴿التوبۃ ۱۰ / ۲﴾

اے اصحاب مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم تم کفار سے جنگ کرو اللہ تعالٰے تمہارے ہاتھوں سے انہیں عذاب کرے گا اور ذلیل کرے گا اور ان پر تمہاری مدد کرے گا اور قوم مومنین کے سینوں کو شفا دے گا۔

اصحاب مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم جب خداوندی ارشاد سے کفار و مشرکین و منافقین کے مقابلے کے لئے نکلتے تو رب کریم ان کو تھپکی دیتا جیسا کہ قرآن کریم میں تحریر ہے۔

اصحاب مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم کو خداوند کریم کا تھپکی دینا

ال عمران ۴/۱۴ } وَلَا تَهِنُوا وَلَا تَحْزَنُوا وَاَنْتُمُ الْاَعْلَوْنَ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ۔

اور تم ہمت نہ ہارو اور نہ غم کھاؤ اور تم ہی بلند ہو بیہ کہ تم ایماندار ہو۔

محمد ۲۶/۴ } فَلَا تَهِنُوا وَتَدْعُوْا اِلَى السَّلْمِ وَاَنْتُمُ الْاَعْلَوْنَ وَاللّٰهُ مَعَكُمْ وَلَنْ يَّتِرَكُمْ اَعْمَالَكُمْ ۔

سو تم ہمت نہ ہارو اور صلح کی طرف نہ بلاؤ اور تم ہی بلند ہو اور اللہ تعالےٰ تمہارے ساتھ ہے اور تمہارے اعمال کو ہرگز کم نہ کرے گا۔

اس آیت کریمہ میں رب کریم نے اصحاب مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم کو تھپکی دی کہ اے اصحاب مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم ہمت نہ ہارنا۔

۱۔ فَلَا تَهِنُوا رب کریم کا ارشاد جس کو ہو جائے وہ کبھی ہمت نہیں ہار سکتا اور یہ کلمہ بھی اپنوں کو کہا جاتا ہے دشمنوں کو نہیں کہا جا سکتا اور فلا تهنوا فرمانے والے کا شان ہے۔ اِنَّمَاۤ اَمْرُهٗۤ اِذَاۤ اَرَادَ شَيْـًٔا اَنْ يَّقُوْلَ لَهٗ كُنْ فَيَكُوْنُ اور رب کریم نے دوسرا خطاب اصحاب مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم کو فرمایا۔

۲۔ وَتَدْعُوْا اِلَى السَّلْمِ کفار و منافقین کو صلح کی دعوت مت دو کیونکہ وہ تمہارے دشمن ہیں کو بھی تم تقیے کو زیادہ استعمال کرتے ہو لیکن خدا الحق بات کرنا کہ یہ حیلہ و دشمن

کا طریقہ ہے یا دشمنی کا جب رب کریم فرمائے کفار و منافقین سے صلح نہ کرنا کیونکہ فتح تمہاری ہے تمہی بلند ہو کیونکہ خداوند کریم تمہارے ساتھ ہے اور تمہارے اعمال کو رب کریم ترقی دیگا تم کو بہتر نہیں رہنے دے گا تو پھر کیا صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کبھی شکست کھا سکتے ہیں جن کو رب کریم نے اَنۡتُمُ الۡاَعۡلَوۡنَ فرما دیا کہنے کہ معاذ اللہ رب کریم نے بھی دھوکہ دیا تم معاذ اللہ یہ کبھی ہو نہیں سکتا اور نہ ہی صحابہ کرام معاذ اللہ مغلوب ہو سکتے ہیں اور نہ ہی کبھی مغلوب ہوئے اور انشاء اللہ العزیز نہ ہی ان کے اعمال صالحہ میں کمی آسکتی ہے ہاں اعمال صالحہ کی بربادی ان کے دشمن کی ہے اوّل تو رب کریم صحابہ کرام کے دشمنوں کو اعمال صالحہ کی توفیق ہی نہیں دیتا تو ان دونوں آیتوں میں رب کریم نے مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھی اصحاب کو دشمنوں کے مقابلے میں تھپکی دی جن کو رب کریم تھپکی دینے والا ہے وہ کب کمزور ہو سکتے ہیں حضرت موسیٰ علیہ السلام کو رب کریم لَا تَخَفۡ فرما کر ان کے خوف کو فوراً دور فرما دے وہی خداوند اصحاب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کو وَلَا تَحۡزَنُوۡا فرما دے تو ان کے دلوں سے دنیا و عقبیٰ کا غم دور فرما دے یہ خداوندی طاقت ہے اور اصحاب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کو جب رب کریم نے فرما دیا اَنۡتُمُ الۡاَعۡلَوۡنَ وَاللّٰهُ مَعَكُمۡ تم بلند ہو کیونکہ اللہ تمہارے ساتھ ہے جن کی معیت میں خداوندی معیت ہو اور وہ بلند کرنے والا ہو تو ان کو دنیا کی کوئی طاقت پست نہیں کر سکتی چنانچہ ان کو خلافت مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم سے نوازا اور ان کے ہاتھوں کفار کو شکست دے کر ممالک اسلامیہ کا قیام فرمایا جن کو آج تک کوئی کافر نہیں مٹا سکا جن کے مسلمان بنائے ہوئے کفر کی طرف مائل نہیں ہو سکتے وہ خود معاذ اللہ کیسے کفر و نفاق کی طرف

مائل ہو سکتے ہیں کیونکہ خداوند کریم کی معیت عروج کی طرف لے جا رہی ہے۔
غیر اللہ ان کو پستی کی طرف کھینچے تو وہ کبھی کامیاب نہیں ہو سکتے یعاذ اللہ ان
کے دل ایمان میں اگر شک ہوتا تو خداوند کریم ان کو فَلَا تَهِنُوا سے کبھی تھپکی نہ
دیتا اور جن کو خداوند کریم کی تھپکی مل چکی وہ دنیا و عقبیٰ میں کبھی پسپا اور کمزور
نہیں ہو سکتا فتدبر ولا تزل

الاحزاب ۲۱/۳ } وَكَفَى اللّٰهُ الْمُؤْمِنِيْنَ الْقِتَالَ وَكَانَ اللّٰهُ قَوِيًّا عَزِيْزًا
اور جنگ کے لیے مومنین کو اللہ ہی کافی ہے اور اللہ تعالےٰ بڑی

قوت والا غالب ہے۔

جنگ میں جن کو رب کریم کفایت فرمائے وہ کبھی کمزور نہیں ہو سکتے۔
یہ رب کریم نے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کو تیسری تھپکی دی۔

ال عمران ۴/۵ } بَلِ اللّٰهُ مَوْلٰكُمْ وَهُوَ خَيْرُ النّٰصِرِيْنَ۔
اللہ تعالےٰ تمہارا مددگار ہے اور وہ بہتر ہے مدد کرنے والوں کا۔

یہ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کو رب کریم کی چوتھی تھپکی ہے۔

محمد ۲۶/۱ } ذٰلِكَ بِاَنَّ اللّٰهَ مَوْلَى الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَاَنَّ الْكٰفِرِيْنَ لَا
مَوْلٰى لَهُمْ۔

یہ اس لئے کہ اللہ تعالےٰ ایمان والوں کا مددگار ہے اور کافروں کا کوئی مددگار
نہیں۔

یہ رب کریم نے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کو پانچویں تھپکی دی۔

الانفال ۱۰/۹ } يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اِذَا لَقِيْتُمْ فِئَةً فَاثْبُتُوْا

وَاذْكُرُوا اللّٰهَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ۔

اے ایمان والو! جب تم کفار کی جماعت کے مقابلے میں آجاؤ تو ثابت قدم رہو اور اللہ تعالیٰ کو یاد کرو تاکہ تم نجات پاؤ۔

خدائی شہادت کہ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین جنگ کے لئے کفار و منافقین سے ڈرتے نہ تھے

ال عمران ۴/۱۸ } لِلَّذِيْنَ اَحْسَنُوْا مِنْهُمْ وَاتَّقَوْا اَجْرٌ عَظِيْمٌ ○ اَلَّذِيْنَ قَالَ لَهُمُ النَّاسُ اِنَّ النَّاسَ قَدْ جَمَعُوْا لَكُمْ فَاخْشَوْهُمْ فَزَادَهُمْ اِيْمَانًا وَّقَالُوْا حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ فَانْقَلَبُوْا بِنِعْمَةٍ مِّنَ اللّٰهِ وَفَضْلٍ لَّمْ يَمْسَسْهُمْ سُوْٓءٌ وَّاتَّبَعُوْا رِضْوَانَ اللّٰهِ وَاللّٰهُ ذُوْ فَضْلٍ عَظِيْمٍ ○

اس آیت کریمہ میں رب کریم نے اصحاب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی بہادری بیان فرمائی۔

ا۔ اصحاب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کو کفار کہتے ہیں کہ تمہارے مخالفین تمہارے عناد و مقابلے کے لئے سوچا ئیٹیاں اور انجمنیں تیار کر رہے ہیں تم ان سے ڈر جاؤ تو رب کریم نے ان کی شہادت دی کہ کفار کے اس کلام سے اصحاب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے ایمان ترقی کرتے ہیں ڈرتے نہیں کیونکہ اصحاب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم جواب دیتے ہیں۔

۲- حَسْبُنَا اللّٰہُ وَنِعْمَ الْوَکِیْلُ ہمیں اللہ ہی کافی ہے اور ہمارا بہت اچھا وکیل ہے

۳- اللہ تعالےٰ نے اصحاب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کو فتح عطا فرمائی یہ ان کے ایماندار ہونے کا نتیجہ ہے اور یہ اللہ تعالےٰ کے فضل کی دلیل ہے۔

۴- ان کو کفار کے مال غنیمت سے حصہ ملا اگر ان کے ایمان میں شک ہوتا تو رب کریم ان کو کفار کے مال غنیمت سے ان کو حصہ نہ دلواتا۔

۵- اصحاب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالےٰ کی رضامندی کی اتباع کی ہے۔

۶- اللہ تعالےٰ کا اصحاب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم پر بہت بڑا فضل ہے۔

۷- اس آیۃ کریمہ سے بھی ثابت ہوا کہ مخالفین اصحاب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی مخالفت کرنے سے اللہ تعالےٰ نے اصحاب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے ایمانوں کو اور مضبوط فرماتا ہے اور ترقی دیتا ہے۔ مخالفین کی مخالفت سے اصحاب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے ایمانوں میں کچھ کمی نہیں آتی۔ یہ خدائی شہادت ہے ان کی زبانی بات نہیں۔

صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے جان و مال کی قربانی قبول

خدائی شہادت کہ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھیوں نے اپنا جان و مال فی سبیل اللہ قربان کیا

لٰکِنِ الرَّسُوْلُ وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا مَعَهٗ جٰهَدُوْا بِاَمْوَالِهِمْ وَاَنْفُسِهِمْ وَاُولٰٓئِكَ لَهُمُ الْخَیْرٰتُ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ اَعَدَّ اللّٰهُ لَهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِیْنَ فِیْهَا ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِیْمُ ۝ (التوبۃ ۱۰/۱۱)

لیکن رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اور جو لوگ آپ کے ساتھ ایمان لائے انہوں نے اپنے مالوں اور جانوں سے جہاد کیا اور یہی ہیں جن کے لیے بھلائیاں ہیں اور یہی وہ نجات پانے والے ہیں ان کے لیے اللہ تعالےٰ نے جنت تیار فرمائے ہیں جن کے نیچے نہریں بہتی ہیں یہی وہ بہت بڑا رتبہ ہے۔

رب کریم نے آیۂ مذکورہ میں آٹھ مطالب ارشاد فرمائے۔

۱۔ رسالت مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کا ثبوت۔

۲۔ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ رہنے والے تمام ایماندار ہیں۔

۳۔ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھیوں نے اپنے ذاتی اموال خرچ کر کے جہاد فی سبیل اللہ کیا۔

۴۔ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے تمام ساتھیوں نے بالذات جہاد فی سبیل اللہ کیا۔

۵۔ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی معیت میں جنگ کرنے والوں کا جہاد میں جان و مال استعمال کرنا خداوند کریم کے نزدیک نیکی میں درج ہے جو قابل قبول ہے۔

۶۔ مذکورہ اعمال کی بنا پر مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے تمام غازی دنیا و عقبیٰ میں ناجی ہیں۔

۷۔ اللہ تعالےٰ نے ان کے لئے نہری باغات تیار فرمائے ہیں جس سے نکالے نہ جائیں گے۔

۸۔ اللہ تعالےٰ کی طرف سے اصحاب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے لیے یہ مذکورہ رتبہ بہت بڑا ہے۔

اصحاب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے غزوات سے خداوند کریم کی رضامندی کیونکہ وہ دل سے کھرے تھے

۱۔ الفتح ۲۶/۲ } لَقَدْ رَضِيَ اللّٰهُ عَنِ الْمُؤْمِنِيْنَ اِذْ يُبَايِعُوْنَكَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ فَعَلِمَ مَا فِيْ قُلُوْبِهِمْ فَاَنْزَلَ السَّكِيْنَةَ عَلَيْهِمْ وَاَثَابَهُمْ فَتْحًا قَرِيْبًا ۝

ضرور اللہ تعالےٰ مومنین سے راضی ہو گیا جب انہوں نے درخت کے نیچے آپ سے بیعت کی جو ان کے دلوں میں تھا اللہ کو معلوم ہو گیا تو اس نے ان پر تسلی نازل فرمائی اور ان کو جلدی فتح کا ثواب دیا۔

۲۔ المجادلہ ۲۸/۳ } رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوْا عَنْهُ اُولٰٓئِكَ حِزْبُ اللّٰهِ اَلَآ اِنَّ حِزْبَ اللّٰهِ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ۝

اللہ تعالےٰ اصحاب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم سے راضی ہو گیا اور وہ اللہ تعالےٰ سے راضی ہوئے یہی اللہ کا گروہ ہے خبردار بے شک اللہ کا ہی گروہ وہ نجات پانے والے ہیں۔

۳۔ البینۃ ۳۰/۱ } رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوْا عَنْهُ ذٰلِكَ لِمَنْ خَشِيَ رَبَّهٗ ۝

اللہ تعالےٰ اصحاب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم سے راضی ہو گیا اور وہ اللہ تعالےٰ سے رضی ہوتے یہ اس شخص کے لئے ہے جو اپنے رب کریم سے ڈرا۔

ان مذکورہ بالا آیات میں رب کریم نے اصحاب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کو اپنی رضامندی

فرمادی" تا کہ سند ہے اب ان کو دنیا سے لے کر دخولِ جنت تک کوئی سرکاری یا
غیر سرکاری شخص حائل نہیں ہو سکتا اور گھر بیٹھے کہانیاں سنانے سے ان کا کچھ نقصان نہیں ہو سکتا۔

مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم کے مجاہدین اپنا جان و مال خداوند کریم کو فروخت کر چکے ہیں

التوبۃ ۱۱ ۱۴ اِنَّ اللّٰہَ اشْتَرٰی مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ اَنْفُسَہُمْ وَ
اَمْوَالَہُمْ بِاَنَّ لَہُمُ الْجَنَّۃَ یُقَاتِلُوْنَ فِیْ سَبِیْلِ
اللّٰہِ فَیَقْتُلُوْنَ وَیُقْتَلُوْنَ وَعْدًا عَلَیْہِ حَقًّا فِی التَّوْرٰىۃِ وَالْاِنْجِیْلِ
وَالْقُرْاٰنِ وَمَنْ اَوْفٰی بِعَہْدِہٖ مِنَ اللّٰہِ فَاسْتَبْشِرُوْا بِبَیْعِکُمُ الَّذِیْ
بَایَعْتُمْ بِہٖ وَذٰلِکَ ہُوَ الْفَوْزُ الْعَظِیْمُ اَلتَّآئِبُوْنَ
الْعٰبِدُوْنَ الْحٰمِدُوْنَ السَّآئِحُوْنَ الرّٰکِعُوْنَ السّٰجِدُوْنَ الْاٰمِرُوْنَ
بِالْمَعْرُوْفِ وَالنَّاہُوْنَ عَنِ الْمُنْکَرِ وَالْحٰفِظُوْنَ لِحُدُوْدِ اللّٰہِ
وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِیْنَ ۔

بے شک اللہ تعالٰے نے ایمان والوں سے ان کی جانوں اور مالوں کو جنت کے لیے
خرید لیا ہے اللہ کی راہ میں جنگ کرتے ہیں پھر وہ قتل کرتے ہیں اور قتل کیے جاتے ہیں"
(یہ) وعدہ اس پر توراۃ اور انجیل اور قرآن میں سچا ہے اور اللہ تعالٰے سے زیادہ وعدہ پورا
کرنے والا اور کون ہے تو تم نے جو اللہ کے بیع کی ہے خوشی مناؤ اور یہی وہ رتبہ بہت بڑا
ہے دیکھو صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین، توبہ کرنے والے ہیں عبادت کرنے والے ہیں خدا کی تعریف

کرنے والے ہیں روزہ رکھنے والے ہیں رکوع کرنے والے ہیں سجدہ کرنے والے ہیں نیکی کا حکم کرنے والے ہیں برے کاموں سے روکنے والے ہیں۔ خداوندی حدوں کو قائم کرنے والے ہیں ــــ یارسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم آپ ایمان لانے والوں کو خوش خبری سنا دیں۔

اس آیۃ کریمہ میں کئی مطالب رب کریم نے ارشاد فرمائے۔

اِشْتَرٰی ماضی کا صیغہ فرمایا تاکہ ثابت ہو جائے کہ خداوند کریم نے سودا کر لیا اور سودا انہی کا ہوا جو لوگ اس آیت کے نزول سے پہلے ایمان لا چکے اور اعمال صالحہ کر چکے اور وہ اصحاب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم ہی ہو سکتے ہیں اور مابعد کے آنے والے بالتبع اس حکم میں شامل ہوں گے اور یہ آیت اصحاب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے حق میں ہی نازل ہوئی۔

۱۔ اللہ تعالے نے اصحاب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی جانوں کو خرید لیا۔ اصحاب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم رضوان اللہ علیہم کی جانیں اب ان کے قبضے کی نہیں خدائی قبضے میں ہو چکیں۔

۲۔ اصحاب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے اموال کا بھی خدائی قبضہ ہے۔

۳۔ اصحاب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کا مقام رب کریم نے جنت مقرر فرما دیا ہے۔

۴۔ اصحاب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کا جہاد کرنا منظور و مقبول خداوندی ہو چکا۔

۵۔ اصحاب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم سے جو مقتول ہوگا وہ عنداللہ شہید اور اس کی شہادت عنداللہ مقبول۔

۶۔ اصحاب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم سے یہ خداوندی پانچوں وعدے رب کریم نے پہلے توراۃ و انجیل میں درج فرما دیے ہیں۔

اور یہی پانچوں وعدے رب کریم نے قرآن مجید میں صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے کھاتہ میں لکھ دیئے ہیں جن کو کوئی شخص مٹا نہیں سکتا۔

...ر جس شخص نے اللہ تعالیٰ نے سے اس وعدے کو پورا کر کے بیعت کر لی اس کو بشارت خداوندی ہے۔

...ر اصحاب مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وسلم کو یہ رتبہ خداوندی بہت بڑا ہے جو اور کسی امتی کو نہیں دیا گیا۔

...یہ مراتب اصحاب مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وسلم کو کیوں عطا ہوئے

کیونکہ یہ اصحاب مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وسلم

...) خداوند کریم کی طرف رجوع کرنے والے ہیں۔

ب) اصحاب مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وسلم خداوند کریم کی عبادت کرنے والے ہیں۔

ج) اصحاب مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وسلم خداوند کریم کی حمد کرنے والے ہیں۔

د) اصحاب مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وسلم دربار خداوندی میں زاری کرنے والے ہیں۔

...) اصحاب مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وسلم پکے نمازی ہیں۔

...ں) اصحاب مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وسلم نیکی کی تبلیغ کرتے ہیں۔

س) اصحاب مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وسلم ہر برائی سے روکتے ہیں۔

ط) اصحاب مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وسلم خداوندی حدود کا احترام کرتے ہیں خداوندی حدود سے تجاوز نہیں کرتے۔

ع) جو لوگ اصحاب مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے ان اوصاف بیان کردہ خداوندی کو تسلیم کرے ان کو بھی جنت کی بشارت خداوندی ہے۔

اس مذکورہ بالا آیت سے رب کریم نے ثابت کر دیا کہ اصحاب مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم کے جان ومال کا سودا رب کریم سے پکا ہو چکا اور ان کا یہ سودا خداوند کریم کے کبھی وعدہ میں درج ہو چکا مثلاً لوح محفوظ میں کتب سابقہ تورات وانجیل میں پھر قرآن کریم میں تو اب ان تمام وعدہ خداوندی کو کوئی مٹا نہیں سکتا۔ اب جو ان کے خلاف کہے گا وہ خدائی مجرم ہو گا۔

اصحاب مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم ہر اعمال صالحہ وناجیہ میں کیوں نہ کامیاب ہوتے جب ان کا رب کریم ان کو حلال کھانا عنایت فرماتا ہے اور ان کی کمائی بھی حلال ہوتی تھی تو ہر اعمال صالحہ میں وہ کیوں نہ ثابت قدم رہتے جیسا کہ ارشاد الٰہی ہے۔

مُصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کو خُدا کی طرف سے پاک راشن سپلائی ہوتا تھا

البقرہ ۲/۲۱ { یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا کُلُوْا مِنْ طَیِّبٰتِ مَا رَزَقْنٰکُمْ وَاشْکُرُوْا لِلّٰہِ اِنْ کُنْتُمْ اِیَّاہُ تَعْبُدُوْنَ۔

اے ایمان والو جو ہم نے تمہیں پاک رزق دیا ہے۔ اس سے کھاؤ اور اللہ تعالٰے کا شکریہ ادا کرو اگر تم خاص اسی کی عبادت کرتے ہو۔

المائدہ ۷/۱۱ { وَکُلُوْا مِمَّا رَزَقَکُمُ اللّٰہُ حَلٰلًا طَیِّبًا وَّاتَّقُوا اللّٰہَ الَّذِیْٓ اَنْتُمْ بِہٖ مُؤْمِنُوْنَ۔

اور تم اس چیز سے کھاؤ جو ہم نے تمہیں پاک رزق دیا ہے اور اللہ تعالٰے سے ڈرو جس کے ساتھ تم یقین رکھنے والے ہو۔

...حابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کی خوراک طیبہ تھی

وَرَزَقَكُمْ مِّنَ الطَّيِّبٰتِ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ۔

...لانفال ۹/۳ } اور تمہیں اللہ تعالٰے نے پاک رزق عطا فرمایا ہے تاکہ تم اس کا شکریہ ادا کرو۔

يَسْئَلُوْنَكَ مَاذَآ اُحِلَّ لَهُمْ قُلْ اُحِلَّ لَكُمُ الطَّيِّبَاتُ۔

...لمائدہ ۶/۱ } یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم آپ سے سوال کرتے ہیں کہ ان کے لئے

...سی شئی حلال ہے فرما دیجئے تمہارے لئے پاک چیزیں حلال کی گئی ہیں۔

فَكُلُوْا مِمَّا رَزَقَكُمُ اللّٰهُ حَلٰلًا وَّاشْكُرُوْا نِعْمَةَ اللّٰهِ

...النحل ۱۴/۱۴ } اِنْ كُنْتُمْ اِيَّاهُ تَعْبُدُوْنَ۔

پھر تم حلال پاک رزق کھاؤ جو اللہ تعالٰے نے تمہیں دیا ہے اور اللہ تعالٰے کی نعمت

...شکریہ ادا کرو اگر تم اسی کی عبادت کرتے ہو۔

صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کا کسب حلال تھا

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اَنْفِقُوْا مِنْ طَيِّبٰتِ مَا كَسَبْتُمْ وَ

البقرہ ۳/۳۷ } مِمَّاۤ اَخْرَجْنَا لَكُمْ مِّنَ الْاَرْضِ۔

اے ایمان والو جو تم نے پاک کمائی کی ہے اور جو ہم نے تمہارے لئے زمین سے

نکالا ہے۔ اس سے خرچ کرو۔ ان مذکورہ آیات سے ثابت ہوا کہ اصحاب مصطفٰے صلے اللہ

علیہ وسلم کا کسب حلال تھا۔

مال غنیمت صحابہ کرام کے لئے حلال

الانفال ۱۰/۹ } فَكُلُوْا مِمَّا غَنِمْتُمْ حَلٰلًا طَيِّبًا وَّاتَّقُوا اللّٰهَ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝

پھر تم نے جو غزوہ میں لوٹا ہے تمہارے لئے حلال پاک ہے اس سے کھاؤ اور اللہ تعالےٰ سے ڈرو بیشک اللہ تعالےٰ بڑا بخشنے والا رحم کرنے والا ہے۔

الفتح ۲۶/۳ } وَعَدَكُمُ اللّٰهُ مَغَانِمَ كَثِيْرَةً تَاْخُذُوْنَهَا فَعَجَّلَ لَكُمْ هٰذِهٖ وَكَفَّ اَيْدِيَ النَّاسِ عَنْكُمْ وَلِتَكُوْنَ اٰيَةً لِّلْمُؤْمِنِيْنَ وَيَهْدِيَكُمْ صِرَاطًا مُّسْتَقِيْمًا ۝

اللہ تعالےٰ نے تمہارے ساتھ بہت لوٹوں کا وعدہ کیا جو تم ان کو لیتے ہو تو تمہارے لئے اس کی جلدی کی اور تم سے لوگوں کے ہاتھوں کو روکا اور تاکہ مومنین کے لئے دلیل بن جائے اور تمہیں صراط مستقیم کی ہدایت دے۔

صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے اعمال پر خدائی شہادت

یونس ۱۱/۷ } وَمَا تَكُوْنُ فِيْ شَاْنٍ وَّمَا تَتْلُوْا مِنْهُ مِنْ قُرْاٰنٍ وَّلَا تَعْمَلُوْنَ مِنْ عَمَلٍ اِلَّا كُنَّا عَلَيْكُمْ شُهُوْدًا اِذْ تُفِيْضُوْنَ فِيْهِ ۔

اور آپ جس حالت میں بھی ہوں اور خداوند کریم کی طرف سے آپ جتنا بھی قرآن پڑھیں اور تم تمام جو بھی کام کرتے ہو ہم اس پر حاضر ہوتے ہیں جب تم اس کو شروع کرتے ہو۔

مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی تحریر پہ آپ کے اصحاب کی شہادت ہوتی تھی اور اصحاب

مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے اعمال پر شہادت خداوندی اس آیت مذکورہ سے ثابت ہو گئی ۔

اصحاب مُصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے ہر قول و فعل پر مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی شہادۃ

البقرہ ۲/۱۶ ﴿ وَیَکُوْنَ الرَّسُوْلُ عَلَیْکُمْ شَہِیْدًا ﴾

اور اے اصحاب مُصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم تمہارے ہر قول و فعل پہ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی شہادت ثبت ہے ۔

جن کی نیک نامی پر سرکاری افسر کے دستخط موجود ہوں اس کا انعام کبھی ضائع نہیں ہو سکتا تو اصحاب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی ہر نیکی پر میرے پیارے محبوب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے دستخط بشہادت خداوندی ثبت ہیں تو ان کے اعمال کے ضائع ہونے کا کیسے شک ہو سکتا ہے ۔

اصحاب مُصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم پر شیطانی تسلط نہیں

النحل ۱۴/۱۳ ﴿ فَاِذَا قَرَأْتَ الْقُرْاٰنَ فَاسْتَعِذْ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ اِنَّہٗ لَیْسَ لَہٗ سُلْطٰنٌ عَلَی الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَلٰی رَبِّہِمْ یَتَوَکَّلُوْنَ اِنَّمَا سُلْطٰنُہٗ عَلَی الَّذِیْنَ یَتَوَلَّوْنَہٗ وَالَّذِیْنَ ہُمْ بِہٖ مُشْرِکُوْنَ ۔ ﴾

پھر جب آپ قرآن مجید پڑھیں تو شیطان مردود سے اللہ تعالےٰ کی پناہ مانگیں کیونکہ ایمان والوں پر شیطان کو غلبہ نہیں اور وہ اپنے رب کریم پہ توکل کرتے ہیں اور کوئی بات نہیں شیطان کا غلبہ ان لوگوں پہ ہے جو اس کو دوست رکھتے ہیں اور وہ لوگ جو اس کے ساتھ

شرک کرنے والے ہیں۔

بنی اسرائیل 15/17 } إِنَّ عِبَادِي لَيْسَ لَكَ عَلَيْهِمْ سُلْطَنٌ وَكَفَى بِرَبِّكَ وَكِيلًا ۔

اے ابلیس میرے بندوں پر تیرا تسلط نہیں اور یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم آپ کا رب وکیل کافی ہے۔

جن کی تمام عمر مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی نوکری میں اعمال صالحہ کرتے ہوئے گزری ان کی حدود میں شیطان کیسے بھٹک سکتا ہے۔

صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم کے نزدیک شیطان بھٹک نہیں سکتا

الانفال 10/6 } وَإِذْ زَيَّنَ لَهُمُ الشَّيْطَانُ أَعْمَالَهُمْ وَقَالَ لَا غَالِبَ لَكُمُ الْيَوْمَ مِنَ النَّاسِ وَإِنِّي جَارٌ لَكُمْ فَلَمَّا تَرَاءَتِ الْفِئَتَانِ نَكَصَ عَلَى عَقِبَيْهِ وَقَالَ إِنِّي بَرِيءٌ مِنْكُمْ إِنِّي أَرَى مَا لَا تَرَوْنَ إِنِّي أَخَافُ اللَّهَ وَاللَّهُ شَدِيدُ الْعِقَابِ ۝

اور جب شیطان نے ان کے اعمال کو مزین کرکے دکھلایا اور اس نے کہا کہ آج مسلمان لوگوں سے تم پر کوئی غالب نہیں اور میں تمہارا حامی ہوں اور جب دونوں جماعتیں ایک دوسرے کے بالمقابل ہوئیں شیطان اپنی دونوں ایڑیوں پر پھر گیا اور اس نے کہا کہ میں تم سے بیزار ہوں بیشک میں وہ دیکھتا ہوں جو تم نہیں دیکھ سکتے بے شک میں اللہ ہی سے ڈرتا ہوں اور اللہ تعالےٰ سخت عذاب والا ہے۔

اس آیۂ کریمہ میں رب رحیم نے بیان فرمادیا کہ جماعت صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین

...طرف شیطان اپنا رخ کرنا چاہتا تھا لیکن خداوندی محافظوں نے انہیں مار بھگایا اور
...اِنّی اَعلمُ مَا لا تعلمُون کہتا ہوا بھاگ گیا۔
گنہگاروں کی نجات کے لئے رب کریم نے ایک اور طریقہ بھی ایجاد فرمایا ہے جس کو
...تعبیر کیا جاتا ہے کسی قسم کا گنہگار اگر دربار خداوندی میں صدق دل سے توبہ کرے یعنی خداوند کریم
...طرف رجوع کرے تو خداوند کریم اس کے سابقہ گناہ معاف فرما دیتا ہے۔

...صفت خداوندی کہ وہ گناہوں کو معاف کرنے والا ہے

المؤمن ۲۴/۱ } غَافِرِ الذَّنبِ وَقَابِلِ التَّوبِ شَدِيدِ الْعِقَابِ ذِي الطَّوْلِ
لَا إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ إِلَيْهِ الْمَصِيرُ ۔

گناہ کو معاف کرنے والا ہے اور توبہ قبول کرنے والا ہے سخت عذاب والا ہے۔
...قت والا ہے اس کے سوا کوئی لائق عبادت نہیں اس کی طرف لوٹنے کی جگہ ہے۔

الانعام ۷/۶ } كَتَبَ رَبُّكُمْ عَلَىٰ نَفْسِهِ الرَّحْمَةَ أَنَّهُ مَنْ عَمِلَ مِنكُمْ سُوءًا
بِجَهَالَةٍ ثُمَّ تَابَ مِن بَعْدِهِ وَأَصْلَحَ فَأَنَّهُ غَفُورٌ رَّحِيمٌ

تمہارے رب کریم نے اپنی ذات پر رحمت کو فرض کیا شان یہ ہے کہ تم میں جس شخص نے برا
...ل کیا جہالت کی وجہ سے پھر بعد ازاں رجوع کیا اس نے اور صالح ہو گیا تو بے شک اللہ تعالیٰ بڑا
...عاف کرنے والا بڑا رحم کرنے والا ہے۔

التوبہ ۱۰/۱ } ...ن تَابُوا وَأَقَامُوا الصَّلَاةَ وَآتَوُا الزَّكَاةَ فَإِخْوَانُكُمْ
فِي الدِّينِ وَنُفَصِّلُ الْآيَاتِ لِقَوْمٍ يَعْلَمُونَ ۝

پھر اگر انہوں نے توبہ کی اور نماز قائم کی اور انہوں نے زکوٰۃ دی تو تمہارے دینی بھائی ہیں"

اور ہم آیتوں کو مفصل بیان کرتے ہیں جاننے والی قوم کے لیئے۔

رب کریم نے اس آیت کریمہ میں اصحاب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی جماعت میں شامل ہونے والوں کے صفات بیان فرمائے کہ اگر کوئی منکر مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے اصحاب میں شمولیت کا ارادہ رکھے تو وہ (۱) سابقہ گناہوں سے بارخداوندی میں توبہ کرے اور بارِ رسالت مآب میں اقرار کرے (۲) پانچ وقتی ہمیشہ نماز قائم رکھے یہ نہیں کہ کبھی پڑھ لی اور کبھی ترک کر دی (۳) اپنے مال کی زکوٰۃ دے۔

تو جو شخص ان تینوں صفات کا حامل ہو وہ اصحاب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی سنت میں اپنا نام لکھوا سکتا ہے ورنہ میرے مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم منکر بے نماز زکوٰۃ کے تارک کو اپنی جماعت میں شامل نہیں فرما سکتے۔

معافی

صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے لیئے رب کریم نے حضور صلے اللہ علیہ وسلم کو بخشش کی سفارش فرمائی

محمد ۲۶/۳ وَاسْتَغْفِرْ لِذَنْبِكَ وَلِلْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ ۔
آپ اپنے اور مومنین اور مومنات کے ذنب کی معافی طلب فرمایئے۔

اس آیت کریمہ میں رب کریم نے مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کو بھی تاکیداً ارشاد فرمایا کہ آپ اپنے مومنین کے گناہوں کی معافی طلب فرمایئے میں معاف کروں گا چنانچہ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے

پانچوں وقت دربار خداوندی میں اپنے اصحاب کو ساتھ لے کر معافی طلب فرمائی۔

ملائکہ المقربین بھی گنہگار مومنین کے لئے دعا مغفرت فرماتے ہیں

المومن ۲۴/۱ } اَلَّذِيْنَ يَحْمِلُوْنَ الْعَرْشَ وَمَنْ حَوْلَهٗ يُسَبِّحُوْنَ بِحَمْدِ رَبِّهِمْ وَيُؤْمِنُوْنَ بِهٖ وَيَسْتَغْفِرُوْنَ لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا رَبَّنَا وَسِعْتَ كُلَّ شَيْءٍ رَّحْمَةً وَّعِلْمًا فَاغْفِرْ لِلَّذِيْنَ تَابُوْا وَاتَّبَعُوْا سَبِيْلَكَ وَقِهِمْ عَذَابَ الْجَحِيْمِ ۝

وہ ملائکہ جو عرش کو اٹھائے ہوئے ہیں اور جو اس کے چوفیرے اپنے رب کی حمد کے ساتھ تسبیح بیان کرتے ہیں اور اس کے ساتھ ایمان لاتے ہیں اور ایمانداروں کے لئے وہ بخشش مانگتے ہیں اے ہمارے رب آپ کی رحمت وعلم ہر شئے پر وسیع ہے تو جنہوں نے توبہ کی اور تیرے راستے کی اتباع کی ان کو معاف فرمادے اور ان کو دوزخ کے عذاب سے بچا۔

تو جب رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے بھی اور ملائکۃ المقربین نے بھی دربار خداوندی میں مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم کی معیت میں آپ کے صراط مستقیم پر چلنے والوں کے لئے معافی چاہی تو رب کریم نے ان کے لئے صلائے استجابت تحریر کر بھیجی۔

فیصلہ خداوندی کہ اصحاب مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم کے باطنی گناہ بھی معاف

المائدہ ۱۴/۱ } يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَسْـَٔلُوْا عَنْ اَشْيَآءَ اِنْ تُبْدَ لَكُمْ تَسُؤْكُمْ وَاِنْ تَسْـَٔلُوْا عَنْهَا حِيْنَ يُنَزَّلُ الْقُرْاٰنُ تُبْدَ لَكُمْ عَفَا اللّٰهُ عَنْهَا وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ حَلِيْمٌ ۝ قَدْ سَاَلَهَا قَوْمٌ مِّنْ قَبْلِكُمْ

ثُمَّ اَصْبَحُوْا بِهَا كٰفِرِيْنَ ۝

اے ایمان والو ایسی چیزوں کے متعلق نہ سوال کرو اگر تمہارے لئے ظاہر کی جائیں تمہیں بُرا محسوس ہو اور اگر تم اس کے متعلق سوال کرو جب قرآن اُتارا جائے تمہارے لئے ظاہر کیا جائے گا اس کے متعلق اللہ تعالےٰ نے معاف فرما دیا اور اللہ تعالےٰ بڑا بخشنے والا بڑا بُردبار ہے۔

اصحاب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی غلطیاں مُصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی غُلامی میں عند اللہ مُعاف ہیں

الزمر ۲۴/۶ } قُلْ يٰعِبَادِيَ الَّذِيْنَ اَسْرَفُوْا عَلٰى اَنْفُسِهِمْ لَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَةِ اللّٰهِ اِنَّ اللّٰهَ يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ جَمِيْعًا اِنَّهٗ هُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ ۝

فرما دیجئے یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اے میرے بندو جنہوں نے اپنے نفسوں پر زیادتی کی اللہ تعالےٰ کی رحمت سے تم بے امید نہ ہو بے شک اللہ تعالےٰ تمام گناہ معاف فرما دے گا کیونکہ وہ بڑا بخشنے والا بڑا رحم کرنے والا ہے۔

خداوند تعالےٰ کا حتمی فیصلہ کہ معافی مانگنے والوں کو عذاب نہیں کرے گا

الانفال ۹/۴ } وَمَا كَانَ اللّٰهُ مُعَذِّبَهُمْ وَهُمْ يَسْتَغْفِرُوْنَ ۝

اور اللہ تعالےٰ ان کو عذاب کرنے والا نہیں اس حال میں کہ وہ معافی طلب

نے ہوں۔

صحاب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی موت شہادت اور غلطیاں معاف

آل عمران ۱۶/۴ { وَلَئِنْ قُتِلْتُمْ فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَوْ مُتُّمْ لَمَغْفِرَةٌ مِنَ اللَّهِ وَرَحْمَةٌ خَيْرٌ مِمَّا يَجْمَعُونَ وَلَئِنْ مُتُّمْ أَوْ قُتِلْتُمْ لَإِلَى اللَّهِ تُحْشَرُونَ ٥

اور اگر تم اللہ کے راستے میں قتل کئے گئے یا تم فوت ہوگئے تو اللہ تعالےٰ کی طرف سے تمہارے گناہ معاف اور رحمت خداوندی بہتر ہے اس چیز سے جو تم اعمال جمع کرتے ہو۔

النحل ۱۴/۱۳ { مَنْ عَمِلَ صَالِحًا مِنْ ذَكَرٍ أَوْ أُنْثَىٰ وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَلَنُحْيِيَنَّهُ حَيَاةً طَيِّبَةً وَلَنَجْزِيَنَّهُمْ أَجْرَهُمْ بِأَحْسَنِ مَا كَانُوا يَعْمَلُونَ۔

جس شخص نے اعمال صالحہ کئے مرد ہو یا عورت بشرطیکہ وہ تسلیم کرنے والا ہو تو ضرور ہم اس کو زندہ رکھیں گے پاک زندگی اور ضرور اس کے اچھے اجر کا اس کو بدلہ دیں گے جو وہ عمل کرتے ہیں۔

الحج ۱۷/۸ { وَالَّذِينَ هَاجَرُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ ثُمَّ قُتِلُوا أَوْ مَاتُوا لَيَرْزُقَنَّهُمُ اللَّهُ رِزْقًا حَسَنًا وَإِنَّ اللَّهَ لَهُوَ خَيْرُ الرَّازِقِينَ ٥

اور جن لوگوں نے اللہ تعالےٰ کے راستے میں ہجرت کی پھر وہ قتل کئے گئے یا مر گئے اللہ تعالےٰ ان کو ضرور اچھا رزق دے گا اور بے شک اللہ تعالےٰ ضرور وہ بہتر رزق دینے والوں سے ہے۔

الانبیا ۱۷ { فَمَنْ يَعْمَلْ مِنَ الصَّالِحَاتِ وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَلَا كُفْرَانَ

لِسَعْیِہٖ وَاِنَّا لَہٗ کَاتِبُوْنَ ۔

پھر جو ایماندار اچھے اعمال کرے گا تو اس کی کوشش ضائع نہ ہوگی اور بے شک ہم اس کو لکھنے والے ہیں۔

جن اصحاب کو رب کریم نے اپنی طرف سے ہدایت اور صراط مستقیم اور اسلام اور ایمان کی اسناد عطا فرما کر کامیاب بنایا ہو پھر ان کی تطہیر و تزکیہ فرما کر ان کے حق میں آیات تطہیر اور آیات تزکیہ بھی نازل فرما دی ہوں پھر ان کو درجہ ایمانی پر فائز فرما کر ایمانی سند بھی فرما کر قرآن کریم میں ان کے ایمانی سند کو تا ابد ان کے شان کو ثبت فرما دیا ہو پھر ان کو مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی معیت نصیب فرما کر مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے شرف ان کی تعلیم کا بوجھ ڈال دیا ہو اور میرے مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم تمام عالمین کے پرنسپل سے اولین پروفیسری کا رتبہ بھی حاصل کر لیا ہو اور ان کے پروفیسر ہونے کی سند بھی رب کریم نے عَلَّمَکُمْ مَّالَمْ تَکُوْنُوْا تَعْلَمُوْنَ سے قرآن کریم میں درج فرما دی ہو پھر انہوں نے اپنے جان و مال فی سبیل اللہ قربان کر دیے ہوں اور اس قربانی کے دوران ان کا حلال روٹی خداوندی ہو پھر ہر طرح کی نصرت خداوندی ان کو میسر ہو اور خداوند کریم نے اس جماعت کو مشرکین و کفار و منافقین سے پاک بھی فرمایا ہو اس کا اندراج بھی قرآنی تحریر میں موجود ہو اور ان کے اعمال اسلامی و ایمانی نماز روزہ حج زکوٰۃ وغیرھم کے تمام اعمال کے قبولیت کی مکمل اسناد بھی خداوند کریم نے عطا فرما دی ہوں اور اللہ تعالےٰ نے ان کو صدیقین اور شہداء و صالحین کے خطابات سے بھی نوازا ہو اور انہوں نے مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی معیت میں اپنے سابقہ گناہوں کی دربار خداوندی میں معافی بھی مانگی ہو تو اسلامی و ایمانی تمام مراتب کے حصول کے بعد رب کریم نے انعامی سند بھی عطا فرما دی تھی

اصحاب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم پر خداوند کریم کی طرف سے ظاہری باطنی انعام

لقمٰن ۲۱/۳ } وَاَسْبَغَ عَلَیْکُمْ نِعَمَہٗ ظَاہِرَۃً وَّبَاطِنَۃً۔

اے اصحاب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم تم پہ اللہ تعالےٰ نے اپنی ظاہری اور باطنی نعمتیں بہا دی ہیں۔

کیوں بھئی پانچ تنیو! ذرا پانچوں تن کو سامنے سمجھ کر بات کرنا کہ انعام اپنوں کو ملتے ہیں۔ یا بیگانوں کو اور کسی نیکی کا بدلہ انعام ملتا ہے یا برائی کا بدلہ انعام ملتا ہے پھر خداوند کریم کے ہاں سے بُرا خیال رکھنا یہ مومن کا شان نہیں۔

مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے اصحابؓ پر خداوند کریم کا اتمام نعمت کرنا

البقرہ ۲/۱۸ } فَلَا تَخْشَوْہُمْ وَاخْشَوْنِیْ وَلِاُتِمَّ نِعْمَتِیْ عَلَیْکُمْ وَلَعَلَّکُمْ تَہْتَدُوْنَ۔

اے اصحاب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم تم ان سے نہ ڈرو مجھ سے ڈرو اور تاکہ میں تم پر اپنی نعمتیں پوری کر دوں اور تم ہدایت یافتہ ہو۔

آیت الانعام

اصحاب مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم کے دین اسلام کو اللہ تعالےٰ نے پسند کرلیا

اَلْیَوْمَ اَکْمَلْتُ لَکُمْ دِیْنَکُمْ وَ اَتْمَمْتُ عَلَیْکُمْ نِعْمَتِیْ وَ رَضِیْتُ لَکُمُ الْاِسْلَامَ دِیْنًا۔ { المائدہ ۶ آ }

میں نے آج ہی تمہارے دین کو مکمل کر دیا اور اپنی نعمت میں نے تم پر پوری کر دی تمہارے لئے دین اسلام کو پسند کرلیا۔

اس آیت کریمہ سے ثابت ہوا کہ

۱۔ اصحاب مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم کے دین کی تکمیل اللہ نے کی۔

۲۔ دنیا و عقبیٰ کی نعمتوں سے رب کریم نے اصحاب مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم کو سرفراز فرمایا۔

۳۔ اصحاب مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم کے لئے رب کریم نے دین اسلام پسند فرمایا۔

رب کریم نے اپنے اور مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم کی نافرمان جماعتوں کو چھ خطابات مشرکین، کفار، منافقین، یہود و نصاریٰ اور ظالم سے یاد فرمایا تو رب کریم نے ہر ایک کی مخالفت کا ذکر کرتے ہوئے ان سے علیحدگی کا ارشاد فرمایا۔

بلکہ جو شخص کفار و منافقین سے تعلق رکھنے والا تھا اللہ تعالےٰ رب عزیز نے ان کا داخلہ بھی اصحاب مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم میں ممنوع قرار دے دیا۔

خدائی فیصلہ

کفار و منافقین سے تعلق رکھنے والا بھی اصحاب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم میں شامل نہیں ہوسکتا

اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ تَوَلَّوْا قَوْمًا غَضِبَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ مَا هُمْ مِّنْكُمْ وَلَا مِنْهُمْ وَيَحْلِفُوْنَ عَلَى الْكَذِبِ وَهُمْ يَعْلَمُوْنَ ۝ { المجادلہ ۲۸ / ۱۴ }

یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کیا آپنے ان لوگوں کی طرف ملاحظہ نہیں فرمایا۔ جنہوں نے ایسی قوم کو دوست رکھا جن پر اللہ کا غضب ہوا وہ تم سے نہیں ہیں اور نہ ان سے تم اور جھوٹی قسم کھاتے ہیں حالانکہ وہ جانتے ہیں۔

اس آیت کریمہ میں رب کریم نے ثابت فرمادیا کہ اصحاب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کا مغضوب علیہم سے کوئی تعلق نہیں اور نہ وہ اصحاب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم میں شامل تھے اور نہ اصحاب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم ان میں شریک ہوسکتے تھے اصحاب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے سامنے اپنے کفر و نفاق کو کوئی چھپانے کے لئے حلفیہ بیان دے تو اس کو کاذب سمجھتے تھے اپنی جماعت میں شامل نہیں ہونے دیتے تھے۔

کافر

دُنیا میں کافر کا وطیرہ ایمان کے متعلق

البقرہ ۱ } اِنَّ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا سَوَآءٌ عَلَیْھِمْ ءَاَنْذَرْتَھُمْ اَمْ لَمْ تُنْذِرْھُمْ لَا یُؤْمِنُوْنَ ۝

بے شک جو لوگ منکر ہو گئے ان پر آپ کا ڈرانا یا نہ ڈرانا یکساں ہے وہ کبھی مومن نہیں بن سکتے۔

اس آیۃ کریمہ سے ثابت ہوا کہ منکر کے نزدیک نذارت مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم کوئی شیئ نہیں اس لئے وہ تسلیم کرنے والوں کی جماعت میں شامل ہو ہی نہیں سکتا۔

نتیجہ

مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم کو تسلیم کرنے والی جماعت میں منکر شامل نہیں ہو سکتا۔

کفار مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم کے اصحاب کو ٹھٹھا کرتے تھے

البقرہ ۲/۲۶ } زُیِّنَ لِلَّذِیْنَ کَفَرُوا الْحَیٰوۃُ الدُّنْیَا وَیَسْخَرُوْنَ مِنَ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَالَّذِیْنَ اتَّقَوْا فَوْقَھُمْ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ وَاللّٰہُ یَرْزُقُ مَنْ یَّشَآءُ بِغَیْرِ حِسَابٍ ۝

شکرین کے لیے دنیا کی زندگی کو مزین بنایا گیا ہے اور منکرین تسلیم کرنے والوں کو اور خدا
ں کے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے ڈرنے والوں کو مذاق کرتے ہیں کیونکہ اللہ
ے اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اور قرآن کو تسلیم کرنے والے متقی ہیں اور منکرین پر
ں کے دن ان کو فوقیت دی جائیگی اور اللہ تعالے جس کو چاہتا ہے بغیر حساب کے رزق
ہے۔

اس آیت کریمہ خداوندی سے ثابت ہوا کہ اصحاب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کو ان کے
نے کے منکرین مخول کیا کرتے تھے اب تم اپنے دل میں فیصلہ کرلو کہ تم کس جماعت میں شامل ہو۔

مشرک

مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کو مشرکین سے اعراض کا حکم

الانعام 7/13 } وَاَعْرِضْ عَنِ الْمُشْرِكِيْنَ ۝
اور حضور مشرکین سے آپ اعراض فرمادیں۔

الاعراف 9/29 } وَاَعْرِضْ عَنِ الْجَاهِلِيْنَ۔
اور جاہلوں سے حضور آپ اعراض فرمادیں۔

النجم 27/2 } فَاَعْرِضْ عَمَّنْ تَوَلّٰى عَنْ ذِكْرِنَا وَلَمْ يُرِدْ اِلَّا الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا۔
جس شخص نے ہمارے ذکر سے منہ پھیرا اور جو سوائے دنیا کی زندگی
اور کچھ ارادہ نہیں رکھتا آپ اس سے بھی اعراض فرمائیں۔

الحجر 14/6 } فَاصْدَعْ بِمَا تُؤْمَرُ وَاَعْرِضْ عَنِ الْمُشْرِكِيْنَ۔

اللہ تعالیٰ اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو مشرکین سے کوئی تعلق نہیں

توبہ $\frac{10}{1}$ { بَرَآءَةٌ مِّنَ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖٓ اِلَى الَّذِيْنَ عَاهَدْتُّمْ مِّنَ الْمُشْرِكِيْنَ ۔

اللہ اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جن مشرکین سے تم نے معاہدہ کیا ہے بری ہیں۔

توبہ $\frac{10}{1}$ { اَنَّ اللّٰهَ بَرِیْٓءٌ مِّنَ الْمُشْرِكِيْنَ وَرَسُوْلُهٗ ۔
بے شک اللہ تعالیٰ اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مشرکوں سے علیحدہ ہیں۔

از روئے قرآن کریم کفار سے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا تعلق

الفرقان $\frac{19}{5}$ { فَلَا تُطِعِ الْكٰفِرِيْنَ وَجَاهِدْهُمْ بِهٖ جِهَادًا كَبِيْرًا ۝
یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کفار کے پیچھے نہ لگیں اور ان سے جہاد اکبر کریں۔

الدھر $\frac{29}{2}$ { وَلَا تُطِعْ مِنْهُمْ اٰثِمًا اَوْ كَفُوْرًا ۔
یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ ان سے گنہگار اور منکر کے پیچھے نہ لگیں۔

کفار کے ساتھ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا برتاؤ

الکافرون $\frac{30}{1}$ { قُلْ يٰٓاَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ لَآ اَعْبُدُ مَا تَعْبُدُوْنَ وَلَآ اَنْتُمْ عٰبِدُوْنَ مَآ اَعْبُدُ وَلَآ اَنَا عَابِدٌ مَّا عَبَدْتُّمْ وَلَآ اَنْتُمْ عٰبِدُوْنَ مَآ اَعْبُدُ لَكُمْ دِيْنُكُمْ وَلِيَ دِيْنِ ۝

فرما دیجئے یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اے منکرو جس کی تم عبادت کرتے ہو میں اس کی عبادت نہیں کروں گا اور نہ ہی تم عبادت کر سکتے ہو جس کی میں عبادت کرتا ہوں اور نہ ہی میں عبادت کر سکتا ہوں جس کی تم عبادت کرتے ہو اور یہ ممکن ہی نہیں اگر جسکی تم عبادت کرتے ہو میں اسکی عبادت کروں تمہارے لئے تمہارا دین اور میرے لئے میرا دین۔

اس آیت کریمہ میں رب کریم نے مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم اور منکرین کی ایسی تفریق فرمادی کہ جس میں منکرین کی عبادت و دین کو علیحدٰہ کر دیا اور مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی عبادت اور دین کو علیحدہ بیان کر دیا اب جو مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے دین میں شامل ہو کر آپ کی معیت میں عبادت کرنے والے ہیں وہ بفرمان خداوندی منکرین کی جماعت میں کبھی شامل نہیں ہو سکتے۔

ھٰذَا حُکْمُ اللّٰہ۔

منکرین کو دنیا میں ہی عذاب خداوندی پکڑ لیتا ہے

السجدہ $\frac{21}{2}$ } وَلَنُذِیْقَنَّھُمْ مِّنَ الْعَذَابِ الْاَدْنٰی دُوْنَ الْعَذَابِ الْاَکْبَرِ لَعَلَّھُمْ یَرْجِعُوْنَ ۔

اور ہم منکرین کو آخرت کے عذاب سے پہلے ہی دنیا میں ہی عذاب چکھائینگے تاکہ وہ مڑ جائیں۔

الانفال $\frac{9}{2}$ } وَاَنَّ اللّٰہَ مُوْھِنُ کَیْدِ الْکٰفِرِیْنَ ٥
اور بے شک اللہ تعالٰے منکرین کی خفیہ سازش کو کمزور کرنے والا ہے۔

آل عمران $\frac{3}{4}$ } فَاِنَّ اللّٰہَ لَا یُحِبُّ الْکٰفِرِیْنَ ۔
تو بے شک اللہ تعالٰے منکرین سے دوستی رکھتا ہی نہیں۔

مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کو ظالم کے پاس بیٹھنے کی ممانعت خداوندی

الانعام ۷/۸ } فَلَا تَقْعُدْ بَعْدَ الذِّكْرٰى مَعَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ ۝
پھر آپ نصیحت دینے کے بعد ظالموں کی جماعت کے پاس نہ بیٹھیں۔

قرآن کریم کی اس آیت کو پس پشت ڈالتے ہوئے اگر مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم پر بہتان گھڑا جائے کہ آپ معاذ اللہ ظالموں کو ساتھ رکھتے تھے تو یہ حضور پر بہتان ہے اور قرآن کریم کا انکار ہے۔

ظالم سے تعلق رکھنے سے سزا یافتہ ہے

ھود ۱۲/۱۰ } وَلَا تَرْكَنُوْا اِلَى الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا فَتَمَسَّكُمُ النَّارُ وَمَا لَكُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ مِنْ اَوْلِيَآءَ ثُمَّ لَا تُنْصَرُوْنَ ۝

اور تم ظالموں کی طرف مائل نہ ہو اگر تم نے ایسا کیا، تو تمہیں آگ پہنچے گی اور تمہارے لئے اللہ تعالےٰ کے سوا کوئی مددگار نہیں پھر نہ ہی تم امداد کئے جاؤ گے۔

اس میں ایماندار وں کو رب کریم نے ظالموں کی طرف مائل ہونے کو بھی منع فرما دیا اب اگر مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے متعلق یہ بدگمانی کی جائے تو معاذ اللہ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم قرآن کے تارک ثابت ہوتے ہیں اور جو مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے متعلق یہ دل میں بھی خیال لائے کہ آپ حکم خداوندی کے تارک تھے تو اس میں ایمان کا شائبہ بھی نہیں ہو سکتا چہ جائیکہ مومن کہلائے اب تم خود سوچ لو۔

الصف ۲۸/۱ } وَاللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ۔

...ے کریم ظالم کو ہدایت کی طرف آنے دیتا ہی نہیں

وَاِنَّ اللّٰہَ لَا یَھْدِی الْقَوْمَ الظّٰلِمِیْنَ۔
...مائدہ ۶/۸ بے شک اللہ تعالےٰ ظالموں کے گروہ کو ہدایت نہیں دیتا۔

...تعالےٰ منکر اور ظالم کو مغفرت اور ہدایت کا موقعہ دیتا ہی نہیں

...نساء ۶/۲۳ اِنَّ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا وَظَلَمُوْا لَمْ یَکُنِ اللّٰہُ لِیَغْفِرَ لَھُمْ وَلَا
لِیَھْدِیَھُمْ طَرِیْقًا اِلَّا طَرِیْقَ جَھَنَّمَ خٰلِدِیْنَ فِیْھَآ اَبَدًا
...اَنَ ذٰلِکَ عَلَی اللّٰہِ یَسِیْرًا۔

بے شک جن لوگوں نے انکار کیا اور ظلم کیا اللہ تعالےٰ کو یہ لائق نہیں کہ ان کو معاف کرے ...نہ ہی اللہ تعالےٰ کو یہ لائق ہے کہ اسے ہدایت دے سوائے جہنم کے راستے کے اس میں ہمیشہ ...یں گے اور یہ اللہ تعالےٰ پر آسان ہے۔

اصحاب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالےٰ نے ہدایت فرمائی اور معیت مصطفےٰ صلے اللہ ...یہ وسلم اور غلامی مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی ہدایت دی اور مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کو ان کی ...فرت کی سفارش فرما کر معاف بھی فرما دیا اب کوئی شخص اگر صحابہ کرام رضوان علیہم اجمعین ...ے متعلق بد ظنی کرے تو وہ بموجب اس آیت کریمہ قرآن کریم کا منکر ہے۔

...ایماندار کا ظلم توبہ کرنے سے معاف خدائی وعدہ

...النساء ۵/۶ وَمَنْ یَّعْمَلْ سُوْٓءًا اَوْ یَظْلِمْ نَفْسَہٗ ثُمَّ یَسْتَغْفِرِ اللّٰہَ

یَجِدِ اللّٰہَ غَفُوۡرًا رَّحِیۡمًا ۔

اور جو شخص عمل کرے گا یا اس کا نفس ظلم کرے گا پھر وہ اللہ تعالٰی سے معافی مانگتا ہے اللہ تعالٰی کو بڑا معاف کرنے والا بڑا رحم کرنے والا پائے گا۔

النساء ۵/۹ } وَلَوۡ اَنَّہُمۡ اِذۡ ظَّلَمُوۡۤا اَنۡفُسَہُمۡ جَآءُوۡكَ فَاسۡتَغۡفَرُوا اللّٰہَ وَاسۡتَغۡفَرَ لَہُمُ الرَّسُوۡلُ لَوَجَدُوا اللّٰہَ تَوَّابًا رَّحِیۡمًا ۔

اور اگر یہ لوگ اپنے نفسوں پر ظلم کر کے آپ کے پاس آ جائیں تو اللہ تعالیٰ سے معافی مانگ لیں اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم بھی ان کے لئے معافی طلب فرمائیں تو اللہ تعالےٰ کو بڑا توبہ قبول کرنے والا پائیں گے۔

تو جن لوگوں نے دربار رسالت آپ صلے اللہ علیہ وسلم میں خدا سے معافی مانگی اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے بھی ان کے لئے دربار خداوندی میں معافی کی سفارش فرمائی پھر اللہ تعالےٰ نے بھی توبہ قبول فرمائی ہو تو ان کی توبہ پر شک کرنے والے کو خود خداوند پر یقین نہیں۔

ظالم کا نتیجہ دنیا میں

القصص ۲۰/۶ } وَمَا كُنَّا مُہۡلِكِی الۡقُرٰۤی اِلَّا وَاَہۡلُہَا ظٰلِمُوۡنَ ۔

اور ہم کسی شہر کو ہلاک کرنے والے نہیں مگر اس حال میں کہ اس کے رہنے والے ظالم ہوں۔

ظالم کو معیت نبی اللہ نصیب نہیں ہو سکتی ۱۱

فرقان ۱۹/۳ } وَیَوۡمَ یَعَضُّ الظَّالِمُ عَلٰی یَدَیۡہِ یَقُوۡلُ یٰلَیۡتَنِی اتَّخَذۡتُ

مع الرَّسُولِ سَبِيلاً ٥

اور قیامت کے دن ظالم اپنے دونوں ہاتھوں کو کاٹے گا کہیگا ہائے افسوس میں
رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی معیت کا راستہ اختیار کر لیتا۔

ایمانی دشمن سے قطع تعلق کرنے کا ارشاد خداوندی

آل عمران ۳ لَا يَتَّخِذِ الْمُؤْمِنُونَ الْكَافِرِينَ أَوْلِيَاءَ مِنْ دُونِ الْمُؤْمِنِينَ وَمَنْ يَفْعَلْ ذَالِكَ فَلَيْسَ مِنَ اللَّهِ فِي شَيْئٍ إِلَّا أَنْ تَتَّقُوا مِنْهُمْ تُقَاةً وَيُحَذِّرُكُمُ اللَّهُ نَفْسَهُ وَإِلَى اللَّهِ الْمَصِيرُ۔

ایماندار سوائے ایمانداروں کے منکروں کو دوست نہ بنائیں اور جو شخص ایسا کرے گا تو اللہ تعالےٰ کے نزدیک اس کی کوئی قدر نہیں مگر یہ کہ ڈریں وہ ان سے حق ڈرنے کا اور اللہ بندے کے نفس کو ڈراتا ہے اور اللہ تعالےٰ کی طرف ہی جانے رجوع ہے۔

ازلی کافر ایمان کی طرف راغب ہو سکتا ہی نہیں

البقرہ ۱ خَتَمَ اللَّهُ عَلَى قُلُوبِهِمْ وَعَلَى سَمْعِهِمْ وَعَلَى أَبْصَارِهِمْ غِشَاوَةٌ وَلَهُمْ عَذَابٌ عَظِيمٌ۔

اللہ تعالےٰ نے کفار کے دلوں پر اور کانوں پر مہر لگادی ہے اور ان کی آنکھوں پر پردہ ہے اور ان کے لئے بہت بڑا عذاب ہے اس آیت کریمہ سے ثابت ہوا کہ جو کافر گناہ کرے گناہ اس کی فطرت میں داخل ہو جاتا ہے۔ جو توبہ کی طرف رجوع نہیں کرتا تو اللہ تعالےٰ ان کے دلوں اور کانوں پر کفر کے تصدیق کی مہر لگا دیتا ہے اور ان

کی آنکھوں پر پردہ ہے۔

"علی رضا" شاید اللہ تعالیٰ نے اصحاب سے تقیہ کیا ہو کسی مصلحت کی بنا پر اللہ نے انہیں مجلس سے نہ نکالا ہو۔

"محمد عمر" معاذ اللہ رب کریم کو کس کا ڈر ہے۔ تمہارے نزدیک بھی جس کو ڈر ہو تقیہ وہ کرتا ہے اور جس کو ڈر نہیں وہ تقیہ کیسے کر سکتا ہے دوسرا جواب ایک دو دن کی بات ہو تو پھر بھی گزر ہو سکتا۔ جہاں سالوں ساتھ گزارنے ہوں کھوٹے کا گزر برسوں کیسے ہو سکتا ہے کبھی نہ کبھی اس کا پول نکل آتا ہے تو اس کو نکالنا پڑتا ہے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کا تمام عمر اسلام میں نہ ان کی کوئی خامی نکلی اور نہ ہی ان کو خارج کیا گیا تیسرا جواب فیصلہ خداوندی۔

الزمر ۲۳/۱ { اِنْ تَكْفُرُوْا فَاِنَّ اللّٰهَ غَنِیٌّ عَنْكُمْ ۔
اگر تم نے کفر کیا تو بے شک اللہ تعالیٰ تم سے بے پرواہ ہے۔

صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین معاذ اللہ اگر کفر کرتے تو فوراً ان کو اسلامی مجلس سے نکال دیا جاتا اور پھر کبھی شامل نہ کیا جاتا جیسا کہ دوسروں کا حال کیا گیا۔

العنکبوت ۲۰/۱ { اِنَّ اللّٰهَ لَغَنِیٌّ عَنِ الْعٰلَمِیْنَ ۝
بے شک اللہ تعالیٰ جہانوں سے بے پرواہ ہے۔

منافق کی علامتیں قرآن کریم سے

المنٰفقون ۲۸/۱ { اِذَا جَآءَكَ الْمُنٰفِقُوْنَ قَالُوْا نَشْهَدُ اِنَّكَ لَرَسُوْلُ اللّٰهِ
وَاللّٰهُ یَعْلَمُ اِنَّكَ لَرَسُوْلُهٗ وَاللّٰهُ یَشْهَدُ اِنَّ الْمُنٰفِقِیْنَ

لَكَاذِبُونَ اتَّخَذُوا أَيْمَانَهُمْ جُنَّةً فَصَدُّوا عَن سَبِيلِ اللَّهِ إِنَّهُمْ سَاءَ
مَا كَانُوا يَعْمَلُونَ ذَٰلِكَ بِأَنَّهُمْ آمَنُوا ثُمَّ كَفَرُوا فَطُبِعَ عَلَىٰ قُلُوبِهِمْ
فَهُمْ لَا يَفْقَهُونَ وَإِذَا رَأَيْتَهُمْ تُعْجِبُكَ أَجْسَامُهُمْ وَإِن يَقُولُوا تَسْمَعْ
لِقَوْلِهِمْ كَأَنَّهُمْ خُشُبٌ مُّسَنَّدَةٌ يَحْسَبُونَ كُلَّ صَيْحَةٍ عَلَيْهِمْ هُمُ
الْعَدُوُّ فَاحْذَرْهُمْ قَاتَلَهُمُ اللَّهُ أَنَّىٰ يُؤْفَكُونَ ۝

وَإِذَا قِيلَ لَهُمْ تَعَالَوْا يَسْتَغْفِرْ لَكُمْ رَسُولُ اللَّهِ لَوَّوْا رُءُوسَهُمْ
وَرَأَيْتَهُمْ يَصُدُّونَ وَهُم مُّسْتَكْبِرُونَ ۔

یارسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم جب آپ کے پاس منافقین آتے ہیں تو کہتے ہیں ہم یارسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم شہادت دیتے ہیں کہ بے شک آپ ضرور اللہ تعالے کے رسول ہیں۔ حالانکہ اللہ تعالے خوب جانتا ہے کہ آپ اللہ کے رسول ہیں اور اللہ تعالے شہادۃ دیتا ہے کہ منافقین جھوٹے ہیں اپنی قسموں کو انہوں نے ڈھال بنایا ہوا ہے پھر وہ اللہ کے راستے سے لوگوں کو روکتے ہیں بے شک جو وہ کرتے ہیں بہت برا ہے یہ بسبب اس بات کے کہ ظاہرا وہ ایمان لائے پھر انہوں نے انکار کر دیا تو ان کے دلوں پر مہر لگا دی گئی تو وہ سمجھ نہیں سکتے اور جب آپ ان کو دیکھیں گے ان کے جسم آپ کو تعجب میں ڈالیں گے اور اگر وہ باتیں کرتے ہیں تو آپ ان کی بات کو سنتے ہیں گویا کہ وہ منافقین ٹیک لگائی ہوئی لکڑیاں ہیں اور ہر بلند آواز کو وہ اپنے اوپر گمان کرتے ہیں وہی دشمن ہیں آپ ان سے بچکر جائیے خداوند کریم ان کو غارت کرے کہاں سے وہ پھرتے جاتے ہیں۔

ا۔ اس آیۃ کریمہ میں رب کریم نے منافقوں کے نفاق کو ظاہر فرمایا اور ان کو صراحۃ جھوٹا کہا۔

۲ - منافق جھوٹی قسمیں بہت کھاتا ہے اس کا کوئی اعتبار نہیں ۔

۳ - منافق کے تمام اعمال برے ہیں خداوند کریم ان کو نیکی کی توفیق ہی نہیں دیتا۔

۴ - منافق پہلے حکم تسلیم کرتا ہے پھر انکار کر دیتا ہے ۔

۵ - منافق خداوند کی طرف سے کٹا ہوتا ہے وہ قرآن کو نہیں سمجھ سکتا اور مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے ارشاد کو نہیں سمجھتا ۔

۶ - ان کے جسم ظاہراً آپ کو اچھے نظر آئیں گے ۔

۷ - منافق اپنی بیماری کی وجہ سے ہوشیاری سے بات نہیں کر سکتا سستی سے جھجک کر بات کرے گا۔

۸ - آپ جو کچھ فرمادیں وہ ان کو فوراً کھٹکتی ہے کہ ہمارے خلاف کہا جا رہا ہے ۔

۹ - رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو خدائی تاکید ہوئی کہ آپ ان سے بچ جائیے ہر طرح ان سے اجتناب فرمائیے کیونکہ وہ آپ کے دشمن ہیں ۔

۱۰ - خداوند تعالےٰ نے منافقین کے حق میں جملہ بد دعائیہ فرمایا کہ خدا ان کو تباہ کرے ۔

تلكَ عشرةٌ كاملةٌ

منافقین کی علامت

النساء ۵/۶ { وَاِذَا قِيْلَ لَهُمْ تَعَالَوْا اِلٰى مَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ وَاِلَى الرَّسُوْلِ رَاَيْتَ الْمُنٰفِقِيْنَ يَصُدُّوْنَ عَنْكَ صُدُوْدًا ۔

اور جب منافقوں کو کہا جاتا ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اور قرآن کی طرف آجاؤ تو آپ ملاحظہ فرمائیں گے منافقین کو کہ وہ آپ سے بالکل روگردانی کر جاتے ہیں۔

اب تم فیصلہ کر لو کہ وَالَّذِيْنَ مَعَهٗ کو تم يَصُدُّوْنَ عَنْكَ صُدُوْدًا کا خیال
تو یہ یا تو تمہاری کج فہمی ہے یا بدنصیبی دھوکا ہے جو قرآن کریم کو الٹتے ہو۔

الحشر ۲۸/۲ { لَئِنْ اُخْرِجُوْا لَا يَخْرُجُوْنَ مَعَهُمْ وَلَئِنْ قُوْتِلُوْا لَا يَنْصُرُوْنَهُمْ وَلَئِنْ نَّصَرُوْهُمْ لَيُوَلُّنَّ الْاَدْبَارَ ثُمَّ لَا يُنْصَرُوْنَ۔

اگر وہ منکرین نکالے گئے تو منافقین ان کے ساتھ نہ نکلیں گے اور اگر وہ منکرین لڑائی کیے گئے تو منافقین ان کی مدد نہ کریں گے اور اگر بالفرض انہوں نے ان کی مدد کی تو منافقین ضرور پیٹھ پھیر لیں گے پھر وہ انتظار نہ کئے جائیں گے۔

منافق کے ساتھ رب کریم کا تعلق دنیا میں

العنکبوت ۲۰/۱ { وَلَيَعْلَمَنَّ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَلَيَعْلَمَنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ ۝
اور اللہ تعالٰے ایمان والوں کو ضرور ظاہر کرے گا اور منافقوں کو بھی ضرور ظاہر کرے گا۔

الاحزاب ۲۲/۵ { لَئِنْ لَّمْ يَنْتَهِ الْمُنٰفِقُوْنَ وَالَّذِيْنَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ وَّالْمُرْجِفُوْنَ فِي الْمَدِيْنَةِ لَنُغْرِيَنَّكَ بِهِمْ ثُمَّ لَا يُجَاوِرُوْنَكَ فِيْهَآ اِلَّا قَلِيْلًا مَّلْعُوْنِيْنَ اَيْنَمَا ثُقِفُوْٓا اُخِذُوْا وَقُتِّلُوْا تَقْتِيْلًا۔

اگر منافقین باز نہ آئے اور جن کے دلوں میں بیماری ہے اور مدینے میں جھوٹی افواہیں پھیلانے والے تو ضرور ہم آپ کو ان پر مسلط کریں گے پھر وہ آپ کے پڑوس مدینے میں نہیں رہ سکتے مگر

تھوڑے دن لعنت مارے پھرتے ہیں جہاں ، منافقین ملیں قید کیا جائے اور ان کو قتل کیا جائے۔

منافق کی علامتیں

اللہ تعالےٰ نے اس آیت کریمہ میں منافقین کی دو علامتیں فرمائیں۔

۱۔ کہ ان کے دل میں دھوکہ اور کفر ہوتا ہے۔

۲۔ منافق شہر میں جھوٹی افواہیں پھیلاتا ہے۔

(منافقین اگر اپنے نفاق سے باز نہ آئے تو ان کو خدائی سزا دنیا میں ہی ضرور ملے گی)

منافق کی سزا

۳۔ منافق کو اللہ تعالےٰ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے پڑوس نہیں رہنے دیتا۔

۴۔ منافق ہر وقت خداوندی لعنت میں مارا کھاتا ہے۔ رحمت کا حقدار نہیں ہوتا۔

۵۔ منافق کو گرفتار کر کے فوراً قتل کیا جائے۔

سوالات

س۔ ۱۔ کیا صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے تمام عمر مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم سے کسی وقت دھوکا کیا؟

ج۔ نہیں بلکہ غلامی کی۔

س۔ ۲۔ کیا صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے تمام عمر میں کسی وقت اسلام کے خلاف جھوٹی افواہیں پھیلائیں؟

ج ۔ نہیں ! بلکہ جھوٹی افواہیں پھیلانے والوں کو قتل کیا مارا۔
س ۔(۳) کیا صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کو خداوند کریم نے مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے پڑوس سے نکالا ؟
ج ۔ نہیں ! بلکہ زندگی میں ہر وقت ساتھ رکھا اور بعد از وصال گنبد خضرا میں جگہ دی۔
س (۴) کیا صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کو معاذ اللہ لعنت کی مار پڑی ؟
ج ۔ نہیں ! بلکہ دنیا کی زندگی میں بھی رحمۃ العالمین کی رحمت اور خداوندی رحمت میں سرشار رہے اور ملعونوں کو مار بھگایا۔
س (۵) کیا صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کو قتل کرنے کا حکم صادر فرمایا ؟
ج ۔ نہیں ! بلکہ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے کفار و منافقین سے مقابلہ کیا اور قتل کیا۔
نوٹ : قرآن مجید کو تسلیم کرنے والا اس آیت سے خود نتیجہ نکال لے گا۔

خداوند کریم کا منافقین پر فتویٰ کفر

وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَقُولُ آمَنَّا بِاللَّهِ وَبِالْيَوْمِ الْآخِرِ وَمَا هُمْ بِمُؤْمِنِينَ يُخَادِعُونَ اللَّهَ وَالَّذِينَ آمَنُوا وَمَا يَخْدَعُونَ إِلَّا أَنْفُسَهُمْ وَمَا يَشْعُرُونَ فِي قُلُوبِهِمْ مَرَضٌ فَزَادَهُمُ اللَّهُ مَرَضًا وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ بِمَا كَانُوا يَكْذِبُونَ ۝ (البقرہ ۲/۲)

بعض لوگوں سے وہ شخص ہے جو زبانی اقرار کرتا ہے کہ ہم اللہ کے ساتھ ایمان لائے اور دن قیامت کے ساتھ حالانکہ وہ بے ایمان ہیں وہ اللہ کو دھوکا دیتے ہیں اور ان لوگوں کو جو ایمان لائے اور وہ کسی کو دھوکا نہیں دیتے سوا اپنے نفسوں کے اور انہیں شعور نہیں ان کے دلوں

میں نفاق (بیماری) ہے تو اللہ تعالےٰ نے ان کی بیماری کو زیادہ کیا اور ان کے لئے عذاب تکلیف دینے والا ہے بسبب اس بات کے وہ جھٹلاتے ہیں۔

خداوند کریم منافقوں کو وَمَا هُمْ بِمُؤْمِنِيْنَ کا فتویٰ لگائے لیکن آج کل ایسے ایمان کے دعویدار نکلے ہیں کہ جن کو نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے مومن بنایا رب کریم نے ان کو اسلامی اور ایمانی سند بھی عطا فرما دی ان پر نفاق سے زبان درازی کرتے ہیں تو اللہ تعالےٰ ایسے لوگوں کو صراط مستقیم کی ہدایت دے۔

کافر و منافق کی ہر بات کو تسلیم کرنے سے اللہ تعالےٰ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو روک دیا

الاحزاب ۲۱/۱ } يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ اتَّقِ اللّٰهَ وَلَا تُطِعِ الْكَافِرِيْنَ وَالْمُنَافِقِيْنَ إِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلِيْمًا حَكِيْمًا ۝

اے غیبی خبر رکھنے والے اللہ تعالےٰ سے ڈرئیے اور کافروں اور منافقوں کا کہا نہ مانئیے بے شک اللہ تعالےٰ بڑا جاننے والا بڑا دانا ہے۔

الاحزاب ۲۲/۶ } وَلَا تُطِعِ الْكَافِرِيْنَ وَالْمُنَافِقِيْنَ وَدَعْ أَذَاهُمْ وَتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ وَكَفٰى بِاللّٰهِ وَكِيْلًا۔

اور کفار و منافقین کی بات نہ مانئیے اور ان کی تکلیف کو در گزر فرمائیے اور اللہ پر توکل رکھئیے اور اللہ تعالےٰ وکیل کافی ہے۔

توبہ ۱۰/۱۰ } يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ جَاهِدِ الْكُفَّارَ وَالْمُنَافِقِيْنَ وَاغْلُظْ عَلَيْهِمْ وَمَأْوَاهُمْ جَهَنَّمُ وَبِئْسَ الْمَصِيْرُ ۝۔

اے غیبی خبر رکھنے والے کفار و منافقین سے جنگ کیجئے اور ان پر سختی فرمائیے اور

...ن کا ٹھکانا جہنم ہے اور رجوع کی جگہ بہت بری ہے ۔

اس آیت کریمہ میں رب کریم نے مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کو کفار و منافقین پر سختی ...رنے کا ارشاد فرمایا تاکہ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم ان کی مجالست و مخالطت سے ...پرہیز فرما دیں چنانچہ آپ نے ایسے ہی کیا ۔

ایمانداروں کو کفار سے علیحدگی کا حکم خداوندی

النساء $\frac{5}{21}$ } یٰاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوا الْکٰفِرِیْنَ اَوْلِیَآءَ مِنْ دُوْنِ الْمُؤْمِنِیْنَ ۔

اے ایمان والو کفار کو دوست نہ بناؤ سوائے ایمانداروں کے ۔

ان آیات مذکورہ کا حامل مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کو سمجھتے ہو یا نہیں رب کریم فرماوے یارسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کفار و منافقین سے جہاد کرو اور سوائے مومنین کے کسی کو دوست نہ بناؤ لیکن دشمن کہے کہ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے منافقین و کفار سے جہاد نہیں کیا بلکہ ان کی پرورش فرمائی اور اطاعت فرمائی اور ولی دوست بنایا تو اب جس کا دل چاہے مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کو خداوند کریم کا فرمان ماننے والے سچے نبی تسلیم کرے اور جس کا دل چاہے دشمنوں کے مربی مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کو معاذ اللہ تارکِ قرآن تسلیم کرے

منافقین اور کافرین جہنمی ہیں

النساء $\frac{20}{5}$ } اِنَّ اللّٰهَ جَامِعُ الْمُنٰفِقِیْنَ وَالْکٰفِرِیْنَ فِیْ جَهَنَّمَ جَمِیْعًا ۔

بے شک اللہ تعالے لانے منافقین اور کفار تمام کو جہنم میں اکٹھا کرنے والا ہے ۔

خدائی فیصلہ کہ کافر ہمیشہ مغلوب رہیگا

ال عمران ۳/۲ } قُلْ لِلَّذِیْنَ كَفَرُوْا سَتُغْلَبُوْنَ وَتُحْشَرُوْنَ اِلٰى جَهَنَّمَ وَبِئْسَ الْمِهَادُ ۔

یارسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کفار کو فرما دیجیے تم دنیا میں جلدی مغلوب ہو گے اور قیامت کو جہنم میں اکٹھے کیے جاؤ گے اور جہنم بہت برا بستر ہے ۔

اس آیت کریمہ میں رب کریم نے اصحاب مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم سے وعدہ فرما لیا کہ تمہارے مقابلے میں کفار کبھی غالب نہیں آسکتے بلکہ مغلوب ہی رہینگے ۔ چنانچہ خلفا مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم نے جتنے بھی جنگ لڑے ان کا کوئی دشمن یہ ثابت نہیں کرسکتا کہ ان کو کسی میدان میں کفار نے شکست دی ہو ۔ پکے ایماندار تھے اسی لیے غلبے کا وعدہ ہوا ۔

مسلمان مومن اور یہود و نصاریٰ

المائدہ ۶/۸ } یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوا الْیَهُوْدَ وَالنَّصٰرٰۤى اَوْلِیَآءَ بَعْضُهُمْ اَوْلِیَآءُ بَعْضٍ وَمَنْ یَّتَوَلَّهُمْ مِّنْكُمْ فَاِنَّهٗ مِنْهُمْ اِنَّ اللّٰهَ لَا یَهْدِی الْقَوْمَ الظّٰلِمِیْنَ ۔

اے ایمان والو یہود و نصاریٰ کو مددگار نہ بناؤ اُن کے بعض بعض کے مددگار ہیں اور جس شخص نے تم سے ان کے ساتھ دوستی کی تو وہ انہی سے ہے بے شک اللہ تعالے ظالموں کی جماعت کو ہدایت نہیں دیتا ۔

اس آیت کریمہ سے رب کریم نے فیصلہ کر دیا کہ مومنین یہود و نصاریٰ سے قطع تعلق رکھیں اور
جس شخص مومن نے یہود و نصاریٰ سے تعلق بنایا تو وہ انہی سے ہے ایمانداروں کے ساتھ اس
کا کوئی تعلق نہیں تو یہ کب ممکن ہو سکتا ہے کہ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم یہود و نصاریٰ سے
تعلق رکھتے۔

اور خلفاء اربعہ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے متعلق بھی کوئی نہیں کہہ سکتا کہ انہوں نے
یہود و نصاریٰ سے تعلق رکھا ہو ہمیشہ ان کا تعلق مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم اور اصحاب مصطفےٰ
صلے اللہ علیہ وسلم سے ہی رہا۔

مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے اصحاب نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مخالفین سے تعلق نہیں رکھا

لَا تَجِدُ قَوْمًا يُّؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ يُوَآدُّوْنَ
المجادلۃ ۲۸/۳ مَنْ حَآدَّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَلَوْ كَانُوْٓا اٰبَآءَهُمْ اَوْ
اَبْنَآءَهُمْ اَوْ اِخْوَانَهُمْ اَوْ عَشِيْرَتَهُمْ اُولٰٓئِكَ كَتَبَ فِيْ قُلُوْبِهِمُ الْاِيْمَانَ
وَاَيَّدَهُمْ بِرُوْحٍ مِّنْهُ وَيُدْخِلُهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ
فِيْهَا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوْا عَنْهُ اُولٰٓئِكَ حِزْبُ اللّٰهِ اَلَآ اِنَّ حِزْبَ
اللّٰهِ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ۝

آپ نہ پائیں گے ایسی قوم کو جو اللہ اور دن قیامت کے ساتھ ایمان رکھتے ہیں کہ دوست رکھیں
وہ اس شخص کو جو مخالفت کرتا ہو اللہ اور اللہ کے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی اگرچہ ان کے

باپ ہوں یا بیٹے یا بھائی یا ان کا کنبہ یہی ہیں جن کے دلوں میں اللہ نے ایمان لکھ دیا اور اپنی طرف سے جبرئیل علیہ السلام کے ساتھ ان کو قوت دی اور ان کو باغات میں داخل کرے گا جن کے نیچے نہریں بہتی ہونگی ان میں ہمیشہ رہینگے اللہ تعالےٰ ان سے راضی ہوا اور وہ اللہ تعالےٰ سے راضی ہو گئے یہی لوگ ہیں اللہ کا گروہ خبردار اللہ کا گروہ وہی نجات پانے والا ہے۔

اس آیت کریمہ میں رب کریم نے مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے ماننے والوں کو اللہ تعالےٰ اور اس کے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے دشمنوں سے قطع تعلق کرنے کا حکم جاری فرمایا کہ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے ماننے والوں کے گو والدین کیوں نہ ہوں اولاد و بھائی کنبہ کیوں نہ ہو قطع تعلق کریں کیونکہ جن کے دلوں میں ایمان ہے اللہ تعالےٰ کو یہ گوارہ نہیں کہ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے دشمنوں کے پاس بیٹھا جائے۔

سو اصحاب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کا اس پر ہی یہ عمل تھا جو انہوں نے مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی خاطر سب قریبی عصبات کو بھی پس پشت ڈال کر قطع تعلق کر دیا۔

سوائے مومنین کے ایمانداروں کو ہر دشمن سے اجتناب کا خدائی حکم

آل عمران ۴ } يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَتَّخِذُوا بِطَانَةً مِّن دُونِكُمْ لَا يَأْلُونَكُمْ خَبَالًا وَدُّوا مَا عَنِتُّمْ قَدْ بَدَتِ الْبَغْضَاءُ مِنْ أَفْوَاهِهِمْ وَمَا تُخْفِي صُدُورُهُمْ أَكْبَرُ قَدْ بَيَّنَّا لَكُمُ الْآيَاتِ إِن كُنتُمْ تَعْقِلُونَ ۝

اے ایمان والو سوائے اپنے ایمانداروں کے کسی کو ولی دوست نہ بناؤ وہ تمہیں دھوکہ دینے میں کمی نہ کریں گے وہ تمہاری دشمنی کو اچھا سمجھتے ہیں ضرور ان کے مونہوں

بغض ظاہر ہوا اور جو ان کے سینوں میں پوشیدہ ہے بہت بڑی بات ہے تمہارے لیے

ہم نے آیتوں کو بیان کیا ہے اگر تم سمجھتے ہو۔

اس آیت کریمہ سے پانچ باتیں ثابت ہوئیں۔

۱۔ ایمان والوں کو خطاب ہے کہ تم اپنے ایمان کے ساتھیوں کے سوا غیروں کو دلی دوست نہ بناؤ۔

(ا) غزوہ میں (ب) رشتہ داری میں (ج) مال غنیمت میں (د) صدقات کے قبول کرنے

میں (ہ) سفر میں۔

۲۔ تمہارا غیر ان مذکورہ امور میں دھوکہ دینے میں کسی طرح کمی نہیں کرے گا۔

۳۔ جو تمہارا غیر ہے اس کے منہ سے تمہارے حق میں کبھی تعریف نہیں نکلے گی۔ بلکہ بری بات ہی

کہیگا اور جب کسی غیر نے منہ سے بری بات کہی اللہ تعالیٰ نے فوراً اس کا بدلہ لیا مثلاً صحابہ کرام

رضوان اللہ علیہم کو کسی غیر نے اگر کہا اَنُؤْمِنُ كَمَا آمَنَ السُّفَهَاءُ سے بے وقوف کہا تو اللہ تعالیٰ نے فوراً

اَلَا إِنَّهُمْ هُمُ السُّفَهَاءُ سے غیروں کو صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کی طرف سے جواب

دیا اور اگر ان کو غیروں نے لَيُخْرِجَنَّ الْأَعَزُّ مِنْهَا الْأَذَلَّ سے ذلیل کہا تو اللہ تعالیٰ نے

وَلِلّٰهِ الْعِزَّةُ وَلِرَسُولِهِ وَلِلْمُؤْمِنِينَ سے ان کی عزت افزائی فرمائی۔

۴۔ اور اگر وہ کسی مقام پر تمہاری صحیح بات نقل کر کے بیان کر دیں تو یہ ان کا تقیہ ہے ورنہ

تمہارے متعلق جو ان کے سینوں میں پوشیدہ ہے ان کی زبانوں پر اس کے خلاف ہے۔

الممتحنة ۲۸/۱ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَتَّخِذُوا عَدُوِّي وَعَدُوَّكُمْ أَوْلِيَاءَ

تُلْقُونَ إِلَيْهِم بِالْمَوَدَّةِ وَقَدْ كَفَرُوا بِمَا جَاءَكُم

مِّنَ الْحَقِّ يُخْرِجُونَ الرَّسُولَ وَإِيَّاكُمْ أَن تُؤْمِنُوا بِاللَّهِ رَبِّكُمْ إِن كُنتُمْ

خَرَجْتُمْ جِهَادًا فِي سَبِيلِي وَابْتِغَاءَ مَرْضَاتِي تُسِرُّونَ إِلَيْهِم بِالْمَوَدَّةِ

اے ایمان والو! میرے دشمن اور اپنے دشمن کو دوست نہ بناؤ تم ان کے ساتھ دوستی سے ملاقات کرتے ہو حالانکہ انہوں نے قرآن کا انکار کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا اور تمہیں وہ نکالتے ہیں کیونکہ تم اپنے رب اللہ کے ساتھ ایمان لائے۔ اگر تم میرے رستے میں جہاد کے لئے نکلو اور میری رضا کے لئے نکلو۔

اس آیت کریمہ میں رب کریم نے پہلے خطاب اصحاب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کو فرمایا بالتبع سب ایمانداروں کو۔

۱۔ اور اصحاب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کو تاکید فرمائی کہ جو تمہارے دشمن ہیں وہ میرے دشمن ہیں۔

۲۔ اصحاب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی کبھی زبانی دوستی کا اظہار بھی کرتے ہیں۔

۳۔ اصحاب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے دشمن قرآن کریم کے دشمن ہیں۔

۴۔ اصحاب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے دشمنوں نے ہی مکے سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو نکالا اور اصحاب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کو بھی نکالا۔

۵۔ اصحاب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم سے ان کا دشمنی کرنا صرف اس لئے ہے کہ وہ خداوند کریم پر کیوں ایمان لائے ہیں۔

۶۔ اصحاب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم خداوند کریم کی رضا کے لئے جہاد کرتے ہیں تو کہتے ہیں۔ یہ ٹھیک ہے۔

۷۔ موجودہ زمانہ میں اصحاب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے غزوات کو بھی جو لوگ نگاہ نفرت سے دیکھتے ہیں تو وہ ان سابقہ دشمنوں سے بدتر ثابت ہوئے۔

الممتحنہ ۲۸ | يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَتَوَلَّوْا قَوْمًا غَضِبَ اللَّهُ

عَلَيْهِمْ۔

اے ایمان والو ایسی جماعت کو دوست نہ بناؤ جن پر اللہ تعالیٰ کا غضب ہوا۔

اس آیت کریمہ میں رب کریم نے ایمان والوں کو کہا کہ تم مغضوب علیہم کو دوست نہ بناؤ تو اگر نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم یا علی المرتضیٰ پر طعن دیا جائے کہ انہوں نے غیر المغضوب علیہم سے تعلق رکھا تو ایسے لوگوں کا مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم اور علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ صحیح تعلق نہیں بلکہ دشمنی ہے۔

کفار و منافقین رب کریم نے اصحاب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم میں گھسنے ہی نہیں دیا

وَيَحْلِفُونَ بِاللّٰهِ إِنَّهُمْ لَمِنكُمْ وَمَا هُم مِّنكُمْ وَلَٰكِنَّهُمْ قَوْمٌ يَفْرَقُونَ۔ التوبۃ ۱۰/۷

اور منافقین اللہ کی قسم کھاتے ہیں کہ وہ تم سے ہیں حالانکہ وہ تم سے نہیں ہیں اور لیکن وہ تمام جماعت میں تفرقہ ڈالتے ہیں۔

۱۔ اس آیۃ کریمہ سے ثابت ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے منافقین کی قسموں پر بھی اعتبار نہیں فرمایا۔

۲۔ اور یہ بھی ثابت ہوا کہ باوجود منافقین کے حلفیہ بیان دینے کے پھر بھی ان کو اصحاب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم میں شامل نہیں ہونے دیا۔

۳۔ منافقین کے اعمال کو واضح فرمایا کہ وہ اصحاب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم میں جدائی ڈالنا چاہتے ہیں اور خداوند کریم ان کا آپس میں ربط قائم رکھنا چاہتا ہے اب دیکھئے کون

غالب ہوتا ہے اور ان میں جدائی ڈالنے والے کون تھے فافہم

اصحاب نبیا کو بغیر اسلامی امتحان کے اپنے گھروں میں مومنین نہیں رکھ سکتے تھے

الممتحنۃ ۲۸/۲ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا جَاءَكُمُ الْمُؤْمِنَاتُ مُهَاجِرَاتٍ فَامْتَحِنُوهُنَّ اللَّهُ أَعْلَمُ بِإِيمَانِهِنَّ فَإِنْ عَلِمْتُمُوهُنَّ مُؤْمِنَاتٍ فَلَا تَرْجِعُوهُنَّ إِلَى الْكُفَّارِ وَلَا هُنَّ حِلٌّ لَهُمْ وَلَا هُمْ يَحِلُّونَ لَهُنَّ

اے ایمان والو! جب تمہارے پاس ایماندار عورتیں ہجرت کر کے آئیں تو تم ان کا امتحان لو اللہ تعالیٰ ان کے ایمانوں کو زیادہ جاننے والا ہے تو اگر تم ان کو ایماندار یقینی معلوم کرو تو ان کو کفار کی طرف نہ لوٹاؤ۔ وہ تمہارے امتحان کی پاس شدہ عورتیں کفار کے لئے حلال نہیں اور نہ وہ کفار ان مہاجرہ عورتوں کے لئے حلال ہیں۔ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے اصحاب رضوان اللہ علیہم اجمعین جب مکہ معظمہ سے مدینہ طیبہ بفرمان خداوندی ہجرت کر گئے تو ان کی بعض عورتیں مکے میں ہی اپنے میکے رہ گئیں بعد ازاں جب ان کو موقعہ ملا پھر وہ ہجرت کر کے مدینہ طیبہ پہنچ گئیں تو اللہ تعالیٰ نے یہ حکم جاری فرمایا کہ تمہاری عورتیں جو میکے میں رہ گئیں اب وہ ہجرت کر کے آئی ہیں تو تم ان کا پہلے امتحان لو کہ واقعی وہ تمہارے ساتھ مخلص ہیں ان کے ایمان میں کوئی خرابی تو نہیں جب وہ تمہارے امتحان میں صحیح ایماندار ثابت ہو جائیں تو تم ان کو کفار کی طرف واپس نہ کرو وہ تمہارے لئے حلال ہیں اور کفار کے لئے مومنہ عورتیں حلال نہیں اور اگر ان کے دین میں تمہیں کوئی ایمانی خرابی معلوم ہو جائے تو ان کو کفار کی طرف واپس کر دو ایسی مشکوک عورتیں تمہارے لئے حلال نہیں

جن اصحاب کے لئے اللہ تعالیٰ ان کی بیویوں کو بغیر اسلامی امتحان کے ان کے گھروں میں داخل ہونے کی ممانعت فرماتا ہے۔

تو رب کریم کب گوارا کرتا ہے کہ آپ کے ساتھی نگہبان اور ہم سفر اور ہم مشورہ اور ہم صہری اور ہم مشرب اور ہم لباس اور ہمشکل اور ایک ہی مکان کے مکین اور ایک ہی زمان کے ہمعصری اور شب و روز کے غلامی کرنے والے مال و اولاد و اقربا اور وطن کی قربانی کرنے والے اپنے پیارے محبوب مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے دل سے کھوئے سپرد فرمائے یہ دشمنی رب کریم سے ممکن نہیں۔

خلاف رضامندی خداوند کریم جنت میں قیام محال

الاعراف ۸/۳ یٰبَنِیٓ اٰدَمَ لَا یَفْتِنَنَّکُمُ الشَّیْطٰنُ کَمَآ اَخْرَجَ اَبَوَیْکُمْ مِّنَ الْجَنَّۃِ۔
اے آدم علیہ السلام کی اولاد شیطان تمہیں فتنے میں نہ ڈال دے جیسا کہ اس نے تمہارے باپ کو جنت سے نکال دیا۔

الاعراف ۸/۳ فَلَمَّا ذَاقَا الشَّجَرَۃَ بَدَتْ لَھُمَا سَوْاٰتُھُمَا
تو جب آدم علیہ السلام اور حوا علیہما السلام نے پودے کو چکھا تو ان دونو کے بدن ننگے ہو گئے

البقرہ ۱/۵ فَاَخْرَجَھُمَا مِمَّا کَانَا فِیْہِ
تو نکالا اس نے ان دونوں کو اس مقام سے کہ جس میں وہ مقیم تھے۔

اس آیات بینات سے واضح ہوا کہ بنی نوع انسان کے والدین کو صرف ممنوعہ شجرہ کے

دانہ چکھنے سے ہی جنتی لباس سے رب کریم نے محروم کر دیا اور جنت سے بھی دور نکالے گئے کیا وہ رب عزیز جو باجی کو دانہ چکھنے سے ہی جنت بدر کر دیتا ہے کیا یہ اس کے انصاف سے بعید نہیں کہ جنت کے اعلیٰ مقام دربار مصطفےٰ صلی اللہ علیہ میں نافرمانوں کو جگہ دے۔ یہ مخالفین اصحاب مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی انگریزی سیاست ہے جس بنا پہ وہ رب کریم اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے خواص سے دشمنی کر کے اپنے نفسوں پر بوجھ ڈال رہے ہیں۔ فافہم

اصحاب مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا رب کریم نے آپس میں رابطہ جوڑا

ال عمران ۴/۲۰۰ } یَا اَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اصْبِرُوْا وَصَابِرُوْا وَرَابِطُوْا وَاتَّقُوا اللّٰہَ لَعَلَّکُمْ تُفْلِحُوْنَ۔

اے ایمان والو! تم صبر کرو، ایک دوسرے کو تسلی دو اور اللہ سے ڈرو تاکہ تم کامیاب ہو جاؤ۔

۱۔ اس آیت کریمہ میں رب کریم نے اصحاب مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو صبر کی تاکید فرمائی۔

۲۔ اور ایک دوسرے کو ثابت قدم رکھنے کی تاکید فرمائی۔

۳۔ ایک دوسرے کو آپس میں ربط رکھنے کا ارشاد فرمایا۔

الحجرات ۲۶/۱ } اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ اِخْوَۃٌ

اور کوئی بات نہیں مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو ماننے والے سب ایک دوسرے کے بھائی ہیں۔

اصحاب مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا دلی رابطہ رب کریم نے بنا دیا

ال عمران ۴/۱۱ } اِذْ كُنْتُمْ اَعْدَآءً فَاَلَّفَ بَيْنَ قُلُوْبِكُمْ فَاَصْبَحْتُمْ بِنِعْمَتِهٖٓ اِخْوَانًا ۔

جب تم زمانہ ماضی میں دشمن تھے تو اس نے تمہارے دلوں میں اُلفت ڈال پھر تم اس کی نعمت سے بھائی بھائی ہو گئے ۔

اس آیت کریمہ سے ثابت ہوا کہ اصحاب مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم خصوصاً خلفاء اربعہ کے دلوں میں اللہ تعالیٰ نے ایک دوسرے کی اُلفت ڈالی تھی اب اگر کوئی کہے کہ وہ ایک دوسرے کے دشمن تھے تو یہ صاف صاف اس قرآنی آیت سے تکذیب خداوندی لازم آتی ہے

انفال ۱۰/۸ } وَاَلَّفَ بَيْنَ قُلُوْبِهِمْ لَوْ اَنْفَقْتَ مَا فِي الْاَرْضِ جَمِيْعًا مَّآ اَلَّفْتَ بَيْنَ قُلُوْبِهِمْ ۔

اللہ تعالےٰ نے اصحاب مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے دلوں میں الفت ڈالی اگر آپ جو کچھ زمین میں ہے سب خرچ کریں تو ان کے دلوں کو جوڑ نہ سکتے تھے

جن کے دلوں کو خداوندی طاقت آپس میں ربط پیدا کرے اور پھر خدائی اعلان ہو جائے تو غیر ان میں مخالفت نہیں ڈال سکتا ۔

اصحاب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کیخلاف سرگوشی کرنیوالے شیطانی جماعت ہیں

المجادلہ ۲۸/۲ } اِنَّمَا النَّجْوٰى مِنَ الشَّيْطٰنِ لِيَحْزُنَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَلَيْسَ بِضَآرِّهِمْ شَيْئًا اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ وَعَلَى اللّٰهِ فَلْيَتَوَكَّلِ

الْمُؤْمِنُوْنَ ۝

اور کوئی بات نہیں سرگوشی کرنا شیطان کی طرف سے ہے تاکہ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے تسلیم کرنے والوں کو رنج میں ڈالے حالانکہ وہ ان کو کچھ ضرر نہیں پہنچا سکتے اللہ تعالےٰ کے حکم کے سوا اور ایمان والوں کو چاہیئے کہ اللہ تعالیٰ پر ہی بھروسہ رکھیں۔

۱- اس آیت کریمہ سے ثابت ہوا کہ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو تسلیم کرنے والوں کے خلاف سرگوشی کرنا یہ شیطانی ایما پر ہے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کے اس فعل سے مبرا ہیں

۲- اور یہ بھی ثابت ہوا کہ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھیوں کے خلاف سرگوشی کرنے والے ان کو کچھ ضرر نہیں پہنچا سکتے۔

۳- مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لانے والوں اور تسلیم کرنے والے ساتھیوں کو چاہیئے کہ وہ اللہ تعالیٰ پر بھروسہ رکھیں خداوند کریم ان کے خلاف سرگوشی کرنے والوں سے خود بدلہ لے گا۔

خداوند کریم کے نزدیک مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے ایمان والوں کو تکلیف دینے والا

الاحزاب ۲۲/۸ { وَالَّذِيْنَ يُؤْذُوْنَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ بِغَيْرِ مَا اكْتَسَبُوْا فَقَدِ احْتَمَلُوْا بُهْتَانًا وَّاِثْمًا مُّبِيْنًا

اور وہ لوگ جو تسلیم کرنے والے مردوں اور عورتوں کو تکلیف دیتے ہیں بغیر اس کے جو انہوں نے عمل کیا تو انہوں نے بہتان اور ظاہر گناہ کو اٹھایا۔

اب جو لوگ ان ایمان والوں پر حملہ کریں جن کے ایمان و اسلام کو رب کریم نے

قرآن کریم میں تحریراً تسلیم کر لیا ہو تو وہ گناہ کبیرہ کے مرتکب ہوں گے اور خداوندی دشمن ثابت ہوں گے۔

جیسا کہ اصحاب مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے ایمانوں کو تحریری تسلیم کر لیا ایسے ہی ان کو برا کہنے والوں کو تحریری سزا ملے گی۔

از روئے قرآن اصحاب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم پر ایمان لانا

التوبہ ۹ — ۶۱ وَمِنْهُمُ الَّذِيْنَ يُؤْذُوْنَ النَّبِيَّ وَيَقُوْلُوْنَ هُوَ اُذُنٌ قُلْ اُذُنُ خَيْرٍ لَّكُمْ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَيُؤْمِنُ لِلْمُؤْمِنِيْنَ وَرَحْمَةٌ لِّلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ وَالَّذِيْنَ يُؤْذُوْنَ رَسُوْلَ اللّٰهِ لَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ○

اور بعض ان منافقین سے ایسے لوگ ہیں جو نبی صلے اللہ علیہ وسلم کو تکلیف دیتے ہیں اور باتیں بناتے ہیں کہ وہ سنتے ہیں فرما دیجیے یا رسول اللہ صلے اللہ وسلم تمہارے لئے بہتر سننا یہ ہے جو اللہ تعالیٰ کو تسلیم کرتا ہے اور مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم سچے تسلیم کرنے والوں کو بھی تسلیم کرتا ہے اور رحمت ہے ان لوگوں کے لئے جو تم سے ایمان لائے اور جو لوگ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو تکلیف دیتے ہیں ان کے لئے عذاب تکلیف دینے والا ہے

ا۔ اس آیت کریمہ سے ثابت ہوا کہ بعض لوگ جو قرآن کریم اور فرمان مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کو سنتے ہیں اور صحیح نہیں سنتے جس سے مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کو تکلیف ہوتی ہے کیونکہ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم بفرمان خداوندی وَتَرَى الَّذِيْنَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ

مَرَضٌ منافقین کی دلی بیماری سے واقف ہیں اور مذکورہ بالا آیت نے ثابت کر دیا کہ منافقین کے دلی سماع سے بھی آپ واقف ہیں منافقین کے صحیح نہ سننے سے مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو تکلیف ہوتی ہے یہ شہادت خداوندی ہے۔ اور اس سے یہ بھی ثابت ہوا کہ اصحاب مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم جو سماع قبول سنتے ہیں ان سے مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم خوش ہوتے ہیں تو سوال پیدا ہوتا تھا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم راضی کب ہوتے ہیں جب کہ سماع خیر ہو اور سماع خیر کی تشریح اگلے جملے سے فرمائی۔

۲۔ جو آیت مذکورہ بالا قُلْ اُذُنُ خَيْرٍ لَّكُمْ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَيُؤْمِنُ لِلْمُؤْمِنِيْنَ سے ثابت ہوا منافقین کا مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے بہتر سننا تب ہے کہ اللہ تعالےٰ کو بھی تسلیم کیا جائے اور جن کو مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے مومن بنایا ان کو بھی صحیح تسلیم کرے۔

۳۔ اس آیت کریمہ سے یہ بات بھی واضح ہوگئی کہ منافقین اصحاب مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے کھوٹ رکھتے تھے اور ان کے منکرین تھے جس کی بنا پر اللہ تعالیٰ نے يُؤْمِنُ لِلْمُؤْمِنِيْنَ کی تاکید فرمائی اور وہ جماعت اصحاب مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم تھی۔

۴۔ منافقین کے صحیح ہونے کا علاج بھی فرما دیا کہ جو منافقین خداوند تعالےٰ پر ایمان لائیں اور اصحاب مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی تسلیم کریں تو ان پر رحمت خداوندی نازل ہو سکتی ہے ورنہ نہیں۔

۵۔ پھر اگلے جملے میں رب العزت نے ارشاد فرمایا کہ جو لوگ اصحاب مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو صحیح مومن تسلیم نہیں کرتے وہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو تکلیف

دیتے ہیں۔

۶۔ اصحاب مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے بغض رکھنے والوں کو عذاب الیم کی سزا سنائی جس سے دنیا میں بھی مصیبت زدہ رہیں گے اور قبر و حشر میں بھی زندگی کی طرح تکلیف دینے والے عذاب میں ہی مبتلا رہیں گے۔

نتیجہ

اصحاب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کو مومنین مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم تسلیم کرنا بحکم خداوندی جزو ایمان ہے اور جو مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب کو تسلیم نہیں کرتا وہ بفرمان خداوند کریم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو تکلیف دیتا ہے اور جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو تکلیف دیتا ہے اس کی سزا بھی قرآن کریم میں موجود ہے۔ اِنَّ الَّذِیْنَ یُؤْذُوْنَ اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ لَعَنَھُمُ اللّٰہُ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ وَاَعَدَّ لَھُمْ عَذَابًا مُّھِیْنًا ۝

اے امت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے دعویٰ رکھنے والو مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے اصحاب کو صحیح تسلیم کر کے اپنے دنیا و عقبیٰ کے اعمال کو درست کرو ورنہ خداوندی سزا دنیا و عقبیٰ میں تمہیں نہ چھوڑیگی جس کی شہادت تمہارے اجسام سے ظاہر ہے وَمَا عَلَیْنَا اِلَّا الْبَلَاغُ الْمُبِیْنِ ہمارا کام کہ دینا ہے یارو۔ تم آگے چاہے مانو یا نہ مانو۔

:- تمت بالخیر :-

ابوظفر خادم محمد عمر استاد المقیاس اچھرہ۔ لاہور

انعام

جو شخص مقیاس خلافت کا نمبروار صحیح جواب پیش کرے گا

اس کو مبلغات

دو ہزار روپیہ انعام

پیش کیا جائے گا

جو شخص کتاب ہذا مقیاس خلافت کا ایک حوالہ جھوٹا ثابت کرے گا

تو ایسے شخص کو فی حوالہ

دو صد روپیہ نقد انعام دیا جائے گا

ابو ظفر خادم محمد عمر اسست

دار المقیاس - اچھرہ - لاہور

مقیاس خلافت حصّہ اوّل

اس میں محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حیاتِ طیبہ اور آپ کے اصحاب کا شان قرآن کریم و احادیثِ صحیحہ سے بلا طعن و تشنیع لکھا گیا ہے۔ مصنف کتاب ہذا نے اس کے صحیح مجیب کے لیے دو ہزار روپے کا انعامی اشتہار لکھا ہے۔

المشتہر

از دار المقیاس - اچھرہ - لاہور

فہرست مضامین مقیاس خلافت حصّہ اوّل

صفحہ

صفحہ

صفحہ

صفحہ

صفحہ

صفحہ

صفحہ

صفحہ